کلیاتِ آزاد

عبدالاحد آزاد مرحوم کا مکمّل کلام

مرتّبہ

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو

جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز
سرینگر

ناشر :-

سیکریٹری جموں وکشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز۔ سرینگر

گوڈنیک چھاپ :-

پانژھ ہتھ (۵۰۰)

پرنٹنگ :-

ہند پریس۔ جالندھر

موٗل :-

عالَم ہا کرِہ یاد آزاد آزاد

کُنہِ ساتہٕ وُچھتہٕ یاد پاوَے مدہٕ نو

(آزاد)

حرفِ آغاز

عبدالاحد آزاد جب ۱۹۴۸ء کی بہار میں بسترِ مرگ پر دراز تھے۔ تو اُن کی ساری عمر کی محنت کا ثمر —— اُن کی ادبی تخلیقات کا پلندہ —— ایک دفترِ منتشر کی طرح اُن کے سرہانے بندھا رہتا تھا۔ اور اس حال میں شاید ان کی روح سوداؔ کا یہ شعر گنگناتی رہتی ہو گی

ع دل کے ٹکڑوں کو بغل بیچ لئے پھرتا ہوں
کچھ علاج اس کا بھی اے شیشہ گراں ہے کہ نہیں

شیشوں کا یہ مسیحا آزادی کے خمار سے سرمست کشمیری قوم کے بیدار ہوتے ہوئے فنی شعور کی صورت میں اُفق پر اُبھر آیا۔ اور آزادؔ کی وفات کے کچھ عرصے کے بعد ہی اُن کی شعری و نثری تخلیقات کی شیرازہ بندی کی لگن پیدا ہو گئی۔ لیکن یہ سعادت آخر کار بڑے برمحل انداز میں جموں و کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز۔ کے حصے میں ہی آئی۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں جناب اکیڈیمی کے وجود میں آجانے کے بعد ہی آزادؔ کی منتشر تخلیقات کو اکٹھا کرنے اور اُنہیں شایانِ شان طریقے پر زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کا منصوبہ ہاتھ میں لیا گیا۔ اس سلسلے میں اُن کے ورثا سے مناسب معاوضہ پر "کشمیری زبان اور شاعری" اُن کا غیر مطبوعہ کلام اور دوسرے مسودات حاصل کئے گئے۔

"کشمیری زبان اور شاعری" کو مناسب ترتیب و تدوین کے ساتھ برسوں پہلے شایع کیا جا چکا ہے اور اس نے کشمیری ادب کے سلسلے میں ایک حوالے کی دستاویز کی حیثیت کب کی حاصل کر لی ہے۔ اب "کلیاتِ آزاد" کی اشاعت کے بعد اکیڈیمی اپنے اس عہدِ وفا سے پوری طرح عہدہ برآ ہو گئی ہے۔ اور مرحوم آزاد کے تمام افادات منظرِ عام پر آکر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے ہیں۔

اس مجموعے کے متعلق یہ بات بتانا ضروری ہے کہ اس میں آزادؔ کے مطبوعہ کلام کے علاوہ اُن کا سارا غیر مطبوعہ کلام پہلی بار شایع کیا گیا ہے۔ اُنکا بہت سا کلام

اگرچہ پہلے بھی شایع ہو چکا تھا۔ لیکن اُن کے غیر مطبوعہ کلام کے مقابلے میں کیفیت اور کمیت دونوں حیثیتوں سے اس پر غالب کا یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ؏

غنچہ میں دل تنگ ہے حوصلۂ گُل ہنُوز

قارئین خود اندازہ کر سکیں گے کہ اس مجموعے میں اُن کا جو غیر مطبوعہ کلام شامل کیا گیا ہے۔ اُن سے اُن کے شاعرانہ قد و قامت میں کتنا وقیع اضافہ ہوا ہے۔ "کُلیات آزاد" کی ترتیب کا کام اُن کے شفیق دوست ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کو تفویض کیا گیا تھا۔ جنہیں خود آزاد نے دمِ واپسیں اپنی تخلیقات کا امین ٹھہرالیا تھا۔ اور جو آزاد کی سوانح اور فکری ارتقاء کے اُتار چڑھاؤ سے ذاتی واقفیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر گنجو نے ان اوراقِ پریشان کی بڑی محنت سے شیرازہ بندی کی ہے۔ اور اس سلسلے میں تفحص اور عرق ریزی سے گریز نہیں کیا ہے۔ گنجو صاحب نے اصل مسودات سے تقابل کے بعد مطبوعہ کلام میں پائی جانے والی غلطیوں کی تصحیح کردی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات انہوں نے کچھ منظومات میں چند ایسے اشعار کا اضافہ بھی کردیا ہے جو پہلی اشاعت کے وقت کسی وجہ سے چھوٹ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی واقفیت اور مسودات کے مطالعے کے سہارے منظومات کے پس منظر اور شانِ نزول کے سلسلے میں کچھ دلچسپ اور معنی خیز حواشی بھی شامل کئے ہیں۔ جن سے مجموعے کی افادیت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض منظومات کی تشریح اور اُن کے محرکات کے بارے میں آزاد کے اُن خطوط کے اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً ڈاکٹر گنجو کو تحریر کئے۔ اور جو پہلی بار عام مطالعے کے لئے پیش کئے جارہے ہیں۔ گنجو صاحب نے کلام کو تقدمِ زمانی کے لحاظ سے بھی ترتیب دیکر آئندہ محقّق اور نقاد کا کام آسان بنادیا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کا طویل مقدمہ بھی آزاد کی حیات اور فن کے متعدد پہلوؤں پر مُفید روشنی ڈالتا ہے۔

اُمید ہے کہ اکادمی کی اس مساعی کو ادبی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہوگی۔

محمد یوسف ٹینگ

سرینگر: اول مئی ۱۹۶۷ء

د

ترتیب

ب

صفحہ

	صفحہ
مخمسے خانہ	۴۲۳
(۹۵) وِگنہٕ وَنہٕ وُن :- لولہٕ باغس آوَے نوبہار ویسیے	۴۲۴
(۹۶) غزل :- چھُم ہوس نالہ رٔشتہٕ لالہٕ بہ ژوٗرے ژوٗرے	۴۲۶
(۹۷) غزل :- کامہٕ دیوٚ میون جامہٕ زٔریے لولو	۴۲۷
(۹۸) غزل :- تس نہ وفا میٚہ اضطراب کیاززہ پہ دِل ہرادہٕ ہا	۴۲۸
(۹۹) غزل :- لولہٕ باغک بولہ وُن بُلبُل ژھٕ لمٕ دوڈ اَ رلیے	۴۲۹
(۱۰۰) غزل :- جانانہ چھُم نہ بوزان سوزُک ترانہ ویسیے	۴۳۱
(۱۰۱) غزل :- چھُس شوقہٕ چانے بیقرار معشوقہ ریوان پھُھے نہ عار	۴۳۲
(۱۰۲) غزل :- پوشہٕ متہٕ لالو تراو روشُنہٕ سیے	۴۳۲
(۱۰۳) غزل :- چھُس وندہ دِزان بہٕ تیٚرہٕ رینہٕ کالہٕ تاپہٕ	۴۳۳
(۱۰۴) غزل :- لولہٕ وِداکھ بادہٕ ہس اہلِ دِلا آسہ ہے	۴۳۴
(۱۰۵) غزل :- لعہ لِہ منز بہٕ کوٚنہٕ للہٕ وَ لتھ دِل بے قرار میانے	۴۳۵
(۱۰۶) غزل :- مَسول بہٕ کرانہ دژایس بلبُلہ امارہٕ چانے	۴۳۶
(۱۰۷) غزل :- تمنّا اوسُم تنہٕ تنَ رٔلہٕ ہے	۴۳۸
(۱۰۸) غزل :- کتھا بوز سوزِ دل میون ژہٕ مے رادہٕ راو لگتہ بیے	۴۳۹
(۱۰۹) غزل :- بہٕ مَسوَل خوٗن دل ہارَن شہ فبریا تازہٕ یارَن سیتو	۴۴۰
(۱۱۰) غزل :- بہ پردہٕ رسے تھاوِتوم ژھائے دردِ دل	۴۴۱

صفحہ

دور دویم

منظومات

صفحہ

ذ

صفحہ

صفحہ

ر

شش	صفحہ
(۲۳۸) مَدنو پٕرٕدِ روٕیَس تَل	۶۲۸
(۲۳۹) کامٕرٕ دیو لاگِت جامٕرٕ گوہلابی	۶۲۹
(۲۴۰) پٕردٕ کرٕ طوٗرٕچ نوٗرہ مشعلی یے	۶۳۰
(۲۴۱) چھُہ بلبُل در عذابو لو	۶۳۲
(۲۴۲) گُل فوٗلی میٛہ لولہٕ باغَس	۶۳۳
(۲۴۳) جانٕکٕ پردا چھُنہٕ جانبازَس	۶۳۵
(۲۴۴) عید چھم ترٕ قُرٕبان سرکرَے، بوزتَم سوال اے نازنین	۶۳۶

پیش لفظ

عبدالاحد آزادؔ کشمیری زبان کے سربرآوردہ شاعر اور ادیب تھے وہ اونچے درجے کے تعلیمیافتہ نہیں تھے۔ اور دنیوی جاہ و مرتبہ جیسی کوئی چیز اُن کے پاس نہیں تھی لیکن خدا نے اُنہیں سو نعمتوں کی ایک نعمت ملکہ شاعری بھرپور عطا کی تھی۔ ایسا ملکہ شاعری جو شاید کم ہی سخن سنجوں کے حصے میں آتا ہے۔ اس کے سہارے آزادؔ نے زندگی کے کڑوے کسیلے مرحلے گذار دئیے اور ایسا نغمہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے جو دُکھی دِلوں کی غم خواری کرتے رہے ہیں۔ اور بیٹھی ہوئی ہمتوں کو اُبھارتے رہے ہیں۔ لیکن آزادؔ نے اپنی شاعری کا لازوال اثاثہ ہی نہیں چھوڑا، بلکہ ایک اور سرمایہ ڈاکٹر پدم ناتھ گنجوؔ کے دل میں اپنی شخصیت اور شاعری کی قدردانی چھوڑ گئے جس کی بدولت ان کی زندگی کا عزیز ترین سرمایہ آج ادبی دنیا کی دسترس میں آسکا۔

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجوؔ نہ صرف آزادؔ کی شاعری کے قدردانوں میں سے

ہیں بلکہ اُن کی ذات اور شخصیت کے پرستار بھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آزاد کے کلام کی ترتیب اور تدوین کا حق ہی نہیں ادا کیا، بلکہ اُن کی بیوہ کی مدد اور اپنے دوست کی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے وہ سب کچھ کیا، جو ایک دوست کر سکتا ہے۔

آزاد سچے شاعر کی طرح ایک لاابالی طبیعت کے انسان تھے جو کلام سرانجام پاتا اُسے بے توجہی سے ڈال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ان کے بہت مسودے شاید ضایع ہو گئے، اور ان کے انتقال کے بعد جو کچھ دستیاب ہوئے وہ ایسی خستہ حالت میں تھے کہ اُنہیں پڑھنا اور قلمبند کرنا بڑی دیدہ ریزی اور صبر و تحمل کا کام تھا۔ لیکن ان قدردان دوست نے اس ساری زحمت کو ایک ژوہ، تحقیق اور تجسس میں منہمک انسان کی طرح اپنی اختیار کی ہوئی خدمت کو نہ صرف والہانہ ذوق بلکہ ادائے فرض کے احساس کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔ یہ ڈاکٹر گنجو کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے کہ آزاد کی متنوع فکر کے نتائج کا تقریباً سارا سرمایہ محفوظ اور مرتب ہو سکا ہے۔

ڈاکٹر گنجو کے ذوق ادب اور سخن فہمی کا یہ یادگار کارنامہ پوری تعریف اور توصیف کا مستحق ہے کہ انہوں نے اپنے پیشے کی معروفیت کے باوجود اس قیمتی سرمایہ کی تدوین اور ترتیب میں ایسی سعی بلیغ کی۔ وہ کشمیری کے صاحب ذوق سخن فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اردو سے بھی گہرا شغف رکھتے

ہیں اور یہ اسی شغف کا نتیجہ ہے کہ اپنے شاعر دوست کے کشمیری کلام کو مرتب
کر کے اس کی حیات اور فکر کے سارے پہلوؤں کو نمایاں کرنے کے لئے ایک
حاوی اور بسیط مقدمہ اُردو میں لکھا اور کلام کی ضروری تصریحات بھی شامل
کیں۔ اور تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا، تاکہ آزادؔ کا فیضان، کشمیر کی چار دیواری
سے باہر اردو کی وسیع تر دنیا تک پہنچ سکے، اور اردو خوان بھی آزاد کی شاعرانہ
عظمت اور ان کی فکر کی رنگا رنگی سے بخوبی واقف ہو سکیں۔ مجھے ڈاکٹر گنجوؔ
کی عنایت سے اُن کے مقدمہ اور بعض نظموں کے ترجمے اور تشریح کو چھپنے
سے پہلے بالاستیعاب مطالعہ کا موقع ملا۔ آزادؔ کی فکر و فن میں جو مضمر
صلاحیتیں ہیں، اُن کا تقاضا بھی یہی تھا کہ اس کا افادہ وسیع تر ادبی حلقوں
تک پہنچایا جائے۔ اور یہ ڈاکٹر گنجوؔ کا ایسا اقدام ہے جو کشمیری ادب اور شاعری
کی بڑی بھاری خدمت تصوّر کی جا سکتی ہے۔ اس کا ایک اچھا جواز آزادؔ کی اردو
میں مہارت ہے جو اُن کی یادگار تصنیف "کشمیری زبان اور شاعری" سے ظاہر ہے
آزادؔ محض شاعر ہی نہیں بلکہ بالغ نظر نقاد بھی ہے۔ کشمیری زبان اور ادب کے
ارتقاء پر اُن کی نظر گہری تھی۔ جس کا مرثبوت اُن کی متذکرہ صدر تصنیف ہے
جو انہوں نے اُردو میں لکھی ہے اور کلچرل اکادمی سے تین جلدوں میں شائع
ہوئی ہے۔ صلاحیتوں کا ایسا مجموعہ کم اہل قلم میں نظر آتا ہے۔ ایک معنی میں وہ
کشمیر کے پہلے نقاد ہیں جنہوں نے نئے تنقیدی اصولوں پر کشمیری شاعری کا جائزہ

لینے کی کوشش کی ہے۔

یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ ایک اہم اور نمایندہ کشمیری شاعر کی زندگی اور اس کے کلام کو ترتیب توضیح اور تشریح کے جدید اصولوں پر اردو دُنیا تک پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے اردو دنیا کو اندازہ ہوسکیگا کہ کشمیری ادیبوں اور شاعروں کا ذہن کن راہوں پر گامزن ہے اور ان کی فکر بلندی کے کس معیار کو چھُو رہی ہے۔

ڈاکٹر گنجو کی یہ ادبی خدمت نہ صرف توصیف کی مستحق ہے، بلکہ ایک نشان منزل بھی ہے۔ توقع ہے کہ کشمیری ادیب دوسرے سربرآوردہ کشمیری شاعروں اور ادیبوں کے افکار کے افادہ کو اسی سلیقے اور ذوق کے ساتھ عام کرنے کی سعی بلیغ کریں گے۔

سرینگر کشمیر

۱۹ دسمبر ۱۹۶۶ء

عبدالقادر سروری

صدر شعبہ اردو جموں و کشمیر یونیورسٹی

تمہید

مرحوم آزاد کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ۱۹۳۶ء میں
مہجور صاحب مرحوم کے توسط سے شروع ہوئے تھے۔ پہلی ہی ملاقات
میں ایک دوسرے کا رجحان طبیعت دیکھکر ہم میں باہمی مؤانست قایم ہو گئی
چنانچہ ہمارے لئے ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آنا جانا، اور رات
رات بھر علمی ادبی اور دوسری ایسی ہی صحبتوں میں مشغول رہنا معمول سا
بن گیا تھا۔ یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ اس کے بعد مجھے بسلسلہ ملازمت
سرکار آزاد کے آبائی گاؤں رانگر کے قرب کو چھوڑ کر ریاست کے دوسرے
علاقوں میں جانا پڑا۔ اس کے بعد ہماری خط وکتابت شروع ہوئی۔ ان کے
کئی خطوط اب تک میرے پاس محفوظ ہیں، جہاں خطوط میں دوستانہ
جذبات اور بے تکلفی اور قرب نمایاں ہے۔ وہاں لفظ لفظ اور سطر سطر
میں ادبی ذوق وشوق بھرا پڑا ہے۔ طرز تحریر رنگین ہے اور آزاد کے ادبی

جوہر کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سلسلہ بھی کئی سال تک جاری رہا۔ پھر کبھی خطوط کے ذریعہ نیم ملاقاتیں اور کبھی آمنے سامنے کی پوری ملاقاتیں ہوتی رہیں بسا اوقات آزآد اپنے تازہ منظومات کی نقلیں میری دلچسپی اور مطالعہ کے لئے اپنے خطوط کے ساتھ بھیجتے تھے۔

رحلت سے ایک دن پہلے جب آزآد کو اپنی زندگی کا چراغ ٹمٹماتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اور لقمہ اجل ہونا انہیں ناگزیر دکھائی دیا تو رات کو اپنے ساتھیوں کو جگا کر وصیت کے طور پر کہا۔" جینا مرنا اختیار کی بات نہیں۔ میرے پاس دنیائی ثروت اور سرمایہ تو کچھ نہیں۔ ہاں فقط نظموں کے کچھ مسودے اور عمر بھر کی عرق ریزی کا نچوڑ تاریخ[1] ادبیات میرا سارا سرمایہ ہے ہیں ان کاغذات کو حسب خواہش ٹھکانے نہ لگا سکا۔ آپ لوگوں سے بھی شاید کچھ بن نہ پائے۔ میری خواہش ہے کہ میرے بعد ان کاغذات کو پنڈت پریمناتھ بزاز صاحب یا ڈاکٹر پدم ناتھ گنجوؔ کے حوالے کیا جائے، تاکہ وہ ان کاغذات کی تکمیل ترتیب اور اشاعت جس طرح مناسب ہو کریں۔

---

[1] یہ کتاب کلچرل اکاڈمی نے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپا کر شایع کردی ہے۔ یہ کتاب بستر مرگ پہ آزاد کے سرہانے تھی۔ اور جہاں کہیں بھی وہ جاتے تھے یہ کتاب ان کے ساتھ رہتی تھی۔ (گنجوؔ)

اگر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو مرزا عارف صاحب کو کاغذات سپرد کر دئے جائیں۔ تاریخ ادبیات چند ابواب کے سوا گورنمنٹ نے آزاد کے مرنے کے بعد ہی ان کے وارثوں سے نقد معاوضہ دے کر حاصل کر لی تھی۔ لیکن شاعری کے مسودے، بیاضیں، تاریخ کا بیشتر حصہ اور دوسرے مسودات سورہسیار گاؤں میں ان کی بیوہ کے پاس ہی پڑے رہے۔ آزاد کے مرنے کے سات سال بعد مجھے ان کی وصیت کا پتہ لگا، اور میں نے سورسیار جا کر اُن کی بیوہ اور وارثوں سے تاریخ کے مسودات اور نظموں کے مسودے اور بیاضیں وغیرہ حاصل کیں۔ گذشتہ کئی سال سے میں ان مسودوں اور نیم محوشدہ پرچیوں کی چھان بین تالیف اور ترتیب میں مصروف رہا۔ اور حکام بالا کی توجہ اس سرمایۂ ادب کی طرف مبذول کراتا رہا۔ لیکن کسی ایک صاحب اختیار سے ٹھوس اور عملی حمایت اس بارے میں نہیں ہوسکی۔ بارے شکر ہے کہ آخر میں دو ایک دوستوں کی مہربانی اور ادب دوستی سے جناب بخشی غلام محمد صاحب سابق پرائم منسٹر جموں وکشمیر سے اس سلسلہ میں میری بات چیت ہوئی۔ انھوں نے اس بکھرے ہوئے سرمایۂ ادب سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ دو ایک ملاقاتوں کے نتیجہ کے طور پر کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کے ذریعہ اس ادبی مواد کو شایع کرنے کا انتظام ہوا۔ چنانچہ میری خواہش کے مطابق مرحوم کے وارثوں کو مسودات وغیرہ کے لئے معقول

معاوضہ دیا گیا۔ بیوہ آزاد کو مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار بطور پنشن تا حیات عنایت ہوئی۔ مرقد آزاد مرحوم پر ایک موزون میموریل قایم کرنے کے لئے رقم منظور کی گئی۔ تاریخ ادبیات کے لئے ایک ایڈیٹوریل بورڈ قایم ہوا، تاکہ اس کتاب کے ابواب کو ترتیب دینے اور مرتب کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ تاریخ کا نام بورڈ نے "کشمیری زبان اور شاعری" زیادہ مناسب سمجھا، اور اسی نام سے اسے چھپوا کر شایع بھی کیا۔

آزاد سے میرے تعلقات کے مدنظر ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کی تالیف ترتیب اور اس کو ایڈٹ کرنے کے لئے سہ

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

میں اپنی مصروفیات کے باوجود اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکالتا رہا۔ اور اسے مشقتِ عشق (Labour of Love) سمجھ کر سرمایۂ جاں بنالیا۔ میں نے اپنی کوتاہیوں کے باوجود ان اوراقِ پریشان کو بہترین طریقے پر ترتیب دینے کے لئے اپنی دانست میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا فیصلہ قارئین کر سکتے ہیں۔ اپنی طرف سے میری یہی کوشش رہی ہے کہ آزاد مرحوم کی سب منظومات اس کتاب میں اکٹھا کر دی جائیں۔ لیکن اس سلسلے میں سہو و خطا کی گنجایش ہر وقت موجود رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض منظومات

اس مجموعے میں شامل ہونے سے رہ گئی ہوں۔ میں اُن احباب کا شکر گذار رہونگا جو اسی قسم کی فرو گذاشتوں کی نشاندہی کریں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں خاطر خواہ تلافی ہو سکے۔

آخر پر میرے لئے لازم ہے کہ اکادمی کے دو سابق سیکرٹریوں جناب کمال الدین شیدا اور پروفیسر جے لال کول، موجودہ سیکرٹری پروفیسر نیلامبر دیو شرما اور اپنے دوست شری دینا ناتھ نادم کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے سلسلے میں بڑی دلچسپی دکھائی اور مجھے اپنے قیمتی مشورے دئے۔ جموں وکشمیر یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو پروفیسر عبدالقادر سروری نے بڑی عنایت سے مقدمے کے مسودے پر نظر ثانی کی اور کچھ مفید مشورے دئے۔ اُن کا شکریہ بھی واجب ہے۔ میرے عزیز محمد یوسف ٹینگ نے کتاب کی طباعت وغیرہ کے سلسلے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ میں اُن کا بھی شکر گذار ہوں۔

میں نے کتاب کا مقدمہ اُردو زبان میں لکھا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے کتاب کے فٹ نوٹ بھی اسی زبان میں دئے ہیں۔ مقدمہ میں میں نے کشمیری اشعار کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ اس کی غرض وغایت محض یہ ہے کہ کشمیری زبان نہ جاننے والے بھی آزاد کی شخصیت اور ان کے فکروفن سے متعارف ہوں۔ اگر مجھے اس مقصد میں

تھوڑی سی کامیابی بھی ہوئی، تو میں اپنی محنت کو لاحاصل نہیں سمجھونگا

۲۴۲- جواہر نگر۔ سرینگر
۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

پدم ناتھ گنجو

دیباچہ و مقدمہ

پیدائش، حسب ونسب

عبدالاحد ڈار آزاد موضع رانگہ میں ایک متوسط درجہ کے زمیندار گھرانے میں سمت ۱۹۶۰ بکرمی (۱۹۰۳ء) میں پیدا ہوئے۔ رانگہ سری نگر سے جنوب مغرب کی جانب تیرہ میل کے فاصلے پر تحصیل بڈگام میں ایک گاؤں ہے۔ آپ کے والد بزرگوار سلطان ڈار ایک صوفی منش انسان تھے اور صوفیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ عربی اور فارسی میں اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے، اور مذہبی امور سے فی الجملہ باخبر اور واقف تھے۔

آزاد کے اپنے تذکرہ کے مطابق اُن کے "والد بزرگوار صوفی منش تھے۔ آپ درویشانہ استغنا کی وجہ سے مجھے قرآن مجید اور دو تین فارسی کتابوں کے آگے کچھ پڑھا نہ سکے۔ آپ مجھ کو بھی صوفی بنانا چاہتے تھے لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند میلِ آں را در دِلش انداختند

سمٹ ۱۹۷۳ب (۱۹۱۶ء) میں میرے بڑے بھائی غلام علی نے پرائیویٹ مکتب کھولا۔ میں نے اسی مکتب میں ابتدائی اردو فارسی کی تعلیم پائی۔ چونکہ مطالعہ کا شوق تھا۔ رفتہ رفتہ نوشت و خواند میں تھوڑی بہت مہارت حاصل کی۔ ادبیات کا مطالعہ ہمیشہ میرا مرغوب خاطر مشغلہ تھا۔"

الغرض بچپن اور لڑکپن عربی، فارسی اور دینیات کے درس و تدریس اور دیگر دہقانی مصروفیات میں بسر ہوئے۔ پہلے اپنے والد صاحب کے پاس پھر بڑے صاحب کے مکتب میں لگ بھگ سات آٹھ سال ابتدائی پڑھائی کے بعد ۱۹۷۵ء بکرمی (۱۹۱۸ء) میں سولہ سال کی عمر میں پاس گئے گاؤں زدہ ہامہ کے سرکاری پرائمری سکول میں تیرہ روپیہ ماہانہ پر عربی مدرس کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔ لکھنے پڑھنے کا شوق ازبس غالب تھا۔ چنانچہ سرکاری ملازمت ملتے ہی مطالعہ میں مصروف ہوگئے۔ اردو زبان اور لٹریچر پر کافی عبور حاصل ہوگیا۔ اور ریاضی، جغرافیہ، تاریخ اور دیگر مضامین پر تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا قابو پالیا کہ طلباء کو یہ مضامین بھی علاوہ دینیات کے پڑھانے لگے۔ ۱۹۸۲ب (۱۹۲۵-۲۶ء) میں امتحان منشی عالم کی تیاری کی اور امتیاز کے ساتھ یہ امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد منشی فاضل کا امتحان دینے کے لئے تیار ہوئے لیکن امتحان کا وقت نزدیک آتے ہی وہ نمونیا کے عارضہ میں مبتلا ہوگئے۔ اور امتحان میں شامل

ہونے سے قاصر رہے۔

مرحوم نہایت نکتہ سنج اور سخن فہم انسان تھے۔ وہ فکر لطیف اور ذہن رسا کے بھی مالک تھے۔ لیکن صحت کامل کی نعمت سے محروم تھے طبیعت کسی نہ کسی عارضہ کی وجہ سے شکست اور نادرست رہتی تھی۔ آپ کا قد درمیانہ تھا۔ چہرہ کسی قدر سیاہ فام تھا۔ مگر سنجیدہ۔ آنکھیں بہت سی گہرائیوں کا پتہ دیتی تھیں۔ داڑھی منڈھاتے تھے۔ فقط چھوٹی چھوٹی مونچھیں رکھتے تھے۔ لباس سادہ اور ستھرا اور دستار ہمیشہ سفید پہننے کے عادی تھے۔ شیریں کلام اور کسی قدر شرمیلے تھے۔ اسی وجہ سے عام طور پر کم گو تھے۔ لیکن قریبی دوستوں کی صحبت میں کم گوئی کے انداز گل افشانی گفتار میں مبدل ہوتے تھے۔ حافظ تیز تھا۔ سماع کے شائق تھے اور خود بھی خوش الحان تھے۔

شاعری کی ابتدار

آزادؔ نے اپنی قلم سے لکھا ہے۔ "میرے والد بزرگوار (خدا اُن کو مغفرت کرے) شعر و سخن کے شیدائی تھے۔ خاص کر کشمیری گیت اور مثنویاں پڑھنے اور سُننے کا انہیں بہت شوق تھا۔ بارہا مجھ سے پڑھواتے تھے۔ جس کا میری طبیعت پر یہ اثر ہوا کہ میں نے پندرہ سولہ سال کی عمر میں کشمیری میں شعر کہنا شروع کیا۔ اول اول غزل لکھی۔ بعد میں دیگر اصناف سخن کی طرف رجوع کیا۔"

تخلص

تخلص کے بارے میں لکھا ہے: "میں ابتدائی ایام میں شعروں میں اپنا نام احد ہی تخلص کی جگہ لکھتا تھا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جانباز تخلص اختیار کیا۔ ۱۹۸۸ء بکرمی (۱۹۳۱ء) میں الزام لگایا گیا کہ میں سیاسی معاملات میں حصہ لے رہا ہوں۔" حاکمانِ وقت آزاد سے اُلجھ کر ناراض ہوئے اور تعزیر کے طور "میں ترال کے مڈل سکول میں تبدیل ہوا۔ میرے گھر کی تلاشی لی گئی۔ وہاں کیا تھا۔ شاعری کے مسودے اور کئی ادبی کتابیں اور رسالے، ان ہی ایام میں میرا چار برس کا اکلوتا بیٹا فوت ہوا۔ مصیبت میں خدا زیادہ یاد آتا ہے۔ ترال میں روزانہ صبح کے چار بجے شاہمدان رح صاحب کی خانقاہ فیض پناہ میں حاضر ہونا میرا معمول رہا۔ ایک دن وہیں بیٹھے بیٹھے آزاد تخلص کرنے کا خیال آیا۔ اور مستقل طور پر یہی تخلص اختیار کیا۔ ان ایام کی لکھی ہوئی ایک غزل کے مقطع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کر چکا ہوں ؎

ترالِ منزی جانباز باز نیوائی   ہالہِ ہندر پُٹھو نیوو لائی یے
آزاد وۆن فس شاہِ ہمدانی   ہالہِ ہندر پُٹھو نیوو لائی یے

یعنی تقدیر کی ہاکی نے جانباز کو گیند کی طرح ترال پہنچا دیا۔ شاہ ہمدان نے اس کو آزاد کہا۔" حاکمان وقت کا قہر، گھر بار سے جلاوطنی۔ یہاں تک کہ اس قلیل تنخواہ پانے والے شاعر مدرس کو ازراہِ سزا نوکری سے چھٹی

ملنا بھی بند ہو چکی تھی۔ یعنی گھر بار کی خبر گیری کرنا بھی ممنوع تھی۔ چار سال کا اکلوتا بیٹا جاں بحق ہونے سے بچ نہ سکا اور آزاد کو داغِ مفارقت دے گیا۔ دوا ناکام، دعا ناکام، آزاد کی عقیدت مندی مجروح ہوئی۔ احد جانباز نہ رہا۔ آزاد ہوا اور طبیعت کئی ایک اُلجھنوں سے آزاد ہو گئی۔

نوکری کا سلسلہ

آزاد ۱۹۱۵ء میں سرکاری نوکری میں بحیثیت عربی مدرس تعینات ہونے کے بعد تیرہ سال تک زوہامہ کے مدرسے میں رہے۔ ۱۹۳۱ء میں ترال مڈل سکول میں کچھ عرصہ گذار کر ڈیڑھ سال کی مدت گیورگو کے مدرسے میں گذاری۔ اس کے بعد ۳۴-۱۹۳۳ء میں نارمل ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سرینگر آئے۔ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک دوبارہ زوہامہ کے مدرسے میں متعین رہے۔ زاں بعد ایک سال برنہ وار کے مدرسے میں گذارا۔ ۱۹۴۵ء سے تادمِ حیات سورسیار میں مقیم رہ کر وہیں کے مدرسے میں تعینات رہے۔

آخری بیماری

یہ لکھا جا چکا ہے کہ آزاد صحتِ کامل کی نعمت سے محروم تھے۔ وہ کسی نہ کسی عارضے میں مبتلا رہتے اور معروفِ علاج رہنا آپ کا معمول ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں سورسیار میں بخار اور دردِ شکم کی بیماری لاحق ہوئی۔ کئی دنوں تک مقامی طبیبوں سے دیسی علاج ہوتا رہا۔ کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر اقربا نے ان کو سرینگر رتن رانی

ہسپتال میں منتقل کیا۔ مرض کی تشخیص "اپنڈی سائیٹس" ہوئی۔ جس کے لئے ابتدا میں آپریشن کرایا جانا چاہیئے تھا۔ اور اب آپریشن نامناسب تھا لیکن حالات جہاں تک معاون تھے بڑی ہمدردی اور دلچسپی کے ساتھ علاج شروع کیا گیا۔ بہت روز تک علاج کے باوجود بیمار کی حالت بہتر نہ ہو سکی۔ بیمار کے لئے اب آپریشن (عمل جراحی) آخری سہارا تھا۔ اس لئے ان کو سرینگر کے بڑے سرکاری ہسپتال میں منتقل کیا گیا جہاں بڑی ہمدردی اور کامیابی کے ساتھ آپریشن کیا گیا۔ لیکن مرض کا زہر کمزور جسم اور خون میں سرایت کر چکا تھا۔ ضعیف اعضاء و عناصر اس صدمہ کی تاب نہ لا سکے۔ چنانچہ ۵۴ برس کی عمر پاکر ۴ر اپریل ۱۹۴۸ء کو شام کے ساڑھے سات بجے آزادؔ کی روح قفس عنصری سے آزاد ہوئی۔ مہجورؔ نے تاریخ وفات کہی ؎

آہ آزادؔ از جہاں روپوش شد
یا کہ از جام بقا مدہوش شد
بہر سال رحلتش مہجورؔ گفت
بلبل شیریں بیاں خاموش شد

۱۹۴۸ء

اقرباء میت کو رانگر لے گئے اور اپنے خاندانی قبرستان میں اُن کے والد بزرگوار کی قبر کے قریب سپرد خاک کیا۔

مہجورؔ سے ملاقات اور اُس کا اثر

۱۹۳۵ء میں رانگر میں کسی مال کے افسر کا کیمپ لگا تھا۔ علاقے

کے تمام پٹواریوں کے ساتھ مہجور بھی بحیثیت پٹواری سرکاری کام سے کیمپ پر آئے تھے۔ آزاد موضع رانگر میں سکونت رکھتے تھے۔ مہجور کی شاعری کی نئی طرز اور نئے رجحانات کا علم حاصل ہونے کے بعد غائبانہ ہی اُن کی شاعری کے پرستاروں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان سے ملنے کے اور اُن کی سوانح حیات لکھنے کے خواہش مند تھے۔ آزاد نے نہایت محبت اور انکسار کے ساتھ مہجور کی شاعری کے ایک مداح کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کیا اس پہلی ملاقات سے رفتہ رفتہ باہمی میل جول بڑھتے بڑھتے اتنا ترقی کر گیا کہ دونوں گہرے دوست ہو گئے۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک آزاد اپنی غزلیں مہجور کو پیش کرتے رہے۔ جن کی انہوں نے اصلاح فرمائی۔ سوانح حیات مہجور لکھنے میں وہ اسی وقت سے مصروف ہوئے۔

مہجور کے حالات زندگی لکھنے کے بعد اُن کے کلام پر تنقید کا کام شروع ہوا۔ اس کام میں آزاد کو کشمیری شاعری کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک کشمیری شاعری کے مطالعہ میں مصروف رہے اور اس میں کافی وسعت، لوچ اور برجستگی دیکھکر اس کی کس مپرسی سے متاثر ہوئے۔ اس احساس سے اُن کے دل میں علاوہ از سوانح حیات مہجور لکھنے کے "تاریخ ادبیات کشمیر" کا حصہ کشمیری لکھنے کا شوق پیدا ہوا، اور وہ شعراء سلف کے حالات، اُن کا مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام جمع کرنے لگے۔ اس

سلسلے میں آزاد کو ملک بھر کی بادیہ پیمائی کرنا پڑی۔ وطن کے دور افتادہ علاقوں میں جا جا کر پیر و جوان سے عجز و انکسار کے ساتھ ملاقاتیں کرنا پڑیں۔ اس طرح وہ مسالا جمع کرتے رہے۔ اس دوران میں ایسا بھی اتفاق ہوا کہ کئی بڑی بوڑھیوں سے جو کہ اپنی جوانی کے دنوں میں طوائف خانوں سے وابستہ تھیں ملاقاتیں کیں اور اِکے دُکے حالات یا اشعار بہم پہنچائے۔ کئی ایک مقامات پر پہنچ کر بہت کھوج کے بعد جب پتہ لگا کہ فلاں شخص فلاں شاعر کا پوتا یا نواسا ہے اور اس سے شاید کچھ مواد حاصل ہو، وہ اس پوتے یا نواسے سے ملے۔ مگر اکثر موقعوں پر آزاد کو شبہ کی نظر سے دیکھا گیا کہ شاید یہ کوئی جاسوس ہے۔ کئی جگہوں پر ان کے مشن کا مطلب سمجھے بغیر اور کچھ بتائے بغیر یہ کہہ کر رخصت کیا گیا کہ اس طرح کی "کھٹہ ڈہ فیچہ" میرے دادا میں ہی تھیں، مجھ میں نہیں۔ الغرض اس طرح کے مصائب اور مشکلات آزاد کو سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء سے تا دم مرگ یعنی سنہ ۱۹۴۸ء تک "تاریخ ادبیات کشمیر" کے لئے مواد فراہم کرنے میں پیش آتے رہے۔ لیکن شوق مستحکم تھا۔ بیس روپے ماہوار تنخواہ پانے والے اس مدرس، شاعر نے نہ صرف مشکلات کا سامنا کیا۔ بلکہ اس سلسلے میں اخراجات برداشت کرنے میں بھی ذرہ برابر پس و پیش نہ کیا۔ کتاب کی تصنیف میں وہ برابر قدم قدم آگے بڑھتا گیا۔ اپنی نوعیت میں یہ کشمیری ادب کیلئے پہلی کتاب ہے۔ اور اہمیت میں براؤن کی ہسٹری آف پرشن لٹریچر اور شبلی کی شعر العجم کے ہم پلہ کہی

جا سکتی ہے۔ آزاد کی نظروں میں یہ کتاب ان کی اہم ترین تصنیف تھی۔ اس کی طباعت کیلئے وہ تادم زیست کوشاں رہے۔ لیکن طباعت کا خرچہ برداشت کرنا اُن کی بساط سے باہر تھا۔ کئی دوستوں نے وقت کے حکام مجاز سے اس سلسلے میں آزاد اور اس اہم تصنیف کا تعارف بھی کرایا، تاکہ سرکاری امداد سے کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو۔ لیکن حکام (اس وقت کے ڈائریکٹر ایجوکیشن) بقول آزاد اپنا مستقبل بنانے میں مصروف تھے، اور بوجہ غیر کشمیری ہونے کے اُن کو کشمیری ادب سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ نتیجتاً کتاب اُن کی حیات میں طبع نہ ہو سکی۔ اب کشمیر اکاڈمی آرٹ اینڈ کلچر نے کتاب کو موزون صورت میں "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے شایع کیا ہے۔

بزاز سے ملاقات اور اس کا نتیجہ

آزاد شرمیلے آدمی تھے اور عجز و انکسار اُن کی فطرت کے خاص اجزا رہے۔ اس وجہ سے وہ اپنے کلام کی نشر و اشاعت کو ضروری نہیں سمجھتے تھے، بلکہ شاید اپنے انقلابی کلام کی تشہیر کا اپنے آپ کو متحمل نہیں مانتے تھے۔ اسی وجہ سے بہت دیر تک ان کا اہم کلام عوام تک نہ پہنچ سکا۔ لیکن دوستوں کے اصرار سے دوران جنگ ۱۹۴۲ء میں اپنا کلام کبھی کبھی ہمدرد اخبار میں بھیجتے رہے۔ اسی سال ہمدرد کے ایڈیٹر پنڈت پریم ناتھ بزاز سے آزاد کی پہلی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات اور مابعد کی ملاقاتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ

آزادؔ کو اخبار کے ذریعہ اپنے کلام کی تشہیر میں جو جھجک تھی دُور ہوگئی۔ وہ اخبار مذکور کو نہ صرف نظمیں اور غزلیات اشاعت کے لئے بھیجنے لگے بلکہ مختلف مقالے جو کہ "تاریخ ادبیات کشمیر" کے ابواب پر مشتمل تھے اسی اخبار میں چھپوانے لگے۔ اس ضمن میں یہ لکھنا ضروری ہے کہ آزادؔ کی قومی، اخلاقی اور سیاسی معرکہ آرا، نظمیں مثلاً مناظرہ عقل و عشق، شکوہٗ کشمیر، شکوہٗ ابلیس، سبھاش بوس بے خودی اور خودی، بڈشاہ کا پیغام وغیرہ وغیرہ اس ملاقات سے پہلے شایع ہو چکی تھیں۔

شاعری کے تین ادوار

آزادؔ کی شاعری کے تین ادوار کہے جا سکتے ہیں۔ ہر دور لگ بھگ دس سال کا ہے کئی وجوہ کی بنا، پر اس کتاب میں دورِ ثلث کی شاعری کو پہلے ترتیب دیا گیا۔ اور پھر دورِ ثانی اور آخر میں دورِ اول۔ نظموں کو اپنے اپنے دور میں درج کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن سہواً یا اور وجوہ سے اس ترتیب میں اگر کسی جگہ ہیر پھیر ہوگیا ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

دورِ اوّل

اس دور کے سرمایہ میں مروجہ اقتضائے شاعری کے مطابق عام طور کشمیری میں غزلیں کہی ہیں۔ جن کا رنگ مروجہ شاعری سے جُدا ہونے کے باوجود بالکل الگ نہیں کہا جا سکتا۔ مثنوی کہنے کا شوق بھی اسی دور سے وابستہ ہے۔ چنانچہ کئی مثنویاں لکھی ہیں۔

دورِ ثانی

یہ دور آزادؔ کی شاعری کے عروج کو ظاہر کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ کلام میں پختگی آتی گئی۔ غزل میں نکھار پیدا ہونا شروع ہوا، اور کافی افراط کے ساتھ غزلیں لکھی ہیں۔ اس طرح آزادؔ کی شاعری کا یہ دوسرا دور کہا جاسکتا ہے۔ اب غزلوں کے ساتھ نظمیں لکھنے لگے تھے۔ جنمیں نیچر کی عکاسی اور مادیت کے مستحکم اثرات کے مظاہر ملتے ہیں۔

دورِ ثالث

دوسری عالمگیر جنگ چھڑ جانے سے کچھ عرصہ پہلے وطن میں سیاسی شعور کی کرنیں پھوٹ پڑی تھیں۔ وطن کی صدیوں کی غلامی کے اسباب کچھ کچھ روشن ہونا شروع ہوگئے تھے حاکم اور محکوم، ظالم اور مظلوم، زمیندار اور کاشتکار، سود خوار اور مقروض کے جیتے جاگتے مناظر زندگی کے ہر موڑ پر آزادؔ کے مدِمقابل تھے۔ ایک طرف آسایشِ دوگیتی اور دوسری جانب مشکلہائے ہر دو عالم کی متضاد تصاویر روزانہ زندگی میں پہلو بدل بدل کر سامنے آتی تھیں۔ پھر جب چشم بینا ہو، دل حساس، دماغ متحرک ہو، تو نتیجہ ظاہر ہے، دیکھنے والا اور دیکھ کر محسوس کرنے والا تلوار لیکر ناانصافی کے اسباب کو مٹانے کیلئے برسرِ پیکار ہوجائے، تو ایک فطری بات ہوگی۔ لیکن حساس دل اور دیدہ ور آزادؔ کے ہاتھ میں تلوار نہیں، قلم تھا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری دس سال یعنی اپنی شاعری کے دورِ ثالث میں قومی ترانے اور معرکہ آرا نظمیں

کو محض ابتدائی مشق شاعری ہی کہا جا سکتا ہے۔

دوسرے دور میں یعنی پختہ کلامی کے زمانے میں اکثر نظمیں اور غزلیں کہی ہیں۔

تیسرے دور میں ان کی سیاسی اور بلند پایہ اخلاقی شاعری نشوونما پاتی ہے۔ جس میں نظمیں زیادہ اور غزلیں کم ہیں۔ تصنیفات کی تفصیل یہ ہے :۔

نظم (۱) مثنوی ژندہ بدن و معیار (۲) مثنوی قمر الزمان و (۳) غزلیات (۴) رباعیات و قطعات (۵) نظمیں ۱۔ پیام آزادم میں چند نظمیں اور غزلیں سیاسی اور پیامی رنگ کی ہیں۔ جن میں کئی ایک مثلاً "دریاو" "لاثانی اور لافانی ہیں (۶) ندائے ہانفی اُن کی چھوٹی بڑی کئی چیدہ چیدہ اخلاقی، وطنی اور قومی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جن میں یہ نظمیں قابل ذکر ہیں۔ مناظرہ عقل و عشق، شکوہ کشمیر، شکوہ ابلیس، خودی اور بے خودی، نالہ بڈشاہ، انقلاب، خواباہ خیالاہ و ہماہ گماناہ، صبح صادق یادُن تہٖ بُجر۔ سرمایہ داری، پال ژادر، سون، خدا، عید، میون وطن انقلاب روس وغیرہ جملہ منظومات کو ماسوائے مثنوی اس کتاب میں مناسب مقام دیگر مختلف ادوار کے کلام میں درج کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے مواد کی فراہمی اور ترتیب میں کئی سال

اور غزلیں لکھتے رہے۔ نوجوانوں کا دل "ہاں بڑھے چلو" کے نعرے سے بڑھاتے رہے۔ اور زندگی کے دشوار راستے کے خطروں سے اور مذہب کے ٹھیکیداروں کی خودغرضانہ گمراہیوں سے خبردار کرتے رہے۔ بہتے ہوئے دریا کی زبانی صدیوں سے جنت نشین بڈشاہ اور سرگیاشی للتادتیہ کی زبانی اپنے ہموطنوں کو وحدت، یگانگت، باہمی آشتی و اتحاد، پریم اور لول کے ترانے سناتے گئے۔ اہل مذہب کے اندھادھند اور غرضمندانہ تعصب کا پول (جو قومی اتحاد اور انسانیت کے منافی ہو) دلچسپ پیرایے میں دلیلیں دے دیکر کھولتے رہے۔ تاکہ اہل وطن اپنے مقصد اعلیٰ سے ہٹ کر کہیں شاہراہ حریت سے نہ بھٹکیں۔ اُڑتے بادلوں سے، پگھلتی برف سے، جنگل کے درختوں سے، گرتے آبشاروں سے، گل و بلبل اور شمع پروانہ کی زبان سے انسان کو انسانیت کے انقلاب، خودی، گرمجوشی، محبت، آشتی اور ملنساری کے عمل پیہم اور آزادی کے سبق سُناتے رہے۔

تصنیفات

ابتدائی دور میں غزلیں اور کئی نظمیں لکھی ہیں۔ کئی مثنویاں بھی اس دور کی تصنیفات ہیں۔ مثنوی "زندرہ بدن و معیار" موسوم بہ "تبسم گل" ایک تاریخی واقعہ ہے۔ مثنوی "قمر الزمان" ایک عشقیہ قصہ ہے۔ اس دور میں اردو میں بھی کچھ کلام موزوں ہوا۔ لیکن آزاد کو اس پر کوئی ناز نہ تھا۔ اور ان کی اردو گوئی

حرف کئے ہیں۔ اور کوشش کی ہے کہ آزادؔ کا سارا کلام اس میں شامل ہو۔ پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی نظم یا غزل رہ گئی ہو۔

نثر

(۱) تاریخ ادبیات کشمیر، شعرائے ازمنہ حال و سلف کے سوانح حیات، کلام اور کلام پر تنقید کے علاوہ اس میں عالمانہ اور محققانہ انداز میں کشمیری زبان کے تاریخی ارتقاء، ادبی وسعت، رسم الخط اور لٹریچر وغیرہ کی نسبت مقالے درج ہیں۔ عورت اور شاعری، مدح و ذم وغیرہ جیسے ابواب سے کتاب کا مرتبہ بہت اونچا ہو گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ یہ کتاب کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کی جانب سے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ کر شایع کی جا چکی ہے۔

(۲) کلیاتِ مقبول۔ مشہور مثنوی گلریز کے مصنف مقبول شاہ کرالہ واری کے غیر مطبوعہ کلام کا وہ مجموعہ ہے جو کہ آزادؔ نے مقبولؔ کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی پرچیوں نیم محو شدہ اوراقِ پریشان سے نقل کیا تھا۔ اور اسے ترتیب دیکر ایک عالمانہ تنقید اور پیش لفظ کے ساتھ "کلیاتِ مقبول" کے نام سے شایع کیا ہے۔

آزادؔ اور غزل

آزادؔ کی شاعری غزل سے شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی شاعری کے مختلف ادوار میں برابر غزل کہتے رہے۔ میری نظر میں اُن کی غزل میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں، جن کے

ہوتے ہوئے غزل، غزل کہلائی جاتی ہے۔ غزل عموماً عشقیہ مضامین سے بھری ہوتی ہے۔ ایسے مضامین میں سوز و گداز کے ساتھ متنوع جذباتِ قلبی کا اظہار غزل میں جان پیدا کرتا ہے۔ آزاد کی غزلوں میں یہ صفت اول سے آخر تک موجود ہے۔ ان کی غزل میں درد کوٹ کوٹ بھرا ہوتا ہے۔ صنایع اور بدایع کا استعمال کرتے ہوئے الفاظ کو چُن چُن کر یوں جوڑتے ہیں کہ ایک حرف کو بھی بدلنا چاہیں تو ناممکن ہو جاتا ہے۔ صنف شعر میں ہم قافیہ مانوس اور ہم وزن الفاظ کی بندش آزاد کی شاعری کی خاص خصوصیت ہے فلسفہ حیات اور اپنا پیغام آزاد نے عموماً اپنی چھوٹی بڑی نظموں میں پورے فنی التزام کے ساتھ پیش کیا ہے۔ لیکن ایسے مضامین کو غزل میں بھی نبھایا ہے۔ چنانچہ اُن کی بہت ساری غزلیں اُن کی پولٹیکل شاعری کے بہترین نمونے ہیں۔ مہجور کی طرح آزاد کی بھی یہی خواہش اور کوشش تھی کہ کشمیری شاعری کی دقیانوسی ساخت اور ڈھانچہ سے ہٹا کر اور تصوف کی دلدل سے نکال کر دیگر زبانوں کی بلند پایہ شاعری کے ہم دوش بنایا جائے۔ ان کی یہ بھی سعی رہی کہ کشمیری غزل نہ صرف گل و بلبل اور شمع و پروانہ کے راز و نیاز سے لبریز ہو بلکہ فلسفۂ حیات کے بیان اور نیچر کی عکاسی کے لئے بھی استعمال ہو۔

آزاد نے اپنی شاعری کے اوایل میں جو غزلیں لکھی تھیں، ان کو ابتدائی مشق سمجھ کر کبھی اس قابل نہ جانا کہ انہیں چھپایا جائے۔ اس زمانے کا

اکثر کلام آزادؔ نے خود تلف کردیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک غزلوں کے ساتھ بھی ان کا یہی برتاؤ رہا۔ حتیٰ کہ اپنے معیار کے مطابق جو کوئی غزل اپنی نظر میں بہت کم حیثیت معلوم نہ ہوئی، صرف اس کو شامل رکھا۔ ابتدائی زمانے کے کلام سے چند شعر پیش کئے جاتے ہیں، جب کہ آزادؔ احدؔ تخلص کرتا تھا۔ اشعار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بالغ آزادؔ کا معیار سخن بہت بلند تھا۔ جس وجہ سے نابالغ آزادؔ کا کلام ان کی ترازو میں تُل نہ سکا، اور ایسی غزلیں ناکارہ سمجھ کر پھینک ڈالیں اور کبھی اپنے نام سے منسوب نہ ہونے دیا۔

ساقی وصراحی دمے وجام — غوغائے شراب خانہ کوٗت گوم

اے بادِ صبا شباہ گزھکہ نا — احدٔنی وٗنہ ہس فسانہ کوٗت گوم

(صنعت مراۃ النظیر)

(مفہوم) وہ چھلکتا جام ہے وہ صراحی وہ ساقی اور میکدہ کا شور وغل میری وہ محفل مے کشی کیا ہوئی؟ بادِ صبا! کبھی محبوب کے وہاں جاکر رات کو احدؔ کا فسانہ سُنا کر نہ آئے گا!

(۱) کس وٗنہ ژوٗلم بالہ یار ہے وٗیسری یے — تھوٗونم للہٗ وٗن نار ہے وٗیسری یے

(۲) ابرو چانٛہ تھ مژہٗ تیر لاٗیتھ — چشمن سخت خمار ہے وٗیسری یے

(۳) تن من زالنٛ شب د روز نالنٛ — احدٔس تھاوٗی نم کار ہے وٗیسری یے

(۴)

مَس چیتھ گیس مستانہ ہے دیوانہ ہے

چوم عشقنے مےخانہ ہے پیمانہ ہے

(۵)

دل ازا جنون تھوونم بَرِتھ جاے نصیحت آوِرتھ

چھُس زندہ آسِتھ یا مرِتھ دیوانہ ہے دیوانہ ہے

مفہوم :- (۱) سکھی ! میں کس سے کہوں میرا بچپن کا دوست مجھ سے دُور بھاگ گیا۔ اور میرے لئے سوزِ عشق کی تپش اور گداز چھوڑ گیا۔ سکھی ! (۲) ابرو کی کمان کو کس کے تیر مژگان چھوڑ دیا۔ وہ دیکھو اس کی چشم شہلا میں کس قدر خُمار ہے سکھی ! (۳) رات اور دن آہ و فریاد اور جسم اور روح دونوں کو سوزِ عشق میں جلانا۔ یہی ہیں وہ مصروفیات جو محبوب میرے لئے چھوڑ گیا سکھی !

مفہوم (۴) میں نے عشق کے مے کدہ سے پیمانہ بہ پیمانہ اتنی مے نوشی کی کہ مدہوش کیا پاگل ہوگئی۔ (۵) میرا دل (دماغ) جو کہ نصیحت کو پرکھنے اور سمجھنے کا عضو ہے۔ دیوانگی عشق سے اُس نے بھر دیا۔ اس طرح اس میں (دل میں) نصیحت کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ میں چاہے زندہ رہوں یا مروں صاف دیوانہ ہوں۔

روزمرہ اور محاورے کے برجستہ استعمال کو آزاد نے اپنی شاعری میں فراوانی کے ساتھ جگہ دی ہے۔ غزل میں الفاظ چچے تلے اور بہت کاوش کے ساتھ

بِٹھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ عام فہم الفاظ اور عام فہم تشبیہوں میں ایک معصومانہ ادا سے باریک نکتے پیش کرنا آزاد کا ہی حصہ ہے۔

(۱) دوستو متہٕ ہیم بہانہ ترٛاو — سوٗ کوٚسہٕ لنٛڈ یُتھنہٕ لوٗگمُت واو
سُہ کُس گُل یُتھنہٕ وُچھہٕ بُلبُل — بہٕ لاگے دردہ ہی ترٛہ گُل
(۲) وٕژے یتھہٕ پٲٹھو میٖرٕشے مٔژ تیل — نیٚنہٕ یتھ آبہٕ پیالٕس نیل
رتھے پٲٹھو تس تٕمیٖہ گوٚم میٖل — بہٕ لاگے دردہ ہی ترٛہ گُل

مفہوم :- (۱) میرے حیلہ گر دوست! دُنیا میں ایسا تو ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب حیلے بہانے چھوڑ دے، میرے پاس آ۔ ذرا سوچ بھی کہ وہ کونسی ٹہنی ہے جو ہوا سے جنباں نہ ہوئی ہو۔ وہ کونسا پھول ہے جس سے بلبل کا لمس نہ ہوا ہو۔ (۲) میرے محبوب کا اور میرا آپس میں ایسا میل قائم ہوا ہے کہ ہم دونوں اس طرح ایک ہو گئے ہیں۔ جیسے کہ مٹی اور تیل یا پانی اور نیل آپس میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔

(۱)

رگہ ترٛ وِلہ زار سوزِس پرٛتی یے — نیرہٕ شر پھیرہٕ بیمارن ہوش
پوشہ کھوتہٕ راوِی مُشکہ خوتہٕ لوٗتی یے — پیترٛ لوٚہ ہتھ یے لاگے پوش

(۲)

لوٚکہ چار پینہٕ نے آیُت بھاوس — چھوکہٕ لہ وٲلنجہ ژٕلہ ہیم بار
مرٛہ ما کرہ گیاہ یتھ چکہ چاوس — کتہ بوز واوس ونیو زار

یاوِنہ بَبرے داو کرہٕ ناوس ۔ تاوَن دُنیا بڑم بازٕی گار
سُورہ ییٖلہٕ یاوُن سورن ہاوس ۔ کنہ بوز داوس وَنہٕ یو زار

(۳)

ییٖم از روشہ پوشہ موٚت پیٖتھ سونتک ہوا لوٚت لوٚت
دِلک دیرینہ تب سوٚت سوٚت بظاہر چھُم ہمان امشب

مفہوم :- (۱) میرے محبوب ! ترو تازہ پھول تیرے نچھاور کرونگی۔ یعنی تیری درگاہ میں آہ وزاری کی پیش کش کرونگی۔ آہ وزاری کیا کہ جو پھول کی پتیوں سے نازک تر اور خوشبو سے زیادہ ہلکی ہو، اور جس سے سُن کر کسی بھی شخص کے ارمان پورے ہوں اور جس سے بیماروں کے ہوش وحواس ٹھکانے لگ جائیں۔

(۲) میں اپنا شباب اس کے قربان کروں گی۔ شاید ایسا کرنے سے میرا مجروح دِل کچھ ہلکا محسوس ہونے لگے۔ نہیں تو مجھے مرنے کا احتمال ہے۔ محبوب سُن لے کہ میں بادِ صبا کے ہاتھ کیا سندیسہ بھیج رہی ہوں۔ میرا شباب پُر کیف ریحان کی طرح خوشگوار اور خوشبو دار ہے۔ یہ اس کی خدمت میں صرف ہو تو ہو۔ نہیں تو اس فلک پیر کے کیا کہنے۔ یہ دغا باز اور فریب کار ہے۔ یہ شباب کو رفتہ رفتہ ختم کرتا ہے۔ او ہو ! جب شباب ہی ختم ہوگا تو شباب کے ارمان اور خواہشات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے یہی وقت ہے کہ میں

اپنے دلفریب شباب کو اس کے قربان کردوں۔

(۴) مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے دل کا کہنہ مگر ہلکا ہلکا بخار کم ہوتا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ محبوب (پھولوں کا شیدائی) میرے یہاں چپکے سے نظر بچا کر یوں آئے گا جس طرح بہار کی ہوا آتی ہے۔

شاعری میں عشقیہ مضامین کی جان محبت کے جذبات کا متنوع اظہار ہے۔ کشمیری زبان میں "لول" کا لفظ محبت اور دل میں کسی کیلئے احساس کشش کے مرکب جذبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس طرح دوسری زبانوں کے ہم مفہوم الفاظ سے بالکل جدا ہے۔ اور اس لئے نادر ہے۔ "لول" کو آزاد نے تصوف کی زنجیروں سے آزاد کرکے ایک "مادی جذبہ" کی صورت میں میٹھے اور مترنم انداز میں پیش کیا ہے۔ زبان اور محاورات کا برمحل استعمال کرتے ہوئے نازک خیالیوں کو اشعار میں سمودیا ہے اور "لول" کو اور بھی شیریں بنادیا ہے۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو ۔

یس فوٗل نہ دل تہٕ جگر ہیتھ لولہ نارہ کیٚ ٹھر

سُے بوزہٕ روز محشر باغِ ارم غنیمت

مفہوم:۔ جس کا دل و جگر محبت کی آگ کی تپش سے شگفتہ نہ ہو سکے۔ ایسا ہی آدمی قیامت کے دن روضۂ رضوان کو غنیمت سمجھ سکتا ہے بھلا دیکھئے کہ جنت کی رنگین زندگی کو محبت میں خستہ و خراب

دل اور جگر کی کیفیت سے کس قدر کم مایہ اور پھیکا بنایا ہے۔ اور قول کو اس طرح کہ انقدر جذبہ بنایا ہے۔

بألی سُہ ہے چھُم بے وفا میون اَمار کیٛاہ کرے
سورِہ وُنِس محبتس زور تہٕ زار کیٛاہ کرے

مفہوم:۔ سکھی! بالم تو بے وفا ہے میری تمنائیں کیا کر سکتی ہیں؟ اس کے دل سے گھٹتی محبت میری زبردستی سے تو نہیں بڑھ سکتی۔

قدمن ہا چشمہ وتھراوے مدنو لالئن ہا مالہ کرہ ناوے مدنو
نظرِ بے نیرے تھزرِن ہا پھیرِے وگنین سیتہٕ ونہ ناوے مدنو
تازہ یارانس عہد پیمانس آدنکی لولہ ہٕوری ترٛاوے مدنو
گمانہ موبَر ییم ضربِ جگر داوس تہٕ کاوس ہاوے مدنو
عالم ہا کرہ یاد آزاد آزاد کُنہٕ ساعتہ وُچھتہ یاد دیاوے مدنو

مفہوم:۔ اپنی آنکھوں کو تمہارے قدموں پر نثار کروں گی، اور آنکھوں کی پتلیوں کی مالائیں بنا کر تمہارے گلے میں ڈالوں گی (۲) اونچی اونچی ڈھلانوں سے تمہاری راہ تکتی رہوں گی۔ حوروں سے تمہارے لئے گیت سنواؤں گی۔ (۳) تم نے غیر سے عہد و پیمان باندھ کر جو تازہ یارانہ قائم کیا ہے، اُس کی تقریب پر تمہاری اور میری ابتدائی محبت کے گیت گاؤنگی رہی ذرا بھی یہ وسوسہ نہ رکھ کہ تیرے عشق میں حاصل کئے ہوئے زخم جگر

کو کسی پر بھی ظاہر کرونگی (۵) کوئی دن ہوگا جب ساری دنیا آزادؔ کو یاد کر کے چرچا کرے گی۔ دیکھنا وہ دن بھی آئے گا، جب یاد دلادونگی۔

ترنم ملاحظہ ہو۔ الفاظ کی زیبا بندش اور معصومانہ طرزادا سے سارے اشعار بھرپور ہیں۔ سننے والے کی آنکھیں نم ہوتی ہیں۔ عوام اور خواص میں آزادؔ کی موجودہ مقبولیت دیکھکر مقطع ایک پیشین گوئی کی حیثیت رکھتا ہے۔

پیہ نا وُنہ اوس شُرہ یان حیسرنے — پھیرہ تس مدہ نس ادہ ہے ہاے
مرُی پتھے مرتبہ ہُرہ بے کسہ نے — پھیرِ تس مدہ نس ادہ ہے ہاے

مفہوم:- اب بھی میرا شباب موجود ہے۔ کاش وہ آئے۔ اور میری تمنائیں پوری ہو جائیں۔ نہیں تو ایسے ہی زندگی ختم ہوجائے گی پھر اُس محبوب کو بہت دُکھ ہو گا۔ میرے مرنے کے بعد مجھ جیسے بے کسوں کا رنج کرنا یقینی ہے جو کہ ستم ظریفی ہے۔ اس شعر میں آزادؔ کو مرزا غالبؔ کی طرح اس بات کا احساس معلوم ہوتا ہے۔

شہرۂ شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

منز لولہ کین اخبارن آزادؔ چھ موختہ ہارن
منظور خریدارن یتھ نامہ نگار آسے

مفہوم:- محبت کے اخباروں میں آزادؔ "لول" کی دُر افشانی

کر رہا ہے۔ کیا ایسا نامہ نگار اخباروں کے خریداروں کو پسند ہوگا۔

لول کی باتوں کو آزاد نشر کر رہا ہے۔ اور وہ "لول" کا پیامبر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آزاد کو لول اور غزل سے کتنی دلچسپی اور کیسا ربط ہے ؎

یاد نہ میانے یاون رایے   مائے چھس یو ونہ واہے
پاڑی پاڑی لگہ یو ژھایہ تہ گڑ آیے   مائے چھس یو ونہ وانے
سوز ہیتھ آزاد دزاو بے وآیے   شمعس گتھہ کرہ پروانہ
مزہ اتھ لول کس دزنس کیائے   مائے چھس یو ونہ وانے

مفہوم :۔ میرے محبوب ! تم میری جوانی کا جوبن ہو۔ میں تمہارے لئے پیار کے گیت گاتی ہوں۔ میں نثار ہو جاؤں تمہاری چال ڈھال پر .... آزاد درد محبت کی لے کر بے کھٹک اپنی شمع پہ پروانہ وار قربان ہونے کیلئے نکلا ہے۔ دیکھنا عشق میں جل جانے کا کتنا مزا ہے۔

کیسے اندوہگین لہجے میں محبت کا پُر درد اظہار ہے

بیلہ گوم کنن کتام بُس   حُسنس چھہ رنتنہ مِلہ مشوٗ
گوم اشک چشمن جاری یے   ساتھاہ ژہ بولہ وِنی ہاری یے

مفہوم :۔ جب میں نے کسی سے یہ سنا کہ حُسن کے ساتھ فتنہ انگیزی کی ملاوٹ ضرور ہوتی ہے۔ تو میری نظر آغاز اور انجام پر پڑی .... اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ اے جنگل کی مینا ! تھوڑی دیر مجھے اپنا راگ سُنا۔

حسن کے ساتھ فتنہ کی "ملہ مش" ایک دلکش بندش ہے۔ جس سے شعر کی رفعت اور بڑھ گئی ہے۔۔

دُورہ وُچھکھ نیوان ڈالہ مخمور	آلہِ راوان حالہ اَکہِ سۂ نہ کنہِ دوُر
تیز مہمیزہ اہر ہیزہ قُلپے لو	چارہ میو نئے ژہ کرتہ نازلئے لو
دزہ وُن نار لوہ کچار مزہ دار گیہٗ	شولہ ماران گرِہ تارہ سبے واہ
آمہ چھ ڈالی ہتی ہوشہ کا ٹکویے	چارہ میونئے ژہ کرتہ نازلئے لو
مفت آزادٹہ یہ پیٹھ فلوا ڈراو	مارہ مِتیو زانہ ہکھ میونے باو
تیلہ پیمہ ہے دیاکن موٗلئے لو	چارہ میونئے ژہ کرتہ نازلئے لو

مفہوم :- (۱) محبوب! جب میں نے تمہیں دُور سے مخمور حالت میں ٹہلتے ہوئے اور اپنے کانوں کے جھمکے کچھ ایسی ادا سے ہلاتے دیکھا کہ ایک نادر کیفیت بپا کرتے تھے۔ تب تمہاری تیز تیز ادائیں ایسی رواں دواں تھیں کہ جیسے چھوٹی چھوٹی گولیاں! اے نازنین خدارا، میری چارہ جوئی کر (۲) شباب ایک پُر لطف مگر فانی زمانہ ہوتا ہے جو سُلگتی ہوئی آگ کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کے شعلے صرف تھوڑی دیر کے لئے اُٹھتے ہیں۔ یہ بڑے بڑے عقلمند لوگوں کے ہوش بگاڑتا ہے۔ (۳) محبوب! آزاد بغیر کسی معاوضہ کے تیرے پیچھے پیچھے دیوانہ وار چلا جارہا ہے۔ اس کی کیفیت تُو کیا جانے، جب تجھے ایسا آدمی کہیں گرہ سے دام دیکر اپنا گرویدہ بنانا پڑتا

جب تم اس کی قدر دانی کرتے !

بچپن کی تعریف اور داعم دیگر اپنا والہ و شیدا بنانے کا خیال لُطف سے خالی نہیں۔

آئینہ وُچھان اوس وَنان سینہ بسینہ — بے کینہ یُزِ کر پا گھٹو دینہ ڈلے دورہ فلے لو
ہتھرِ ہ کارہ خم دتھ شانہ بکف بجبین یار — پیچانہ زُلفن مُشک ملے دورہ فلے لو
کمہ نازہ سہ مخموروَنان تازہ یارن اوس — آزاد بوُزِ تھ فتنہ تُلے دُورہ فلے لو

مفہوم :- (۱) محبوب آئینہ میں اپنی صُورت دیکھ دیکھ کر اپنے آپ سے ہی کہہ رہا تھا کہ بلا شُبہ کوئی بھی بے لوُث انسان میری شکل دیکھ کر میرا شیدائی ہو جائے گا۔ (۲) آئینہ کو سامنے رکھ کر محبوب اپنے گھونگر والے بالوں میں ایک خاص ادا سے خوشبو اور عطر مل رہا ہے۔ کیفیت ملاحظہ ہو لمبی لمبی گردن کو ذرا سا ایک طرف جُھکائے ہوئے ہاتھ میں کنگھی ہے اور ماتھے پر بل ہیں۔ (۳) اپنے نئے بنائے ہوئے دوستوں کی محفل میں ایک پُر کیف حالت میں محبوب یوں کہہ رہا تھا کہ جب آزاد کو اس بزم کا حال معلوم ہوگا۔ تو (مارے رقابت کے) کوئی فتنہ برپا کرے گا۔

دوسرے شعر میں ایک عام تجربہ کو محبوب کے ساتھ وابستہ کر کے جہاں طرب آمیز بنایا ہے وہاں ایک معمولی روزمرہ واقعہ کی صحیح عکاسی کر کے اپنے زورِ قلم کے جوہر دکھائے ہیں۔ مقطع میں ناز و ادا، خمار، "تازہ

یارانہ اور آزاد اور فتنہ کے استعمال سے ایک دلکش سماں باندھا ہے اور ایک حسین تصویر پیش کی ہے ؎

زن اہرییزہ ؤلی تیز مہمیزہ جاٗنی   پوٗتس پچھ دوان دأرِ دأرِی نگارو

مفہوم :- (۱) محبوب عاشق پر شوخی سے بھرپور، ناز و ادا، اور کرشموں کی یوں مشق کرتا ہے۔ جیسے "اہرییزہ" (لوہے کے چھوٹے چھوٹے دانے) سے یکے بعد دیگرے کسی پر وار کرتا ہو۔ اس شعر میں الفاظ کی ہم آہنگی اور نادر تشبیہہ سے جان سی پڑ گئی ہے۔

قسم دِژِہ ہیتھ دِتُم تس کاٗفرس دِل   خبر چھینہٕ آسہ کیاہ انجام لُتّریے
ہوس چھم ننہٕ تن لاگتھ ونس حال   بنتھ کاٗفر اُنتھ اسلام لُتّریے
چھُہ نادان بوالہوس کاٗفر گنہگار   ملامت عاشقس چھا یام لُتّریے

مفہوم :- (۱) میں نے پورے قاعدے کے ساتھ سوگندہ کھا کر اُس بے دین کو اپنا دل تو دیدیا نہ جانے اس کا کیا انجام ہوگا ؟ (۲) میری آرزو ہے کہ اس کے عین ساتھ بیٹھکر اپنا سارا ماجرا اس کو سناؤں۔ چاہے اسس میں بے دینی اختیار کرنی پڑے یا دینداری۔ (۳) محبوب! تم نے مجھے نادان، بوالہوس، کافر، گنہگار کہہ کر ملامت کی۔ اس میں کوئی جھڑکی تو نہیں۔ عاشق واقعتاً نادان وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

"قسم دِژِہ" محاورہ ہے۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کسی اہم سودا

کرنے کے وقت، فریقین کا سوگند کھانا دینداری کی دلیل ہے۔ عاشق دینداری پر قایم ہے۔ لیکن فریق ثانی (محبوب) کافر (بے دین) ہے۔ کفر و دین کے تضاد نے شعر میں جان سی ڈالی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک بے دین، دینداری کے مراتب پر ظاہرا طور پر چل کر بھی کہاں پورا اُتر سکتا ہے۔ اس لئے انجام کار دل دادن و دل شکنی مقدر ہے جو مد کور نہیں۔" دوسرے شعر میں محبوب سے قرب حاصل کرکے اس کو سب حال دل سنانے کی آرزو کا اظہار ہے اور حال سُنا کر اگر ضروری ہو کر محبوب کو اپنا بنانے کے لئے اسے بے دینی اختیار کرنا پڑے تو عاشق اس کے لئے بھی تیار ہے۔ اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو اسے دیندار بننے میں بھی کوئی تامل نہیں تیسرے شعر میں ایک واقعہ کی تصویر ہے معشوق نے عاشق کو جھڑکیاں دی ہیں کہ وہ کافر ہے۔ بوالہوس ہے وغیرہ۔ محبوب کے سامنے عاشق کا سر تسلیم خم ہے۔ کہتا ہے کہ واقعی عاشق کافر وغیرہ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی گرہ کی نہیں۔ ہاں تھوڑی سی ملامت ہے لیکن ملامت کرنا معشوق کا ایک ازلی حق ہے۔ اور عاشق کا ملامت سہنا ایک ازلی فرض ہے۔ آزاد نے کم سے کم الفاظ میں اس خیال کو جس طرح ادا کیا ہے وہ اُسی کا حصہ ہے، ایسے اشعار پڑھکر مرزا غالب کی "تصویر کشی" یاد آجاتی ہے۔

زلفش اویزان کیاہ زبر دل عاشقن ہندی سر بسر
بیتھ پاٹھو ظلماتس اندر آسان چھہ لال اسے نازنین

جدول ژھمن شوٗبان کیٖشاہ نزدیک تھۄ موسے سیاہ

زٔن کالہ ابرس تَل ہناہ رُوزِتھ ہلال اے نازنین

مفہوم :- محبوب کی زُلفوں سے عاشقوں کے دل لٹکے ہوئے کیا خُوب دکھائی دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے، جیسے کہ چشمہ آبِ حیات کی گہرائی میں سے لعل چمک رہے ہیں۔ سڈول ابروؤں کے ذرا سے حصہ کے اوپر لٹکے ہوئے محبوب کی کالی زلفوں کا یہ حال ہے۔ جیسے ہلال کا ذرا سا حصہ کالے بادل کے نیچے آگیا ہو۔

اس شعر میں تشبیہوں کا استعمال بے حد لطیف ہے۔ محبوب کی زلفیں "چشمہ آب حیواں" سے متشابہ ہیں۔ اور دوسرے بیت میں ابرو کو ہلال سے اور زلفوں کو کالے بادلوں سے تشبیہہ دی ہے۔

روشہ روشہ پوش چھاوان کوٗت ژھۄلم بے عار دوست

خوش طبیعت، خوبصورت، خشمہ موٗت میخوار دوست

آفت چین، غارت دل، راحتِ جان، سروِ ناز

شاہِ خوبان، ماہِ تابان، حیلہ گر عیّار دوست

الفاظ بچے تلے اور موزوں ہیں۔ فارسیت سے بھرپور۔ ابتدائی غزل گوئی میں فارسی الفاظ کا کافی دخل ہے۔

پریشان دلن منز یہ زُلفِ پریشان یتھی کُھر تھۄے پادشاہ سعہ ندری لو

صفادِل وفادار یارَن تمنا   گفاہ، خوش کلاماہ، کپتھا سوہ ندری لو

مفہوم :۔ تیری زُلفِ پریشان کا تصور متوالے عاشقوں کے دلوں کو پریشان رکھتا ہے۔ طُرفہ تو یہ ہے کہ جیسے لوگ ہیں۔ ویسے ہی اُن کا بادشاہ ہے۔ (۲) محبوب! تمہارے چاہنے والوں کے دلوں میں صفائی ہے وفاداری ہے اور کھوٹ کوئی نہیں ہے۔ انہیں تم سے اور کوئی آرزو نہیں، فقط یہ کہ ان سے دل کھول کر بات کرو۔

آزاد صنایع و بدایع کے بے حد دلدادہ تھے۔ جہاں شعر کو پُر معنی بنا لیتے ہیں۔ وہیں معنی کو کسی نہ کسی صنعت کے اضافے کے ساتھ اور حسین بنانے کی خصوصیت ان میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اوپر کے پہلے شعر میں لف ونشر کی صنعت کا استعمال ہوا ہے۔ دوسرے شعر میں تجنیس ناممکل کی صنعت کے استعمال نے شعر میں لطافت کا اضافہ کیا۔

(ا) گیُسو کَران جانے سرٹے   آرہ کرشے بدول جمال

(ب) گاہ روبرو، گاہ ژھایہ   ژھاین و چپان آزاد
محرم دِاُک ہمسایہ چھُس بروشٹہ   کنے لو

(ج) عید چھم تہ کرہ ناشادی ئے   دیدو و چھم آدمی آدی ئے

(د) شاد گو آزاد ژادیلہ بُرسے   یاد ہیوس آدنک نندہ بون یار
توشی اتھ بوشس پوشہ گندرئے   ساز کرُ کرُ کرئے ہا وہ رود خدا

مفہوم :- (ل) میں دُکھیا تمہاری اُمیدوں کو پالتے پالتے ختم ہونے کو آئی ہوں۔ (ب) آزاد کبھی کھُلم کھُلا آمنے سامنے ہو کر اور کبھی نظر بچا کر محبوب کی پرچھائیوں کو تک رہا ہے۔ ارے یہ کیا کر رہا ہے ؟ اس کا محبوب تو سامنے ہمسائیگی میں رہتا ہے۔

(ج) آج عید کا دن ہے۔ میں خوشیاں کیوں نہ مناؤں میں نے ابھی ابھی اپنی آنکھوں سے محبوب کا دیدار کیا ہے۔

(د) آزاد جب محبوب کے دروازہ کے اندر داخل ہوا۔ تو یہ دیکھکر اپنے اوائل شباب کا دوست نظر آگیا وہ بہت خوش ہو گیا۔ میرے محبوب (نگلدستہ) اپنے حسن پر ضرور اتراؤ اور ناز و انداز کے زیور سے سجائے ہوئے چہرے کا دیدار کراؤ۔

ان اشعار کی خوبی ملاحظہ ہو کر کیسے یک لخت دوبالا ہو جاتی ہے جب آپ فرض کیجئیگا کہ یہ اشعار واردات قلب اور واقعات سے متعلق ہیں۔ (اور مجھے جہاں تک یاد ہے ان اشعار کا تعلق حقائق ہی سے ہے) واقعہ نگار، حقیقت سے متعلق اور دل سے براہِ راست نکلے ہوئے اشعار تاثیر سے زیادہ واسطہ رکھتے ہیں۔ اور ظاہری نزاکت سے کم ۔

بُلبُلو وؤد، گُل ہٕر یِتھ بیٚنی، سرو گُگے روٗزی روٗزی

چاک جامن دِتھ یہِ کیٛاہ سنہ پاک دامانس وِنیوم

شور تُل یاں ژادرِد تہٕ روو دُرِہی یاوٚن آرام

تمہٕ مُژراوِتھ یہ دردِ دل کوٚہتانس ونیوم

مفہوم :- (۱) جنون عشق میں کپڑے پھاڑ کر میں نے اپنے پاک دامن محبوب سے یہ کیا کہہ دیا کہ اسے سُنکر بلبلوں نے چیخ و پکار شروع کی پھولوں کی پتیاں جھڑ گئیں اور سرو صمٌ بکمٌ کھڑے رہ گئے۔

(۲) میں نے دل کھول کر اپنا دردِ دل جب پہاڑوں کو سنالیا تو آبشار سُنکر ایسے متاثر ہوئے کہ وہ متحرک اور نالاں ہو گئے۔ دریاؤں کے کانوں تک میری آواز پہنچی تو وہ سکون کھو بیٹھے اور رواں دواں ہو گئے۔

بُلبُلوں کے فطری طور چہچہانے پھولوں کی پتیاں جھڑنے اور سرو کے قدرتی طور ایستادہ رہنے کو آزاد نے حسن تعلیل سے کام لے کر اپنی آہ و فغاں کا اثر بتلایا ہے۔ علیٰ ہٰذالقیاس آبشاروں سے رواں دواں حالت میں شور پیدا ہونے اور دریاؤں کا ساکن ہونے کی بجائے متحرک ہونے کو اپنی آہ و فریاد کے اثر کے نتیجے سے تعبیر کیا ہے۔ اس طرح اشعار میں نازک خیالی اور ندرت کے علاوہ لطافت بھی پیدا ہو گئی ہے۔

عشق پھِران کمن کمن تہٕ ریٚشن تہٕ عالمن

عشق کران موٚمن پوشہٕ بٕرن کوٚژ رٔلے

گارہ گئی ژیۂ خوردہ سٲلی یار بنان چھہ دیٲرچ واٗلی

میرو چھم بنان غزٲلی داتہ بنان سوائیلیے

مفہوم :- عشق ایک ایسی حالت ہے جس میں بڑے بڑے درویشوں اور داناؤں کے ہوش اُڑ جاتے ہیں۔ اس سے سیدھے سادے نازک بدن حسینوں کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

(۲) کم سن محبوب! بے زر آزاد کو چھوڑ کر تمہیں زردار امیروں سے دوستانہ کی اتھاہ چاہت پیدا ہو گئی ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے امیر غریب بن جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو خیرات دینے والے خود گداگری کرنے لگتے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے الفاظ منتخب کر کے چھوٹے چھوٹے جملے بنانا اور ان کو آپس میں اس طرح جوڑنا کہ شعر دل گداز اور سُریلا بن جائے، آزاد کی خصوصیت ہے۔

تار اُتھ لولہ سٕہلابس ژھاران سہ ندر مال چھُنڈر یایس

نُندہ بون یاوُن پوشے بھوت زَن اُتھ منزہ پیوم ہائے ہائے

مفہوم :- میں محبت کی طغیانی زدہ ندی کو پار کرتے کرتے اتنا بوکھلا گئی کہ میری جوانی کا پیارا جوبن میرے ہاتھوں چھوٹ کر یوں ضایع ہو گیا جیسے کسی سیلابی ندی کو پار کرتے ہوئے منجدھار میں پھولوں سے بھری ٹوکری

ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ایک ایک پھول پانی میں بکھر جائے اور بہتا ہوا آگے نکل جائے اور کبھی ہاتھ نہ آئے۔

اس خیال کو مناسب طور ادا کرنے کی سعی میں آزاد کو کئی سال لگ گئے تھے۔ ان کے گاؤں کے آس پاس کئی ندیاں تھیں۔ ایک دفعہ برسات کے موسم میں جب ایسی ندیوں کا پاٹ گہرائی اور روانی بہت بڑھ گئی تھی کسی راہرو کو ندی پار کرنا پڑی، منجدھار میں پہنچ کر اس کا پاؤں پھسلا اور سر پہ سے ٹوکرا گرا، اور سب چھوٹی بڑی چیزیں جو ٹوکرے میں تھیں نذر آب ہوگئیں اور پانی میں ایسی بہتی چلی گئیں کہ ایک بھی ہاتھ نہ آسکی۔ آزاد نے مجھ سے اس کا ذکر کیا کہ یہ واقعہ دیکھکر اُسے ایک نادر تشبیہہ ہاتھ آگئی۔ لیکن شعر مناسب بیٹھا نہ تھا۔ دو ایک شعر سُنائے۔ جن میں اس تشبیہہ کو استعمال کیا تھا لیکن اپنی نظر میں شعر جچے نہ تھے۔ کئی سال کے بعد مندرجہ بالا شعر موزون ہوا، اور مجھے سُنایا۔ ظاہر ہے کہ بسا اوقات ایک خیال کا اظہار کرنے میں کس قدر کاوش اور وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک مشاق شاعر بھی برسوں میں خیال کو حسب منشا ادا نہیں کرسکتا ہے۔

بلبلن ہُند سوز وردُک ساز پیغام بہار
ہردہ کس واوس نشے بوزان بوزن وائلے
شیچھی کُنی ہیئتھ آو مُبتھک واوگلزارس اندر
گُل اَسان شبنم وُداق، بلبل گمتھ دُبارلئے

باغوانن شادی آتشبازی وارِن منز کُزان

دردہ پوشن پھیر زردی بلبلن دِدی اُریے

مفہوم:- (۱) آمد بہار پر بلبلوں کا چہچہانا اور درد محبت کا سوز و ساز پیام بہار ہوتے ہیں۔ لیکن گوش ہوش رکھنے والے تو یہ پیغام باد خزاں سے بھی سُن لیتے ہیں۔ (۲) باد صبا تو ایک ہی پیغام لے کر چمن میں داخل ہوئی۔ مگر دیکھئے پھول ہنس رہے ہیں۔ شبنم رو رہی ہے۔ اور بلبل متوالے ہو رہے ہیں (۳) چمن زار میں آتشبازی چھوٹ رہی ہے۔ باغبان یہ نظارہ دیکھکر خوش ہو رہا ہے۔ لیکن اُسے کیا معلوم کہ آتشبازی سے پھولوں کا رنگ زرد ہو رہا ہے اور بلبلوں کے آشیانے جل کر خاکستر ہو رہے ہیں۔

گل و بلبل، باغ و بستان، بہار و خزاں کا موضوع پیش پا افتادہ ہے۔ مختلف تصویریں شاعر کے سامنے ہیں۔ بہار کے رسمی پیامبروں کو چھوڑ کر آزاد اسرار بہار باد خزاں سے بھی معلوم کرتا ہے۔ پھر حیران ہوتا ہے کہ باد صبا تو بظاہر ایک ہے۔ لیکن جس کسی کے ساتھ اس کا لمس ہوتا ہے، وہ جداگانہ طور متاثر ہوتا ہے۔ کسی پر ہنسی کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اور کسی پر گریہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یہ کیا راز ہے! انسان کی ہستی بھی ان ہی متضاد تاثرات پر مبنی ہے اور ان ہی پر قائم ہے۔ یہی حال آتشبازی کے نظارہ کا ہے۔ کسی کے لئے وہ باعث مسرت ہے، کسی کا گھر جلاتی ہے

اور کسی کو دُکھی بناتی ہے۔ ایک ہی واقعہ سے انسانی زندگی پر متضاد اثرات مرتب ہوتے دیکھکر آزاد ہستی کے ایک بھید کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

تراوی پرانی قِصہ تہ افسانہ ‌ ‌ ‌ ‌ ثراوی زائلی نزائلی پنجرہ تہ زولانہ
چھاوی یاونگ شنزاوُن تہ ہار وبیسے ‌ ‌ ‌ ‌ نیری چھاوِنہ گُل تہ گلزار وبیسے
چھک ژہ توشان سازس تہ سامانس ‌ ‌ ‌ ‌ واجہ مرمن تہ بٹیپہ رِوہنہ داما نس
یہ چھہ سورُے ناپائدار وبیسے ‌ ‌ ‌ ‌ نیری چھاوِنہ گُل تہ گلزار وبیسے
پائدارُی چھہ ناوس تہ ورتاوس ‌ ‌ ‌ ‌ نہ ژِہ سومرس تہ سازس پیراوس
پوشہِ وُن چھا یہ جوشہ وُن نار وبیسے ‌ ‌ ‌ ‌ نیری چھاوِنہ گُل تہ گلزار وبیسے

مفہوم:- (۱) میرے ندیم! چھوڑ بھی دو، وہ سب پرانے رقصے اور کہانیاں، تمام پابندیوں اور پردہ داریوں کو آگ لگاؤ۔ شباب کی جولانیوں سے دل کھول کر لطف اندوز ہو جاؤ۔ اور باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

(۲) ارے! تم اپنی پوشاک اور ساز و سامان اور گوناگوں زیورات پر نازاں ہو۔ یہ سب ناپائدار ہے۔ تم باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

(۳) دنیا میں سرمہ و ساز، خوش وضع پوشاک سب فانی چیزیں ہیں ہاں پائداری صرف اچھے اوصاف اور اچھے برتاؤ کی ہوتی ہے۔

شباب کا ہار اور ساون یعنی کمال، ساز و سامان اور واجہ مرمہ، روہنہ دامان، ناو، ورتاو، پیراو، یہ سب ترکیبیں لطیف اور موزون ہیں۔ اور

اشعار اپنی اپنی جگہ ایک مکمل نقشہ اور کیفیت پیش کرتے ہیں۔ مختلف صنائع کے استعمال سے اشعار کی معنوی خوبی میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ تیسرے شعر میں "نہ زہ" کا استعمال بے حد لطیف ہے، اور شعر کی جان کہا جا سکتا ہے۔

بہار کرِ دمہ تہٕ باوٕن، عید دیدن یارہ ژَنند دیدار
شُبیاہ وُذِ کین بڑمن سعہ رگس نمن حُورن تہٕ غُلمانن

ییتِنے دِدٕ گنیثار کے رنگاہ تہٕ یکسانک فـــٰٓـاناہ بوز
نمن ہیوت برہمنو کعبس مسلمان ژاے بُتخانس

مفہوم :- (۱) موسم بہار ہو۔ عید کا دن ہو، اور شباب کا جوبن اوج پر ہو، اور سامنے محبوب ہو۔ بھلا ایسے موقعہ پر بہشت کی خواہش کرنا یا حُور و غلمان کے لالچ کے پیچ میں آنا کہاں کی دانائی ہے۔

(۲) یہ بھی دُوئی کا ایک رُوپ اور یک جہتی کا بہانہ جان لے کہ برہمن کعبہ میں جا کر سجدہ کرنے لگا ہے، اور مُسلمان بُت خانے میں پوجا کرنے کے لئے داخل ہوا ہے۔

حُور و غلمان اور جنت و کوثر کی دلفریبیوں کو نسیہ تصوّر کیا ہے اور عالم شباب میں عید کے دن خصوصاً جب بہار کا دور دورہ ہو اور محبوب کی صحبت حاصل ہو، نقد گردانا ہے۔ یک جہتی اور دوئی کے متعدد پہلوؤں

کو انصاف اور عقل کی چھاننی میں چھانتے ہوئے آزاد دیکھتا ہے کہ مسلمان مندروں میں داخل ہو کر اور برہمن کعبے میں سجدہ ریز ہو کر دوئی کو مٹا نہیں سکتے۔ مندر ایک چیز ہے اور کعبہ الگ۔ شاعر کا عندیہ ظاہر کرتا ہے کہ یکجہتی جب نمودار ہو سکتی ہے جب نہ ہندو رہے نہ مسلمان۔ فقط انسان رہے یہ انسانیت کے تصوّر کا کمال ہے۔

سرو خوش، سنبل پریشان، گل اسان، شبنم ردان

کینژھ تھوٗن غمگن کینژن کرٕ تھوٗن خوشحال ئے

مفہوم :- سرو خوش و خرم اور سنبل پریشان ہے۔ پھول ہنس رہا ہے، اور شبنم رو رہی ہے۔ قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ چمن ایک ہے اور ان سب کا مسکن ہے، لیکن اہالیان چمن ہی کہ کچھ بے حال اور غمگین ہیں اور کچھ خوشحال اور شادمان ہیں۔

پرٕژھتہ چشمن تہٕ خنجر بازٕ ٕمن کیاہ بہ وَنے

ژوٗرہٕ آزاد بہان کیاز چھُ دوٗرہ دوٗرے

مفہوم :- اپنی جادوگر آنکھوں اور خنجر ابروؤں سے پوچھو کہ آزاد ان سے آنکھ بچا کر (تمہاری ابروؤں اور آنکھوں سے) کیوں دور جا بیٹھتا ہے۔ بھلا ہم سے کیا پوچھتا ہے۔

گژھنٕ پرواز طوطس بُلبُلس کاوس شہبازس ولیکن وچھ تفاوت کیژ پرواز تتھ پروازس

عذابکہ تیز طوفانہ ڈران چھالولہ دیوانو   مُتس زنجیرہ زولانچھ شوبان تارہ زن سازس

مفہوم :- (۱) سطحی طور دیکھنے میں طوطی، قمری، کوّے اور شہباز کی اُڑان ایک جیسی ہے، لیکن بنظر عمیق دیکھئے تو اُڑان اور اُڑان میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

(۲) محبت کے متوالے تو راہ عشق میں سختیوں اور تیز طوفانوں سے نہیں ڈرتے۔ عام دیوانوں کو زنجیریں پہنا کر قابو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن محبت کے متوالوں کا یہ حال نہیں۔ ان کو زنجیریں پہناؤ تو ان کے عشق کی آگ اور تیز ہوتی ہے جس طرح ساز کی آواز تاروں کے اضافہ سے اور زیادہ شیریں اور سُریلی ہو جاتی ہے۔

پرواز اور پرواز میں فرق جتا کر آزاد زندگی کے کسی شعبہ میں بھی شہباز کے پرواز کی تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ دیوانہ اور زنجیریں، ساز و تار کی تشبیہہ سے دوسرے شعر کی خوبی میں اضافہ ہوگیا ہے۔

مبارک سرخ روئے سان یادُن پوشوُن چھاوان

بہارک جنڈہ پوشو کھور داوُن لہرہ نادُن ہیوت

ہلم بُرہ بُرہ جھکنو دُردانہ ہیتو ادبرن نہ بارانُ

جہانُ سائے عالم آسمانک تشبہ لاوُن ہیوت

زمستانَن سِتم کَم کَم چھ کَرِی مِتۍ لولہِ دیوانَن

گُلالن سینہ پھٹراوِتھ یہ جگرک داغ ہاوُن ہیوت

مفہوم:- (۱) مبارک ہو کہ پھولوں نے سرخ روئی کے ساتھ اپنا جوبن نکھارتے ہوئے بہار کی آمد کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اس جھنڈے کو نسیم نے لہرانا شروع کیا ہے۔

(۱) وطن میں موسم بہار کی آمد پر ہر طرف قدرت کی گُل کاری کی فراوانی ہے۔ دل کش، دلرُبا اور متنوع رنگین نظارے ظاہر ہو رہے ہیں یہ سب دیکھکر عالم بالا للچا گیا ہے اور اس حُسن و زیبائش پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باراں اپنی جھولی کو خالی کرکے موتیوں کی پیش کش کرنے میں مصروف ہے۔

(۲) محبت کے متوالوں پر موسم سرما کی سختیوں (کھٹ کُش، برف باری اور سردی) نے بہت ستم ڈھائے تھے، گُل لالہ نے اس ظلم و ستم کے داغوں کو سینہ کھولکر دکھانا شروع کیا ہے۔

اپنے وطن کے مارچ اور اپریل کے مہینوں کے موسم کا سماں باندھا ہے۔ ہر طرف پھولوں کے افواج رنگین وردیاں پہن کر آن موجود ہوئے ہیں۔ گلاب نے بہار کا سرخ جھنڈا گاڑھا ہے۔ بادِ بہار اسکو لہراتی ہے۔ "گندہ بہار" کی بارش ہے۔ آسمان والے اس رنگینی کو دیکھکر اس پر لٹو ہو رہے ہے

ہیں۔ اور بادلوں کے ذریعہ موتی بکھیر رہے ہیں۔ لالہ سینہ کھول کھول کر اپنا وہ سیاہ داغ دکھا رہا ہے جو زمستان کی سختیاں جھیلتے ہوئے اس کے سینہ میں پیدا ہوا ہے۔

آزادؔ نے بہار پر یہ غزل ایک مشکل قافیہ میں موزوں کی ہے اور بہار کے لوازمات کو ایک رنگین پیرائے میں پیش کیا ہے۔ اور ہر پہلو کو ایسا نبھایا ہے کہ پڑھ کر وطن کی بہار کا سماں آنکھوں میں صاف پھر جاتا ہے۔

دل جدا جان جدا عشق جدا عقل جدا

ژدر خونخوار چہ بے چارہ مجنوں س نالی

مفہوم :۔ محبت کے دیوانے کو یہ چار جابر اور ظالم الگ الگ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ دل، جان، عشق اور عقل۔ کاروبار عشق میں دل کا براہ راست تعلق عشق کے ساتھ ہے۔ عقل بُرے بھلے کی تمیز سے آگاہ کرتی ہے۔ لیکن ساری کشمکش میں بوجھ جان پر پڑتا ہے۔ جداگانہ طور پر یہ چاروں اپنی اپنی جگہ بے چارے مجنونِ عشق کو مبتلائے مصیبت کرتے ہیں۔ دل اور عشق کے ہاتھوں پریشان رہنا تو لازمی ہے عقل کو اس وجہ سے خونخوار گردانا ہے کہ وہ رہبری (یا گمراہی) کرتی رہتی ہے۔ جان کو خونخوار اس لئے بتایا ہے کہ انتہائے عشق میں وہ نکل جاتی تو عاشق عذاب سے

چھوٹ جاتا۔ لیکن نہیں۔ وہ برابر ساتھ دئے جاتی ہے۔ اس لئے عاشق زفتہ کو ان میں سے کسی ایک سے بھی چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکتا۔

بہ ہانادلایہ، بے پرواییے — یاون رایہ بے پرواییے
از تام ژاجوم سنیائی سحر لاجوم — کمہ تا ژ رایہ بے پرواییے
ہا ننده بانسے آدنہ ہیشانسے — کر کھس خنایہ بے پرواییے
لولہ چاپنہ آزاد درمکہ شاہ باد — پھیور جایہ جایہ بے پرواییے

مفہوم (۱) ہیں بلاتی رہونگی میرے بے پرواہ! بچپن کے دوست او بے پرواہ۔

(۲) اب تک تو میں سب کچھ سہتی رہی۔ تمہارے لئے جوگن بنی ایک خاص امید سے او بے پروا۔

(۳) میرے حسین دوست! میری ابتدائی محبت کے مرکز! مجھے تم نے خستہ وخراب کیا او بے پروا۔

(۴) آزاد تمہاری محبت ہیں مشرق سے مغرب تک ہر جگہ تمہاری تلاش میں سرگردان پھرتا رہا۔ او بے پروا!

الفاظ کا انتخاب ملاحظہ ہو۔ عام فہم، غیر ثقیل اور مترنم الفاظ سے چھوٹی بحر تجویز کی ہے اور جملوں کو یکجا رکھ کر شعر کا جادو جگایا ہے مطلب معصومانہ ہے۔ اور ادا دل کش۔ ظاہر ہے کہ ایک ماہر فن کار ہی

اس طرح محض لفظوں کی چھیڑ چھاڑ سے ایسا حسین شعر پیدا کر سکتا ہے

تس نہ وفا، میہ اضطراب کیا ژہ یہ دِل ہراوِہ ہا

داغ ھٹوؤں میہ بہ جگر باغ پنُن بہ چھاوِہ ہا

ٹانز نمن بُحن کزل پوشہ بدن زہ پوشہ اتُلی

نشہ پچھس ستمگرس ژوٗرِہ یہ دل بہ تھاوِہ ہا

ہولہ تہندہ آم کیتو ضرب جگرتہ لولہ نئیر

کینہ ورس ستم گرس سینہ پنُن بہ ہاوِہ ہا

مفہوم :- محبوب بے وفا ہے اور میں مضطرب ہوں۔ بھلا میں ہمت کیوں ہارتی ؟ میرا جگر اس نے زخمی کیا۔ میں اپنے گلشن کا خوب نظارہ کرتی۔ (۲) محبوب کے ناخن مہندی سے رنگے ہوئے، ابروؤں پہ کاجل لگا ہو اور نازنین بدن نزاکت کا مجسمہ ہو تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسے ظالم سے میں اپنا دل بچا کر رکھتی (۳) اس کی محبت میں بہت ستم جھیلے اور دل و جگر مجروح ہوئے۔ میری تمنا ہے کہ دل و جگر کے یہ زخم اس ظالم کو دکھاؤں۔

آزاد اور وطن

آزاد اپنے اوائل عمر سے ہی وطن کی کس مپرسی دیکھ دیکھ کر کڑھتے تھے۔ اپنے ہموطنوں کے افلاس کے مناظر اور شخصی حکومت کے نیچے دبے ہوئے ہموطنوں کی اُمنگوں کو دیکھکر وہ تلملا اُٹھتے تھے۔ جذبات اُبھرتے تو اُن کو بغاوت پر آمادہ کر دیتے تھے۔ اُن کو عوام کی کس مپرسی کے مناظر اور شخصی حکومت کے نقائص وطن کے چپہ چپہ پر کسی نہ کسی صورت میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ عوام اذیت کے شکار تو تھے۔ لیکن خواص بھی ان برائیوں کے دست بُرد سے محفوظ نظر نہیں آتے تھے۔ سرکاری ملازم کا بھی یہی حال تھا وہ بہر حال دبا ہوا تو تھا۔ لیکن اپنی اقتصادی مُشکلات نے اسے اور بھی کمزور بنا رکھا تھا۔ جس شعبہ زندگی کو دیکھتے یہی حال نظر آتا تھا۔ کسان، مزدور، سرکاری ملازم، کاریگر سب کسی نہ کسی طرح سے اسی ماحول میں سسکتے ہوئے

دکھائی دیتے تھے۔ سارے ہندوستان میں غیر ملکی راج تھا۔ لیکن اپنے وطن کا اور بھی بُرا حال تھا۔ یعنی یہاں شخصی حکمرانی تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ حکومت کے بڑے بڑے کارندے غیر کشمیری ہوتے تھے اور ان کو اپنی جیبیں بھرنے اور اس "فردوس برزمین" میں شکم سیر ہو کر کھانے پینے اور سیر و سیاحت کرنے کے سوا اور کوئی فکر لاحق نہ تھی۔ انہیں اس کا موقعہ نہ تھا کہ وہ کشمیریوں کی حالتِ زار پر ایک نظر ڈالتے، اور ان کے مطلق العنان حاکم کو ان کے حالِ زار سے باخبر کر کے اس ظلم کی تلافی کراتے۔ ہر طرف افلاس اور فلاکت کے دِل شکن مناظر تھے اور کس مپرسی کی حالت تھی۔ دہقان کی یہی حالت تھی، شہر باش کا یہی حال تھا۔ نوکری پیشہ لوگوں کی یہی کیفیت تھی۔ دیگر ملازموں اور مزدوروں کا بھی یہی حال تھا۔ آزاد کا حسّاس دل یہ دیکھ کر زار زار روتا رہا۔ اور وہ کشمیریوں کی زبون حالی پر آنسو بہاتا تھا۔ وہ اس ماحول سے متاثر ہو کر کبھی کُھلم کُھلا کبھی دبی زبان میں اپنے ہموطنوں کو بغاوت کی دعوت دیتا۔ اور تنبیہہ کرتا رہا ہے کہ "سرگرم عمل ہو جاؤ۔ غفلت کی نیند سے جاگو۔ اپنا مستقبل خود سنبھالو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر آگے کی طرف گامزن ہو جاؤ۔ ظُلم اور کذب سب مٹ کر رہ جائیں گے۔ اپنے حال اور ملک کے مالک خود بن جاؤ گے۔ اور افلاس و فلاکت سے نجات پا کر انسانوں کی زندگی بسر کرنے لگو گے"۔ مناظرہ عقل و عشق" میں کشمیریوں کی زبون حالی

کا نقشہ یوں کھینچا ہے اور دعوت عمل دی ہے۔

عقل:

سادہ منوش کأشری کونہ کران افسری   وُچھتہٕ یہنٛز ابتری وُچھتہٕ یہنٛد کاروبار

(سادہ لوح کشمیری حکومت کیوں نہیں کرتے۔ دیکھ ان کی ابتر حالت اور ان کا کاروبار)

عشق:-

یُس نہ مزٛدورس محنتس ڈٕنہ بہانہٕ دِلی نٕہ تس   منگہٕ سُہ کیاہ دولتس یس نٕہ پنُن اختیار

(جس کو محنت کرکے مزدوری نہیں ملتی اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ دولت کیا طلب کرے جس کو اپنا اختیار نہیں۔)

عقل:-

کیازِ یِہنٛد دِل وُداسی نالہ گٔر شِہنہٕ پھاسی   اوس دوہا یِم تہٕ آسی اہلِ قلم تاج دار

(ان کے دل کیوں اداس ہیں اور گلے میں پھندا کیوں لٹکا ہے۔ ایک دن وہ بھی تھا کہ یہ لوگ اہلِ قلم اور حکمران تھے۔)

عشق:-

سِہہ چھُہ کرِتھ ہا نکلہ دُور پیومُت جنگلہ   تُلہٕ ژٕہ پأڑ ہو ولولہ ییلہ گژھِ ہتھ زوروار

(شیر زنجیروں میں بندھا اور جنگل میں دُور پڑا ہے۔ اس کو آزاد ہونے دو تو ہر طرف سے ولولے پیدا ہوں گے۔)

عقل:-

سُود مِنٛ ژھاڑی ژھاڑی کاتھ نہ دِوان کانٛشہ دائری

خانہ خرابی ژھ پاڑی کاتھ نہ گرس خانہ دار

(اپنے فائدے کے لئے کوئی کسی کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ ہر طرف خانہ خرابی ہے گھر کا مالک کوئی نہیں۔)

عشق:۔

زانہٕ پہ بے گانہ کیاہ خانہ تہٕ وٲرانہ کیاہ

یم نہ سرن خانہ زانہٕ تیم چھِ گرس خانہ دار

(بے گانہ کیا سمجھے کہ خانہ اور ویرانہ میں کیا تفاوت ہے۔ جو اپنا گھر نہیں جانتے وہ اس گھر کے مالک بن بیٹھے ہیں۔)

عقل:۔

یس نہٕ مِنٛ دل دماغ تس نہ بہار تس نہ باغ

سُہ چھُ غلام تس چھُ داغ سُے چھُ غریب تس نہ ہار

(جس کو اپنا دل و دماغ اور سمجھ نہیں اس کے لئے بہار ہے نہ باغ۔ وہ غلام ہے اس کے لئے غلامی کا داغ ہے۔ وہی غریب ہے، اس کے پاس کوڑی نہیں۔)

عشق:۔

از چھُ اپیٚز دورِ دور پوٚز چھُ تلان گٔیز تہٕ شور

اہل غرض اپیٚز یور کرہ پزٕ بس لارہ لار

(آج یہاں جھوٹ کا دور دورہ ہے۔ سچ بولنے سے شور اور فتنے اُٹھتے ہیں۔ غرضیکہ جھوٹا آدمی سچ کو بھگا سکتا ہے۔)

عقل :-

سوز جگر آسہِ یس خوف تہ ڈر کیاہ چھُ تس

ڈر چھہ کھوان بوالہوس سر چھہ دِوان پختہ کار

(جس کے دل اور جگر میں عشق کی گرمی ہو اس کو ڈر اور خوف کیا۔ ڈرنا بوالہوس کا کام ہے۔ پختہ کار جانبازی کرتا ہے۔)

عشق :-

آسہِ دوہا عنقریب دیدہ وُچھن خوش نصیب

نیرِہ یہِ خونِ غریب جوش دِوان آشکار

(عنقریب ایک دن آئے گا جب خوش قسمت لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے پھر غریب کا خون اس کی رگوں میں جوش و خروش سے دوڑتا نظر آئیگا)

دوٚلقہ یہِ طوفان زَن تراوِہ یُتھ ظالمَن

نیرِہ کوہن جنگلن نیرِہ کران تورہ پار

(طُوفان اور سیلاب کی طرح ظالموں کو بہا لے جائے گا۔ ظلم کے پہاڑوں اور جنگلوں میں تباہی مچادے گا۔)

روزہ جنون نچھ کیتھا پوشہ دِ نی دولتھا   رُود کتہ سُود خار روزہ یہ سرمایہ دار

(پھر جنونِ عشق کی یاد باقی رہے گی۔ یہی ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ سود خوار کہاں موجود رہا کہ سرمایہ دار رہے گا۔)

ہم وطنوں کو زمانۂ سلف کی یاد دِلا کر آنجہانی بادشاہ کی زبانی کہتے ہیں ؎

(۱) سُے ہوا سوے چھ زمین از تہٕ تِمے ناگ وُزان
از تہٕ کوہلہٕ راد تِمے آب تہٕ سُے پٔرتھد جانے

(۲) شیشہ کھوتہٕ سرد وُچھان چھُس بٔ تِمے سینہ گمتو
یم پنتہٕ سوزٕ وِزے اُسو گٔریکان زَن گرایے

(۳) ہا وطن دارٕ وُنے نیندرہٕ گژھک نا بیدار
مال چھِن ضایہٕ سپُن، زُو تہٕ گژھی مازایے

مفہوم:- وہی ہوا ہے۔ وہی زمین ہے اور آج بھی وہی چشمے اُبلتے ہیں۔ جو پہلے وقتوں میں تھے۔ وہی لب جو ہے اور وہی آبِ جو جو ہمارے اسلاف کے زمانے میں ہوا کرتے تھے۔

(۲) لیکن ایک اہلِ وطن ہی کہ تب حُبِّ وطن سے بھرے تھے اور اب برف کی مانند اِن کا دل ٹھنڈا پڑا ہے۔

(۳) مگر میرے اہلِ وطن! یہ سب ذِلّت تمہاری لاپرائی اور غفلت کی وجہ سے ہے، تمہارا اعمال و متاع لُٹ چکا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اب کہیں

جان بھی ضایع نہ ہو جب لبۓ۔ اب بھی نیند سے جاگو شایدؐ حالات کو بدل سکوگے۔)

ایک غزل میں وطن اور ہموطنوں کی فلاکت کے مناظر اور ابتر حالت کو محسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

کرہ سہ رگہ حورہ تارے ییمہ سانہِ رنگہ وارے
کیاہ سائنی یہ زندگانی اُسہ کرِتھ وہ بال آسیا

سون ماز وازہ وانہٕ سالنٕ ضیافژن کیٛتھ
موہوم خانہ مالیٖن سانیٖن یہ حال آسیا

اولاد بدشہس ہیو روٗ پھمت چھُ ییمہ کوٗچھے مثز
بوچھہ سیتی مران وٕتنٕ بیٖٹھ تھندے عیال آسیا

کلھن غتنٕ تہ صرفی سائراب کرِتھ ییمہ آبن
سٕے آب سانہِ باپتھ زھرہِ ہلاہل آسیا

مفہوم :- دل ہمارے فردوس برزمین وطن نے بہشت کی حوروں کا دل للچا دیا ہے۔ کتنی حسین وادی ہے۔ لیکن افسوس ہماری حالت زار کیا ہے ؟ اور زندگی کس قدر ذلیل ہے۔ اور ہم ہیں کہ اس گلشن (کشمیر) کے مالک ہیں (۲) اپنے حکمرانوں کے لئے ہم لہو بہا کر دولت پیدا کرتے ہیں۔ ان کی عیاشیوں کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے اور اپنے

معصوم عزیزوں کے لئے پریشان حالی اور درماندگی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۳) میرے اہلِ وطن! جس سرزمین نے پچھلے وقتوں میں بڈشاہ جیسے نیک اور عادل اولاد پیدا کئے۔ کیا اُسی سرزمین میں موجودہ دور کی اولاد کا بھوک اور پیاس اور ناداری سے یوں بلک بلک کر کس مپُرسی کی حالت میں جان بحق ہو، ناروا ہے۔ (۴) ذرا دیکھ لو! ہماری مادرِ وطن نے کلہنؔ، غنیؔ اور صرفیؔ جیسے فرزند پیدا کئے ہیں۔ وطن کی آب و ہوا نے اُن کو شگفتہ کیا اور کمال تک پہنچایا۔ کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ وہی آب و ہوا وطن کے موجودہ دور کے نوجوانوں کے لئے سمِ قاتل ثابت ہو رہی ہے۔)

آزاد اس طرح ماضی کی یاد دلا کر اور حال پر گہری نظر ڈال کر اپنے ہموطنوں کو بیدار کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ خواب سے بیدار ہو کر آزاد ہو جائیں ظلم اور ظالم کا خاتمہ کریں اور توہمات سے نجات پائیں۔ وہ کہتا ہے ؎

آزاد بنُن ظُلم گالُن وٗہمہ کرُن دُور!
یی مےیٚن ہاوس یی چھُ صدا یی چھُم مُدامیوٚن

مفہوم:- غیر کی حکمرانی اور غلامی سے آزاد ہونا ظلم اور ظالم کا خاتمہ کرنا اور وہم کو فنا کرنا یہی میری خواہش ہے۔ میرا پیغام اور میری صدا یہی اور یہی میرا نصب العین اور مقصد ہے۔

وطن کی حالتِ زار دیکھ کر آزاد کا دل بیقرار ہوتا ہے۔ وہ ہموطنو

سے یوں خطاب کرتا ہے ؎

(۱) بلبلن چانیئن ہا کور پانڑ آئلی کاوو آئلی ناش
لول ہیمہ نے لولہ رستیئن باگرہ آورِتھ تی پزیا

(۲) شاند تھاورِتھ غائرہ نے ہنر براندہ کنہ چھکتہ کیسہ چھوں
غائرتس نیلام کرُ گرُی نام پوو ُتھ تی پزیا

(۳) خدمتس مردی کنیتھ نرِ متولی پہ یا مردی ہیترِتھ
نامردن ہند ژیہ ہیترہیتو مندہ چھوو ُتھ تی پزیا

(۴) یس ڈیکہ ارادہ عرشس فرش ہیتھ وقت نیاز
سے ڈیکہ درواز نے بیٹھ کیاز ترووُتھ تی پزیا

(۵) بس مرن او سے ژیہ زونتھ بنیڈ پرن میراث و ملک
زندگی ہند خونِ ناحق بارہ تھوو ُتھ تی پزیا

مفہوم :- (۱) اپنے ہموطنوں کو بیدار ہونے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غیر ملکی افراد نے تیرے وطن کو لوٹ کر تیری خانہ ویرانی کی ہے اور تو ہے کہ ان ہی افراد سے برابر محبت اور پیار برت رہا ہے۔ کیا یہی عقلمندی ہے

(۲) تم نے اپنے فریضہ کی حد انہی غیر ملکی عناصر پہ بھروسہ کرنا سمجھ رکھا ہے۔ اور شادان ہے کہ تو تابعدار اور ان کا وفادار ہے۔ اے وائے! کہ تیری غیرت اور مردانگی مر چکی ہے۔

(۱) اپنی مردانگی اور غیرت کو بیچ کر تم نے غلامی اور نامردی حاصل کی ہے۔ ہائے! کیا اسی کا نام بہادری اور غیرت ہے؟ افسوس تم نے بہادروں کا ننگ و ناموس مٹا کر رکھ دیا۔

(۲) تیرے سجدۂ نیاز مندی سے تو زمین اور آسمان ہل سکتے ہیں لیکن افسوس تو نے وہ سجدہ غیر ملکی افراد کے نذر کیا۔ جس کا ماحصل سوائے ذلالت کے کچھ بھی نہیں۔

(۳) تم نے اپنی زندگی کا انجام محض موت سمجھ رکھا ہے۔ لیکن زندگی کے فرائض کو ذرا بھی نہیں پہچانا ہے۔ ان فرائض سے بیگانہ رہ کر تم نے انسانیت کا خون کیا ہے۔ کیا یہی دلاوری ہے؟

وطن میں کس مپرسی کی حالت بدلتی نہیں معلوم ہوتی۔ غیر ملکی حکمران برابر بے پروائی اور بیدردی سے حکمرانی کیے جا رہے ہیں۔ اہل وطن خواب خرگوش میں کچھ ایسے بدمست معلوم ہوتے ہیں کہ جاگنے کا نام تک نہیں لیتے۔ کہیں ذاتی اغراض اور ذاتی مفاد کی بناء پر غلامی کو ایک بیش بہا زیور تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور کہیں مذہب اور اہل مذہب نے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال کے انسان کو انسان کا دشمن بنا رکھا ہے۔ لاعلمی اور جہالت میں وطن پرستی کے افکار گم ہو چکے ہیں۔ ناداری، افلاس اور مفلوک الحالی نے وطن کو ایسا گھیر لیا ہے کہ کوئی اُمنگ نہیں تو گنگ نہیں۔ وطن کو ظلم کے چنگل

سے چھڑانے کا کسی کو خیال نہیں۔ سب پر جمود سا چھا گیا ہے۔ ان مناظر کو دیکھ کر آزاد کے سینہ میں آگ لگتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور وہ فریادی ہوتا ہے

رُکیا ہ رودِ پردن ژھایہ ژھایے سوزِ جگر میون
کر فیرہ سبزی لولہ باغس نیرہ یہ شر میون

کُفرکی تہ دینکی نیزہ تہ اہرِیزہ تقدیر کی
بے کینہ آسِتھ ژالہ کوتاہ سینہ سپر میون

ییلہ لولہ چیتو دیدہ منیہ جُنس تیز نظر تہ آدہ
لُچھ پردہ چیران ژاو تیر کی پا ٹھی اثر میون

نُنہ راونے آیوس گُنیر چون گُنبرس منز
ٹِشترن تہ مِترن زہرہ کھوتہ ٹیوٹھ لوگ پٹکر میون

وُزہ نو وتھن شیہار سِندر پاٹھی پانہ یہ آزاد
تیلان چاین خانہ مالین چھے یہ زہر میون

مفہوم :- (۱) میرے دل کی آگ کا دھواں کب تک پردوں میں چُھپا رہے گا۔ اے کاش! کہ میرے وطن میں آزادی کا دن آئے تو میرے دل کی کلی کھل جائے اور میرے تمام ارمان نکل جائیں۔

(۲) میرا بے لوث اور بے کینہ دل کہاں تک مذہب والوں کے کفر و دین، مذہب و لامذہبی کے تنازعوں اور جھگڑوں کو د جوکہ اہل وطن

کو انجام سے بے خبر رکھتے ہیں) برداشت کرتا رہے گا؟

(۳) میں نے جب حسن کو محبت کی تیز نگاہوں سے دیکھا۔ تو ان نگاہوں نے لاکھ پردے پھاڑ کر اپنا اثر پیدا کیا۔ یعنی جب میرے دل سے صداقت کی آواز نکلی تو وہ سب رکاوٹوں کے باوجود اہلِ وطن پر اثر کر گئی۔

(۴) خداوندا! میں شرک کے مقابلہ میں تیری وحدت کو آشکار کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ دوست دشمن سب کو میری باتیں بری معلوم ہوئیں۔

(۵) ہاں اے خدائے کونین! تو نے ہی آزاد کو زبان دے کر بولنے پر آمادہ کیا۔ جس طرح سانپ کو نیند سے جگا کر کوئی آمادہ پیکار کر دے اُس نے زبان کھولی۔ اور اہالیان وطن کو کھری کھری سنانے لگا۔ لیکن اس کی باتیں تمہارے لاڈلوں کے لئے (جو کہ ملکی حکمرانوں کے ساتھ شیر و شکر ہو کر وطن کی غلامی کو اچھا سمجھتے ہیں، اور اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ اور اس طرح تمہاری برکتوں سے مالا مال ہیں) ثقیل اور کڑوی محسوس ہوئیں۔ مقطع میں شکوہ کا پہلو ظاہر ہے۔

آزاد وطن والوں کو چیخ چیخ کر پکارتا ہے کہ بھلا دو سب تفرقوں کو، جنت کو اور جہنم کو، آؤ مل جل کر گلشن وطن کی روشوں کو سینچیں اور سیراب کریں اور دنیا بھر کے لوگوں کو دکھائیں کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔ ہمارا وطن

کتنا پیارا اور کتنا اچھا ہے۔ آؤ اس کو جنت بریں بنا کر چھوڑیں اور خود غرضیوں اور تنگ نظریوں کو مٹا کر اس کے پجاری بنیں ؎

صُبحہٕ ننہٕ صُبحکے ہوا دوہ کھِتن داڈِ نِہ دوا   نِیندرِ گرِذ چھ نارِ وا اُسلی وٕتھِتھ تُلو نوا

سمِت وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرٕو

چھُ سارِنٕے گنٕے خودا شمِتھ کرو گنٕے صدا   منگوِش زانہہ پنُن مُدا، الگ الگ جُدا جُدا

سمِت وطن وطن کرو، ترانہٕ وطن پرٕو

مفہوم :- ہمارے وطن کی آب و ہوا خصوصاً نسیم سحری وہ قدرتی نعمت ہے کہ سب روگ اور مرض اس سے کافور ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں سونا (غفلت کرنا) ناجائز ہے۔ آؤ علی الصبح اٹھ کر ہم وطن کے گیت گائیں۔ اور وطن کی خدمت میں تن من سے لگ جائیں۔

(۲) خدا سب کا ہے اور واحد ہے اور لاشریک ہے۔ آؤ اس سے ہم سبھی مِل جُل کر ایک ہی آواز میں ایک ہی مطلب اور ایک ہی دُعا مانگیں اپنے لئے علیحدہ علیحدہ کچھ نہ طلب کریں بلکہ صرف اُس سے وطن کی بہبودی کے لئے دست بدعا ہو جائیں۔

اہلِ وطن کو مخاطب کر کے ان کے جذبات کو ٹھیس لگا کر کہتا ہے کہ تم عقلمند ہو، دلاور ہو، غفلت چھوڑ دو، خود غرضی ترک کر دو۔ اپنے نفع و نقصان کو جانچو اور غیر ملکیوں کی دست درازیوں اور ظلم سے محفوظ رہنے کی تدبیر

نکالو ۔ وطن کو آباد کرو ۔ محنت سے ، مشقت سے اور بہادری سے تاکہ تم اوروں کے محتاج نہ رہو گے بلکہ خود داتا بن سکو گے ۔ اپنے ملک کو آباد کر کے خود آباد ہو جاؤ گے ۔

ژھپتہ کیازِہ گوتر غارتنگ نارو ہو
گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو
چھکھ دبوٹت خوفرپچے ربہ اندر
ہمہ سہنہ سندر پاکھٹی چھے تراۂ مرڑ لر
لہرہ ماران نیرو شہارو ہو
گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو
چھکھ ہیَین اکھ داران ریمہ زسندر پاکھٹی
کیتھ انمان ژھاران اُنی زسندر پاکھٹو
وتہ سازی سازی پچھ مہ گاشدارو ہو
گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو
شیرہ سندر پاکھٹی نیر ماداس منز
پہ ژھہ لاوین تہ تشالن موشہ ہا گرنز
ژھالہ جوراہ نیتہ زور دارو ہو
گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو

مفہوم : ۔ (۱) میرے ہموطن ! تمہاری غیرت اور دلاوری کے جذبات کیوں پژمردہ ہو گئے ہیں ؟ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار تو ہو جاؤ ۔

(۲) تم حکمرانوں کے سطوت سے ایک کرمکِ زمینی (ہمہ سنی) کی طرح خوف کی کیچڑ میں دب گئے ہو ۔ کروٹ تو بدلو ۔ خوف اور ہراس کو دور پھینکو ، اور ایک زہریلے سانپ کی مانند پھنکارتے ہوئے دشمنوں کے دلوں کو ہراسان کر دو ۔ بیدار ہو جاؤ میرے ہموطنو !

(۳) تو اوروں کے سامنے ایک کوڑھی کی طرح دست سوال دراز کرتا ہے

اور تم معمولی سمجھ کی باتوں کا پنہاں مطلب ایسے ڈھونڈتا ہے۔ اور قدم قدم ایسے چلتا ہے جیسے ایک اندھا سوٹی کے بل راستہ ٹٹولتا ہے۔ ارے تم تو عقلمند ہو بینا ہو۔ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔

(۲) میرے ہموطنو! بیدار ہو جاؤ، اور دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے ایک گرجتے ہوئے شیر کی مانند آگے نکل جاؤ، تاکہ دشمن خوف و وحشت سے دم زدہ ہو کر ہراسان و پریشان ہو جائے۔

غرضمند اور انقلاب دشمن افراد کی لیت ولعل دیکھکر آزاد کا دل سوزاں اور لرزاں ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ الٹی ذہنیت والے اہل غرض لوگ وطن کی ناؤ بھنور سے نکالنے کی نہ اہلیت رکھتے ہیں اور نہ ہمت۔ وہ اپنے وطن کی بہبودی کے مقاصد اور مطالب کے خواب کی تعبیر نئے دور کے نوجوانوں کی ہمت اور دلاوری میں دیکھتا ہے۔ نوجوانوں کو کھلے بندوں ہمت محکم اور عمل پیہم پر کاربند ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اور وطن کو آباد کرنے کی تدبیریں پیش کرتا ہے۔ وہ نہایت مؤثر لہجے میں کہتا ہے کہ نوجوانوں پر ہی کسی ملک کی قومی ترقی کا دارومدار ہے۔ نوجوان ہمت کا کمر باندھ کر ملک سے جہالت افلاس اور خلاکت کے ہمت شکن مناظر ختم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں سے بڑے اور عالی مرتبت خاندانوں کی بنیاد شروع ہوتی ہے لیکن آزاد جہاں نوجوانوں کو "آگے بڑھو" کا سبق دیتا ہے۔ وہاں کھوکھلے

اور خود غرض لیڈروں سے بچنے کی فہمائش بھی کرتا ہے، اور آگاہ کرتا ہے کہ غرضمند لوگ کہیں نوجوانوں کو راستہ سے نہ بھٹکائیں۔ اور اس طرح وطن کی نیاّ بھنور ہی میں نہ پھنسی رہے ؎

(۱) تُریہ چھُے وہمہ پٹھومَت پہ ماریُم ہُنہ تاریُم
تُرِ الھد تُھایہ پیند نے مہ ڈر نوجوانو

(۲) ٹھُدین آسمانَن بڈین خاندانَن
چھُ چونےُ نظرز تنے بجسہ نوجوانو

(۳) کمر گنڈ، قدم تُل پہ دم چھُے غنیمت
سفر زیُوٹھ چھُے وہ ٹھ سکھر نوجوانو

(۴) تُرِ وہ ٹھ روزِ راتا دہ پینہ نیَن کھٹیبن بیٹھ
پنینِ نیلے پانےُ اُنسزر نوجوانو

(۵) برو نٹھُمو پتہ پتہ پکہ وِتہ تیر سے
پانہ تہ بڑو نٹھ کنُ نظراہ کر
کھَپہ منز ماگرُ ھکھہ نتہ ہنزہ ویرے
پزہ شمشیرے گینڈناہ کر

مفہوم :- (۱) وطن کے حال اور مستقبل کے ذمہ وار نوجوان! تجھے یہ کیا وسوسہ ہے کہ فلاں شخص تیرا بھلا کرے گا اور فلاں شخص بُرا کرے گا

یہ محض تیرے وہم و گمان کے زائیدہ خیالات ہیں۔ تو ان سے ذرا بھی نہ ڈر۔ آگے بڑھتے جا۔

(۲) بڑے بڑے خاندانوں اور رفیع اصولوں کے بانی نوجوان ہی ہوتے ہیں۔

(۳) میرے وطن کے نوجوانو! تعمیر وطن کا کام کافی بڑا ہے۔ ابھی سے ہمت کا کمر باندھ اور آگے آگے بڑھتے چلو، کیونکہ وقت گذرتا جاتا ہے "وقتِ رفتہ نآید باز" کا مسئلہ یاد رکھکر موجودہ وقت عمل کرنے کے لئے غنیمت سمجھو۔

(۴) نوجوانو۔ اپنے زورِ بازو سے اپنی ہمت سے اور اپنے دم قدم سے اپنی مشکلات کا خود قلع قمع کرو۔ دوسروں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دو۔

(۵) ارے! تم تو ایک بھیڑ کی طرح اپنے آگے آگے جانے والے (لیڈر) کے پیچھے پیچھے جا رہے ہو۔ ذرا خود بھی آگے نظر کرو کہ کہیں وہ جانے والا (لیڈر) تمہیں بجائے کسی چراگاہ کے (نفع اور بہبودی) کہیں کسی گھاٹی کی طرف تو نہیں لے جا رہا ہے۔

آگے چل کر تنبیہہ کرتا ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ کوئی موقعہ لگے اور تم نے اُسے اپنی ذاتی آن اور شان اور جاہ و حشمت بڑھانے میں استعمال کیا تو یہ بہادری نہیں۔ وطن کا مفاد اور وطن داروں کی بہبودی جس میں

شامل نہیں وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر تمہارے دماغ میں عقلمندی اور دانائی نہیں تو تمہارا مرتبہ، تمہارا جاہ و جلال، دولت و ثروت سب بے معنی ہے

مردی چِہ نہ سرہ دَ تھر من ہیرے ژندنکو لاگینو دارہ نہ بَر
سرہ نہ سیرہ لاگینہ تھرہ کنہ ویرے پزہ شمشیرے گندُناہ کہ

گوندچے توگمٹ شوبہ دا رشیرے، بالا درہ پیټھڈ تہ اُٹہ مرش لہ
اَمہ سیتمہ ہرہ کیاہ ژھرہ کلہ ہیرے پزہ شمشیرے گندُہ ناکہ

مفہوم :-(۱) یہ دلاوری نہیں کہ اگر تمہیں کوئی موقعہ مل گیا، اور تم نے اپنے لئے دولت اور ثروت پیدا کر لی۔ سونے کے جنگلے سیڑھیوں پر لگائے اور چندن کی لکڑی کے دروازے اور کھڑکیاں بنائیں۔ اور سقف بالا کو سونے کی اینٹوں پہ کھڑا کیا۔ اس طرح بے شک تمہیں ذاتی جاہ و جلال اور دولت کا لطف حاصل ہوا، اور اس کا مظاہرہ بھی ہو گیا، لیکن یہ دلاوری نہیں۔ دلاوری جب ہے کہ تمہارے اعمال سے وطن کی بہبودی ہو، اور اہل وطن کا فائدہ ہو۔

(۲) تم ایک تاجدار کی مانند بڑی بڑی عمارتوں کے مالک، بہت بڑے سرمایہ کے آقا سر بلند دیوانخانوں پہ لیٹے ہوئے ہو۔ بھلا اس جاہ و حشمت سے کھوکھلی کھوپڑی میں کیا اضافہ ہوگا۔ اگر وہاں حُبِّ وطن نہیں، اور اہل وطن کی بہبودی کیلئے جذبات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

زمانہ برابر آگے آگے قدم اُٹھایا جا رہا ہے۔ وطن میں کس مپرسی کی حالت برابر قایم ہے۔ ملک کے نظام میں کوئی خاطر خواہ اور اہم تبدیلی نمایاں نہیں ہوئی ہے۔ وہی غیر کشمیری اور مطلق العنان حکومت ہے۔ وہی بیدردی ہے۔ وہی بے کاری ہے جو پہلے تھی۔ کہیں کہیں کوئی فرد اپنا ذاتی وقار یا ثروت بڑھانے میں کامیاب ہوا تو ہوا کوئی کوئی جہالت کے عالم سے نکل کر علم کے نور سے منور ہوا۔ تو ہوا۔ لیکن یہ خوشحالی اور یہ علم کا چرچا عام نہیں۔ مذہب کو مذہب سے ٹکرا کر اپنا اُلو سیدھا کرنے والے بدستور پایندہ ہیں۔ دوسرے کی مشقت سے شکم سیر ہو کر کھانے والا برابر نکما رہ کر پلتا ہے۔ عنان حکومت بیگانوں کے ہاتھوں میں مستحکم ہے۔ کوئی کوئی نوجوان گہری نیند سے جاگا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حالات نے اُس کے بھی ہاتھ پاؤں یوں باندھ رکھے ہیں کہ اس کی بیداری اور خواب میں بہت کم فرق ہے۔ آزاد کا دل تڑپ اُٹھتا ہے، اور وہ ملک کی نجات صرف انقلابی تبدیلیوں میں دیکھتا ہے۔ انقلاب ہی جملہ مشکلات کو حل کر سکتا نظر آتا ہے انقلاب ہی کفر و دین کے جھگڑے مٹا سکتا ہے۔ انقلاب ہی سرمایہ داری اور غیر سرمایہ داری کے پیدا کردہ ماحول کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ انقلاب ہی غیر ذمہ وار شخصی حکومت سے چھڑا کر ملک میں جمہوریت قایم کر سکتا ہے اور اس طرح انقلاب ہی وطن کی کس مپرسی کو مٹا کر وطن اور وطن والوں

کو خوشحال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آزاد انقلاب کا نعرہ بلند کرتا ہے اور انقلاب کا فلسفہ آشکار کرنے میں مجبورِ کار ہو جاتا ہے۔

(۱) پان پنُن پرزٕناو چھاوِ پنُن لولہ باغ — داغ غلامی مٹاو ہاو پنُن دل دماغ

چانی خیالن بناوی خواجہ امیر ٹُھی نواب — انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

(۲) تربیشہ کنے خوُن چون عاشہ متین چھا روا — مارہ گرٕ ھن بے گناہ آرہ کا تین چھا روا

ڈرمہ یقین مذہبن دورہ بیھتھ کر جواب — انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

مفہوم:- (۱) اپنا عرفان حاصل کرو اور اپنے پیارے وطن کی دلچسپیوں اور خوبیوں کا جی کھول کر لطف اٹھاو۔ اپنی دانشمندی سے غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر پھینک دو۔ خواجہ، امیر اور نواب محض تمہارے خیال نے کھڑا کر کے تمہاری راہ میں کانٹے بوئے ہیں۔ یہ سب کچھ مٹ جائے گا۔ ارے او! انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

(۲) دیکھ تو سہی تیرے خون سے عیاشیوں کی عیاشی چلتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟ اور بیچارے غریب اور بھی خستہ اور خراب ہوتے جاتے ہیں کیا یہ ٹھیک ہے؟ اس طرح کا طرزِ عمل اگر کسی کے لئے ایمان اور مذہب جیسا عقیدہ بن گیا ہو تو ایسے عقیدوں کو دور سے سلام کرو ارے او! انقلاب پیدا کر!

لال جرمو تن یو نہ لاگی تن مالہ فرد تن عالماہ

نیائے سانی سیتھ سیتھ اُنہ زراوہ یانے انقلاب

ووتھ نہ میانیو آلوٚ وسیتھ نیندرٕ کانہہ کانہہ نوجوان

ازپگاہ آخر تیمَن وُزِہ ناوِہ پانئے انقلاب

مفہوم :- اکے دُکے کی بات نہیں۔ ساری دنیا ہی محوِ عیش و مستی ہے۔ سارا عالم کفر و دین کے تنازعوں کو اچھال کر اپنا مفاد حاصل کرنے میں مشغول ہے۔ لیکن انقلاب اور محض انقلاب ہی ان سب جھگڑوں کو ختم کر دے گا۔

(۲) کوئی کوئی نوجوان میرے نالوں سے بیدار نہ ہوا۔ تو کیا ہوا۔ انقلاب آخر کار ان کو جگا کر ہی دم لے گا۔

کُفر چھُ کیاہ؟ بندگی دین؟ بنِنہ زندگی

ترٚوٚنتھ یکُن زندگی پردہ ژٕٹتھ دم بدم

زندگئے زانہٕ وُن زانہہ تہِ کٔر بابندگی

شانِ خدائی تہِ یوٚد پردہ بنی بۄ مہ غم

عائب تہِ شرمندگی بندگئے ہُند عذاب

فیرِ مہ پوٚت تُل قدم نیر ژٕٹتھ ییم حجاب

یی چھُ وَنان انقلاب اُٹھو چھُ وَنان انقلاب

یی چھُ وَنان انقلاب اُٹھو چھُ وَنان انقلاب

مفہوم :- (۱) اگر دنیا میں کہیں بے دینی ہے تو وہ غلامی ہے، اور

دینداری محض اپنی زندگی کو اچھی طرح گذارنا ہے۔ بھلا کوئی شخص جو زندگی اور زندگی کی خوبیوں کو جانتا ہو، وہ غلامی کب قبول کر سکتا ہے۔ کیونکہ غلامی میں صرف مصائب اور شرمندگی ہوتی ہے۔ انقلاب کی تعلیم یہی ہے۔ اور یہی انقلاب کہلاتا ہے۔

۲۔ سب رکاوٹوں کو دور ہٹا کر آگے کی طرف قدم بڑھانے کا نام زندگی ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت بھی آگے بڑھنے میں رکاوٹ ثابت ہو۔ اس کی بھی بلکہ اس طرح کی رکاوٹوں کو سامنے سے ہٹاتے ہوئے برابر آگے بڑھتا طریق کار کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کا سبق ہے۔

تبدیلیوں کی کچھ کچھ پرچھائیں دور سے فضا میں دکھائی دینا شروع ہوتی ہیں۔ آزاد کے تصور کا قدم بھی آگے آگے بڑھتا ہے۔ وہ اپنے وطن میں آزادی کے دن نزدیک دیکھتا ہے اور اسے یقین ہو رہا ہے کہ شخصی نظام حکومت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور غلامی کی زنجیریں ڈھیلی پڑنا لازمی ہیں۔ اسے محسوس ہو رہا ہے کہ کھرے کھوٹے کو انصاف اور صداقت کی کسوٹی پر پرکھنا قریب ہے۔ وہ صداقت کی فتح اور کذب، ظلم اور ناانصافی کی شکست یقینی جاننے لگتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ وطن میں سیرابی اور شادابی کا آغاز ہوگا۔

ریښتیا کول دا ژوند مې له موږه وسه ورته تله کټرچه منده

شینہ کین بالن چھلہ چھلہ والن سونیتہ کا لچہ گگرا یے
نیہ نیہ کرہ دُن مال کُوت کال بچہ دڑوہ گہ موبلہ ابزکہ وانہ
سرتلہ کھوچہ پتیٹھ بیلہ کھالن موولہ تلہ وسیہ مُلر مائے
مندہ چھان کیا زہ چُھکھ بولہ دکھلاین تن دار ہا وطند ارو
گرہ کین نیاین سرہ گی لئج بیلہ گیلان ادہ ہمسائے

مفہوم :- (۱) موسم گرما آنے پر ان یخ کی بنی ہوئی عما رتوں کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ موسم بہار کے گرجتے بادل اور بارش سے برف کے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فنا ہو جائیں گے۔

(۲) دھوکے کی دُکان سے کب تک جگمگ کرتا ہوا مال گراں قیمت پر فروخت ہوتا رہے گا۔ جب اس چمکتے ہوئے پیتل کو کسوٹی پر پرکھا جائیگا تو اس ملمع کاری کی کوئی قیمت یا قدر نہ ہوگی۔ پیتل پیتل ہوگا۔

(۳) میرے ہموطن! تم دوسروں کے طعنے سُن سُن کر کیوں شرمندہ ہوتے ہو۔ قاعدہ ہے کہ جب گھر میں پھوٹ پڑے تو ہمسایہ لوگ طعنے دیا ہی کرتے ہیں۔

آزاد کو رفتارِ زمانہ میں صبح صادق کی جھلکیاں نظر آنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ظلم میں کمی اور ظالم کی دراز دستی میں کوتاہی محسوس کرنے لگتا ہے، اندھیارا ختم ہو تا دکھائی دینے لگتا ہے، اور وہ امیدوار ہے کہ اب صدہا سالہ

غلامی کی زنجیریں کٹنے کو ہیں، ظلم مٹنے کو ہے۔ یہاں تک کہ زمانہ گذشتہ کی باتیں خواب کی شکل اختیار کرنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ملک بھر میں امن و امان اور خوشحالی کی لہر سی دوڑتی محسوس کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اپنی ایک لافانی نظم میں اس کا خاکہ یوں کھینچا ہے۔

گٹہ ژجو سنگرِ پتہ گاش آو ہاران نورِنی چھتو
ژھین ژاو ظُلم نوّن دژاو انقلاب آہستہ آہستہ
گٹہ زوٗل راژ ہمد ژوّل گاش پھوّل آکاش گوٚ روشن
مُشتھ گوٚ وسارِنے یارِن سُہ خاب آہستہ آہستہ
گٹے منز ژرم دِوان اوس سنگدِل شبرنگ جودوٗگر
گژھن تہند یوٚ طِلسموٚ ہیوت خراب آہستہ آہستہ
اژُن دُرزِن نتر دِیدرِین راتہ کرِلیہ راتہ موٚ غلوٚ ہیوت
گیوٚن ہیوت پوشنوٗ لوٗ باحساب آہستہ آہستہ

مفہوم:۔ پہاڑوں کے پیچھے (اُس پار) سب اندھیرا گریزاں ہو کر چھپ گیا اور روشنی نور برساتی ہوئی نمودار ہوئی۔ ظلم اور ظالم اب چھپ جانے کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ انقلاب آخر آہستہ آہستہ جلوہ افروز ہونے لگا۔

(۲) رات کا گھٹاٹوپ اندھیرا ختم ہوا۔ صبح کی روشنی ظاہر ہوئی اور

مطلع صاف ہوا۔ ہموطنوں کی یاد سے وہ خواب (رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا) آہستہ آہستہ مٹنے لگا۔

(۵) رات کی تاریکی میں وہ سیاہ فام جادوگر اپنے شعبدوں سے ہمارا جی للچاتا تھا۔ لیکن روشنی ظاہر ہونے پر اُس کے طلسمات کی کچھ قدر و قیمت نہ رہی۔

(۶) چمگادڑ اور اُلو (رات کو چلنے پھرنے والے جانور) دیواروں کی دراڑوں اور کھوکھلے درختوں میں چھپنے لگے اور "پوشنول" دھیرے دھیرے مدھر مدھر راگ گانے لگے۔

آزاد ملک میں آزادی کی لہر دوڑتے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ نوجوانوں میں جوش و خروش بھی کہیں کہیں مشاہدہ میں آتا ہے۔ ایک نئی ترنگ اُبھری معلوم ہوتی ہے۔ وہ اور بھی خوش ہوتا ہے کہ مظلومیت اپنا رنگ لانے لگی۔ انقلاب کی یہی تعلیم تھی جو اب رونما ہونے لگی ہے فرسودہ نظام حکومت کے آخری دن سامنے ہیں۔ ظلم، بے انصافی اور کس مپرسی کا عالم ختم ہوا چاہتا ہے ؎

(۱) فریبکہ پردہ ژٔٹی ژٔٹ دژاو مردٕن ہٕند حباب آخر
یہ عالم اوس بیدارٕی، شہ عالم اوس خاب آخر

(۲) چھُم پیوٗمٕت راتہٕ کرٕلین راتہ معہ غلن غم تہٕ ماتم کیشاہ

یہندے عائشہ باپت نیرِہ ہے نا آفتاب اَخرِہ

مفہوم :- (۱) بہادروں کی دلیری طلسمات اور فریب کے پردے پھاڑ کر آشکار ہوئی۔ کیوں نہ ہو؟ وُہ طلسمات اور فریب کاری کا زمانہ بے بنیاد اور مثل خواب تھا۔ حقیقت تو یہی عالم بیداری ہے۔

(۲) تعجب ہے کہ ذی غرض اندھے (چمگادڑ وغیرہ) اس نورانی عالم کو دیکھ کر سوگوار اور رنجیدہ ہیں۔ کیا ان کی خوشنودی اور عیاشی کو قائم رکھنے کے لئے (ظلم اور نا انصافی کے عالم میں) سورج (انقلاب) ظاہر نہ ہوتا؟

لیڈروں کی رہزنی

آزاد دیکھتا ہے کہ موقعہ پرست اور ذی غرض لیڈر وطن کی ناؤ کو پار لگا نہیں سکتے، کیونکہ اُن کو رجعت پسندی، ناعاقبت اندیشی اور غرضمندی کوئی نیک کام کرنے نہیں دیتی۔ وُہ آگاہ کرتا ہے کہ ایسے خود غرض لیڈر انقلاب کے دھارے میں بہہ جائیں گے۔ ان کی لیڈری کذب اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس لئے ناپائیدار ہے۔ اور زمانہ کی رفتار کے ساتھ قدم نہیں اُٹھا سکتی ؎

فوِہ زَر نمیچ پرانی لیڈری ییے   نیہ سمیکی ساگلا بن

اُس تُلیہ تَلیہ بازی گری ییے   سمندر ییے بوزی میانی زار

مفہوم :- نیا دور پرانی رجعت پسند لیڈری کو ایسے بہا لے چلا جیسے بہتا ہُوا دریا ایک گھاس کے تنکے کو بہا لے جاتا ہے۔ وجہ؟ یہ لیڈری

کھوٹی تھی۔ غرضمندی اور ناانصافی پر مبنی تھی .... میری محبوب (وتیقہ) میری آہ و فریاد سُن لے۔

پھر آزاد کو اندیشہ ہوتا ہے کہ وطن آزاد ہوا چاہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے رہنما صرف اپنا پیٹ پالنے میں مشغول ہو جائیں۔ اور انقلاب کے مقصد اعظم کو بھول جائیں۔ صرف اپنی فلاح و بہبود، آرام و آسایش بہم کرنے کی سرگرمی اور منصب تلاش میں محو ہو جائیں۔ پھر نئے اور پرانے نظام میں کوئی فرق معلوم نہ ہوگا۔ وہ تنبیہہ کرتا ہے کہ انقلاب کے یہ معنی نہیں کہ ایک فرسودہ نظام کا قلع قمع کر کے لوگ صرف اُن کرسیوں کو اپنے نفع اور عیاشی کے لئے سنبھالیں جو غیر ذمہ دار عناصر کے قابو میں تھیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن اور اہل وطن ظلم اور سختی سے نجات پائیں اور سارا ملک راہ ترقی پر گامزن ہو کر خوشحال بنے۔

دوہ تارہ پردیو کرُ دُکانداُری پنہ نیتن آپہ انواُری یے
باپاُری کو چھیَن بیٹھی باپاُری سگ ڈرتے کُمرُ ونچہ پاُری یے

مفہوم:- کچھ دن اجنبی لوگ اس دُکان پر بیٹھکر اپنے فائدہ کا کاروبار کرتے رہے۔ اب جو اپنوں کی باری آئی۔ تو وہ بھی اسی طرح (اجنبیوں کی طرح) فائدہ کا کاروبار (اسی دوکان پہ بیٹھکر) کرنے لگے ....

آزاد کی آنکھوں کے سامنے کئی ایک تصویریں اُبھرتی ہیں۔ وہ

مذہبی لیڈروں اور پولیٹیکل لیڈروں کو کڑی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُسے ان میں سے اکثر لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو انقلاب کو اپنی نفس پروری اور اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے لئے محوِ عمل ہیں۔ ان کے یہاں جھوٹی مذہب پرستی اور جھوٹی حب الوطنی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرکے یہ لیڈر انقلابی نعروں سے ایک شورش بپا کر رہے ہیں۔ بے چارے بھوکے اور مفلوک الحال ہموطنوں کی بیکسی کا سہارا لیکر وہ فضا میں "انقلاب ہی انقلاب" پیدا کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اپنا اُتو سیدھا کرنے کیلئے یعنی اپنے لئے بڑا کاروبار، اپنے لئے عیش اور آرام کا سامان فراہم کرنے کے لئے۔ ایسے رجعت پسند لیڈروں کا تصور بھی آزاد کے دل میں آتا ہے۔ جو کہنے کو بہت کچھ انقلابی باتیں کرتے ہیں۔ انقلابی نصب العین سامنے رکھتے ہیں۔ اور انقلابی سازو سامان کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کھوکھلی باتیں ہیں۔ یہ سب محض اپنی بڑھائی کے لئے ہے۔ یہ لوگ ہموطنوں کو اپنے حق سے بیگانہ اور بے خبر رکھنے کے درپے ہیں۔ آزاد کے سامنے کبھی مذہب والوں کے ہتھکنڈوں کی تصویریں آتی ہیں۔ ان میں غریب ہموطنوں کی گمراہی دیکھتا ہے۔ مذہب پرست دین اور دین میں تمیز پیدا کرکے ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا دشمن بتاتے اور بندے اور بندے میں فرق بتا کر قسمت، کرم پھل اور تقدیر کے مسئلوں کو اُچھال کر انسان کو انسان کا دشمن، انسان کو

حق تلفی پر رضامند اور انسان کو آسایش کے مقابل میں خلاکت پر قانع بنانے میں مصروف کار ہیں۔ آزاد اہل وطن کو چلا چلا کر بیدار کرنا چاہتا ہے کہ " ہوشیار خبردار " غرضمند لیڈروں اور غرضمند مذہب داروں سے دامن بچا کر چلو۔

(۱)

سازِ سنطورہ مدہم تراٸی وِھۃ ناٸلی — وارہ ساوان چھی ژیہ ژزہ ناوَن واٸلی

گرّھنتا بیدار ہا وطنداروھو — مارہ سپہ کمک اَمِہ خُمارو ہو

(۲)

عاٸشہ متیّن کاروبار آرہ کتیّن لُوٹ مار — سادہ لوکن ڈاٸی ڈاٸی بیہ چیہ متیّن گاٸی گاٸی

(۳)

یہ دین، ملت، وطن، حکومت، خدا، خداٸی، ازل تر قسمت

نقاب کاٸتیاہ حقیقتس بیٹھ لھوان ہیم انقلاب دشمن

(۴)

گِنےٗ چیہ دفتر گِنےٗ فسانہ مگر وچھت گردش زمانہ

بنان آسمانجیّن کتابن چیہ آسماٸی کتاب دشمن

مفہوم :۔ سازِ خوش آہنگ لئے ہوئے دل کو لبھانے والی لوریاں گا گا کر بیدار کرنے والے (لیڈر) بجائے جگانے کے تمہیں تھپک تھپک کر غفلت کی نیند سلاتے ہیں۔ میرے ہموطنو خبردار ! ان لیڈروں سے دامن بچا

کے رکھو۔

(۲) سیدھے سادے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر اور بھوکوں کو مار مار کر یہ لوگ عیاشی میں اور دھن دولت بٹورنے میں مست ہیں۔ بچارے غریب لوگ لٹے جا رہے ہیں۔

(۳) رجعت پسند اور انقلاب کے دشمن کبھی ایک دین کو دوسرے دین سے ٹکراتے ہیں۔ کبھی مزورتاً ایک ہی دین کی دو ملتوں کو ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے پر اُبھارتے ہیں۔ کبھی وہ وطن کی بہتری کسی فرضی عمل کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ کبھی خدا کے حکم اور تقدیر کے لکھے کا حوالہ دیکر مظلوم کو کروٹ بھی بدلنے نہیں دیتے اور ظلم اور ناانصافی پہ راضی کرتے ہیں۔ کتنے یہ پردے ہیں جو انقلاب کے دشمن حقیقت پر ڈال دیتے ہیں۔

(۴) کہتے ہیں کہ روز ازل سے ایک ہی آسمانی کتاب ہے۔ جس سے کہ مختلف پیغمبروں اور اوتاروں کو پیغام حاصل ہوا ہے۔ حیرانی ہے کہ ماخذ ایک ہو۔ پیغام ایک ہو، پھر کیسے مذہب کے یہ ٹھیکے دار ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا مخالف بتاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سادہ لوح لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے گمراہ کرتے ہیں۔

اشتراکیت، سرمایہ داری | امیری و غریبی، بہتات اور کمی، آرام اور رنج، ظالم و مظلوم کے مناظر دیکھکر

آزاد تلملا اُٹھتا ہے۔ جہاں بڑے بڑے علماء و عقلمند دنیا کی آسائشوں سے محروم نظر آتے ہیں، وہاں معمولی سمجھ رکھنے والے بے شمار بے عقل لوگ دولت و دنیاوی جاہ و حشمت سے مالا مال دیکھنے میں آتے ہیں۔ کوئی کتنا ہی ثواب گار اور فرزانہ کیوں نہ ہو، وہ اقتصادی طور ذلیل ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ شخصی نظام حکومت کسی حد تک اس بے انصافی کی وجہ ہو سکتی ہے، لیکن اپنی فکروں کی مدد سے آزاد اپنے عالم جوانی میں ہی اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ ان جملہ ناانصافیوں کی جڑ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ ایک نظام ہے، ایک مشین ہے جس کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے اِکے دُکے پُرزوں کو بدل کر مشین بدل نہیں سکتی۔ ایک نئی مشین چاہیئے جو کہ چلنے اور چلانے میں بالکل الگ ہو، ایسی مشین ہو، جس میں مطلق العنانی نہ ہو۔ جس میں مساوات ہو جس میں ظلم اور سطوت کا کوئی پہلو نہ ہو۔ ملک کے کونے کونے میں انصاف قایم کر سکے اور جہالت کی دھند کو ختم کر کے علم کا چرچا کرے۔ امیر و غریب کا تفرقہ مٹا کر سب لوگوں کو آسائش، روزی اور ضروریات زندگی بہم پہنچانے کا سلیقہ بتائے۔ یعنی اشتراکیت یا سوشلزم کا نظام ملک میں قایم ہو تو کہیں امان مل سکتا ہے۔ وہ سرمایہ داری اور سرمایہ داروں کی حرکات سے عوام کو باخبر کرتا ہے۔ وہ اس نظام کے حامیوں کے چکموں کو

نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی ناپائداری کو واضح کر کے اس کی ہلتی ہوئی بنیادوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

(۱)

بُزان پہ سرمایہ دار ڈیوھُمُ جگر غریبن تہ بے کسن ہُند
مبیہ چانہ اَمہِ عظمتکُ قسم چھُم تتے منگان چھُس بہ ستے امانؐ

(۲)

اکھاہ چھُ تختس بِہِتھ شہانہ جَرِیتھ جواہر بَرِتھ خزانہ
چھُ بیاکھ فیران وانہ وانہ بَنان پیچھُن کُیِث تِہُس نہ بانا

(۳)

جَران اکھاہ سُمن تہ چُونہ جامَن بِیپش زانہہ ان بنان شامس
دُ چھُم ہیمے زیادہ پاکدامَن ژَیِہ نِش تہمَن کُیِث نہ آب و دانا

مفہوم :- (۱) اے خدا تیری عظمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ سرمایہ دار انسان بے سرمایہ اور بے ثروت انسان پر ظلم ڈھاتا ہے۔ اور اس کے خون سے پلتا ہے۔ اتنا ظلم کہ میں چلّا اٹھتا ہوں، الامان!

(۲) ایک ہے کہ زر و زیور سے لدا ہوا لباس شاہی پہن کر تخت پہ بیٹھا ہوا ہے۔ اور خزانہ اور لشکر لے کر حکومت کر رہا ہے۔ اور ایک ہے کہ

محض مسکین ہے اور گدائی کرنے کیلئے اس کے پاس کشکول تک نہیں۔

(۳) اے خدا! تیری اس دنیا میں کوئی فارغ البال اور خوشحال ہے اور زر و زیور سے اپنی خود آرائی میں مصروف ہے، اور دوسرا ہے کہ مارے بھوک کے مر رہا ہے۔ عجیب ماجرا ہے کہ اگر کوئی زیادہ پاکدامن اور خدا ترس ہے تو وہی مفلوک الحال اور لاچار ہے۔ آزاد کو اس غیر متوازن تقسیم اسباب رنج و راحت کے پس پردہ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتا ہے ؎

شاہی غوہ لائمی پٹزا نہ رازہ   اِنصاف ثرأوِتھ پُوزا نمازہ
اکھ دُورہ ترسان بیاکھ پُورہ نازہ   ییم فتنہ سأری سأری تنازہ

سرمایہ دأری   سرمایہ دأری

مردَن چھِ ڈالان نِشہ دردہ لولہ   لوٗکس بناوان شورہ تہٕ گولہ
کفرس کُتہٕ دینکو کرِکرِ مخولہ   مستانہ رندن گالان ہولہ

سرمایہ دأری   سرمایہ دأری

پیٹھ عرشہ وولُن تقدیر سالہ   عالم تہٕ آدم کورُن حوالہ
گے زیر ہرنہٕ تہٕ لگو شیر زالہ   ادہ کُس چھُ ماران ییم برأری ژھالہ

سرمایہ دأری   سرمایہ دأری

مفہوم:- (۱) ادھر دیکھو تو شاہی اور غلامی کا منظر پیش نظر

ہے۔ اُدھر دیکھو تو کوئی سارے عالم سے بے انصافی کر کے پوجا اور نماز میں محو ہے۔ کوئی بے بس اور بے کس ہے اور کوئی کھلے بندوں عیش و عشرت میں مگن ہے۔ یہ مختلف مناظر ہیں جو فتنے اور متنوع تنازعے ہیں۔ ان سب کا سبب سرمایہ داری اور نظام سرمایہ داری ہے۔

(۲) سرمایہ داری انسان کو محبت اور شفقت کے نازک جذبات سے منحرف کر دیتی ہے۔ پیار اور اُلفت کو گولہ بارود میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کفر اور دین کے "محول" شناشنا کر رندوں کو تنگ ظرف بناتی ہے۔

(۳) سرمایہ داری کے علمبردار بچارے مسکین کو لاچاری اور ناداری پر راضی رکھنے کیلئے "تقدیر اور قسمت" کا حوالہ دیکر غریب کو نہی کا سہارا دیتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ تمام کائنات اور تمام بنی نوع انسان اسی تقدیر اور قسمت کے قابو میں ہے۔ اسی طرح وہ کمزور اور زور آور دونوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو! سرمایہ داری کیسی کیسی بلی کی سی چھلانگیں مارتی ہے۔

پھر آزاد آگاہ کرتا ہے کہ سرمایہ داری فریب ہے دغا ہے اور ظلم و نا انصافی کا باعث ہے۔ اس کے چکموں میں نہ آؤ۔ یہ اپنے مفاد کے لئے کبھی فلک کے اجرام کو کبھی زمین کے جمادات کو تمہاری غربت اور بیکسی کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ لیکن آزاد کو سرمایہ داری کی بنیادیں ہلتی محسوس ہو رہی تھیں

وہ چلا چلا کر ہم وطنوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور درس دیتا ہے کہ تمہاری غلامی، سرمایہ داری نے مستحکم کر رکھی ہے۔ غلامی کی زنجیریں توڑ دو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاؤ۔ سرمایہ داری ختم ہو رہی ہے۔ اس کو اب بقا نہیں۔

(۱)

سرمایہ داری ہنر پوخته کاری   زور اوران هندی ہیم حزب کاری

ناپایداری بہم باز کاری   خوابا خیالات، وہماہ گمانہ

(۲)

ہا بندہ ژیہ شوی نہ غولامی نہ گدائی   سرمایہ داری فندو فریب چھا یہ خو دائی

(۳)

چہ کوہر اثر هندی کیمی ہر دہ روزان زندہ وہ نی روزلن

ژرتس پیئیہ تہ ہمن سرمایہ دارکن رتم نواب آخر

مفہوم:- (۱) دیکھو میرے ہموطن! سرمایہ داری کی تمام پختہ کاریاں اور ظالم زور آوروں کے تمام مظالم دھوکے اور فریب ہیں۔ محض خواب اور خیال کی باتیں ہیں۔ یہ ناپایدار ہیں اور مٹنے والے ہیں۔

(۲) اے بندہ خدا! کیا تیرے لئے سرمایہ دار کی بناء کردہ غلامی اور گدائی زیبا ہے؟ سرمایہ داری فریب اور دغا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ خدا کی کوئی خدائی نہیں جو اٹل اور لافانی ہو۔

(۳) سرمایہ داروں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا ڈھانچہ ایک عارضی نظام کے بل بوتے پر کھڑا ہے۔ جس طرح برسات میں موافق اور سازگار ماحول پاکر چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے اُبل پڑتے ہیں۔ اور خزان کے داخل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح یہ عارضی سرمایہ دارانہ نظام ختم ہونے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ سرمایہ دار بھی۔ ان کو یاد رہے کہ ان سے پہلے اس دنیا میں کتنے نواب اور راجے پیدا ہوئے اور موافق ماحول کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ختم ہو گئے۔

آزاد سیاسی اُفق پر سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ہوتے دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ قبیح نظام تو بوڑھا ہو چکا ہے۔ نیا نظام جوان ہوگا۔ دل خوش کن اور انسان پرور ہوگا۔ ایک نظم جوانی اور بڑھاپے کی تعبیر میں لکھتا ہے۔ خوب لکھتا ہے۔ مقطع میں نئے نظام کا نقشہ پیش نظر رکھتا ہے

(۱) گلا باہ وارہ ہُند یاوُن بُجر سوسَن مزارَن ہُنـد
چھوان یاوُن کنڈین پوشن بُجر پوشن نہ خارَن ہُند

(۲) چھُہ یاوُن شراو نِیچ گرمی گُلے ہارِچ ہوا سونتک
بُجر کیاہ تیر ماگچ شوُد پانزالن تہ نارَن ہُنـد

(۳) چھُہ یاوُن جاوِ جولانی بُجر حَسرت پشیمانی
بُجر مجبوُرین ہُنـد بندہ، یاوُن اختیارَن ہُند

(۴) یمن پوشن تنہ باغن نوشہ ناسنہ میون یاون رائے

چھُہ از یاوُن مزدوُرن ہُند تہ بُجر سرمایہ دارن ہُند

مفہوم :- (۱) جوانی باغ میں ایک کھُلے ہوئے گلاب کی مانند ہے اور بڑھاپا قبرستان کے سوسن کے مشابہ ہے۔ جوانی پھولوں اور کانٹوں دونوں پر اتراتی ہے اور بڑھاپا نہ کانٹوں پر نہ پھولوں پر۔

(۲) جوانی ساون کی گرمی ہے ہار کا شگوفہ زار اور باد بہاری ہے بڑھاپا ماہ ماگھ کی سردی ہے۔ پہاڑوں اور گھاٹیوں کی کہر ہے۔

(۳) جوانی ایک اُمنگ اور ترنگ و دو کا نام ہے۔ بوڑھاپن حسرت اور پشیمانی کا دوسرا نام ہے۔ بوڑھاپا مجبوُر اور معذور ہے۔ اور جوانی صاحب اختیار ہے۔

(۴) میرے جوبن کا مالک ان باغوں اور پھولوں پر کیوں نہ اترائے آج مزدوروں کا جوبن ہے اور سرمایہ داروں کا بوڑھاپا۔

سیاست میں راستبازی اور بہادرانہ عمل کی تلقین

آزاد سیاست میں راستبازی کا قایل ہے۔ وہ اس میدان میں بہادرانہ پیش قدمی کا حامی ہے۔ اس کے سامنے سیاسی مسایل کو حل کرنے کے لئے لومڑی کی چال چلنا عین نامردی ہے وہ چاہتا ہے کہ میدان عمل میں قدم رکھکر تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے

وطن کا محب آگے آگے اپنے نصب العین کی طرف بڑھتا جائے۔ وہ حب وطن کی افزائش چاہتا ہے۔ اور حب الوطنی کا مکمل اور سالم ہونا ضروری سمجھتا ہے تاکہ دلیرانہ طور تمام مصائب و مشکلات کا سامنا کیا جا سکے وہ کھوکھلی اور نقلی حب الوطنی کو بے معنی سمجھتا ہے۔ "ونیچ یاڑی" میں یوں کہتا ہے ؎

روشہ روشہ ونُی دِ تیم گوشن ژوہ پاڑی چھیوُرُس گامہ شہاڑی یے
سینہ زُس تہ پزرس وُچھم پایداری سگ دِتُے کَہ ونیچ یاڑی یے

مفہوم: ۔میں نے دیہات اور شہر سب چھان مارے۔ ہر جگہ ہر گوشے کو دیکھا۔ میں نے یہی پایا کہ صرف راست بازی اور سادگی لازوال اور پائیدار ہے۔ اے جنگل کی چیڑ (کہ راست قد اور سادگی کا ایک مجسمہ ہو) تجھ کو کس نے پالا اور پوسا؟

آزاد سوبھاش چندر بوس کی حب الوطنی، ایثار اور بہادری کا دلدادہ تھا۔ لیکن جاپانی فاشزم سے متنفر تھا۔ اس لئے بوس کا جاپانیوں سے مدد طلب کرنا تاکہ وطن آزاد ہو۔ اس کی نظروں میں نادانی بلکہ نقصان دہ تھا۔ وہ نیتاجی کے طرز عمل کو جاسوسی سے تعبیر کرتا ہے۔ اور ہندوستانیوں کو تنبیہہ کرتا ہے کہ اپنی گرم جوشی اور بہادری سے ہی قوم کا بیڑا پار لگایا جا سکتا ہے۔ فاشسٹ جاپانیوں کی مدد سے نہیں ؎

دزان ینلہ نارہ دُزہ مَل پانہ الہ راوان کہ ہَن بالَن

بہادُر چھا اَڑان جاسُوس لاگِتھ دُشمنن اندر

کران گرداب گمتھ پانس اَنان اَدہ رگیوُر طوفانس

شرف ئِس صاحب خانس تہ مے چھا پرزنن اندر

مفہوم:- (۱) جب بجلی خود جلتی ہے تب کوہ و بیاباں میں لرزہ پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح حُب الوطنی کی آگ سے بھرا ہوا دلیر مرد لومڑی کی چال نہیں چلتا۔ اور بھیس بدل کر دشمنوں میں داخل ہو کر جاسوس نہیں بنتا۔

(۲) بھنور جب اپنے آپ کو چکر میں ڈالتا ہے جب ہی وہ کہیں طوفان کی راہ روکتا ہے۔ بھلا جو خوبی گھر کے مالک میں ہو وہ کہاں کسی بیگانے میں مل سکتی ہے؟ کہتا ہے ؎

ورتاو دیری ہَند کیتاہ زانہ شہ بے چارہ

یُس گژابہ لَگان آسَن پنیٖن اَسہ کھَسِتھ کھراوے

تتھ لولہ کھوتہ بہتر زولانہ غوہ لاگی ہَند

اِستادہ جوانمردس یُس لول پیتھر پاوے

مفہوم:- (۱) بہادری کے رسم و روایات وہ بے چارہ کیا جانے جس کا اپنا ایمان پختہ نہ ہو اور جس کی حُب الوطنی ڈانوا ڈول ہو۔

(۲) ایسی حب الوطنی سے غلامی کی زنجیریں ہی بہتر ہیں جبں حُب الوطنی کا متحمل میرا ہم وطن نہ ہو سکے۔

آزاد کا پیغام

آزاد کے دل میں "لول" کا ایک ذخیرہ موجود تھا جو کہ مجاز کے خیالات اور جذبات ظاہر کرنے میں کافی دیر صرف ہوتا رہا۔ وقت کے گذرنے اور ماحول کے بدلنے کے ساتھ یہی "لول" کھلے بندوں وطن اور اہل وطن کیلئے صرف ہونے لگا۔ مروجہ شاعرانہ خیالات اور ترکیبات کو چھوڑ کر آزاد زندگی کی "تلخ وارداتوں کے مسئلوں پر اپنی سمجھ اور تجربہ کے مطابق اپنے افکار ظاہر کرنے لگا۔ ان مسائل پر آزاد کے افکار ایک پیغام کی حیثیت رکھتے ہیں جو قابل غور اور سبق آموز ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

بوزی لو لکھ ناد لولرئی یے   چھینز آلو آزادنی
بچہ نغمہ تہٕ سازندٕری یے   سوندٕری یے بوزی میانٕی زار

مفہوم :- آزاد کی محبت بھری تانوں کو سنکر سمجھ لو اور متاثر ہو جاؤ۔ یہ کسی رسمی گویئے کے رسمی گیت تو نہیں۔ اور پھر سے

چھی میہ نِش مُس بانہ نوئی   پیمانہٕ نوئی نوئی نوٚو شراب
ژاو ساٲری پرأنی مستی   چھاو اَدہٕ میخانہ میون

مفہوم :- میرے پاس مے، جام و مینا سب نئے اور نرالی قسم کے ہیں۔ پرانی مستی چھوڑ دے۔ پھر میرے مے خانہ میں داخل ہو کر بادہ نوشی کر

آزادؔ اور ہندو مسلم آشتی

بچپن ہی سے آزادؔ مذہبی امور سے باخبر ہوتا چلا آیا تھا۔ لیکن ماحول اور ہوا نوا کے باوجود طبیعت مذہبی معاملات میں اُلجھ نہ سکی۔ وہ مذہبی رواداری کا قائل ہے اور اسی طرف مائل ہے۔ مذہبوں کے الگ ہوتے ہوئے بھی وہ انسان کے ایک ہونے کا دعوے دار ہے۔ "ہندو مسلم بھائی بھائی" آزادؔ کا نصب العین اور یقین کامل ہے۔ متعدد دینوی راہیں اس کے سامنے ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔ وید، شاستر، قرآن، بائیبل آدمی کو آدمی کا دُشمن بنانے کے مختلف احکام نہیں۔ اُس کے سامنے انسان انسان ہے۔ ہندو بھی، مُسلم بھی، سکھ بھی اور عیسائی بھی انسان ہے۔ انسان کے بُنیادی جذبات ایک ہوتے ہوئے کیسے ہوسکتا ہے کہ ہندو یا مسلمان کہلانے سے وہ بدل جائیں۔ مذہب ایک بھیس ہے، جس کو پہن لے تو پہننے والا بدل نہیں سکتا۔ آزادؔ وطنیت، یگانگت، ہندو مسلم آشتی اور بنی نوع انسان کے ایک ہونے کا علمبردار ہے۔ وہ حیران ہوکر پوچھتا ہے کہ کیا خدا کسی پیامبر کے ہاتھ ایک پیغام بھیجکر دوسرے پیغمبر کے ہاتھ ایک مخالف اور متضاد پیام بھیج سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ محض انسان کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ سب دین ایک ہی ماخذ سے نکل کر ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہو سکتے۔ پھر دین اور دین میں جھگڑا، انسان انسان میں جھگڑا کاہے کا؟ یہ

محض غرضمندوں کی چالیں ہیں۔ وہ چلّا اُٹھتا ہے۔ میرے ہمسفرو! مذہب ایک دوسرے سے جُدا ہونا نہیں سکھاتا۔ ایک دوسرے کا دُشمن بننا نہیں کہتا ہے۔ یہ ظاہرداری کی باتیں اور خودغرضوں کی ایجادات ہیں کہ مذہب ایک دوسرے کا دُشمن بننا سکھائے۔ ہمسفرو انسان ہو، انسان بنو، کعبہ اور بُتخانہ تم نے اور تمہارے دماغ نے پیدا کئے۔ اگر خدا تمہارا خالق ہے تو وہ کیونکر تمہارے لئے متضاد ارشاد بھیجتا، تم بھائی بھائی ہو۔ آپس میں اتفاق سے رہو، مل جل کر رہو۔ پریم اور محبت برتتے رہو۔ سب بنی نوع انسان کو ایک اور یکساں جانو۔ اسی میں تمہاری روحانیت کا کمال اور عروج مضمر ہے۔ شمع کی زبانی کہتا ہے ؎

(۱)

بیتھہ یکسانہٕ کہٕ ہالہٕ مٲدانہ کُس مٕنٛ کُس چھُ بیگانہٕ میون
یُتھہ میٖنہٕ نِش ہیٚوند تہٕ تیتھہ مُسلمانہ گوش تھاو بوزا فسانہ میون

(۲)

دین میون ملہ زار دھرم یکسانہ سارنی کیٚتھ چھُ نُورانہ میون
بُتھہ میٖنہٕ نِش کعبہ تہٕ تیتھہ چھُ بُتخانہ گوش تھاو بوز افسانہ میون

(۳)

نہ مثر کعبس نہ بُتخانس چھُ آزاد پیٚتھس مردِ مسلمانس مُبارک

(۴)

ٻُت خانہ ڙے سنو وَٺھ ڪعبے پنا ڙيہ تہ آ ڏِٺھ

گيتا پہ ڪٿيا ہ خطا ڪهوٽ وَنتم قصہ رانہ واسے

مفہوم :- (۱) مجھے یکسانیت کے عالم میں اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں۔ میرے پاس جیسا ایک ہندو ہے، ویسا ہی مسلمان ہے۔ سُن! میرا فسانہ سُن!

(۲) میرا مذہب؟ باہمی ملنساری، میرا دھرم؟ سب کو یکساں سمجھ لینا۔ میری روشنی بغیر کسی تمیز کے سب کے لئے ہے۔ جیسا کعبہ میرے نزدیک متبرک ہے ویسا ہی بُت خانہ بھی ہے۔ سُن! میرا فسانہ سُن!

(۳) آزاد نہ کعبہ میں جاکر سجدہ ریز ہوتا ہے اور نہ بُت خانہ میں جا گھستا ہے۔ ایسے مردِ مسلمان پر آفرین ہے۔

(۴) بُت خانہ اور کعبہ دونوں کو تُو نے پیدا کیا۔ مجھے بتا۔ اسے قرآن والے کہ بھگوت گیتا پھر کیوں قصور وار ہے؟

آزاد کو تمام جھگڑے، مذہب سے مذہب کی دشمنی، اور انسان سے انسان کی عداوت ناگوار گذرتی ہے۔ وہ ان مشکلات اور ناموافق مناظر کو دیکھکر یگانگت اور اتفاق کے نعرے بلند کرتا ہے۔ بہتے دریا کی زبانی سناتا ہے ؎ سنہ رُ وهہ گنيار، ٻُڌو تہ ہيرہ ڏيشہ جيرہ چھُم ايوان

گنہ يکسان چھس ڙهاران لاران ٻُوت ماران يان

نوٗے چھُس آب اٗسِتھ وارہ تُلوِن تیوٗنگن اندر

یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

●

مہ وُچھ لہرن ہندین تھرن، "تناژن" لایہ لاین کُن

گنیرٗ اٗسِتھ گُنیر میون وُچھ، مہ وُچھ جھگڑن تہ نیاین کُن

گُنیرنے آسہ ییم جاہِل وہپن کتہِ عاقلن اندر

یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

مفہوم :- اپنے راستہ میں نشیب اور فراز اور متعدد قسم کی رُکاوٹیں دیکھکر مجھ پر جنوُن کی حالت طاری ہوجاتی ہے۔ میں یکسانیت کا متلاشی ہوں۔ جبھی اس قدر دوڑتا، بھاگتا، پھرتا رہتا ہوں۔ اور پانی ہونے کے باوجود جدوجہد کی سرگرمی سے تپان وسوزان ہوں۔ مجھے زندگی کا لُطف مشکلات کا سامنا کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔

(۲) میری لہریں خونخوار بن کر ایک دوسرے سے لڑتی اور جھگڑتی رہتی ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ہاتھاپائی بھی کرتی ہیں۔ تم اس لڑائی جھگڑے کی طرف کوئی توجہ نہ دو۔ اس قدر لاتعداد لہروں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی مجموعی یکسانیت اور ایکتائی کا مشاہدہ کرو۔ اگر ان میں باہمی ملنساری اور وحدت نہ ہو تو یہ ناداں، داناؤں میں کہاں جا سما سکتے۔ مجھے زندگی کا لُطف سفر

طے کرنے اور منزل درمنزل چلنے میں ملتا ہے۔ اور ایک غزل میں یوں کہتا ہے

(۱) کینہہ پران کُفرُک ترانہ تہٕ کینہہ چھہ دینکۍ دَم دِوان
چانٛز لولن روٗچھ ہیو داغو نشہ دامانہٕ رمیون

گُنہِ کِس باغَس پھوٗلِم گُل چھُس وُچھان لولکٕ بہار
(۲) کُس میہ دُشمن دوس وَنہٕ کس کُس پنُن بیگانہٕ میون

کافرِ ہندی جامہ لٲگِتھ کامہٕ دیوٗ لوٗب عاشقو
(۳) پردہ میشٲنیٖن دردہ چشمن کعبہ تہٕ بُتخانہٕ میون

مفہوم :- (۱) چند لوگ کفر کی برتری کا اور چند لوگ دین کی بزرگی کا چرچا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ پر تیری محبت نے یہ احسان کیا کہ نہ دین سے مجھے واسطہ نہ بے دینی سے۔

(۲) میری تمنا اور میری آرزو! یعنی وحدت کے حسین باغ میں دل کو لبھانے والے پھول کھل آئے ہیں۔ اور میں محوِ نظارہ ہوں۔ بھلا میں کس کو دشمن کہوں۔ اور کس کو دوست کہوں۔ میرے سامنے سب ایک ہیں کوئی بیگانہ نہیں۔

(۳) کفر کے لباس میں بھی سچے چاہنے والوں نے محبت کے دیوتا کو پا لیا، لیکن مذہب پرستوں نے کعبہ اور بُت خانہ کا تفرقہ مجھ ایسا ڈھونڈا

کہ میری محبت کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور راہِ محبت پر گامزن ہونے سے قاصر ہو گئیں۔

محبت، وحدت، مساوات

انسان کو انسانیت کی یاد دلا کر مساوات، وحدت اور محبت کی تلقین اس طرح کرتا ہے ؎

دِتکَ ژٕہ اَزلیہٕ محبتکو کُل ہمیشہ پھوٚلہٕ نےٚ محبتکو گُل

نہ چھےٚ ہرگز تہٕ نہ سونت بلکل ژیہٕ کرژھ پننکر پاٹھو ہرین روا چھا

ژٕہ زا کھ پنسان بڈیو کھ پنسان کتہ بنیو کھ ہنیوند کتہ مُسلمان!

چھُہ چوٚن مذہب کُنیر تہٕ یکسان ژٕہ اکھ بہٕ اکھ گنزرُن روا چھا

مفہوم :- تم لازوال محبت کے پودے نصب کیے جاؤ۔ یقیناً ان میں سے محبت کے پھول نکل آئیں گے۔ اور ان میں بہار اور خزاں کا دخل ہی نہ ہوگا۔ یہ لازوال ہوں گے۔ عام پودوں کی طرح جن کے پتے پت جھڑ کے موسم میں جھڑ جاتے ہیں۔ تمہیں نہیں بننا چاہیئے۔ تمہاری محبت کا برتاؤ سدا بہار رہے گا۔

(۱) تم انسان پیدا ہوئے اور پرورش پا کر بڑے ہو گئے۔ مگر پھر بھی انسان رہے۔ نہ جانے تم ہندو کہاں سے بنے یا کس طرح مسلمان بنے؟ دیکھ تم انسان ہو۔ تمہارا دین اور یقین "وحدت" اور "یگانگت" ہونا چاہیئے اور دوئی کے خیالات کو ترک کرنا چاہیئے۔ اور سب مخلوق کو یکسان سمجھنا

چاہیئے ۔

یکسان وحدت، ایمان کامل   یکسان مانان انسان کامل

عالم دوٗیی ہند کنبرس مقابل   خاباہ خیالاہ وھماہ گمناہ

مفہوم :- "انسان" کا ایمانِ کامل مساوات اور وحدت ہے

چنانچہ جو انسانِ کامل ہو۔ اس کا یقین وحدت اور یکسانیت ہی ہوتا ہے

دوئی کی دنیا مساوات کے مقابلے میں محض فریب ہے۔ وہم ہے۔ اور دھوکا ہے

(۱) ہند عرب، روم چین، فتنہ گرن ہند نفاق

دین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول، کنبر اتفاق

زان دوٗئی بوٗڈ گنہ ناہ، مان کنبر بوٗڈ ثواب

یی چھہٕ وٗنان انقلاب، اُتھی چھہٕ وٗنان اِنقلاب

(۲) ناو ژٕیہٕ پنسان چھےٚ ہنیوند تہٕ مسلمان کیاہ

ہنیوند تہٕ مسلمان یوٚد ناو ژٕیہٕ پنسان کیاہ

رندہٕ پنیٚن زندگی کیاہ زِہ تفاوت در عذاب

یی چھہٕ وٗنان انقلاب اُتھی چھہٕ وٗنان اِنقلاب

مفہوم :- (۱) یہ فتنہ گر غرضمندوں کے ہتھکنڈے ہیں کہ مختلف ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے سے مختلف جتلاتے ہیں۔ اور ایک کو دوسرے کا دشمن بتاتے آئے ہیں۔ یہ تو سب انسان ہیں۔ نسل اور جغرافیائی محلِ وقوع

کے اختلافات کے باوجود سب ایک ہیں۔ دین اور ایمان کیا چیز ہیں؟ محبت یکسان اور اتفاق۔ دُوئی اس عالم یکتائی میں محض گناہ ہے، اور مساوات، محبت اور اتفاق برتنا ایک عظیم کار ثواب ہے۔ زندگی کے اس ڈھنگ کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کی تعلیم ہے۔

دل تم انسان ہو۔ اور انسانیت میں ہندو یا مسلمان نام سے کچھ تبدیلی تو نہیں آسکتی۔ بالفرض ہندو یا مسلمان نام سے تمہاری زندگی کی تعبیر ہے۔ تو پھر تم انسان (اشرف المخلوقات) نہیں ہو سکتے۔ اے مست و بے خبر! تو نے اس تفرقہ میں پڑ کر اپنی زندگی کیونکر درہم برہم کر دی ہے انقلاب یہی تعلیم دے رہا ہے۔ اور انہی باتوں کی جانچ انقلاب کہی جاتی ہے۔

مذہبی رواداری

آزاد مذہب میں رواداری کی تعلیم ہر قدم پر دیتا ہے۔ اس کے کلام میں جا بجا اس کا ذکر ہے۔ وہ بانگ دہل پکارتا ہے کہ ہموطنو! اگر ایک مذہب دوسرے مذہب والوں سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے تو وہ مذہب' مذہب نہیں'، ایسے مذہب سے لامذہبی بہتر ہے۔ اگر کوئی مذہب دوسرے مذہب والوں سے کینہ پروری سکھاتا ہے تو وہ مذہب نیست و نابود ہونے کے قابل ہے۔ انسان کو دوئی کی ہدایت اگر مذہب سے ملتی ہے تو وہ مذہب جھوٹا ہے، فاسد ہے، اور خدائی مذہب نہیں ہو سکتا۔ اگر مذہب، مساوات، محبت اور رواداری نہیں سکھاتا تو قابلِ ترک اور قابلِ نفرت ہے۔ آزاد کا کہنا ہے کہ مذہب، مذہب میں تفرقوں اور

جھگڑوں کی بُنیاد محض ذمی غرض انسان کی خودغرضی ہے۔ ان غرضمندوں کے دھوکے میں نہ آؤ۔ خدائی ہدایات متضاد نہیں ہوسکتے۔ رب العالمین متضاد پیغامات نہیں بھیج سکتا۔ عقل کامل یہ نہیں مان سکتی ہے کہ آسمانی کتابیں انسان کو انسان سے نفرت کرنا سکھائیں اور انسان کو دوئی کی تعلیم دیں۔ انسان ایک ہے۔ تمام عالم میں انسان کی ایک ذات ہے۔ مختلف مذاہب کے عقائد سے انسان کی انسانیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اس لئے اچھا ہے کہ انسان آپس میں پریم اور آشتی برتائیں۔ دوئی اور باہمی کینہ پروری چھوڑ دیں۔ محبت سے ایک دوسرے سے میل جول پیدا کریں۔ ایسے خیالات اور دیگر نکتے ذیل میں دیے ہوئے چند اشعار سے واضح ہوسکتے ہیں۔

(۱) ہیم وُنان آسی ہیند مُسلمان ہأی بارِ ژ یانہ وأنی
کیاہ تیمن نشِ بیاکھ کانہہ ویداہ قورانہ آسہ ہے

(۲) قودرَتس ہیوّن ہیوّن کھوٗژی یٖیلہِ آسہ ہن ملت تہٕ قوم
پرٕزنیتھ اُکس ہیوّن ہیوّن زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

(۳) گاٹہ جاراہ آزموٗدم ژ اٹہ ہالن فیرِ فیرِ
وائے تہٕ یِنسان بننکی امتحاناہ آسہ ہے

(۴) کیاہ وُنان آزاد کُس بوزان تمہٕ سِندِ کر ہیم وِداکھ
زانہہ تہٕ لیکھان زُلف وخالکٕ داستاناہ آسہ ہے

مفہوم :- (۱) جو لوگ "ہندو مسلمان بھائی بھائی" کا اعلان کرتے آئے ہیں۔ یقیناً اُن کے پاس (مروجہ قرآن اور وید کے مقابل میں) کوئی دوسرا خدائی فرمان تو نہیں تھا جس کے تحت وہ اس نیک اور انسان پرور اصُول کا پرچار کرتے تھے۔

(۲) اگر قدرت مختلف قوموں، ملّتوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہتی تو ہر قوم اور ہر ملّت کے لئے جُدا جُدا زمین اور آسمان پیدا کرتی۔

(۳) مختلف درس گاہوں میں میں نے پھر پھر کے اپنی لیاقت آزمائی اور حاصِل کی ہوئی دانشمندی اور علم کا امتحان کرتا رہا۔ اے وائے اکہ ان مدرسوں میں انسانیت کا امتحان نہیں لیا جاتا۔ یہاں رسمی لیاقت اور خبرداری کا ناپ تول ہو تو ہو، لیکن انسانیت کا کہاں؟

(۴) آزاد کی آواز کیا ہے؟ بھلا اُس کی آہ وفغاں کون سنتا ہے اے وائے! وہ کبھی زلف وخال کی تعریف میں کوئی غزل گاتا تو لوگ اُس کی تعریفیں کرتے۔ وہ تو انسان اور انسانیت کے لئے رونا روتا ہے۔

یتیمہِ گمانن بھاس تہٕ آوِتھ پانہٕ وائٕنی ژوٗرٹھ نتہٕ ماز
(۱) ناز تھَتھ بیٚٹھ گاٹِلس ہیٚندِس مُسلمانس پٮ۪زیا

یتیمہِ یقینن، کینہ رستین بارہ نٮ۪ن دوٗن کرٕ جُدائی
(۲) سینہ دارِن ونتہ تھَتھ دینس تہٕ ایمانس پٮ۪زیا

کافری، دوٚگنیار تھاوٕن، دینداری گوٚو کٕنیر

(۳) تفرِ تیج اَفیٖن مِلہٕ وِنی درد پیمانس پٮ۪ٚزِ یا

کیاہ کرن کٔنِس تہٕ لولس باز گارن ہندِ فریب

(۴) ڈٔنڈرِ وا وس، گردِ کھوٚژن مردِ مٲدانس پٮ۪ٚزِ یا

مفہوم :- (۱) کسی دانشمند مسلمان اور ذی عقل ہندو کو اُس مذہبی عقیدے پر ناز نہیں کرنا چاہیئے، جس سے اُن کے درمیان دوئی پیدا ہوتی ہو۔

(۲) کئی مذہبی عقائد کی وجہ سے بھائی بھائی ایک دوسرے کے دُشمن ہوجاتے ہیں۔ کیا کسی بھی صاحب ہوش انسان کو ایسے عقیدوں اور ایسے مذہبوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہیئے۔

(۳) میری نظر میں اگر کُفر ہے تو دوئی ہے اور دینداری ہے تو "ایکتائی" ہے۔ محبت (کٕنیر) کی شراب میں نفرت (دوئی) کی افیون ملا دینا کوئی دانشمندی نہیں۔

(۴) جھوٹے سیاسی اور مذہبی فریب کاروں کی چالوں سے محبت اور یگانگت پر کوئی بھی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا۔ زندگی کے کارزار میں جو بہادر 'لول' اور 'کٕنیر' کے راستہ پر نڈر ہوکر گامزن ہوں۔ اُن کو ڈھول اور مخالف ہوا راستے کے گرد و غبار سے کیا خوف؟

(۱)

یُس دِین باوِہم کُنیرُک ترانہ   سُے دین و ایمان زانتہ مانہ
یِم سائنؠ دفتر پرانؠ فسانہ   بُس لولہ رستین لولُک بہانہ
سرمایہ دائری سرمایہ دائری

(۲)

پوشہ گُلہ کُنیرِک چھہ دُدی ہِنُھ یوٚد دوئی پھندِہ نارہ سیتھ
اُکھفتنک باران رحمت ژاوِہ پانے اِنقلاب

(۳)

یُس پاپہ بَڈاِس ایمان، انسان، کُنیر، یکسان
سائلاب، ہوا، طوفان، تاران تہنزِہ ناوے

مفہوم: ۔ (۱) جو مذہب مجدد پہ وحدت کے ترانے ہویدا کرے وہی ۔ میرا مذہب ہے، یہ ہمارے دفتر پرانے افسانے محض اہل ہوس کے لئے "عشق" کے بہانے ہیں ۔ جس کے درپردہ سرمایہ داری کارفرما ہے ۔

(۲) دوئی ایک تپتی ہوئی آگ ہے ۔ ایکتائی ایک پھول کے مشابہ ہے ۔ اگر تیز گرمی نے اس نازک پھول کو مُرجھا دیا ہے تو بھی کیا مضائقہ انقلاب محبت کے بارانِ رحمت سے اس پژمردگی کو دُور کر دے گا (۳) جس بلند بخت انسان کا ایمان اور یقین، انسانیت، وحدت اور ایکتائی ہے اس کی کشتی کو (بجائے روکنے کے) دنیاوی طوفان، سیلاب اور بادِ مخالف

پار لگاتے ہیں۔

(۱) ژٕہ اوسکھ گاٹہٕ جادٕک نورٕ، لوکُت نار ینسانو

کٔر ہتھٕ ینسانیت بدنام ہا بے عار ینسانو

(۲) محبت باگراوُن کیٛت کٔر یونک قدرتن پٲدا

ژٕ یہ لوکُت دین و ایمانس کرُن باپار ینسانو

(۳) نظر یونے قدرتن ہینین خزانن ٹھاٹھ مژٕ راوٕ

ژٕ یہ اوسے باگرٲوِتھ کھیٚون ہنیوک شہمار ینسانو

(۴) گنٕنے آدم، گنٕنے عالم نمس سیٛتھ ماز مازس نَم

یہ کمٕ تٕرووٕے دِلس اندر دوئی ہُند نار ینسانو

(۵) ہنیوک دُرکُٹ تہٕ دِہنک تھم نہ دینک غم نہ درگُن غم

کران ینسانیت ماتم وُچھت چانی کار انسانو

(۶) دِتے بٔرثم ینینیو بے کارٕ دِوان چھُک قسمکی بارٕ

ژٕران چھُک پرانہٕ بے نارٕ لگی کتہٕ نار انسانو

مفہوم:۔ (۱) تم دانشمندی کا ایک منور مجسمہ تھے۔ لیکن اپنی کرتوت سے جلتی تپتی آگ ثابت ہو رہے ہو۔ اے بے رحم انسان ایسا کرنے سے تم نے انسانیت کو بدنام کر دیا ہے۔

(۲) تمہیں اس دنیا میں محبت کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ لیکن

تم نے دین اور مذہب کی سوداگری شروع کر کے اپنے مقصدِ اعلیٰ کو پامال کیا۔ (۳) دنیا بھر کی نعمتیں قدرت نے تمہارے سامنے رکھی تھیں، تاکہ تم اوروں کے ساتھ مل جل کر مساوات کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے ان نعمتوں کا استعمال کرو۔ لیکن تم ہو کہ خود غرضی سے ان نعمتوں کو اپنے لئے ہی ڈھانک رکھتے ہو، اور کسی اور کو ان سے استفادہ کرنے نہیں دیتے

(۴) انسان انسان کے لئے الگ الگ دُنیا نہیں ہے۔ سب کے لئے ایک دُنیا ہے اور دُنیا میں بسنے والے لوگ سب انسان ہیں۔ گویا انسان اور انسان میں کوئی تفاوت نہیں تفرقہ نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے متعلق اور وابستہ ہیں، ایسے جیسے ناخن اور گوشت کا باہمی تعلق ہے۔ اس بات کے ہوتے ہوئے دوئی کی سُلگتی آگ تمہارے دِل میں کہاں سے پیدا ہوئی کہ تُم انسان اور انسان میں فرق کرتے ہو؟

(۵) نہ تمہیں مذہب سے واسطہ اور نہ دینداری سے کوئی سروکار، لیکن مذہب اور مذہب پرستی کا نقلی ڈھونگ رچا کر اور لوگوں کو دھوکا دیکر اپنا اُلو سیدھا کئے جا رہے ہو۔ تمہارے یہ کرتوت دیکھ دیکھ کر انسانیت دُور ہی دُور سے نالاں اور گریاں ہے۔

(۶) اپنے اعمال و کردار سے تم خراب و خستہ ہو۔ لیکن اس خرابی اور خستگی کا الزام قسمت کے سر باندھتے ہو۔ یہ فرسودہ زمانے کی باتیں

ہیں۔ ان سے تمہاری زندگی کی ناؤ پار نہیں لگ سکتی۔ یہ ذِلت ہے۔ نیک کرتوت سے تم اپنی قسمت خود بناؤ۔

مذہب، تقدیر، قسمت، خدا اور خدائی

آزاد حسب و نسب اور اپنے ماحول کے مطابق سُنّی مسلمان تھا۔ ترال کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے، جب اس پر مصیبتوں کا ایک پہاڑ سا ٹوٹ پڑا تھا۔ گھر و بار سے جلا وطنی، افسروں کا قہر و عتاب، انتہائی کوششوں اور دعاؤں کے باوجود اپنے معصوم اور اکلوتے بیٹے کا انتقال۔ جانباز سے آزاد اور پھر کئی ایک اُلجھنوں سے آزادی۔ پھر اپنے ارد گرد افلاس اور امارت کے متضاد مناظر، سرمایہ دار کا ظلم اور نادار کی زبوں حالی، انتہائی امیری اور انتہائی مُفلسی کے دل شکن مناظر اسباب راحت کی کمی اور بہتات کے دلخراش نتائج۔ الغرض دُنیا اور دنیا والوں میں بے سبب اور نامنصفانہ عدم مساوات کو دیکھ دیکھ کر آزاد کے جذبات کو ٹھیس لگتی رہی،، اور وہ اس عدم مساوات کے مسئلہ پر سوچتا رہا

بیٹھ بیکار نیکو کار چھائی قلندر، پیر، مذہب دار پچھائی

امیرس کھینون رو امسکینہ سُند خون ڈُچھت راوان چھس سِم کار چھائی

مفہوم:۔ اے خدا! تیرے نیک بندے یہ تیرے قلندر، پیر اور مذہب کے پرستار سب کے سب بیکار بیٹھے ہیں۔ امیر غریب کا خون چُوسنا جائز

سمجھتا ہے۔ یہ تیرے کاروبار دیکھکر حیران ہوتا ہوں۔

وہ قادرِ مطلق اللہ تعالےٰ کو جابر اور غیر منصف تصور کرنا گناہ سمجھتا ہے۔ عوام کے مانے ہوئے عقیدے مثلاً قسمت، مشیت ایزدی (PREDESTINATION) اور ایسے جملہ عقائد پر شک کرتا ہے اُس کی نظروں میں یہ سارے عقائد اور مسئلے غرضمند اشخاص کی مختلف چالیں تھیں۔ جن سے وہ عام انسان کو اپنا غلام بناتے رہے۔ جنّت اور جہنم خدا اور خدائی، خوش نصیبی اور بد نصیبی انہی غرضمند لوگوں کی ایجادیں ہیں۔ جن کی بدولت وہ اپنا اُلّو سیدھا کرکے دوسروں پر غلبہ پاتے ہیں غریب کو قسمت کا سہارا دیکر اپنی مفلوک الحال زندگی پر قانع بنا کر کعبہ اور بت خانہ میں فرق جتا کر وہ انسان کو انسان کا دشمن بناتے ہیں اور اپنے فایدہ کا ساز و سامان بہم کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے وسیع مسایل پر آزادؔ کے اپنے جذبات اور خیالات درج ذیل ہیں۔ جن کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ آزادؔ کا رُجحان کیا تھا۔ مناظرۂ "عقل و عشق" میں لکھا ہے

عقل :- دَرم نہ اسلام کیاہ وحی نہ الہام کیاہ

عشق :- دَرم نہ میونے بہار دین نہ میونے بہار

عقل :- ہیند نہ مسلمان کیاہ کعبہ نہ بتخانہ کیاہ

عشق :- چھِن ہجر چھِن کار چھِن ژھوڑے گاہِ چار

مفہوم :- عقل سوال کرتی ہے کہ دھرم، مذہب، وحی، الہام کیا معنی رکھتے ہیں؟ عشق کا جواب ہے، یہ سب میرے ہی کرشمے اور پیداوار ہیں۔ پھر عقل پوچھتی ہے۔ اگر یہی بات ہے کہ دھرم اور دین تمہارے کرشمے ہیں تو پھر ہندو مسلمان، کعبہ و بت خانہ کا تفرقہ کہاں سے آیا؟ عشق کا جواب یہ ہے کہ یہ جھگڑے یہ کارنامے اور یہ فضول باریکی محض تمہاری ایجادات ہیں۔

عقل :- عرش، خہ دا، لامکان، کیاہ چھ مُدا کتھ ونان

عشق :- میوٹھ خیالاہ، پژھاہ، تنگدلن ہُند قرار

مفہوم :- (عقل) عرش، خدا، لامکان کا مطلب اور حقیقت کیا ہے؟ (عشق) میٹھا تصور، یقین محض اور تنگدل لوگوں کیلئے باعث اطمینان ہے۔

عقل :- وتھ چھ کُنی پتہ چھُ کیاہ زندگیٔ ہُند مُدا

عشق :- لول، گُنیر، درد دِل، پان پنُن کاروبار !

مفہوم :- (عقل) جب راستہ ایک ہے تو زندگی کا مطلب کیا ہے؟ (عشق) محبت، وحدت، دردِ دل، اپنا آپ اور نیک عمل۔

عقل :- کیاہ چھُ گُنیر، کیاہ یقین، کتھ چھ ونان دَرم دین۔

عشق :- پان پنُن پرزنیتھ بیاکھ تہ ہیوُن در شمار

مفہوم :- (عقل) وحدت، یقین، دَرم اور دین کیا ہوتے ہیں؟

(عشق) اپنی حقیقت اور اصلیت دریافت کرکے دوسروں

کو بھی اپنے آپ جیسا تصوّر کرنا۔

(عقل) یُتھ چھ کران وحی ناو بوز کمو کتہ آو

(عشق) یہ چھُ سینہ ٹھاہ زاؤہِ جار صاف وَنُن چھُم نہ وار

مفہوم :- (عقل) جس کو وحی کہتے ہیں۔ وہ کن لوگوں نے

سُنی اور کہاں سے آئی؟

(عشق) یہ مسئلہ نازک اور باریک ہے۔ ابھی اس حقیقت کو

انکشاف کرنے کا موقعہ نہیں۔

زیُوٹھ سفر زندگی بارِ گراں بندگی

واتہِ سُہ اَتھ منزِلس تْرۄوِ یتھ یتھیمہ یہ بار

مفہوم :- زندگی ایک لمبا سفر ہے اور بندگی ایک بوجھ۔ منزلِ

مقصود پر وہی پہنچ سکتا ہے جو اس بوجھ (بندگی) کو اپنے کندھوں

سے اُتار پھینکے۔

"خُدا" کے عنوان سے ایک نظم میں رقمطراز ہے ؎

اکھ سوالاہ صاف مبہم یتھ جواب کاٹھ نِشہِ افسانہ کینژن نِش کتاب

کانہہ وَنان چھُس آتما پرماتما کانٹہ ہُند یزدان کینژن ہُند خُدا

پاڻ رهڻ بندگي کان بي نياز   حُڪم ڏهن ٿا بندگي، پوڄا، نماز
مون ڏٺو ڏڇ پيلي پاڻ عمر ۾   ٿيو ولين کي ڳرو ڳرو ڪنيون پيٺو ٿيٺ ڳرو

•

مستي، حافظ ته ساز بيخوديءَ   حضرت اقبال ته سوز خودي
مون مختصر بوز ڪينجهه ته ڪيا ٿو ونفس شوار   ڏاڏو عاراه بڄه ڇهرن ڪونٿ تيار

مفہوم :- "خدا کیا ہے؟" ایک ایسا سوال ہے جو کہ بالکل صاف ہے، لیکن جس کا جواب مبہم ہے کوئی جواب میں ایک افسانہ پیش کرتا ہے اور کوئی "کتاب" کی دلیل سے قائل کرنا چاہتا ہے۔

(۲) کوئی اُس کو آتما کہتا ہے اور کوئی پرماتما کہتا ہے۔ کوئی یزدان کے نام سے پکارتا ہے اور کوئی خدا نام دیتا ہے۔

(۳) خود (خدا) تو بندگی سے بے نیاز ہے۔ لیکن بنی نوع انسان کے لئے حکم ہے کہ اس کی بندگی کرے۔ پوجا اور نماز بجا لائے۔ (۴) اولیا نے اس کو اور اُس کی ہستی کو تسلیم کیا ہے۔ انبیاء نے اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھا ہے اور پیغمبروں نے اس عقیدہ کو ثبت کر رکھا ہے

(۵) حافظ کی مست شاعری بیخودؔ کے کلام کا سوز و ساز اور حضرت اقبال کے خودی کا فلسفہ بھی اس عقیدے پر مبنی ہے۔

(۶) القصہ چون و چرا کہنے کا کوئی وارا نہیں۔ انسان کی فطری

مانگ نے ایک رقیق اور باریک نزاکت کو کھڑا کر رکھا ہے۔

"شکوۂ ابلیس بحضور باری تعالےٰ" میں بزبان ابلیس کہتے ہیں۔

بہ مانہ نادیدہ چھی ژ یہ مانان بہ کمیُو چھس دیدہ کُس میہ زانان

ژہ تے خیالاہ کنھاہ گمُاناہ، بہٕ تے خیالاہ کنھا گمُاناہ

جہنمس منز چھہ ییژ گرمی، قیامتس منز چھہ ییژ سختی

ییتھی ییتھی روب داب وُنی وُنی دوہ ہے چلوُتھ یہ کاروا ناہ

مفہوم :- (۱) ابلیس خدا سے کہتا ہے کہ اے باری تعالےٰ میں نے مانا کہ لوگ تجھُے دیکھے بغیر ہی تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر یہ تو بتا کہ مجھے کس نے مجسم شکل میں دیکھا ہے۔ تو بھی لوگوں کے لئے محض ایک خیال ہے، وہم ہے، گمُان ہے، میں بھی لوگوں کے لئے محض ایک وہم اور گمان ہوں۔ (۲) اے خدا! تو نے جہنم کے نار سعیر کا وہ چرچا کیا ہے اور روز قیامت کے عتاب اور عذاب کا وہ سکہ بٹھایا ہے کہ الامان۔ ایسے ایسے رعب و داب بنا بنا اور جتا جتا کر توُ نے ہمیشہ اپنا کاروان چلایا ہے۔

(۱) بُتخانہ کعبہ دفتر، کِتابہ — جنّت، جہنم ییم روب داب

میانے خیالہ میانے حسابہ — خاباہ خیالاہ وُہما گمُاناہ

(۲) بخت سکندر، تخت غضنفر — سنیاس تیہ رِیشہ صوفی قلندرٕ

زنّار تسبیح مسجد تہٕ مندرٕ — خاباہ خیالا وہما گمُاناہ

مفہوم:- (۱) بتخانہ، کعبہ، دفتر اور کتابیں، جنّت اور جہنم۔ یہ سب دھمکیاں اور رعب وداب میرے نزدیک اور میرے اصول کے مطابق محض خواب وخیال اور وہم وگمان ہیں۔

(۲) طالع بلند، تخت شاہی، سادھو سنیاسی، پیر اور فقیر، زنّار اور تسبیح، مسجد اور مندر سب محض خواب وخیال اور وہم وگمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

پیتے پاٹھی پوڑ ھاوہ دیدار دیدن   چھٹن سیم طلسمات، غائب کر فریب کر
کرن دورہ ڈورے مسلمان برہمن   سبلا ماہ تیمن کھنڈرن وارہ وارہ

●

مفہوم:- اگر حق کی روشنی باطل کی ظلمت کو یونہی دور کرتی رہی تو اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ سب کرشمے اور فریب جو کہ آسمان اور مذہب کے ساتھ وابستہ ہیں ٹوٹ کر رہ جائیں گے۔ اور مسلمان اور برہمن سب کے سب ان توہمات اور بے بنیاد یقینوں کو دُور سے سلام کرنے لگیں گے۔ پھر آنے والی نسلوں کے لئے یہ سب کرشمے ایک طرح کے آثار قدیمہ رہ جائیں گے۔

مُرِتھہ جنّت جہنم، زندگی مٹر ھا جزبی سرخم
خودا یا بندگی بندی حکم عذاب اول عذاب آخر

مفہوم :۔ مرنے کے بعد جنت یا جہنم۔ زندگی میں عاجزی اور
سرخم۔ اے خدا! بندگی کی مصیبت اول بھی عذاب ہے اور آخر بھی عذاب ہے

قیامت واحد القہار، دوزخ محشرک ماٗدان
اُکس کمزور بندس بیٖٹھ یہ کوتاہ روبہ داب اٰخر

مفہوم :۔ قیامت، واحد القہار، دوزخ اور میدان محشر
ایک سے ایک بڑھکر وحشت انگیز مسٔلے قائم ہیں۔ اے خدا، آخر انسان
ایک کمزور اور نحیف بندہ ہے۔ اس پر اتنی دھمکیوں کے کیا معنی؟

فندہ باز یارو باٗزی گارو باز پٔنن زیٚون
ہاوُن ژ یہ تھوٗوٗ ہے کعبہ تہٕ بُتخانہ وٗنے کیاہ

مفہوم :۔ جعلساز اور فریب کار "مہربانوں" نے اپنا اُلو تو اس
طرح سیدھا کرلیا کہ اپنا مطلب نکال کر تم کو مذہب (کعبہ و بتخانہ) کا
سہارا دے گئے۔

نار جہنم تہٕ سورگ، روز قیامت حساب
چانہٕ دیما غکر خیال چانہٕ دِلکی ہیم حسب اب
وہم پٔنن پانس پے چھُے نہ تھوان آب و تاب
یی چھُم ونان انقلاب اُکھی چھُم ونان انقلاب

مفہوم :۔ دوزخ کی آگ، جنت کی راحت، روز محشر، جزا و

سزا۔ یہ سب تمہارے خود پیدا کردہ توہمات اور جذبات ہیں۔ یہی خیالات (جو تم نے خود پیدا کئے ہیں) تمہیں پریشان اور حواس باختہ کر رہے ہیں۔ انقلاب یہی کہتا ہے۔ اور اسی کو انقلاب کہتے ہیں۔

زندہ دل عاشق تہٕ کرِہ ہن بندٕنے سیٖتی بندگی
بندگی منز زندگی ہُند اکھ نِشانہ آسہِ ہا

مفہوم:۔ اگر بندگی میں زندگی کی ذراسی بھی جھلک پائی جاتی تو زندہ دل عاشق بھی (اے خدا) تمہارے بندوں کے ساتھ ملکر تمہاری بندگی کرتے۔

کِتھ بہ چھِ ہیتھ آرہ کِتھ گے آسمانس کُن وُچھان
لامکانس پیٹھ تہِ دیارن ہُند خزانہ آسہِ ہا

مفہوم:۔ کتنے بھوکے آسمان کی طرف دیکھتے دیکھتے بیتاب ہو رہے ہیں۔ اے کاش! 'لامکان' پر بھی دولت کا ایک خزانہ ہوتا۔

چھُس بہٕ زانان خدائی تہِ چھہ بوڈ دردِ سر! [1]
بندگی خُون جگر کھیون چھُہ جناب عالی

مفہوم:۔ اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ خدائی ایک بہت بڑا دردِ سر

---

[1] ماخوذ از (علامہ اقبال) خدائی اہتمام بحر و بر ہے.... (آزاد)

ہے، لیکن جناب عالی، بندگی بھی کوئی آسان کام نہیں، یہ تو سراسر خونِ جگر کھانا ہے۔ جب ہی کہیں بندگی کے آداب خدائی شان کے شایان ہو سکتے ہیں۔

چھے پانہٕ پکٕن گنڈٕی ژٕ یہ ٹھاوِتھ پانہٕ وُوِتھ کیتھ
تقدیر، ازل، سٕورگ، جہنم تہٕ خُدائی

مفہوم:- تو نے تقدیر، ازل، سورگ اور نرک اور خدائی اپنی ترقی کی راہوں میں کانٹوں کی طرح خود ہی بچھا دئے ہیں۔ اور تجھے خود ہی ان راہوں پر چلنا ہے۔

لامکانُک قِصہٕ تھووِتھ یاد مُشرووُتھ وطن
شینیٖن سٕنز واو مینٛن صاحب خانس پژیا

مفہوم:- لامکان کا افسانہ یاد رکھ کر، تو نے اپنا وطن (گھر بار) بھلا دیا۔ بھلا ایک صاحبِ خانہ کو گھر بار چھوڑ کر ویران (لامکان) کی بادیہ پیمائی کہاں تک روا ہے؟

لچھ پردہ ژٕٹِتھ بُڑونٛٹھ رٕٹِتھ چھے ژٕ یہ خُدائی
یکھ بُڑونٛٹھ یہ اکھ پردہ ژٕٹِتھ خوف تہٕ غم کیشاہ

مفہوم:- تو لاکھوں پردے (توہمات کے) چاک کر چکا۔ اب "خدائی" تجھے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ یہ ایک پردہ بھی پھاڑ ڈال اور آگے

رنگل سب تجھے ڈر کاہے کا؟

خوداۍ بندگی نِش کس چھہ اِنکار   خوداوندس وَنُن بندس ٹُھکُن بار

ویکن زندگی ہُنْد ولولہ یُس   تیمن نِش چھا پوان یِم فرصتکو کاہ

مفہوم :۔ خدا کی بندگی سے تو ہمیں انکار نہیں۔ خدا کا کام ہے حکم دینا اور بندہ کا کام ہے حکم کی تعمیل کرنا۔ لیکن جس شخص میں زندگی کا ولولہ ہو وہ اس قسم کے فروعی کام انجام نہیں دے سکتا۔ ایک اور انداز میں مندرجہ بالا مضمون پر خیال آرائی ملاحظہ ہو ؎

غریبن ہُنْد جگر تہٕ دِل مُبزان یِم کیا زہ سیخن ہیٚتھ

امیرن ہِندر خوداین تیم تہٕ کرُسی ہیتھ اُسی اگر پاۓ دا

چھِہ قوُدرتھ خاص انسانہ گلان ساسن کرورن منٛز

زٕہ وہ وتھ لاگ پانہٕ آدم گرہتھ منٛزہ ساس پاۓ دا کرٕ

زٕہ نیر بے واہ اے آزاد بے پرواہ خوداییس وَن

ہُنر مند کُس وَنی پانس کرُتھ ییلہ بے ہُنر پاۓ دا

مفہوم :۔ (۱) کہتے ہیں خدا امیروں کا غریبوں کا یعنی سب کا خالق ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ امیر لوگ غریبوں کا خون چوس چوس کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اور وہ خالق یہ دیکھ کر بھی بے حرکت ہے، اور ظالم کو کچھ نہیں کہتا۔

(۲) کارخانہ قدرت میں یوں ہوتا ہے کہ کروڑوں انسانوں میں سے

کوئی ایک آدمی ایسا پیدا ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ، رہبر اور ہادی بنتا ہے۔ یہ طریق کار رہنے دے تم ہمت سے کام لے اور ایسے انسان محض سینکڑوں میں سے ہزاروں کی تعداد میں تعلیم اور تربیت دے کر پیدا کر، جو بنی نوع انسان کے لئے ہادی اور رہبر بن جائیں۔

(۳) آزاد بے خوف و خطر ہو کر لاابالی اور لا پرواہ، اللہ میاں سے کہہ کہ جب تم نے خود ہی بے ہنر اور بے سلیقہ بندے پیدا کئے تو تجھے ہنر مند کون کہہ سکتا ہے؟

اسی انداز میں تقدیر اور قسمت کے بارے میں آزاد نے بہت کچھ کہا ہے۔ کبھی برانگیختہ ہو کر انسان کی سادگی پر ہنستا ہے۔ کبھی اسی انسان کی ظالمانہ حرکتوں پہ بہت رونا رُلاتا ہے۔ آزاد صدائے تلخ سے للکارتا ہے۔ کہ تقدیر اور قسمت فقط قصے اور افسانے ہیں۔ قسمت، کرم، پھل، محض اپنے کیئے کرائے اور اسی دُنیا میں اپنے کرتوت کا نتیجہ ہے۔

کانہہ چھُہ امیر، کانہہ غریب، کُس چھُہ ونان کمُہ یہ مون (۱)

کیاہ چھُہ ازل کیاہ نصیب کتھ چھُہ ونان کرمہ لون

(۲)

ساسہ وُہر قصہ پرُن محض خیال عائن حاب

ییٚ چھُہ ونان انقلاب، اُتھۍ چھُہ ونان انقلاب

(٢)

ہے کُنیپر ننا یہ کوٚر پرٲنی مٲدری فلسفن
زندہ مرے مرد بیچھی مٲردچھ ولیتھ زن کفن

یوٚد نہ لبَن زندگی دفن کرٕکھ سپھیٚے ثواب
یی چھُ وَنان انقلاب' اُتھی چھ وَنان انقلاب

(٣)

قِصہ تہٕ افسانہ پرٲنی پنجرہ تہٕ زنلانہ ساٗنی
زہرہ ہرٲتی شہمار ذرٕ نیٚتھ پیوان تُندہ باٗنی

پوشہِ کھرتِن کیاہ بکار سازہ گرتِن تھند تھٲب
انقلاب اَن انقلاب' انقلاب اَن انقلاب

مفہوم :- (١) یہ کون کہتا ہے اور کون مانتا ہے کہ وہ عزیب اور یہ امیر ہے؟ بھلا تقدیر، ازل اور نصیب کیا ڈھکوسلے ہیں جو تم نے یاد رکھے ہیں؟ یہ تو ہزاروں سال کا پرانا قصہ ہے جو محض خیال ہے اور بے بنیاد اُس کی بے بُنیادی کا احساس انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور انقلاب اسی کا نام ہے۔ (٢) افسوس کہ وحدت کا شیرازہ اسی پرانے میٹھے اور خواب آور فلسفہ (تقدیر ازل وغیرہ) نے منتشر کردیا، اور ایسی کیفیت بپا کردی کہ جیتے جی

بہادر لوگ مُردوں کی طرح کفن باندھے ہوئے ہیں۔ ہاں اگر یہ بہادر مُردہ لاشوں کی طرح ہی رہ جائیں اور زندگی کی جھلک تک ان میں نہ آسکے۔ تو ثواب کا کام یہی ہے کہ ان کو دفناؤ۔ یہ انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور اسی کا نام انقلاب ہے۔

(۳) یہ صدہا سالہ پرانے افسانے ہماری ترقی کے لئے اور حقیقت جاننے میں رُکاوٹ ہیں۔ یہ دیکھنے میں حسین ہیں۔ لیکن اصل میں زہریلے سانپ ہیں۔ بھلا سچائی، بناوٹ کے اصولوں سے چھپ سکتی ہے؟ انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

دِل سائنی مہ کر غمگین تقدیر تھیکن والے (۱)
افسانہ پَرن والے دیوانہ کرن والے

تقدیر چھُہ انسانس نیرُن منز مأدانس (۲)
یَس توگ نہ رِگندُن حانس بیچارہ گندان ہالے

وفہِ تھ پانہ پنُن سنز کر بن پانہ پنُن رہبر (۳)
اوتار تہٕ پأغمبر ایوان اُسی پَتھ کالے

دوٚ گنیا رچھُ بیلہِ مطلب پُوزا یہِ نمازن ہُند (۴)
سوزس بہٕ یہِ بخشأ پش بیہہ تُورہی ڈالے

حأران گوٚمت حضرت بھیران خہ دایی ہیتھ (۵)
ژرتیتھ کانہہ چھُنہ بےٚ غأرت ایمان پنُن زالے

(۶)

کس ساز دِ اِک وایان ہیم ناد کس لایان

آزادن ہیو اَنمان اَتھ زیرو بمس تا لے

مفہوم :- (۱) تم جو ہمیں تقدیر اور ازل کی کہانیاں اور افسانے سُنا سُنا کر متوالے بنا رہے ہو، خدارا کسی اور کو یہ سب کچھ سُنا، ہم تو اس سے غمگین اور دل حزین ہوئے جاتے ہیں۔

(۲) ہمارے نزدیک تو اپنی تقدیر انسان آپ بنا سکتا ہے۔ وہ بہادری سے میدان عمل میں کود پڑے تو اچھے نتائج نکال سکتا ہے۔ جسے ہتھیلی پر جان لیکر محوِ عمل ہونا نہ آیا، وہ بیچارا کیا کرے۔

(۳) وہ ضعیف الاعتقادی کا زمانہ گیا جب اوتاروں اور پیغمبروں کا وجود ٹھوس سمجھ کر اُن کے کہنے پر عمل ہوتا تھا۔ اب وہ زمانہ ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی لیڈر خود بنتا ہے۔

(۴) ارے بھائی! اگر مسلمان کی نماز اور ہندو کی پوجا سے دُوئی کا مطلب نکلتا ہے، تو میں اس قسم کی رحمتوں کو اللہ تعالےٰ کو واپس کئے دیتا ہوں۔

(۵) وہ دیکھو! حضرت مذہب پرست خدائی کا چرچا کر رہے ہیں اور مذہب اور مذہب میں فرق جتا رہے ہیں، اور اُن کرشموں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ جنہیں عقل کامل نہیں مان سکتی۔ بھلا دنیا میں سبھی لوگ

سب بے غیرت تو نہیں ہو سکتے کہ اپنا ایمان اور یقین چھوڑ کر ان کے پھندے میں آجائیں۔

(۱۱) یہ کون دل کی پکار دلگداز لے میں گا رہا ہے اور اپنے دل کی فریاد کس کو سنا رہا ہے۔ اس کے راگ میں تو طرز اور طور آزادؔ کے سے محسوس ہوتے ہیں۔ کہیں یہ آزادؔ ہی نہ ہو۔

چھُہ تقدیر، تقدیر والین مبارک ژِہ پنی نصیبک قسلم پانہ گرُ تو

مفہوم: ۔ تقدیر پہ بھروسہ تقدیر پہ یقین رکھنے والوں کو مُبارک ہو۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنی تقدیر خود بناؤ۔ یہ آسمانی بات نہیں یہ تو اپنی جدوجہد اور کوشش کی بات ہے۔

مناظرِ قدرت

آزادؔ کو وطن کے ذرّہ ذرّہ سے والہانہ محبت ہے اور وطن کے دلکش نظارے اس کے لئے بہشت کی رنگینیوں سے زیادہ دلربا اور پیارے ہیں ؎

سورگچ دود دہ کوہ لہ ماؔ نتھ تہ زاؔ نتھ وونہ میون چھُنہ مشراوان

سیندہ ، رنبہ آرس ، ویتھ ویرناگس ، گنگا یہ تہ جمنا سے

مفہوم :- بہشت کی نہریں (کوثر، سلسبیل وغیرہ) کو جانتے اور مانتے ہوئے بھی میرا دل وطن کی حیات بخش اور جانفزا نہروں اور دریاؤں (دریاے سندھ ، رنبی آرہ ، وتستا ، گنگا اور جمنا) کو نہیں بھولتا

موسم بہار میں ہر طرف گل و گلزار پھولتے دیکھکر وطن کی تعریف میں نیچر کی عکاسی کس انداز سے کی ہے۔ ملاحظہ کے قابل ہے ؎

(۱)

اُسمان پوشہ ڈوُرین اندر پوشہ ذأژ

یتھ زوُنہ گاشس اندر نیصیف راتھ

نُنہِس آسمانس چھ تارک منن

یہ سونُے وطن نُندہ بونُے وطن

(۲)
دُوان آرہ ژریشہِ ہتیین ژھارنے

تھکے مُت ہتہِ یُس آسہِ تس پہ ژارنے

شہلِ کُلِ چھ اُندی اُندی رُوزِتھ وَتنُ

یہ سونُے وطن نُندہ بونُے وتن

مفہوم ؛- چمن کی روِشوں میں گوناگوں پھول کھِل رہے ہیں

جس طرح آدھی رات کے وقت چاند کی روشنی میں نیلگوں اور مصفّا

آسمان پر ستارے کھلکھلاتے ہیں۔

(۲) ندیاں اس لئے دوڑتی بھاگتی جارہی ہیں کہ پیاسوں کو ڈھونڈ

کر پانی پلائیں اور کوئی تھکا ماندہ مسافر کہیں ہو، اُس کی پیاس بُجھائیں

اس غرض کے لئے ٹھنڈی چھاؤں والے درخت (مثلاً چنار، بید وغیرہ)

جابجا راستوں کے کنارے صف باندھے کھڑے ہیں کہ اپنی ٹھنڈی چھاؤں

سے مسافروں کی سفر کی تکلفت مٹائیں۔

گُلن ہِندی کاروانُ خیمہ دِیتھ باغن بیابانن

پھُن دامانہ سبزار و تہِ کڈی کڈی واش ںھاوُن ہیوت

ہلم بُری بُری چھکنو دُردانہ ہیبتھ اَبرَن تہِ بارانن

جہانَن سانؠ عالم آسمانگ تنبہ لاوُن ہیوت

مفہوم :- (موسم بہار کی آمد کا ذکر ہے) پھولوں کے کاروان نے باغ وراغ میں ڈیرے ڈالنا شروع کیا۔ اور سبزہ زار نے بھی اپنا دامن کھولنا اور دوُر دوُر تک پھیلانا شروع کیا۔

(۲) موسم بہار کی آمد پر وطن میں ہر طرف قدرت کی گلکاریاں اتنی دلکش اور دلفریب ہیں کہ اُنہیں دیکھکر عالم بالا بھی للچایا ہوا ہے اور ان پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باراں اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش کر رہا ہے۔

(۱) خوشبوے گگاہ ڈیٹھ ھٹھم خاموش پننہِ شایے

روپوش دِراگ سُنز ژوُر پوشن تہ کنڈین ژھاے

(۲) ملہ وان نھراہ تھتھ پاٹھو تس آس لوہے اندر

بیھ پاٹھو زموشوُس ہوہو چھُ کران داے

(۳) کس ماڑی منُدس پوشس آرام کنڈین اندر

کھ پاٹھو دلازارن ژاوان پنُن ساے

مفہوم :- میں نے ایک خوشبودار پھول دیکھا۔ اپنے مقام پر

خاموش پڑا تھا۔ وہ دلربا اور دلکش پھول خاروں اور دیگر پھولوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔

(۳) بوٹے کی ایک پتلی ٹہنی اس کو یوں جھلاتی تھی۔ جیسے ایک دایہ کسی ننھے بچے کو گود میں لیکر لوریاں گا گا کر سلا رہی ہو۔

(۴) ایسا نازک بدن اور نیارا پھول اور تعجب یہ کہ خاروں میں اسے آرام ملتا ہے، اور وہ اپنا ٹھنڈا سایہ دل آزار کانٹوں پر ڈال رہا ہے۔

مناظرِ قدرت کے مشاہدہ کے لئے آزاد چشمِ بینا رکھتا ہے۔ وہ قدرتی نظاروں مثلاً بہتے ہوئے دریا، جنگل کی چیڑ، آبشار، شمیع، و نستا برف، ہر ایک کو ہر پہلو سے بنظرِ عمیق دیکھتا ہے، اور ان کی عکاسی کرتا ہے ان کی معصومیت، البیلاپن اور ان تھک بے نیازانہ اور نڈر زندگی دیکھ کر اُس کی نظروں کے سامنے اوج بالا تک عروج کے امکانات نظر آتے ہیں۔ اور وہ محو نظارہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسری جانب وہ قریب میں کفر و دین امیر و غریب اور خواجگی اور بندگی دیکھکر اپنے عالم محویت سے چونک اُٹھتا ہے اور نیچر کے مناظر سے سبق آموز ہو جاتا ہے۔ وہ ایکتائی ملنساری، وحدت، عمل پیہم، محبت، باہمی اتحاد، موت سے بے خوفی، غیرت، دلاوری اور یگانگت کے سبق ان متعدد اور متنوع نظاروں سے

اپنے لئے اور عام اِنسانوں کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور تلقین کرتا ہے کہ انسان قدرت کے قانون کی پیروی کر کے زندگی کے اصلی مقصد کو نباہ سکتا ہے اپنے ملک کے ماحول کے نقائیص کو پیش نظر رکھتے ہوئے آبشار سے پوچھتا ہے ؎

(۱)

چھُس بۄ زانان آسہٕ نٕہ تتے ۔۔۔ دارہٕ وَنتم ژٕہ آیکھ کتے

روزی دَماہ پانٕژادٕری یِیے ۔۔۔ بندہ برادری نٕہ افسٕری یِیے

(۲)

کفر و دینٕکی کینہہ مُلالہ ۔۔۔ تتہٕ آسن نٕہ یوہٕ نٕہ مالہٕ

روزی دَماہ پانٕژادٕری یِیے ۔۔۔ نہ امیری نہ گداگٕری یِیے

(۳)

زندگی ہُند سَفر کران ۔۔۔ چھک نہ زٕنس نٕہ مَرنٕس ڈٕران

روزی دَماہ پانٕژادٕری یِیے ۔۔۔ زندہ گژھان چھک ژٕہ مَرِ مَرِ یِیے

(۴)

تَس نہ آرام نٕہ قرار گُنے ۔۔۔ زندگی ہُند سوزٕیس مَنے

روزی دماہ پانٕژادٕری یِیے ۔۔۔ شہ نہ مَران زانہہ نٕہ مَرِ مَرِ یِیے

مفہوم :۔ اے آبشار! مجھے صحیح طور پر بتا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بندگی اور خواجگی نہیں ہوگی۔ ذرا ٹھہر اے آبشار۔

(۲) وہاں تسبیح اور زنّار کے دکھاوے نہیں ہوں گے، اور کفر و دین کا تضاد بھی نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی امیر ہوگا نہ غریب۔ ٹھہر اے آبشار

(۲) نہ تو جینے سے ڈرتا ہے، نہ مرنے سے۔ برابر زندگی کا سفر طے کئے جا رہا ہے۔ بسا اوقات تو نابود ہو کر پھر سے جنم لیتا ہے۔ ٹھہر او آبشار

(۳) (تیری طرح) جس کسی کے دل میں زندگی کا سوز و ساز موجزن ہو۔ (یعنی جو مقصدِ حیات سمجھ گیا ہو۔) اُسے کہیں آرام نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ مر مر کر بھی مر سکتا ہے۔ وہ زندہ جاوداں ہوتا ہے۔ ٹھہر او آبشار!

وتستا کی خوبیاں دیکھ کر اس پر ملنساری اور ایکتائی کے جذبات طاری ہوتے ہیں۔ جن کا ہموطنوں کے سامنے اظہار کرتے ہوئے تلقین کرتا ہے کہ غلامی سے آزاد ہونا انہی قدرتی خوبیوں کی پیروی کرنے سے ہو سکتا ہے ؎

(۱) سیتھو باجہ چھی ڈچھن کھوورہ یے — کھنہ بلہ پیٹھ کھادنی یار
پاں آلہ واں پیالہ برکہ برکہ یے — سعہ ندرہ یے بوزہی میأنی زار

(۲) گیان دِتھنے پنہٕ آگرہ یے — تھٕہ سۄدرس لوٗتیہ یان
ملہٕ ژارکی ناد کرہ کرہ یے — سعہ ندرہ یے بوزہی میأنی زار

(۳) دۄ گنیا زن ماژہو کاشر یے — ہیتھہ ناوتک گنہ سرک سوز
ہیم تہ گرتھہ ہیٚن تارہ تہ ترہ ترہ یے — سعہ ندرہ یے بوزہی میأنی زار

مفہوم:- (۱) کھنہ بل سے کھادن یار تک دائیں بائیں تمہارے ساتھی (معاون نہریں) تمہاری پیالہ برداری کرتے ہوئے تمہارے اوپر

نثار ہوئے جاتے ہیں۔ او حسینہ! میری فریاد سُن!

(۲) اپنے منبع نے تمہیں ملنساری اور ایکتائی کا گیان (آگاہی سندیسہ) دیا ہے جب ہی تو تم دوڑتی بھاگتی سمندر میں جا کودتی ہے، تاکہ اُس کے ساتھ مدغم ہو جاؤ۔ او حسینہ! میری فریاد سُن۔

(۳) کشمیریوں کو دُوئی نے خراب و خستہ کیا ہے، کاش کہ تو اُنہیں ایکتائی اور یگانگت کے جذبات سکھاتی، تاکہ یہ بھی اپنی مُشکلات کو سر کرتے۔ او حسینہ! مری فریاد سُن!

منظر دریا

آزاؔد کی شاعری میں قدرتی نظاروں کے بارے میں جذبات کا اظہار عموماً لطافت اور نزاکت کے ساتھ پایا جاتا ہے اور ان نظاروں کی عکاسی کرنا اُس کا خاص حصہ ہے۔ لیکن ان مناظر سے ہموطنوں کے لئے سبق حاصل کرنا بھی اُس کا خصوصی فن ہے۔ جس کا سب سے بڑا مُتحرک اس کا قومی جوش اور وطن پرستی کا جذبہ ہے۔ وہ سوسائیٹی کے بنائے ہوئے اور خود غرض لوگوں کے اختراع کئے ہوئے اندھا دھُند قانون کو ٹھکرانے اور قانون قدرت کے تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ "دریاؔ" نظم میں آزاؔد جہاں نیچر کی عکاسی کرتا ہے، وہیں زندگی کے فلسفے اور مقصد کو بھی واضح طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ وہ لافانی اور لاثانی نظم ہے، جس کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ آزاد نے "دریاؔ" لکھکر اگر اور کچھ بھی نہ لکھا ہوتا تو فقط یہ

نظم آزاد کا نام زندہ جاوید رکھنے کے لئے کافی تھی۔ نظم میں وہ بہاو ہے، جو ایک زور و شور سے بہتے ہوئے دریا میں ہوتا ہے۔ نظم صنایع بدایع سے پُر ہے۔ اس کا ایک شعر بھی غیر معیاری اور پھیکا نہیں ہے۔ موزوں بحر میں مانوس ہم وزن اور عموماً ہم جنس الفاظ کے استعمال نے نظم میں جان ڈالدی ہے۔ دریا کی ہستی کا ایک ایک پہلو منبع سے نکلنے کے وقت سے لیکر جنگلوں بیابانوں، شہروں، دیہات، جھیلوں، چٹانوں میں سے سینکڑوں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد سمندر سے جا ملنے تک ایک ماہر مصوّر کی طرح دلکش تصویر کی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک ایک نکتہ سے ہزار ہزار سبق اخذ کئے گئے ہیں۔ انسان کو اسی دریا کی قدرتی خوبیوں کے تقلید کی دعوت دی گئی ہے اور راز زندگی اور مقصد حیات سمجھانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ ایکتائی، ملنساری، وحدت، یگانگت، عمل پیہم، حیات و ممات سے ظالموں سے اور سنگدلوں سے بیباکی کا برتاؤ، رفاہ عامہ کیلئے کام کرنے، مساوات حلاوت اور شیرین کلامی کے درس دریا کے ایک ایک پیچ و خم اور ایک ایک اُتار اور چڑھاؤ سے سکھائے گئے ہیں ؎

(۱) کمن سنگین قلاین نہ بلاین پان چھاوان چھُس
پنُن چھکراو نہ آمُت گنیر ہیتہ سو نبہ راوان چھُس
ژٹان سنگر نہ ہٹاسان بال پھیران خنگلن اندر

پیوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۲) امیراہ، بادشاہ اُسی تن ہیو نداہ مُسلماناہ
پر کمہ پارس پہن چھاوِن چین ناوِن برِن بانا
میہ نِش راجاہ، نواباہ سائیلاہ اکھ سائیلن اندر

پیوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۳) پنُن پان آیِن چھُم تھووُمت سارِس جہانس کیُت
پنُن زُو پیش کش تھووُم زمینس تہ زمانس کیُت
وے پرٛارُن تہ ٹھہرُن چھُنے نہ میانین مشغلن اندر

پیوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۴) ڈران ییتہ قہرہ میانے لہرہ مارن وقتہ بڈی ولہ ویر
تتے پوشہ تھریَن چھس روشہ چاوان دایہ ہندی پاٹھی شیر
زوٗک میونے چھُم شمشادن تہ سروَن رائیلن اندر

پیوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۵) سنیپر وو گنیا رسمارک پہ وُ چھنے آس سمارس
یمے ژھوپہ مارنس کیُت چھُس وہس راتس پوہ ہارس
غوُلاماہ چھُس تہ کانہہ تھاوِہم میہ پنجرن ہانکلن اندر

پیوان چھُم زندگی ہُند سوز فرن منزلن اندر

(٦) جگر چھُس سنگرن کتران، رفتارس سعہ گرمی چھُم
مُدنوارن بدن ناوان، اطوارن سعہ نرمی چھُم
سہ سزرہ تہٕ لول چھُم بُرزی بُرزی ورن ییچن ولن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(٧) چھلان چھُس جامہ ناوان پان گُگروین سیاہ موین
ہیہے چھُس باگراوان لول خۄشخوین تہٕ بدخوین
چھہ باقی پن پننۍ خصلت گُلن تہٕ ارکھلن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(٨) رینگ گژھنگ زینگ مرنگ نہ چھُم پروانہ چھُم کانہہ غم
نہ چھُس حائران واتن کم نہ چھُم پھیران گے کم کم
چھہ ییتھ ییتھ وہم تہٕ وسواس آسان بُزدِلن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(٩) بہٕ چھوُ وُس زندگی ہُند مے بہارن سیتۍ تھاوُ نم لے
وزان چھُم دردہٕ سوزہٕ چ نے چوان چھُس پیالہ پے دَر پے
پیام گُل شی حی، چھُم میانین دِلولن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

مفہوم :- (١) دیکھ میں کن کن سنگلاخ رہ گزر کاوٹوں کو پھاند کر اور مشکلات

کو برداشت کرتا، پہاڑیوں کو بنیاد سے ہلاتا، پہاڑوں کو کاٹتا اور جنگلوں سے گزرتا ہوا آگے نکل جاتا ہوں، تاکہ اپنی بکھری ہوئی ایکتائی کو پھر سے سمیٹ کر اکھٹا کروں۔ مجھے مسافت اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہے۔

(۲) کوئی امیر ہو یا بادشاہ، ہندو ہو یا مسلمان۔ آئے اور میرے کنارے بیٹھکر لطف اُٹھائے، نہائے، پیاس بجھائے، برتن میرے پانی سے بھر کر لے جائے۔ کوئی راجا ہو یا نواب، میرے نزدیک سائلوں میں سے ایک سائل کی حیثیت رکھتا ہے، میں کسی کے لیے ٹھہرتا نہیں۔ برابر آگے بڑھتا ہوں مجھے زندگی کا لطف مسافت اور منازل طے کرنے میں آتا ہے۔

(۳) میں نے اپنی زندگی اور اپنی جان سارے جہاں کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ جس کا جی چاہے میرا استعمال کرے۔ مگر میری یہ عادت نہیں کہ کسی کے لئے بھی ساکت اور غیر متحرک ہو جاؤں ٹھہر جاؤں اور اُس کا انتظار کروں۔ مجھے مسافت اور منزلوں کے طے کرنے میں زندگی کا سوز و ساز حاصل ہوتا ہے۔

(۴) جہاں بڑے بڑے دلاور اور سورما، طغیانی کے عالم میں میرے غصے اور غضب سے ڈرتے ہیں، وہاں میری حلم کا یہ عالم ہے کہ پھولوں کے پودوں کی ایسے آبپاشی کرتا ہوں جیسے ایک دایہ شیرخوار بچوں کو احتیاط

اور پیار کے ساتھ دودھ پلاتی ہے۔ میری ہی وجہ سے شمشاد، سرو اور چیڑ کے درختوں میں جان ہے۔ مجھے مسافت اور منازل طے کرنے میں زندگی کا لُطف ملتا ہے۔

(۵) میں دُنیا کا نشیب و فراز دیکھنے کے لئے دُنیا میں آیا ہوں اور اسی لئے دن رات، سردیوں میں، گرمیوں میں برابر آگے اور آگے کودتا، پھاندتا اور اُچھلتا چلا جاتا ہوں۔ میں کسی کا غلام نہیں، جس کو کوئی زنجیروں میں جھکڑ کر زندان میں بند رکھے۔ مجھے سفر کرنے اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا سوز ملتا ہے۔

(۶) میری رفتار میں وہ گرمی ہے کہ سنگِ خارا کا جگر کاٹتا جاتا ہوں لیکن میرے اطوار میں وہ نرمی ہے کہ قرینے اور حلم سے حسینوں کو نہلاتا ہوں۔ میرے ہر پیچ ہر چکر اور ہر موڑ میں محبت اور سادگی بھری ہے۔ مجھے زندگی کا لُطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔

(۷) میں سیاہ مو اور گلگوں حسینوں کے کپڑے دھوتا ہوں، اور اُن کے بدن صاف کرتا ہوں۔ کوئی بدخو ہو یا خوشخو، سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہوں۔ اُن سے ایک جیسے پیار سے پیش آتا ہوں اور سب کی آبیاری کرتا ہوں۔ پھر اپنی اپنی فطرت کے مطابق پھولوں کے پودوں سے پھول نکلتے ہیں اور ارکھل (ایک درخت جس کا رس جسم سے چھونے پر چھالے

پیدا کرتا ہے) سے زہریلی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ مجھے زندگی کا لطف گرم سفر
رہنے اور اپنی منزلوں کو طے کرنے میں آتا ہے۔

(۸) میں موت سے ڈرتا نہیں اور نہ زندگی سے گھبراتا ہوں۔ نہ اس
امر سے کوئی حیرانی ہے کہ کون کون اچھے لوگ اب اس دُنیا میں آنے والے ہیں
اور نہ اس بات کا کوئی رنج ہے کہ کتنے اچھے اچھے لوگ اس دنیا سے چل بسے
ایسے توہمات بزدلوں میں ہوتے ہیں۔ مجھے زندگی کا لطف مسافت طے کرنے
میں آتا ہے۔ (۹) مجھے زندگی کی "شراب" پلائی گئی ہے اور باغ و بہار سے
میرا رُجحان مربوط ہوا ہے میں دن رات درد و محبت کے نالے نشر کرتا رہتا
ہوں۔ اور "زندگی کی شراب" پیالہ بہ پیالہ پیے جا رہا ہوں۔ میری شوخی اور میرے
ترنّم میں "کُل شیٍ حی" (ہر چیز میں جان ہے، ہر ایک چیز زندہ ہے) کا
پیغام ہے۔ مجھے زندگی کا لطف سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں ملتا ہے

منقبت، قصیدہ اور ہجو مدح سرائی اور ہجو لکھنے کے لئے
آزاد پیدا نہیں ہُوا تھا۔ خود داری اور
خود اعتمادی ایک مرد میدان کو کیونکر قصیدہ خوان بننے کی اجازت دے سکتی
تھی۔ اس کی فکر کا مخصوص میدان تھا وطن اور حُبِّ وطن۔ اس کی ساری
صلاحیتیں اِسی کے لئے وقف ہو گئی تھیں۔

مناجات ایک مناجات لکھی ہے جو اپنے ڈھنگ کی نرالی چیز ہے

خدا سے محو طلب ہے۔ اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ ہاں وطن اور اہلِ وطن کے لئے اخلاقی رفعت، اخوت، غلامی سے نجات، دُوئی کی دُوری اور عملِ پیہم، وحدت اور ملنساری کے جذبات طلب کر رہا ہے۔ مناجات پڑھکر ٹیگورؔ کی مشہور مناجات

"Where the mind is without fear
...... In to that heaven of Freedom,
my father, let my country awake"

یاد آجاتی ہے ؎

(۱)
بہٕ منگے نہ موہرہ تہٕ سوٗن دِتمَ مگر عالمس شہ میٚیہ ہاوتمَ
یتیٚتہٕ بندگی چھہٕ خودا سرٕن نہ کرٕن ہمیشہ خودا خودا

(۲)
نہ چھہٕ دُوی تتے نہ چھہٕ زیادہ کم نہ وَنان عرب نہ وَنان عجم
یتھ پاٹھہٕ رلتھ چھہٕ یہ ماز تہٕ نمَ تتھی پانہٕ وانٕی چھہٕ کران وفا

(۳)
یتیٚتہٕ جنتس تہٕ جہنمس چھہٕ وَنان بندہ پنُنہ عمل
یتیٚتہٕ عانِ دین چھہٕ زندگی یتیٚتہٕ کُفرہ کھوتہٕ ژُرٕن گوناہ

یتیٚتہٕ شورہ گولہ مشینہ گن نہ چھہٕ ییم بہانہ تہٕ مکر و فن
یتیٚتہٕ سارِنے چھہٕ گنٕۍ وطن یتیٚتہٕ سارِنے چھہٕ گنٕۍ خودا

مفہوم:- (۱) اے خدا! میں اپنے لئے سونا چاندی یا نقد روپیہ پیسہ نہیں مانگوں گا۔ میری دعا ہے کہ میری اس دُنیا کو ایسا بنا دے کہ بندگی کے معنی

محض یہ ہوں کہ تیری یاد دل سے کرتا رہوں نہ یہ کہ صرف زبان سے اللہ اللہ کی رٹ لگاتا رہوں۔

(۲) ایسی دُنیا بنا جہاں دُوئی کا نام و نشان نہ ہو، جہاں مساوات ہو جہاں ملک اور ملک الگ الگ تصوّر نہ ہوں۔ بلکہ سب انسان بھائی بھائی کی طرح آپس میں میل جول قائم رکھیں، جس طرح ناخن اور گوشت کا میل ہوتا ہے

(۳) جہاں لوگ جنّت اور جہنم کو کسی دوسرے عالم کی چیزیں نہ سمجھیں، بلکہ اسی دُنیا میں اپنے عمل اور کردار کا نتیجہ گردانیں۔ جہاں سب سے مستحکم یقین اور دین "زندگی" ہو اور سب سے زیادہ کفر "مرنا" متصوّر ہو

(۴) جہاں (ملک گیری کی ہوس نہ ہونے کے سبب سے) مشین گن اور گولہ بارود کا استعمال اور مکر و فریب نہ ہو۔ جہاں (یہی دنیا) سب کیلئے ایک مشترکہ وطن ہو اور جہاں سب کا ایک خدا ہو۔

طنز

طنز: یہ شاعری کے نمونے آزاد کے یہاں کم پائے جاتے ہیں دو ایک غزلیں اور کچھ رباعیات اس رنگ میں لکھی ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی طبقہ پر چوٹ تو ضرور ہے۔ لیکن مقصد فقط یہ ہے کہ اہل وطن اپنی حالتِ زار سے باخبر اور اپنے حقوق سے واقف ہو جائیں اور غرض مند لوگوں کے مذہبی، سیاسی، اور تمدّنی مکر و فریب سے دامن بچا کر چلیں۔ انسان کو ٹھگنے کے لئے جو مذہبی اور تمدنی روایات چلی آرہی ہیں، اُن کو خیرباد کہدیں اور

سوچ سمجھ اور عقلمندی سے اپنا ضابطۂ زندگی آپ قایم کریں۔ افلاس اور جہالت کے متعدد پہلوؤں کا خاکہ کھینچا ہے۔ اور طنز یہ انداز میں ان کا علاج بھی بتایا ہے ؎

(۱) جدس پُس آلہٕ مُنٛڈٕ اوشُم   وُنِستام سُئے نکھس پیٹھ چھُم
بہٕ کیاہ ہاوٕ ے دلاوٲری   بہٕ نو ذرہ عشقہ بیماری

(۲) بکنُ چھُم کارو بیگارس   برُن چھُم جنس سرکارس
ییم وُگراہٕ باپاری   بہٕ نو ذرہ عشقہ بیماری

(۳) پگاہ چھُم ہدیہ دِیُن پیرس   تھوِم کن توبہ تقصیرس
فیاٗمُژ دوہ کریم یاری   بہٕ نو ذرہ عشقہ بیماری

مفہوم :- جو ہل میرے جدّ امجد کے ذمہ تھا وہی ہل اب تک میرے کندھوں پر برابر سوار ہے، میں کیا بہادری دکھاؤں؟ میرے محبوب مجھ سے عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جا سکتی۔

(۲) کبھی بیگار سرکار مجھے بلا اُجرت کام (بیگار) کرنا پڑتا ہے۔ کبھی مجوزہ شالی سرکاری ذخیرہ میں داخل کرنا پڑتی ہے، اور کبھی ساہوکار قرضہ کے روپیوں کی طلبی کے لئے آتا ہے (اتنے سارے کام ہوتے ہوئے) میرے محبوب! مجھ سے تو عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جا سکتی۔

(۳) کل مجھے اپنے پیر کے پاس تحفے اور ہدیے لے کر جانا ہے، تاکہ

میرے اقرار گناہ و توبہ کو سماعت کرے تاکہ اس سے روز محشر میرے گناہوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو سکے۔ بھلا مجھے فرصت کہاں میرے دوست کہ میں عشق و محبت کے مرض کو پال سکوں۔

ججوں ہیچھو میانہ مو کھہ قونون خہ جو زول چا یہ خو تہ نُون
تجس گڑھو گڑھو نہ میونے خُون کران گکھہ نولرے بوُ تمبڑ

نمازن کیٹ تہ میونے پان نیازن کیٹ تہ میونے پان
یوان یئیلہ اورہ ماہِ رمضان بہان میانے گرسے بوُ مبرو

مفہوم :۔ مجسٹریٹوں نے میرے لئے ہی (مجھ کو پابند امن رکھنے کے لئے) قانون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ خواجہ لوگوں (بیوپاریوں) نے تو مہنگائی کا یہ عالم بپا کر دیا ہے کہ نمک (جو سب چیزوں سے سستی اور غریب کے لئے خصوصی طور لازمی چیز ہے) چار سے بھی زیادہ مہنگے داموں بیچنے لگے ہیں (اور منافع کمانے لگے ہیں) اور پھر یہ بیت المقدس، (کعبہ شریف) میں جا جا کر میرا ہی خون (وہ زیادہ منافع جو خواجہ لوگ غریب سے کماتے ہیں) چڑھاتے ہیں۔

(۲) مطابق حکم پیر صاحب میں ہی (غریب لوگ) نیاز اور نذرانے بانٹنے کیلئے اور نماز پنجگانہ ادا کرنے کے لئے مخصوص ہوں، یہاں تک کہ جب حضرت "ماہِ رمضان" تشریف لاتے ہیں تو وہ بھی میرے ہی غریب خانہ میں

فروکش ہوتے ہیں (کیونکہ امیروں کے وہاں ان کا دل نہیں لگتا۔)

نہ پوشیتس کا نہہ نہ پورقیس کا نہہ بلایا　　نہ روزتیس کا نسہ سیتھ جھگڑاہ تہ نیایاہ
چھم پانس سنمب سینہطاہ ہندستانس　　کتن کیتھ ہندراہ کھینن کیتھ خودایہ

مفہوم:- ہندوستان کے ساتھ کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا، کوئی کتنا بھی طاقت ور اور مہیب دشمن کیوں نہ ہو، اس کا بال بیکا نہیں کر سکتا، اس کو کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہوگا نہ فساد، کیونکہ اپنے گذارے کے لئے اس کو (ہندوستان کو) بس اتنا کافی ہے کہ چرخا کاتے اور اللہ کے نام پر توکل کرے۔[1]

سہ پرانیہ مت سڑیومت وہمہ گوہ دور
نوس دینس تہ ایمانس مبارک

(مفہوم:- ان پرانے اور بوسیدہ توہمات (اخلاقی اصول) کا خاتمہ ہو گیا۔ تمہارا نیا دین اور نیا ایمان (موجودہ زمانے کی ناعقیدت مندی) تمہیں مبارک ہو۔

---

[1] آزاد ہندوستان کی مکمل ترقی کے لئے پورے انڈسٹریل ریولیوشن (صنعتی انقلاب) کا حامی تھا۔ اس کا خیال تھا کہ محض چرخا کاتنے سے ہندوستان ترقی کے بلند زینوں پر نہیں چڑھ سکتا۔ (گنجور)

جھوٹی مذہب پرستی اور دکھاوے کی درویشی سے آزاد کو عناد ہے
ایسے حضرات سے وہ پناہ مانگتا ہے اور تلقین کرتا ہے کہ ان سے بچے رہو۔ یہ
لوگ اپنی غرضمندی کے تحت قیامت اور دوزخ کے خوفناک مناظر پیش
کر کے بندوں کو ہراساں کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی جیبیں بھرتے ہیں۔

زِ پیٹھو لاگِتھ پھیرٕن تہٕ تھاوِتھ ریش   مسجدَن تہٕ مندرَن چھہ زٕ زٕ کوٗن
چھا خوشامد کران خدا صابس   چھا بناوان پیچھنکو قوتون

مفہوم :۔ صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے اور لمبی لمبی
داڑھیاں بڑھاتے ہوئے لوگ مسجدوں اور مندروں کے کونوں میں بیٹھکر
بظاہر خدائے تعالےٰ کی خوشامد کرنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ لوگ انجمنوں
اور منڈلیوں کے بنانے میں محو کار ہیں، تاکہ مندروں اور مسجدوں کے نام
سے چندہ وصول کیا جائے اور اُن کا پیٹ پلے سہ

شہلہ کلین تل سرحدن منز بہان چھہ تسبیح تہ مالہ پھیرنے
خدا زٕچھن تیز چھہ یوٚد سہ گرمی بچأوی کرٕن کیاہ قیامتس منز

مفہوم :۔ گھنے اور سایہ دار درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں
میں اور بستی سے دُور خاموش جگہوں میں بیٹھکر جو لوگ تسبیح ڈھالتے
اور مالا جپتے رہتے ہیں۔ بھلا اُن کا کیا حشر ہوگا؟ اگر قیامت کی گرمی کا
وہ اندازہ ٹھیک ہے جو بتلایا جاتا ہے ان بیچاروں کو اس روز اس دُنیا کے
گھنے اور سایہ دار درخت کہاں ملیں گے؟

ہمہ گیر فکر

آزادؔ نے اپنی شاعری کے مختلف ادوار خصوصاً آخری دور میں بے شمار اخلاقی، سیاسی اور سماجی نکات چھیڑے ہیں۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظرِ غور سے دیکھکر ایسے نکتے پیدا کئے ہیں۔ جن کا مقصد انسان کی اخلاقی سیاسی تمدنی اور معاشرتی زندگی کو کس مپرسی کی دلدل سے نکالکر ایک بلند معیار پر کھڑا کرنا ہے۔ اُس کی شاعری پہ ایک سرسری سی نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی فکر کتنی ہمہ گیر ہے۔ کبھی وہ محض فلسفیانہ موشگافیاں کرتا ہے۔ کبھی نیچر کی عکاسی میں چابک دستی دکھاتا ہے۔ انسانوں میں عدم مساوات، فقدان انصاف اور روٹی کمانے کے ذرایع محدود دیکھ کر وہ تلملا اُٹھتا ہے۔ اور اس کے جذبات اُسے بغاوت اور انقلاب کا نعرہ بلند کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کبھی سچائی کے مقابلہ میں

جھوٹ کے فروغ پانے کے دل شکن مناظر دیکھکر وُہ راستی اور نیکی کیطرف رغبت دلاتا ہے۔ کبھی ایک بازاری عورت کو پیش کر کے طنزاً ایسی باتیں کہتا ہے کہ سماج اپنی زندگی کے اس پہلو کی طرف متوجہ ہو جائے۔ عید کا دن مسرتوں کا دن ہوتا ہے۔ ہر طرف شادیانے بجتے ہیں۔ خوشی منائی جاتی ہے۔ زردار دل کھولکر رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ محو ہوتے ہیں۔ اور مُفلس کی دنیا میں کہیں ماتم ہے اور کہیں فاقہ مستی ہے۔ آزاد منظر کے دونوں پہلو دیکھکر تخیّل کی بلندیوں کو چھوتا ہوا تصویر کے دونوں رُخ پیش کرتا ہے غرضیکہ اپنی مختصر حیات میں خصوصاً آخری دور میں آزاد نے زندگی کے متنوع اور مختلف پہلوؤں کو ایک ماہر کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ اور ہموطنوں کے لئے سنجیدہ دلائل پیش کر کے ایک ہمہ گیر پیغام عمل دیتا ہے ؎

(۱)

سیٹھاہ زاٗنت میٔہ زونُم کینہہ نہ زونُم

لبُتھ تیرو کمان روۄُم نِشانہ

(۲)

ژُلیتھ حبانہٕ مُلیتھ یہ خوشبو ولیتھ زری کانہہ بہان طاقس

چھُ تنشہ لان تَسُ چھت جہاناہ ژٕہ وَنتہٕ اُمر ہیے وِنان پرٕی چھا

(۳)

بلبلس تہٕ کالہ سرفس چھکنہ کینہہ بوزان فرق

شہو تَس چھےٚ ناو کوٗرمُت لولہ خنجر عشقہ تیر

(۴)

سِتھ پرواز کاوسن بُلبُلس طوطس تہٕ شہبازس

ولیکن چھ تفاوت کیٚژ پروازس تہٕ پروازس

(۵)

ﷲ

نادان دوستن ہٕنٛز منّت میٚہٕ کھٲر پانس

تمہٕ کھوتہٕ دُشمنس کُن دارُن حُلم غنیمت

مفہوم :- فراوان علم حاصل کرکے میں آخر سمجھ کی اس حد تک پہنچ گیا ہوں کہ " میں کچھ نہیں جانتا " تیر و کمان ٹوٹ گئے ، لیکن نشانہ نظروں سے اوجھل ہے ۔

(۲) حیا کو بالائے طاق رکھ کر مُشک اور عطر زُلفوں میں ملے اور زرّین پوشاک زیب تن کئے ہوئے وہ عورت جو دریچے پر بیٹھے دُنیا بھر کے لوگوں کے دلوں کو للچا رہی ہے ۔ کیا اس کو پری کہتے ہیں ؟

(۳) بُلبُل اور کالے سانپ میں تم کوئی امتیاز نہیں کرتے ۔ محض شہوت کا نام محبت کی کٹاری اور عشق کا تیر رکھا ہے ۔

(۴) جہاں تک اُڑان کی صفت کا تعلق ہے ، یہ صفت تو کوّے بُلبُل ، طوطے اور شہباز سبھی جانوروں میں پائی جاتی ہے ۔ لیکن پرواز اور پرواز میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔ (شہباز کی بلند پروازی کی تقلید کو شاعر نے منتہا گردانا ہے)

(۵) کم عقل دوست کے احسان سے عقلمند دشمن کا مرہونِ منت

ہونا بہتر ہے۔

فٹ نوٹ لہ ۔ سقراط سے جب پوچھا گیا تھا کہ انہیں کس وجہ سے دُنیا کے بہترین داناؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ کچھ سوچنے کے بعد اُس نے جواب دیا تھا کہ " مجھے اس بات کا علم ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا"۔ یہ جاننا اور محسوس کرنا کہ میں کامل نہیں جاہل ہوں۔ کمال دانشمندی ہے۔ خیام کی یہ رُباعی بھی ملاحظہ کے قابل ہے ؎

تا بود دلم زعشق محروم نہ شُد
کم بود ز اسرار کہ معلومم نہ شُد

اکنون کہ ہمی بنگرم از روئے خرد
معلومم شد کہ ہیچ معلومم نہ شُد
(گنجو)

جؔ مقابلہ کے لئے ملاحظہ ہو :-

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بہ پای مردیٔ ہمسایہ در بہشت
(گنجو)

عیـد کے دن سے

(۱)

تھدرہ پاپہ وزان جاپہ اکس میوبھڑ مودر سوز
تتھہ ژھاپہ بتیس جاپہ گژیزان آہ جہاں سوز

وچھ وارہ وچھن والہ یہ نظـارہ دماہ روز
پامال گامژ زندگی ہُنـد سـاز کنو بوز

مدہوش چھہ مے نوش کمن زیرو بمن منز
کمہ پوشہ بدن روشہ گلان درد و غمن منز

(۲)

یژاران اکس رنگہ رنگہ نعمژ تہ ضیـا فرژ
گژ ند چھس تہ پوان کیرژہ کھینن کھینہ روزس کنژ

غمگین بہتھ بیاکھ چھہ بیچـارہ کران سـنژ
روشان خـودایس تہ توشـان تیا مژ

ہاران اکھاہ خون جگر بیاکھ ماران ہنڈی
اکھ تژیش ژھاران بیاکھ چھہ ژاران دوہس گنڈی

مفہوم :- ایک جگہ بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے پیمانہ پر بزم موسیقی کا زور و شور ہے۔ یہاں سے کچھ پرے دوسری جگہ کوئی دلسوز آہیں بھر رہا ہے۔ دیکھنے والے! ذرا تھوڑی دیر ٹھہر اور غور سے یہ نظارہ مشاہدہ کر، پامال شدہ ہستی کا سوز و ساز اپنے کانوں سے سُن۔ دیکھ

یہ مے خوار موسیقی کے اُتار چڑھاؤ کی کس کس لَے میں مدہوش ہیں اور کتنے گُلبدن
اور حسین افلاس کے دردِ غم میں مبتلا ہو کر پگھلے جا رہے ہیں۔
(۲) کسی کے لئے اتنے قسم قسم کے کھانے اور ایوان نعمت سامنے
پڑے ہیں کہ وہ شمار سے قاصر ہے کہ کتنی نعمتیں وہ کھا چکا ہے اور کتنی ابھی
کھانی باقی ہیں۔ فاقہ مست مُفلس کی دُنیا میں غمگینی ہے۔ وہ بیچارہ لاکھوں
اُمیدیں باندھ رہا ہے۔ کبھی اللہ تعالےٰ سے ناراض ہے کبھی قیامت (روزِ
سزا و جزا) پر نازاں ہے۔ ایک خونِ جگر کھا کھا کر دن بسر کرتا ہے۔ دوسرا
ہے کہ ناؤ نوش کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ایک محض پینے کے لئے پانی کو ترس
رہا ہے، اور دوسرا ہے کہ ہر چیز سامنے موجود ہے۔ لیکن پھر بھی نکتہ چینی ہے۔
ہر موضوع کو آزاد کے اپنے بیسوں شعروں کا حوالہ دے کر واضح
کیا جا سکتا ہے۔ یہاں صرف سرسری طور پر اُس کی ہمہ گیر فکر کا ذکر ہے، اور اس ذکر
کو محدود رکھنا مناسب ہے۔ اپنی شاعری میں آزاد نے غزل کو خوب نبھایا ہے
اور کئی سُریلے پُور میٹھے راگوں کے لئے مسالا بہم کیا ہے۔ وہ بنی نوعِ انسان
کے لئے اپنی شاعری میں وحدت، ایکتائی، مساوات اور ملنساری کا پیغام
سُناتا ہے۔ غرضمند لیڈروں اور مذہبی جنون والوں کے مکر و فریب سے احتراز کرنے
کی تلقین کرتا ہے۔ وطن اور اہلِ وطن سے پیار اور پریم برتنے کی تاکید کرتا ہے
جنت، جہنم، قسمت اور تقدیر میں اعتقاد رکھنے والوں کو تنبیہہ کرتا ہے کہ یہ سب

باتیں خود غرض انسانوں کی ایجادیں ہیں، جن سے سیدھے سادے لوگوں کو دبائے رکھا جاتا ہے۔ اور مفلسی، بے بسی اور بیکسی پر قانع بنایا جاتا ہے، تاکہ غرضمند اور چالاک لوگ بلاشرکت غیرے اپنا فایدہ حاصل کرتے رہیں۔ وہ اہلِ وطن کو بیدار کرتا ہے، تاکہ غفلت کی نیند سے وہ جاگ اُٹھیں، علم پڑھیں محنت اور مشقت سے ہر شعبہ میں کمال حاصل کر کے اچھی زندگی بسر کریں، اور اسی دنیا میں جنت کے مزے اڑائیں۔ آزاد زندگی کے گوناگوں مسائل کو راشنلسٹ (RATIONALIST) نکتہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو یہی نکتہ نظر اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔ کشمیری زبان کے میدان شعر و سخن میں اپنے زمانے کی مروجہ روایات اور طرز شاعری کو چھوڑ کر آزاد فکر و فن کی نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔ اور اس میدان میں متاخرین کے لئے فکر و خیال کی کئی راہیں تراش کر گیا ہے، جن سے موجودہ دور کے نوجوان کافی متاثر ہو چکے ہیں۔ اور ان نئی راہوں کو خوب سنوارتے ہیں جس سے زبان وسعت اور ترقی پا گئی ہے۔ وطن، انقلاب، مناظر قدرت، ندائے ہاتفی والی نظمیں مختلف موضوعات سے متعلق ہیں۔ لیکن آزاد کے فکر و فن کی مختلف سمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام انجام دیتی ہیں۔

اس بات کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے کہ موجودہ زمانے کے

تعلیمی معیار کے مطابق آزاد کسی اعلیٰ تعلیمی سند کو حاصل نہ کر پایا تھا، اور انگریزی زبان سے بالکل نا آشنا تھا۔ یونیورسٹی سے فقط منشی عالم کی سند پائی تھی، اور جو کچھ بھی تعلیم و علمی تربیت حاصل کی تھی وہ اپنی محنت اور ذوق علم کی برکت سے حاصل کی تھی۔ اس لئے ممکن ہے کہ کئی نکتہ رس اصحاب اُن کی تخلیقات میں کسی شعر میں وزن کی خامی دیکھ کر، یا کوئی عامیانہ شعر زیر نظر لاکر، یا کسی شعر میں خارجیت کا غلبہ پاکر، یا کوئی بھرتی کا شعر ملاحظہ کر کے ماتھے پر تیور چڑھائیں۔ لیکن محض ایسی خامیوں کی بنا پر آزاد اور اُس کی شاعری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایسی خامیاں اگر کہیں کہیں دیکھنے میں آتی ہیں، وہ اُن کی ابتدائی شاعری یعنی دور اول یا دور دوئم کی شاعری سے زیادہ متعلق ہونگی اور دور آخر سے بہت کم۔ غور کرنے کی یہ بات ہے کہ اپنے زمانے میں یعنی موجودہ صدی کے تیسرے اور چوتھے دس سالہ زمانے میں جب کشمیر غیر ذمہ دار نظام حکومت کے چنگل میں تھا۔ اور اہلیان کشمیر ہر حال میں ابتر اور زبوں حال تھے) آزاد حال کا شاعر نہیں تھا بلکہ وہ اُس زمانے کے لئے مستقبل کا شاعر تھا۔ وہ اُس زمانے اور اُس ماحول کے خلاف بغاوت کا علمبردار تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کے ہم وطن غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہو کر ترقی کریں۔ اور نئے زمانے کی خوبیوں سے مالا مال ہو جائیں۔ یعنی سماجی، سیاسی، جسمانی اور روحانی سب خوبیوں

سے اپنے زبوں حال اہلِ وطن کو آراستہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کے حصول
کے لئے عمل تجویز کرتا رہا۔ اُس زمانے کا ماحول زیر نظر رکھ کر یہ بات واضح ہے
کہ اہلِ وطن کو اپنی زبوں حالی سے آگاہ کرنا اور اُنہیں آمادۂ پیکار کرنے کیلئے
آواز اُٹھانا کافی مشکل کام تھا اور سماج کی ترجمانی کرنا ایک دلیرانہ قدم تھا

آزادؔ کشمیری ادب میں شعر و سخن کے میدان میں کیا مقام
حاصل کر گیا ہے، اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نثر نویسی میں اُس کی فکری کاوشوں
کا امتیازی شان رکھنے والا ایک تاریخی کارنامہ "کشمیری زبان اور شاعری"
کے نام سے چھپ چکا ہے، جس کا ذکر پہلے .. .. کیا
جا چکا ہے۔ یہ ادبی کارنامہ لکھ کر آزادؔ کشمیری ادب کی تنقید کی راہ میں
پہلا کشمیری راہ رَو کہلانے کا حقدار ہے۔ اس کتاب میں جو کہ تین جلدوں پر
مشتمل ہے۔ آزادؔ نے کشمیری زبان اور کشمیری شاعری کا ایک مُفصل جائزہ
لیا ہوا ہے۔ اور شاعروں کا تذکرہ نمونہ کلام اور تنقیدی جائزہ تاریخی تسلسل
کے ساتھ درج کیا ہے۔ کشمیری ادب میں اپنی نوع کی یہ پہلی کتاب ہے
ہو سکتا ہے کہ کوئی اہلِ نظر اس کتاب میں بہت کچھ ہونے کے باوجود بھی وہ
"سب کچھ" نہ دیکھ پائیں جو کہ کسی دوسری ترقی یافتہ زبان کے ناقد کی
ایسی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ادب کی کسی ایک سمت میں پہلے چلنے
والا اُس راہ کو ضروری طور پر پورا طے نہیں کر پاتا ہے۔ یہ بات قابلِ اطمینان

ہے کہ آزادؔ نے یہ کتاب لکھ کر کشمیری ادب میں نقد و نظر کے فن کا نہ صرف سنگ بنیاد رکھا۔ بلکہ اس وسیع میدان میں کاوش اور محنت سے کام کر کے ایک شاندار کتاب ہمارے سامنے رکھ دی ہے، جس سے زمانہ حال و مستقبل کے ادیب استفادہ کر کے فن تنقید کو اونچے معیار پر لے جائیں گے، اور کشمیری ادب میں اضافہ کریں گے۔

پدم ناتھ گنجو

بادۂ وطن

سون وطن

چھُہ کیاہ ننُدٕ بوٗنۍ یہ سونۍ وطن
یہ سونۍ وطن ننُدٕ بوٗنۍ وطن

یہ روشن فضا صاف خوشبو ہوا
زُوَن زندگی، زندگی ہُند دوا

بلان دادۍ فرحت یوان منز دِلَن
یہ سونۍ وطن ننُدٕ بوٗنۍ وطن

اَسان پوشہ ڈورِن اندر پوشہ ذاگژ
یتھ زُونہٕ گاشس اندر نصف راتژ

نُنِس آسمانس چھِہ تارک نَنَن
یہ سونۍ وطن ننُدٕ بوٗنۍ وطن

دَوان آرٕ، تریشہ ہتین ژھارنۍ
لھوکُت نہٕ یُس آسہ تس ژٕارنۍ

شہلہِ گُلِ چھِہ اَندۍ اَندۍ رُوزتھ وَتَن
یہ سونۍ وطن ننُدٕ بوٗنۍ وطن

گگہ ناگ پٔرِتھ جایہ بیتاب گینژ
چھُوان شاہ یندرازنۍ مایہ سینژ

بھران پیالہ با نالہ چے پٔریہ زَن
یہ سونۍ وطن ننُدٕ بوٗنۍ وطن

ژٕہ تھر زَن کھسِتھ کرتہٕ بوبِن گُن نظر
ژٕلان غم پھولان دِل تہٕ شہلان جگر

چھہ زن سوہ گہ حُوراہ چھلِتھ تن تہٕ من
یہ سونۍ وطن ننُدٕ بوٗنۍ وطن

چھہ مس پیالہ برۍ برۍ اَنان مَسولہ
وُچھان دُورہٕ مخمورہ یہ نمبر زلہ

کھٹِتھ سوزِ دِل روزِ کیاہ بُلبُلن
یہ سونٗے وطن نُندٕ بونٗے وطن

وَنے صاف کیاہ صاف نَفَس چھُ غائب
یہ جنّت چھُ دیدن سُہ جنّت چھُ غائب

یہ جنّت اُچھَن تَل سُہ گومُت کنَن
یہ سونٗے وطن نُندٕ بونٗے وطن

یہ آزاد بُلبُل تُلان گرٕ سِز تتہٕ شور
بوش
چھُ کتھ پوشہِ تھَرِ پیٹھ کران بول

ونان بُلبُلن گُل تتہِ بُلبُلس گُلَن
یہ سونٗے وطن نُندٕ بونٗے وطن

ترانۂ وطن

سَمِتھ وطن وطن کرَو ترانۂ وَطن پرَو

صُبح تہٕ صُبحکۍ ہوا

دوہکَن تہٕ دادِنۍ دَوا

زِندرٕ کرِنۍ چھَہ ناروا

شُلے وٕتھِتھ تُلوَ نوا

سَمِتھ وطن وطن کرَو ترانۂ وطن پرَو

وُچھت گُلن تہٕ سُنبلن

ترانہٕ باز بُلبُلن

پھولان چھُہ نُورٕ مَنز دِلَن

یِوان سُرُور عاقِلَن

سَمِتھ وطن وطن کرو ترانۂ وطن پرَو

گُزٕرٕزان چھَہ آرہ تہٕ کولہٕ

پرَان محبتُک وِلہٕ

دِلَن اَندر کَرِتھ رٲلہٕ

یِوان چھِہ لولہٕ وَلولہ

شَمِہتھ وَطَن وَطَن کرو ترانہٕ وطن پَرَو

چھِہ اَچھِہ پوش تہٕ یاسمَن

بہر طرف پہ چمَن پہ چمَن

اَسان اَسان چھِہ کوسمَن

عرق فِشان رُمن رُمن

شَمِہتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پَرَو

نشاط باغ تہٕ شالہٕ مار

جِگر پھوہ لی ژٔلی غُبار

نسیم ڈٔل تہٕ گوٚہ پہ کار

ژٕرہٕ وُچھتہٕ قوہ درتک بہار

شَمِہتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پَرَو

چھُہ سارِنی گُنٔے خوہ دا

شَمِہتھ کرو گُنٔے صَدا

منگوس نہ زانہہ پنُن مُدا
الگ الگ جُدا جُدا
سمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرَو

تُلِو قدم بہادرو
کرِو ہمیشہ جستجو!
جوان جوان دِلاورو
تھوَوِ ووُمید تہٕ آرزو
سمِتھ وطن وطن کرِو ترانہٕ وطن پرَو

میون وطن

توشان کیاہ چھہ پوشن میونے وطن مُبارک
کرِیو توس روشہِ روشے پوشے وطن مُبارک

نندہ بون کیاہ وطن میون، وُچھہ وُچھہ پھولان بدن میون
قربان یہ زُو تہ من میون اَمہِ چمن وَتن مُبارک

چھس باگران محبت بُلبُل قُمر کران گتھ
چھس پیالہ ہیتھ اَلقَن کیتھ پوشے چمن مُبارک

چھس بیقرارہ آرہ ہیتھ لولہ خارہ خارہ
بوسہ کران وارہ کوہ دامنَن مُبارک

سبزار فرش مخمل وتھرن شہلو گُلین تَل
مرگن نیَن تہ ڈارن، دارن وَنن مُبارک

وُچھ سبز شامیانہ نُندہ باغٕ سائبانہ
یم لولہ سانہ پانہ گُنڈی قعہ درتن مُبارک

یِمہٕ پوشہِ لَنجہ گژاٮ۪ے ماران کَمہٕ آیے
ہو ہو کران داٮ۪ے زَن موٗضمن مُبارک

شبنم چھکان جوٲہرِ پوشن چھہٕ روشہ رو شے
کوٗچن وَتَن چھکان پوش مُشکِ ختن مُبارک

کنھہ سر حدس چھہٕ یِتھی گوش کنھہ وارہ منز چھہٕ پیتھی پوش
پھٔلی پھٔلی یوان دِوان جوش بُری بُری چمن مُبارک

ژٕریتھہ طرفہٕ جویہ لاران آرہٕ کتھن چھہٕ ژھاران
ژٕریتھہ جایہ ناگ پژاران ترییشہِ ہتن مُبارک

پمپوشہ ڈل چھہٕ خاموش زَن رُوٹھمتی رُتھِتھہ بوش
پانژادرن یوان جوش ہیتھ سنگرن مُبارک

ترٲوِتھہ غرض تہٕ ہاوس لولاہ بہٕ باغ گراوس
کمہٕ رایہ بوتھاوس ژُو آیہِ تَن مُبارک

رتم پرٲنی داستانہٕ گوٚ سیتھہ ہیتھ زمانہٕ
نوٚی نوٚی پرس ترانہ، نوٚی نوٚی سخن مُبارک

روزِ یاسہ انتظارس اَتھ شرٛاونس پتہٕ ہارس
یَس درِدہ نوبہارس ہیتھ گُل پھولَن مُبارک

اے دِل ژہٕ گژھ مہ ووبٲلی یارٕ او لوٚلِچ ڈٲلی
آلوٚ دِلکی گژھن کٲلی دِلہٕ کین کنَن مُبارک

کھوٚژُن ڈرُن ژہٕ کس چھےٚ رُت پھل محنتس چھےٚ
حُبِ وطن ژہٕ بس چھےٚ دوٚ ہمہ مَنَن مُبارک

آزاد چھی نہٕ دھنہٕ دِیار، وطنک ژہٕ چھک وفادار
تَن دِتھ تُوے وطن دار، جانہن کنھن مُبارک ۱ے

۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء

۱ے ذیل کے اشعار بھی ایک نسخے میں اس غزل کے ساتھ ہیں۔ (گنجور)

وولہٕ بیہہ شہلِ گلین تَل زٕنَ آئینس ژٕلِی مَل
ڈیشِتھ یہٕ فرشِ مخمل دِل کیاہ پھولَن مُبارک

وُچھ شوقہٕ سان وارہ ناگن ہِندی نظارہ
آسمانکی ستارہ چھک مندہ چھن مُبارک

وُوِی توٗ محبتک بیٛول بجرِ توس ماے تےٚ لوٗل
لولن اندر چھُ بوٗڈلول حُبِ وطن مُبارک

آزاد لوله وولا وطنَس بھران لولاه
یِم لولہٕ گُل ہٕران کیاه تہٕ شزن کھٕتن مُبارک

سوال

ڪياهه نه جوانيءَ منجهه وطنڪ خيال آسيا — ڏڏي تو ڪهه محبتس نش ڪا نه ڪيهه محال آسيا

ڪره سهه ڪر جوڙه تارے يتيمه ساڻه پوش وارے — ڪياهه ساڱي يه زندگاني اسه ڪرڙ وه بال آسيا

سون ماز وازه وانڍ سالن ضيا فرشن ڪُٽ — معصوم خانه مالهن سانهن يه حال آسيا

اولاد بادشهس هيئو نه چمٽ يتيم ڪو چهي منجهه — بهه چهه سمتي قران وتن بيهه تهنڊے عيال آسيا

ڪلهن اغني نه صرفي سااب ڪرئو نيمو آئين — ٿئے آب ساڻه باپيهه زهر هلال آسيا

اُسي چهوڪه له جگر سيهه ودي ودي چهه خون هاران — تمه خونه سون قاتل زنگر رنگو دو شال آسيا

غارت يوان چهه غازن عبرت ڪهيوان چهه عالم — سختي ڪران شهن بيهه هي يه شال آسيا

پيوسٽ چهه بيا ڪهه سوزاه آزادنس دلس منجهه

ڦتي يوت شور محشر تمو سنڌ محال آسيا

وطن دارو

وطن دارو ژِہ روز تن دار   کھتھَن تھاو گوش معنی ژار

وَتن چانِہن فوٚلَن گُلزار

کھتھَن تھاو گوش معنی ژار

نہ بُوزُتھ زانِتھ نہ بوزنہ اوے   بُچھِتھ جُورِتھ ژِہ کیاہ لاریوے

بو وَنہٕ ہے چھُم نہٕ وَنہٕ نَس وار

کھتھَن تھاو گوش معنی ژار

نہ زانَن دأنی دُورِکی شُری   مہٕ وَنتم کاسہِ نٕے کیاہ کھُری

یہ اوس مُرِد یادِ مِین ہُند کار

کھتھَن تھاو گوش معنی ژار

بدٕبیہِ چونٕے جِگر زأنی زأنی   یِہنٛدی شُری مُری تہٕ خانٕے مأنی

تِہُند خون زیادہ چھا رنگدار

کھتھَن تھاو گوش معنی ژار

ژٕہ حِس کرٕ کھیوٚوٕکھ اَفیٖن   ڈٲوٕکھ ہوٗشہٕ مُشِتھ گوٚے دیٖن

رٕٹِتھ تسبیح تہٕ بہیہٕ زُنّار

کتھن ٹھاو گوش معنی ژار

ژٕلِ پانَے یہٕ بیمٲری   علاج اَتھ چھُے ژٕہ بیدآری

نِندرِ چھے موت گژھ بیدار

کتھن ٹھاو گوش معنی ژار

کبابکِ پاٹھۍ پیٹھ سیخن   لرے فرِ فرِ بُزان چھی زَن

نہ چُھک خوفِ خودانے عار

کتھن ٹھاو گوش معنی ژار

الٰہی ٹھاو تَن آزاد   تِہندے لولہٕ نشہ آزاد

یِہُند دیٖن آسہٕ موٚہرہٕ تہٕ دیار

کتھن ٹھاو گوش معنی ژار

ہا وطن دارو ہو

ژھینتہٕ کیازِ گوٚنٛسے غارتگ نارو ہو گژھنہٕ بیدار ہا وطن دارو ہو

چھِک دبیومت خوٚرِ فنچہ رِبہ اندر بُمبہِ سِنہٕ ہندر پاٹھو چھے ترٲوِ مژ لر

لہرہٕ ماران نیر شہارو ہو

گژھنہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

کنہٕ شیشہ تہٕ آب گوٚو سیمابس گو کھ حٲران پیوکھ منز گردابس

فوط پینے کیازِ موٚختہ ہارو ہو

گژھنہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

کھوٚنہٕ وَٹہٕ سیتی کنہٕ ژٹہٕ غارتہٕ وول والہٕ داشہِ داو رَٹہٕ غارتہٕ وول

شورہ منزہٕ کھار زورہ گلزارو ہو

گژھنہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

جوشہِ اَندرِ مہِ توٚندرِ کہِ دِنہٕ اکھ ژھٹ ژرِٹہِ ہندی پاٹھی بیٚنہٕ ار کھلنی بیچھ

پوشہِ وَنٕنے ژٕلہِ خارہٕ خارو ہو

گژھنہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

شیرہ سندرہ پاٹھو نیرمادانش منز   پمہ ژھر لادین تہ شالن موژہ ہا کرنز

ژھالہ جوراہ زنتہ زور وارو ہو

گڑھتہ بیدار ہا وطن دارو ہو

چھکہ بیین اتھہ داران اُنی سندرہ پاٹھو   کیتہ انمان ژھاران انی سندرہ پاٹھو

دِتہ ساری ساری پکھ مہ گاشدارو ہو

گڑھتہ بیدار ہا وطن دارو ہو

چون کاروبار چونے ہنگ تہ رنگ   ژی خاندان چونے ناموس ننگ

بیگانہ مولاگ خانہ دارو ہو

گڑھتہ بیدار ہا وطن دارو ہو

ژی مالک چونے گھرہ تہ بار   ژی باغوان چانی گل تہ گلزار

ہالی موین ہا ملکھ دارو ہو

گڑھتہ بیدار ہا وطن دارو ہو

وارہ ساوان چھی ژیہ وُزہ ناوُن وَنالی   سازو سنظور مدھم ترا اُتھ نالی

مارہ سپنکھ امہ خمارو ہو

گڑھتہ بیدار وطن دارو ہو

روز ساتھاوُچھ یہِ آزادُن سوز   ہوش تھاوِتھ دِلکیو گوشو بوز

معنہِ سخنن ژار ہُشیار رو ہو

گژھتہِ بیدار ہا وطندار و ہو

●

یا یار خدایا

مُناجات

بہٕ کرٕکھ تہٕ، بندہ پنُن چھُسے مےٚ چھُہ ژالہ نُے بہٕ چھُسے رضا
مےٚ صدا تہٕ زورہ کرُن خطا، ژٕ تہٕ پادشاہ بہٕ ہوٚمُت گدا

ژٕ خوٚدائے چھُکھ تہٕ مےٚ بندگی چھ ژےٚ کُن ہمیشہ کرٕنی روا
نہ بہانہ تہٕ حیلہ تہٕ کیُوہ تہٕ کیاہ، یہٕ ژٕ سوزٕہم تہٕ مےٚ چھُم دوا

مےٚ چھُہ دِلن تہٕ خوٗن رگن اندر مےٚ چھُہ درد و سوز تہٕ لولٕہ زر
نہ ژےٚ یُن گژھن نہ ژےٚ زیٚون مرُن نہ ژےٚ ابتدا، نہ ژےٚ انتہا

ژٕ کُنُے تہٕ چھُسے نہٕ شریک کانٛہہ، یہٕ چھُم دین یِی چھُہ یقین میوٚن
مگر ازٕ وُچھان تہٕ چھُس اُچھو یہ نہ مانہٕ ہا یہٕ شہٕ زانہٕ ہا

چھُہ ہیوان بڑاندہٕ کنین نِشن تہٕ کرُن طواف عماژن
چھ ژھہ یاژی بندہ کروڑہ بُدی، چھ ژہ پاژی ساسہٕ بُدی خوٚدا

بہٕ منگے نہ موہرہ تہٕ سوٚن دِتم مگر عالمس مےٚ ہا وتم
یِتہٕ بندگی چھ خوٚداسٕنٛز نہ کرن ہمیشہ خوٚدا خوٚدا

یُتہٕ معمول چھُ وردہ بہوٗدُرن نہ سعہ تُس تہ لال جواہرن
یُتہٕ ظاٗلمن تہٕ ستمگرن ننہٕ وانہ سر چھ کران جُدا

یُتہ افسری چھ بہوٗدُری یُتہٕ دِلبری چھ دِلاوری
یُتہٕ شاعٔری چھ پیمبری یُتہٕ دردِ دِل چھُ دِلک مُدا

نہ چھ دُوی تتے نہ چھُ زیادہ کم نہ وٗنان عرب نہ وٗنان عجمَ
یتھٕ پاٗٹھ ژلتھ چھُ یہ ماز تہٕ تمَ رتیمتھ پانہ واٗنی چھ کران وفا

یُتہٕ جنتس تہٕ جہنمس چھ وٗنان بندہ پننٕی عمل
یُتہٕ عینِ دین چھَ زندگی، یُتہٕ کُفرٕ کھعہ تہٕ مُرن گوناہ

یُتہِ شورہ گولہٕ مشینہِ گنَ نہ چھ یم بہانہ تہٕ مکر و فن
یُتہِ سارِنی چھُ گُنٕے وطن یُتہِ سارِنی چھُ گُنٕے خودا

مناظر قدرت

پاں ژادر

بوزِہی بوٚمبرن سوز لولرٕیے
روزِہی دٕماہ پاں ژادرٕیے

کمیٔ سوزن ژٕہ گاٗجنکھ   پیپرِہ تھرٕروٚ بیھٕٹھ دٕاٗ جنکھ
چھنڈراٗونکھ کمیٔ سعہ ندریے
روزِی دٕماہ پاں ژادرٕیے

سوز کیاہ میوٗٹھ چاٗنِس سازِس   تِکہِ بوزٕن محرمِ رازس
چھےٚمیہ جگرس گرٛھان ترٕی ترٕیے
روزِی دٕماہ پاں ژادرٕیے

چھک ژٕہ ماران ہرٕنیہٕ ژھالہ   شیشہٕ مانہٕ ترٕ سنگر مالہ
گمہ سیتٕو گیٚہِ رُم رُم سرٕیے
روزِی دٕماہ پاں ژادرٕیے

چکہ چادٕ کیاہ چھےٚ شرٕمہ پانَس   چشم بد دوٗر اَتھ نوٗرانَس
شلہ بدٕ ماٗژ لال مال پرٕیے

چھکھ ژٕ بیتاب سیمابکۍ پٲٹھۍ   لوکہ چارٕ کرٕ حُبابکۍ پٲٹھۍ

پھکھو اِیوان گکہ بُری بُری یے

روزی دَماہ پان ژادرَ سیے

دۄرہ ڈیۄٹھم چون پَرتوا !   نۄرہ ژادر زَن بَر ہوا

موختہ جالرَن چھُورِ جرٕی جرٕی یے

روزی دَماہ پان ژادرَیے

آرٕ بَل چھکھ روشنہٕ روشہٕ یکان   یارٕ چھےٚ کلٕرہ یتھ پوش چھکان

نَرٕ آلوان دٕ چھن کھوۄرٕ تہ یے

روزی دَماہ پان ژادرَ سیے

وۄچھنہٕ وڑایکھ لوکٕ بہار   سمسارٕک سنبرتہٕ وہ گنیار

آفرین چھےٚ اَتھٕ بہودرٕ یے

روزی دَماہ پان ژادرَ سیے

چھکھنہٕ زنٕس تہٕ مرنس ڈران   زندگی ہند سفر کران

زندہ گژھان چھکھ ژٕ مرٕی مرٕی یے

روزی دَماہ پان ژادرَ سیے

زندگی ہُند سوزِ یس منے تس نہ آرام تہٕ قرار گُنے

شہ نہ مَران زانہہ تہٕ مُری مُری یے

روزی دٔماہ پاں ژادٔری یے

چانٕی آلوٗ چھہ لولکہٕ راز چون صدا گوُنزِ چھ آواز

دِل چھہُ لوٗبان چانہٕ دلبُری یے

روزی دماہ پاں ژادٔری یے

چانہٕ لولکہٕ ییم وٕلولہٕ وُچھ میہ دیدو پیپھٹہٕ اُہرہٕ بلہ

چھُم نہ مَشان سہ دِلاوٗری یے

روزی دٔماہ پاں ژادٔری یے

●

مطلع دویم

شوقہٕ چانہٕ آم سینہٕ بٔری بٔری یے

روزی دٔماہ پاں ژادٔری یے

وارہ وٕنتم ژٕہ آیکھ کتے چھُس بہ زانان آسہٕ نہ تتے

بندہ بردأری تہٕ افسری یے

روزی دٔماہ پاں ژادٔری یے

تنتہِ آسن تہٕ یونہٕ تہٕ مالہٕ کفرو دینکو کینہ ملالہ

نہ امیری نہ گداگری یے

روزی دٕماہ پاں ژادٕری یے

تریشہِ ہیتھن کیٚت چھون صدا شاہ شہ اُسی تٔن اُسی تٔن گدا

اُسی تٔن مُوزدُور یا دفتری یے

روزی دماہ پاں ژادٕری یے

وِگنہ وٕنوان منز پرستانن شرٕونی شرٕونی کران رومنہٕ دامانن

آرہ گنڈی گنڈی تہٕ دُری کری کری یے

روزی دٕماہ پاں ژادٕری یے

عشق ژھاران چھٕنہٕ چنگ تہٕ رباب ساز وسنطور کر بند تہٕ حساب

تھقہ چھہ دامن زنان کتھہٕ گری یے

روزی دٕماہ پاں ژادٕری یے

سنبرن منز سر چھے ژیہ ناو ماڈانن منز چھکہ دُری یاو

کمٕ رٕہی چھکہ کران شاہ پری یے

روزی دٕماہ پاں ژادٕری یے

ماہٕ کران موختن تہٕ لدٕرن   ژھالہٕ ماران منز ستن سدرن

وُچھنہٕ فند بازلند نکہٕ ترٕ کریے

روزی دماہ پان ژادٕری یے

آیہٕ باپارٕ ی بیٹھ دوٗ کانن   رُودی کران سانین بانن

شودہٕ باپار سوداگری یے

روزی دماہ پان ژادٕری یے

شعلہٕ کنٛبرٕ ک وتہٕ تھہٕ لولہٕ نارس   گاٹہٕ آخر پیوٚ گاٹہٕ جارس

بأزی مہٕ کٲوتمہٕ بأزی گری یے

روزی دماہ پان ژادٕری یے

کفرٕ دینچہٕ شری باشہٕ ژأوتھ   آزادس یم راز بأوتھ

بوزہٕ ناوتکھ سأری کأشری یے

روزی دماہ پان ژادٕری یے

وتھ

وبیر ناگچو ماری منزی پڑری یے سوندری یے بوزی میائی زار

یندرازنی مہا سوندری یے چون مالیُن تل پاتال

ہیندہ ریندہ چائی ناماوری یے سوندری یے بوزی میائی زار

سدرہ بلچو مس ملری یے یوت کیاہ پچھے سون امار

چھکھ ژہ یوان بکہ بری بری یے سوندری یے بوزی میائی زار

پچھکھے سورگاہ پورہ لولری یے ڈوری زنہکی سگہ ناوان

چانہ درشنہ سرتہ گے سری یے سوندری یے بوزی میائی زار

سیستو باجو چھی دچھن لھوری یے کھنہ بلہ پیٹھ کھادنی یار

پان آلران پیالہ بری بری یے سوندری یے بوزی میائی زار

گیان دیتنے پننہ آگری یے تھہ سدرس لو یتھ پان

ہلہ ژارکی ناد کری کری یے سوندری یے بوزی میائی زار

دو گنیارن مارک کاشری یے ہچھ ناوتھ کونزک سوز

پم تہ گرشہ ہن تارہ تری تری یے سوندری یے بوزی میائی زار

زور کاٹ تیاہ ہاؤی ہٹلرئی یے　　مور پینڑنی دوگنسیارن
پیوس وبہہ کھینون گوس بیپھ ٹرئے　　سوندرئی یے بوزی میائی زار
رمہ یہ رو زنیچی ڈرہ ژادرئی بے　　زونہ کیاہ چھماکھ گاہ ژروان
نیلی گوٹڑ چھی چھوبڑ جُمری جرئی یے　　سوندرئی یے بوزی میائی زار
نوہ زنیچی پراٹی لیڈرئی یے　　بنیہ سمیکی سائے لا بُن
اُس مُولہ تلہ باڑی گزیے　　سوندرئی یے بوزی میائی زار
بوزی لو لکی ناد لوائرئی یے　　چھی نہ آئو آزآدنی

بچہ نغمہ تر سازندرئی یے
سوندرئی یے بوزی میائی زار

آرہ وَل

وارہ میہ وَنتہٕ آرہ وَلی کیا زہٕ گیکھہٕ ووہ بأ لیے

حأزِ کرٕمی تہٕ کون بَرِی وَنتہٕ پہٕ کمہٕ گلأ سے لیے

سازہ ڈیکس شوٗبی زٕ سعٕن وَنتہٕ کیاہ گِیی وَنَن

دُور زٕ جِکھہٕ پیٹھ جِکھہٕ وَنَن نُورہ بُرٕ زٕ مشأ لیے

کمہٕ یہ کنزٕل کوٗرِسے شِمَن مأنز کمِی کرٕ سے نمَن

جامہٕ چھُلی زٕ یہ شبنمن زُلف کمی سنجأ لیے

مأز مندٕین سَمَن ہوٕسے کالہٕ یگاہ نوٗوُسے نوٗوُسے

شامہٕ سوٗندری کمی سُوی جامہٕ ووہ زٕلی ووہ زأ لیے

وَل ہَران سَمَن سَمَن حُسن پھوٚلان چمن چمن

خندہ کران رُمن رُمن موٗختہٕ ہَران زٕ یہ لأ لیے

زوہ زہٕ چھوٚنہٕ چھکہٕ جران سازکران یہ دل بران

اَنہٕ گٹہٕ زہٕ کیاہ کران روٗہ یہ وَرِنچھ گوٗ پأ لیے

عاشِن بہار یہ حُسن چون خارِ تہٕ کنڈی قبیلہ کرٕون

سوٗندرٕنے پہٕ اَزلہٕ لوٗن زالہٕ وٕلان چھُہ بأے رلیے

چوانٛ کسُن اُسُن تہٕ شادی چانہٕ وُستے نہ غم نہ دادُر

خار ژٕہ چھِیل تہٕ کَنٛڈی فسادی فِتنہ تُلان چھِہ کأے رلیے

دٕروے پھُٹِھتہٕ پہٕ لولہ زر پَردہ ژٕٹِھتہ رٕٹِھتہ تھَر

چھا سہٕ کھُٹِھتہ وٕتن اندریمی ژٕہ کرٕ کھُٹھ وُبأے رلیے

عشق پھِران کمَن کمَن تنیہ رِیشن تہٕ عالمَن

عشق کران چھُہ موٗمِن پوشہٕ بدَن کنہٕ أے رلیے

شوقہٕ پینٛدہٕ چھکھ چھوان نرٕ یِمِس ژٕہ آلہٕ وان

چھُمنہٕ کُنے وُنے یِوان شمع دِلکو مہ زأے رلیے

ٹُکرِکٕ ٹھہ پٕل، اُوارہ داو، لول پَنُن مہٕ رادہٕ راو

مارٕ مُتِس ژٕہ گُذراو پانہٕ پننہٕ پہٕ فدأے رلیے

دَردہٕ گُلُن گیکھ چُھِتھ آرہٕ پَلَن ژٕیہٕ دِل رُچھِتھ

سنگدلَن اندرٕ وُچھِتھ لال معہ لِلہٕ معہ لأے رلیے

گارہٕ کیِہ ژٕہ خوٗدٕ دٕہ سأری یار بنان چھِہ دیارہٕ وأعلی

میرٕ ڈُچھِم بنان فرشألی داتہٕ بنان سوأے رلیے

مارے تہٕ لولٕ اشران دِل تہٕ دماغ راوہٕ ران
زہرِ محبتس کران دِیار تہٕ دِیارہٕ واے رلیے

پارہٕ جگر کرِکھ گُلَن دِل چھہ دُداے سۍ سُنبلَن
نارہٕ دٕزان بُلبُلن سینہ بَدَن تہٕ اے رلیے

بوش تہٕ حُسن پوٗشنے، پوشہِ بہار توٗشنے
چھاوِ دوہ ہۍ دِلچ پھلے توشی ژہ پوشہ ما رلیے

کاٹِ جگر تہٕ دِل بھولَن دردہ گُلَن تہٕ بُلبُلَن
ہولہ أندرٕ أندرٕ گُلَن لولہٕ بہانہ وۍ رلیے

آرہٕ ژہ آسنے وَنان آگرٕچ خبر انان
وَنتہٕ پرٕ ماچھ کاتِھہ وَنان کیاہ میدیو کم انداے رلیے

آزادس ونیوم سہٹا چھے نہٕ گُلن اندر وفا
دوہ نہ تہٕ کرِن چھہ سُود کیاہ پہ نہ آرن سہ کاے رلیے

(۲۷ مئی ۱۹۴۵ء)

ؔ یہ اشعار متفرقہ مسودات سے مل گئے ہیں۔ طبع شدہ نظم میں شامل نہ تھے۔
(گنجو)

شینہٕ مائز

اُنی روز وارہٕ بوزوٕلہٕ زار میاٗنی
شینہٕ مائز شِلہٕ پد مائز یے

تُولی کیاہ سوزنکھ مالنٕز کراٗنی
ڈُولی چاٗنز آیہٕ آسماٗنز یے

وَنہٕ سے وِگنہٕ چھَے کھوشہٕ للہٕ واٗنی
شینہٕ مائز شِلہٕ پد مائز یے

سُدرہ منزہٕ دزایکھ گژایہ ماراٗنی
یاو نُکُ باغ چھاواٗنز یے

تژیشہ ہُرشؔ بوتراتھ چھی ژیہٕ کرشاٗنی
شینہٕ مائز شِلہ پد مائز یے

حالہٕ اکہٕ ڈیٖٹھمکھ بالہٕ وساٗنی
ہَرنہٕ ژھالہٕ ماراٗنز یے

زالس لاٗجنکھ کمی دُرداٗنی
شینہٕ مائز شِلہٕ پد مائز یے

شمعکہٕ باٗطہٕ چھک ژہٕ تہٕ وِگلاٗنی
شمعچہٕ زندگی فاٗنز یے

عالمچہٕ زندگی چاٗنز زندگاٗنی
شینہ مائز شِلہٕ پد مائز یے

پنہ نین تہٕ پردین لول باگراٗنی
چھکھ ہُنَ پان گالاٗنز یے

مائز وَلہ ویرہٕ چاٗنز قہرباٗنی
شینہٕ مائز شِلہٕ پد مائز یے

ہیبہٕ ہیبھ لوہٕ زَن ژرہٕ تژاواٗنی
رُمہٕ رُمہٕ گمہٕ سے چھَے ڈلاٗنز یے

کرژہٕ بُلہٕ زُونہٕ ہیبھ ززہٕ تژاواٗنی
شینہٕ مائز شِلہٕ پد مائز یے

آرن تہٕ آگرن چأنی زندگأنی — ناگن بأگنے چأنی یے
چانہٕ سیتو رتھہٕ کھڑ لاگنے سأنی — شینہٕ مأنی شلہٕ پدمأنی یے
عأنک پأٹھی چھکھ ژہٕ تہٕ پرپرزلأنی — عأنکُ پرپرزلُن عأنی یے
عأنہٕ چون ازلے اوس پرپرزلأنی — شینہٕ مأنی شلہٕ پدمأنی یے
تھزرن بیہٹھ ہاہتھ چھکھ ہمارأنی — کوٗرزوک ساز وایأنی یے
لوٕلہٕ منز سدرُک سوز للہٕ وأنی — شینہٕ مأنی شلہٕ پدمأنی یے
نَے نیستانس منز چھہٕ نالأنی — سوز چون لہرہٕ مارأنی یے
چھوہ کہ لدسینہ منز گریحہ دِوأنی — شینہٕ مأنی شلہٕ پدمأنی یے
منز کے یارہٕ بلہٕ تن نادأنی — بیہٹھ ونن چھکھ ژہٕ دردأنی یے
چھترہٕ بلہٕ چھانز تان گیہ ہوک جأنی — شینہٕ مأنی شلہٕ پدمأنی یے
ہارُن تاو چھے وارہٕ گالأنی — جوین اِمیرہٕ والأنی یے
وندہ چھے منز ونن تیرہٕ زالأنی — شینہٕ مأنی شلہٕ پدمأنی یے
دأدی لد سینکو سوراخ چأنی — آرہٕ کتہٕ آلو چأنی یے
چھم اُچھن تل کنو چھس بوزأنی — شینہٕ مأنی شلہٕ پدمأنی یے
ژہٕ تہٕ بوز آزادنی غزلخوانی — بخشش ازلہٕ لأنی یے

وُچھتہ کمہ لولہ چھے ناد لا یاُنی[۱]

شِینہ ماُنی سشِلہ پہ ماُنیے

۲۰ جنوری ۱۹۴۶ء

●

۱ طبع شدہ غزل میں نہیں ہے۔ ایک مسودہ سے حاصل ہوا ہے۔ (گنجو)

شمع

ہوش کر یادِ لولہ دیوانے
گوش تھاو بوز افسانے میون

بیٖمہٕ یکسانہٕ کرٕ حالہٕ ماٗدانے
کٔس پنن کٔس چھہ بیگانے میون

یُتھ میہ نش ہیٚوند تہٕ تیُتھ مُسلمانے
گوش تھاو بوز افسانے میون

دین میون ملہٕ زار دھرم یکسانے
سارنے کیٚت چھہ نوٗرانے میون

یُتھ میہ نش کعبہ تہٕ تیُتھ بُتخانے
گوش تھاو بوز افسانے میون

وُدہٕ نس میانس اُسہٕ وُن ترانے
غمہٕ سیٖ مزہٕ چھہ شادیانے میون

اَدہ گے روشن چاٗنی گنہٕ خانے

گوش تھاو بوز افسانے میون

گنھ کران لولس دٕدٕ اکی آنے

جان کیاہ لولہٕ دیوانے میون

میاٗنی پاٗٹھی دٕزہ دٕزہ چھُس پریتھ آنے

گوش تھاو بوز افسانے میون

گمژہ منزہ بوٚچھسے گاش ہاونے

سوز دِل سازو سامانے میون

کتہٕ کیاہ ییتہٕ بوزہ انکھ پانے

گوش تھاو بوز افسانے میون

بوز دٕرہ سوز میون چھُے نہٕ کنہٕ ونے

دیدو وُچھ ژٕہ داستانے میون

لولہٕ کس نارس نوٗر نٔنہٕ وانے

گوش تھاو بوزا فسانے میون

قوہ ورتن دِیتھنے گاش افسانے
زانہٕ نک تھوونے بہانے مِیون

لاگ نیہچانہٕ چھس بوٗ تہٕ اکھ دانے
گوشس تھاو بوز افسانے مِیون

آزادہٕ مِیٹھی کیاہ چانٕی ییم ترانے
ژیہ لیو کھٹت جان افسانے مِیون

دَزہٕ نک وود زانہٕ دوٗدہٕ مٹت پانے
گوشس تھاو بوز افسانے مِیون

وٕنِیچ یار

تنگنس تہندِس لگِزِہ پارٕ پارٕ یی
سگ دِتے کمۍ وٕنِیچ یارٕ یی

چانہٕ بدٕہ کڑانیچ ناماوارٕ ی
شمشاد سرو دِیو دارٕ یی

نیہ منز بیہہِ کس پژھ قبیلہٕ دارٕ ی
سگ دِتے کمۍ وٕنِیچ یارٕ یی

آرٕہ پانٕژادرہ کوہ لہٕ راد جارٕ ی
رِچھی کران ناز بردارٕ یی

سوزٕہ والی سازندر تہٕ سیتارٕ ی
سگ دِتے کمۍ وٕنِیچ یارٕ یی

رنگہٕ وارٕ ی ڈیٹھمکھ بیٹھ سور سیارٕ ی
سازس سوز گوم جارٕ یی

اَندرِ اَندرِ اُسِم ژاٹِہ بأجِو سأری
سگ دِتے کمٔ وٕ نِچو یأری یے

پوشہ وَن پانَس کران گُلکأری
رنگہٕ رنگہٕ پوشَس ژأری ژأری یے

چأنِہ سأیَس تَل بِہِتھ سأری
سگ دِتے کمٔ وٕ نِچو یأری یے

سبزرس چأنِس پزٕرِچ یأری
چھے توٚسے ناماوأری یے

چانِہ ٹھرِ یاوُن ہَردو تَر ہأری
سگ دِتے کمٔ وٕ نِچو یأری یے

روشہِ روشہِ وَنٕز دِرتم گوشَن ژرہ پأری
فیورُس گامہٕ شہأری یے

سبزرس تر پزرس وُچھم پایدأری
سگ دِتے کمٔ وٕ نِچو یأری یے

دیندارن وُچھم رکینا وأری
بأزی گأری وطن دأری یے

ہہچھ یہمو دوستو دُشمن دأری
سگ دِتے کمو وَ ریچھ یأری یے

آرہ کتی پونپوری گھہ کران سأری
بجلی ژانگین ژو پأری یے

پانڑ وأڈی چھاوان یان ریم رچأری
سگ دِتے کمو وَ ریچھ یأری یے

دوہ تارہ پردیو کرَ دُکاندأری
پینڑ نیسن آیہ انوأری یے

بایأری کو چھن بیٹھو بایأری
سگ دِتے کمو وَ ریچھ یأری یے

بوزی آزادی ولہ تیڑ زأری
ساتھا روزی اَچھ دأری یے

ڈُورِہ پیپھٕڑ آمٕت چانہٕ اَمارِی
سَنگ دِ تےٚ کمٕ وَنیچِ یارٕ ئی یے

●

نوٗٹ :- یہِ غزل چھ آزادَن تمَن دوہَن لیٚچھمُت یِمَن دوہَن تم سورتسیار قیام کرٕتھ اٚسی۔ (گنجوٗ)

دَرِیاو

زلان چھُم شرحبابن اضطرابن وَلولَن اندر !
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر !

کنِہ کھمبرن کھیَن کھاشِن پکان چھُس ثرگٹِن گاشن
نہ چھُس محتاج شاباشِ نہ چھُس مُشتاق گِندہ باشَن
تیتھے چھُس راتہ کرہِلِن منز تیتھے چھُس بُلبُلن اندر
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

خوش آمد کرہ تمن کانسہ ہاہ ملامت کرہ تمن کانسہ ہاہ
بہ ییتھ کیت چھُس گوٚمت پادا کرُن چھُم تی ڈرُن کس کیاہ

بہ نوکر چھُس نہ کانہہ افسر لبِکھیم نا قابِلَن اندر
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

مہ عادت چھُے نہ پتھ پھیرن مہ نش گو برونہہ کُنےُ نیرن
نہ چھُس گُل پان چھُم شیرُن نہ بلبُل اول چھُم ییرُن

بہ چھس خوش پیچ و تابن انقلابن زلزلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھس شیشہ نہ چھم صیقل صفائی چھم پننہٕ جائی
حسینن بر ونٹھ کُن یمہ سینہ دائر تہ چھم نہ حائرانی

تمن حائر تہ حسرتھ کیاہ یمن غائرتھ کلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

چھ کریشان زون تارکھ افتابہ تہ آسمان دورے
وُچھان آئینہ میانے منز پنن بتھ گاہ بگاہ ژورے

سہ تے تمہ ساتہ ییلہ وُچھنم سرن منزیا ڈلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

بتھین بیرن ستین ووگنین ژر ٹھتھ والان چھس بوشہ
درین تکرین ٹھرین سری پیٹھی گژھتھ ڈالان چھس ہوشہ

نہ چھم تھارن نہ دل ہارن میہ نیاین گانگلن آندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

کمٕن سنگین قلاین تہٕ بلاین پان چھاوان چھُس
یمٕن چھکراونہٕ آمُت گوٗنمبر بنیہٕ سوٗ بُراوان چھُس

ژٹان سنگرنہٕ ٹھاسان بال پھیران جنگلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرٕن منزلن اندر

مہٕ وُچھ لہرٕن ہندین قہرٕن تِتنازن لایہٕ لاین کُن
گنیراٗسِتھ گوٗنمبر میون وُچھ مہٕ وِچھ جھگڑن تِنیاین کُن

گوٗنمبرنے آسہٕ ییم جاہِل وہین کتہٕ عاقِلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرٕن منزلن اندر

نہ چھُس رِنداہ نہ مُستاناہ بہٕ چھُس اکھ لولہٕ دیواناہ
گہے گرداب گاہ سائلاب گاہے تیز طوٗفاناہ

ڈلن ہِنز شوٗب شدرُک شان میانین وٕلولن اندر
ریوان چھم زندگی ہُند سوز سفرٕن منزِلن اندر

دِتُھم پرواز اوٚبرس راحتک تاثِیر بارانس
دِلم ییم نیلی جامہٕ تہٕ لاجورد جامہ اسمانس

تُلان چھُس ہول گگرائین تہٕ شولان وُزہٕ ملن اندر
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

پننُی سوزاہ پننُی سازاہ پننُی شوقاہ تہٕ آوازاہ
پننُی چھُم لولہٕ اندازہ سرُوداہ مستیاہ نازاہ

وَرن پانژادرن جِہین سرن آرن کولین اندر
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

سنبروہ گنیار سماوک بہٕ وُچھنے آس سمارس
ہیمے ژھوہٕ مارہٕ نس کیت چھُس دہس راتس پوشہٕ ہارس

غولاماہ چھُسنہٕ کانہہ نھاوم میہٕ پنجرن ہٕ نکلن اندر
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

امیراہ بادشاہا اُسے تن ہیوٗنداہ مُسلماناہ
بہٕ کتھہ پرٚارس بہن چھاوٗنی چھِین ناوٗنی برن باناہ

میہٕ نِشس راجاہ نواباہ سائلاہ اکھ سائلن اندر
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

پنُن پان آیتن چھُم تھوٚومُت سارِس جہانَس کیُت
پنُن زوٗ پیشکش تھووُم زمینس تہٕ زمانَس کیُت

دٕلے ژرارُن تہٕ ٹھُہرُن چھُے نہٕ میانین مشغلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

جواہر مالہٕ ہاوان مال ورتاوان سوداگرٕ!
جران تاجن تہٕ تختن موختہ گاٹلہٕ پوٚخۍ زورا ور

چھہ سوٚنبران ہٕنگلہٕ تہٕ ژاران پھُلہٕ یمَن میانین کھلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

سنبر وۄ گنیار بُتھو تے بیرہٕ ڈیشتھ جیرہٕ چھُم یِوان
کوٗنیر یکسان چھُس ژھاران لاران یوٚت مارانٕ یاں

توٚتے چھُس آب اُسِتھ وارہٕ تُلہٕ وین تیٚنگن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

تھزر چھاوٕ وِتھ سنرٕ وُ چھنے یِوان چھُس یوٚت بے وٲے
شُہُن ہندی پاٹھی ماران ڈالہٕ ہرٕنہٕ ژھالہٕ پرٕ سِتھ جاے

شہرزن پادرسہن شالن تہ ہرنن   ہانگلن   اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

دِوان چھُس لہرہ گامہ تہ شہرہ گاہے ہوٗل تہ گاہے سیوٗد
دہانس کف تہ پانس زرشہ زریس چھُم ہنزٕ پنس ونوٗد

وِہپان چھُنہٕ میون آتش نارہ بانن منقلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بہٕ چھُس خوش دورہ دورن زور و شورن ہُند سیٹھاہ چھُم چاہ
یکُن بے خوف ژاوُن رُو پھُٹن کیاہ گوٗ، ٹھکُن کیہہ ناو

پنُن بل آزماوُن چھُم پھساوُن مُشکلن   اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

رینکھ، گرٕھنک، زینک، مرنک نہ چھُم پرواہ نہ چھُم کانہہ غم
نہ چھُس حاران واتن کم، نہ چھُم پھیران گے کم کم

چھِہ پیتھی پیتھی وہمہ تہٕ وسواس آسان بُزدِلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بہٕ روزاہ سوزِ دِل ترأوِتھ سرن سنزن تلاون منز
بہٕ وتھراسینہ چیرن عائشہ مُتر ڈُوتگن بتہٕ ناوَن منز

یوان چھا کارہ وأرِس وار جأہل کأہلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

طبیعت مِیون آزأدی چھُہ عادتھ مِیون آزأدی
کُنیریکھان عمل شأدی محبت محنت آبأدی

توَرے چھُس ٹُوٹھ آزادن رہتن صاحبن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

پنُنی نرمی بتہٕ گرمی منزلن منز واتناوان چھُم
نوین منزلن نتہٕ سفرن منز نووُے دُنیا میہ ہاوان چھُم

گرِیزان چھُس جنگلن اندر وزان پوشن گلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

جگر چھُس سنگن کتران رفتارس سیٹھہ گرمی چھُم
مدنوارن بدن ناوان اطوارن سیٹھہ نرمی چھُم

سبزرتے لول چھُم بُری بُری وَرن پیچن وٕلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

چھلان چھُس جامہ ناوان پان گُل روین سیہ موین
ہوُرے چھُس بائگراوان لول خوشخوین تہٕ بدخوین

چھ باقی ین ینہز خصلتھ گُلن تہٕ ارکھلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

گُلن تہٕ بُلبلن منز چھُس بہ وایان مِیوٕ لھڑ سنطورہ
یلیٚ سنگین دِلن منز انقلابُک ڈول ڈنڈورہ

یژھی نرمی تژھی گرمی چھ میانین غلغلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

ڈران یُتہٕ قہرہ میانے لہرہ مارن وقتہٕ بُڈی وٕلہ ویر
تتے پوشے بھرین چھُس روشہ چاوان دایہ ہندی پاٹھی شیر

زوٕک میانی چھ شمشادن تہٕ سروٕن رائیلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بۆ وَتھران فرشِ مخمل بیہٕتھ کِنارَن تازہ یارَن کِیُت
مۆزۆرن ٹھکی ہیتھن ببیہِ شوقہٕ والین دوستارَن کِیُت

بیہن راحتھ کرن دیوہ فرحتاہ واتِکھ دِلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مَنزلَن اندر

اَمان تریشہ ہیتھن آو کرِتھ چھُس سالہِ چاوان تریش
ہھہ لیکھنا دِل جگر شیشہٕلیکھ ژلیکھ پکنک تہٕ ٹھکنک وِش

گھیے جوین کعہ لَن گاہ سربندَن نلکن نلکَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مَنزلَن اندر

گنجیم پاں ژادرن ہندین ربابن سارہ نین تارہ
شہ شود بوزِتھ مَشان عائشہ متین سنطورہ سیتارہ

چھہ سوز ہچو مُستیاہ پاۓدا گرِشھان غمگین دِلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مَنزلَن اندر

سیٹھاہ نرمی تہٕ دلجوٗیی کران چھس خوبروین منز
یِوان چھُس سولن ہیتھ تریش خوش رفتار جوین منز

ژُلان تصویر پموشن بہتھ پوشے ڈٕلَن اندر
یوان چھُم زندگی ہٕنٛد سوز سفرن منٛزلن اندر

بَہ چوونس زندگی ہند مے بہارن سینتھ تھاوُنم لَے
وزان چھم دردہ سوز ژچھے چوان چھس پیالہِ پے درپے

پیام کُل شیٔ حق چھُہ میانین وٕلولن اندر
یوان چھُم زندگی ہٕنٛد سوز سٔفرن منٛزلن اندر[۱]

۶ نومبر ۱۹۴۴ء

---

[۱] اکس بیاضہ منٛز چھُہ یہ مقطع تہٕ درج ؎

ژٕہ نیر آزادہ وُنی وُنی زیادہ آزارن گژھان بورٕوی
سیٹھاہ کمتھ روزہ باقی بوزہ ناوتھ ساتہٕ اَکہ سورٕوی

سرٕن مشکل سیٹھاہ مُشکل چھُہ میانین مُشکلن اندر
یوان چھُم زندگی ہٕنٛد سوز سَفرن منٛزلن اندر

(گنجور)

بهار

مبارک آدنکھ یارن بہارن جلوہٕ ہاوُن ہیوٚت
پھُلےٚ لگےٚ لولہٕ کین پوشَن منوشہٕ باغ چھاوُن ہیوٚت

بہارچ سوٚہ خروش لشکر کران گژھ مارہ کَن اندر
گوٚلاین جنڈٕ دِیت خوشبو ہواون لہرٕ ناوُن ہیوٚت

ہُلمَ برٛی برٛی چھکنی دُردانہٕ ہیٚت اوٚبرن تہٕ بارانَن
جہانَس سأنی عالم آسمانُک تشبہ لاوُن ہیوٚت

گُلَن ہندی کاروانَن، غنچہٕ دِیت باغن بیابانَن
پنُن دامانہٕ سبزارو تہٕ کُڈی کُڈی واش تھاوُن ہیوٚت

اُدرِی وَتھرِنی کران گُلزار مخمل سائبانَن تَل
اُلتَن کیتھ پیالہ ہیتھ پوشو موٚدُر مَس باگراوُن ہیوٚت

زمستانَن ستم کم کم چھ کرِی مژ لولہٕ دیوانَن
گُلالَن سینہٕ مژ راوٕ دتھ یہ جگرُک داغ ہاوُن ہیوٚت

تیلے اوس نیرہ وُن پھاگُن گگلے ٹوُرِن ٹیمبرِ زِلہ ووَن
وِہدُر داوَن پنُن اوقات ناحق رادہ راوُن ہیُت

گُلن منز نیرِہ خوشبوئی کنڈِن ہُند کار بد خوئی
پنِنی کنز نوبہارَن لول سارِن باگراوُن ہیوت

مَنس منز لولہ گرمی چھس نہ شینہچ سینہ صافی کیاہ
بہارَن گاٹہ لین یارَن اَدِ پُول راز باوُن ہیوت

اثر گو کارہ ووہ گنہنن وارہ ہندِن جان نثارِی ہُند
تہمو کمزور ہمسایَن کلس پیٹھ سایہ تراوُن ہیوت

دَپان آزاد بلبل نیرہ چھاوِنہ لولہ باغکی پوشس
گلابو مسِ نوَر چھی رچھی دِلن منز دُپور تھاوُن ہیوت

سونتھ آو

ژؤل وندہ آو بہار صد بار مبارک	پھۄل دُدُ وُنن گلزار	صد بار مبارک

ہا بلبلہ غم ژاو سونتھ آو وہیک ژاو	وۄنہ ژٕ بخت گۄنی بیدار	صد بار مبارک

ناگن کولن آرن بالن وُنن نارن	لۄگ جوش آو سبزار	صد بار مبارک

بُرزُم میہ اُدِر اُدِری بُوزِتھ گیمہٕ شادی	دیدن چھُم از دیدار	صد بار مبارک

وۄنہ لگہٕ ینہٕ مارو ژھوہ گےٚ بندگی ہندر	گےٚ نہندرِ ہیتی بیدار	صد بار مُبارک

یاگام گُل ہیتھ دژاو خوشبوے صُبحک واو	کھنہ بلہٕ کھاڑنہٕ یار	صد بار مُبارک

وۄنہ لگہٕ رنہٕ قدم تُل پھۄل زندگی ہُندگُل	ژٕلی زندگی ہنٛدی خار	صد بار مُبارک

وۄنہ لگہٕ رندہ مارو ژھوہ آے زندگی ہندر	گےٚ نہندرِ ہیتی بیدار	صد بار مُبارک

زُو میون میون وطن دل میون میون وطن	ہیون یار میون غمخوار	صد بار مُبارک

وطنک چھُ یُس ہمدرد مردن رُفتے سے مرد	بیدار دِل ہُشیار	صد بار مُبارک

آیت تھوس تن من از نتہٕ ادہ کرِسن	چھُم لول چھُم لوہ کچار	صد بار مُبارک

کمہٕ حالہٕ یہٕ آزاد شوقس چھُ ہیوان داد	پھیہ لنس دِلکی گلزار	صد بار مُبارک

نداے ہاتفی

اَہرِ سیزہ فلکؔ

(ابتدا میں عنوان " اہر سیزہ فلکؔ " تھا، بعد میں محض غزل۔ شاعر کے نوٹ بکوں میں کئی جگہ یہ غزل درج پائی گئی۔ ہر جگہ کوئی نہ کوئی کمی یا بیشی شعروں میں دیکھی گئی۔ یہاں پر ساری کی ساری غزل درج ہے۔ (گنجوؔ)

لولہٕ شہپاڑہ کُمیٖت بانٛزٕ کرٕ کرن پرٕ زانٛلِ
وِ چھمکھ زال ژٕ یہ کمہ حالہٕ گومتٕ چھےٚ ناٛلِ

سانٛرٕ گیتایہٕ ژٕ کر یا کلام اللّٰہ پرٕ
جان نےٚ چھےٚ ژٕ یہ عمل زان یہ سوٗدا خانٛلی

مندرن خانقاہن ژانٹھلن ہندی عالَم
ڈوٗلہ کےٚ گرٕ ہزٕ نٕ ہمداوٕ لہٕ نشےٚ دل خانٛلِ

یونہٕ زُف مالہ نتہٕ نانٛلی ژٕ تسبیح ترٲوکھ
سوز نےٚ چھےٚ ژٕ یہ دِلس بوزٕ سرف چھی نانٛلی

جہلہ کےٚ پردہ ژٕ ژٕ ٹنٛ وانٛلی یوان کالہٕ پگاہ
رِعلمہٕ کےٚ پردہ ژٕ ٹنٛ وانٛلی یوان ییٚرٕ کانٛلی

چھُس یہ زانان خُدایی تہٕ چھہٕ بوٗڈ درد[1] مرا
بندگی خوٗنِ جگر کھیوٗن چھُہٕ جنابِ عانٛلی

دِل جُدا، جان جُدا، عشق جُدا، عقل جُدا
ژور خونخوار چھہ بے چارہٕ جنونُس نانٛلی

---

[1] ماخوذ از علامہ اقبالؒ ۔ خدائی اہتمام بحر و بر ہے (آزاد)

وٲے تٔس عقلمندس حاًف تٔس دیندارس — مثلِ زنجیر یہِ تقدیر گوٗمت یٔس نالِ

کار کر توٗت پٔنُن چھےٚ یہ جہنم جنّت — یا نہٕ چھُکھ نار تہٕ گلزار جناب عالی

دامہ چوٗن زاہنہٕ پنُن خوٗنِ جگرُ سے مسکین — یُس مِلک دار تہٕ یُس آسہ بنیوٗمت حالی

یتھٕ[1] وَنان دین چھہ دیندار بہتھ غارَن منز

تتھٕ وَنان کُفرُ چھہٕ آزاد تہٕ زانن والی

---

[1] اکس پرٛزس منز چھہٕ یہ شار یتھٕ کنۍ آمُت ادا کرنہٕ ـــ

نفرُ چھا سور مُلن دوٗر ژٔ لن غارَن منز

ٲتھٕ وَنان کُفر چھہ دیندار تہٕ زانن والی

(دگنجو)

آدم گری

مقبولِ[1] ازل عاشق یِیلہِ جلوہ پُنُن ہاوے
اَہرِ یِزہ خنجر نیزہ زَن پوشہِ پُھلے چھاوے

تس فتنہ گرس پُھٹے دِین یکسان گُنہگارئین
شاہی تہ غولامی ہِندی یِم فتنہ سُہ اَتھ زاوے

تس شان شہنشاہی ڈولان چھہ یادَن تَل
وسواس تہ ڈر تس کیاہ سر کیا زہ پتھر تراوے

بینیہ نارہ ترٹَن ہِندی پاکھٹو اُلراوہ کوہِ مَن پالَن
نہ زہ ہر نہ پنبہ تہ شیرن اَتھہ بان مَن پُن کھیاوے

ساکلاب تُسُند اَہرہ یِیلہِ مارہ سُہ پیمہ لہرہ
جالَن تہ فریبن ہِندی کوہسار تہ وسہ راوے

ہیَچھہ ناوِہ لیکھُن تقدیر تقلیر کھیکن والین
مجبور میٖرِ ڈیرَن مو خار بنُن ہاوے

تس دردہ غم لخہ انس صد حیف ہزار افسوس
یِس خام خیالَن پتھ آرام دِلک راوے

تمہ وولہ کھوتہ بہتر زوالنہ غولامی ہِندی
اِستادہ جوان مَردس یُس لول پتھر تراوے

دَرتاو دِلیرن ہُند کیاہ زانہ سُہ بے چارہ
یِس گژ یہ لکان آسُن ہیتھ آسہ کھسِتھ کھراوے

یاہو[2] دہ جلالک نورہ اَمہ بو شہ وَسُن مغرور
نتہ حکم دِہ آزادس یِم نیلے سُہ اتھ زاوے

---

[1] اکِس جایہ چھُ 'مقبولِ ازل' بجایہ 'سیماب جگر' درج۔ (گنجو)

[2] اکِس مسودس منز چھُ یہ شعر یتھہ پاٹھی درج ــــ

میراث چھہ آزادس پرواز تہ آزادی
اَدہ کونہ دلیرن ستی آزاد فضا چھاوے

(گنجو)

ندائے ہاتفی

نێندرِ ہتیٚو گژھ بیدار گژھتہٕ بیدار ہاے ہاے
وائی قافلہٕ منزلس کیاہ ژہٕ کران کیاہ ژٕ پاے

شکھ تہٕ یقین کفر و دین چون خیال چائی زائے
ہند، عرب، روم، چین، چائی قصہٕ چائی نیاے

صُبحکہٕ وکھتہٕ موژہ شونگ کونہٕ یوان چھےٚ ژہٕ ننگ
شیرہٕ یہٕ چون ہنگ تہٕ رنگ چون موٗزوٗر چھا خداے

چھکھ نہ فقط آب و گِل چھےٚ ژٕ دماغ چھےٚ ژٕ دِل
خواجہ ژٕ کھی اَتی نو ماٗلِ سنبالی ماجہ زانے

وُچھتہٕ ژٕ کُس حال گوٚی کیازِ سہس شال گوٚی
واے یہٕ کُس وُہمہ پیٚوی واے دوٚ پئے کمرِ یہٕ داے

چھےٚ نہٕ پنُن دِل ہُشار سوزِ جگر لولہٕ نار
پیالہ برٚان بالہٕ یار چھکھ ژہٕ کران ہاے ہاے

چون عیال کیاہ کران فاقہٕ وَتَن پیٹھ مران
چون جکھٕن راوہٕ ران چانٕی ژھمہ پہٕ پتہٕ چانٕی ماے

یا ژہٕ نمان خدمتس یا ژہٕ برمان دولتس
مارکران غارتس حاٗف افسوس وائے وائے

نیر بُنِتھ شیرِ مرد ھاوُ پنُن دِل تہٕ درد
بوز سپھٕطاہِی مال بیہٕ تُسند ناٗگراے

لولہٕ بہار چھاوہٕ نکھ سوزِ جگر ہاوہٕ نکھ
یام ژہٕ مُشراوہٕ نکھ نازو ادا ژھاے گژاے

چانہٕ دِلکی وَلولہٕ اُسی تُلان زلزلہ
مشوٗنی ژیٕہ پِوان کرتلہٕ توتہٕ تہٕ فوران واے

اُسس ییمَن دردِلَن سوز تہٕ گرمی دِلَن
تِم چھہ وُچھان مسولَن نازواداژھاے گژاے

دژاو ژہٕتھر سونتھ آو بلبلہ غم غموہیہ ژراو
سوزِ دِلاہ بوزہٕ ناو تازہ لکےٗ ساز واے

بگبگہ غم غوصہ تڑاو سوز دلاہ بوزہ ناو
بوزگے نے آزاد آو تازہ سے لئے ساز دا سے

یکم اگست ۱۹۴۳ء

وُل تہٕ گاٹہٕ جار

آو گُلن ہُند بہار آو دِلن ہُند بہار
گُل تہٕ گے بے اختیار دل تہٕ گے بے اختیار

گُل کران دیوانگی دِل کران دیوانگی
گُل تہٕ ژھٹان لولہٕ نار دِل تہٕ ژھٹان لولہٕ نار

باغِ نسیمُک فِضا باغِ نشاطُک ہوا
سوٗ گہ کھوتہٕ خوشگوار عطرٕ کھوتہٕ مُشکدار

جل تہٕ قُمرِ پوشہٕ وُل اَسی گژھتہٕ دل مُلول
آکھ ہنُن بالہٕ یار کونہٕ کرِن جان نثار

چاو کران خوش ہوا داو کران آو کیاہ
آرٕ وُلو ژوٹ حجاب ییمبرزلن کھوت خمار

گوش نتاوِتھ ہوش روز آرہ کنیو وارٕ بوز
سوز ہیتھ آیہٕ گلعذار ساز ہیتھ آیہٕ جانوار

آرہ کتین گارٕ نے ترِشہٕ ہتین ژھارٕ نے
آرٕ پوان بار بار ناگ وزان بیشمار

نیرِ بہار چھاونے سوزِ جگر ہاونے
بہہ مہ ژہٕ یاگرا ونے پان پنُن وقتِ کار

اَز چھہ ژلان لولہٕ شرٕ نیرِ نیبرٕ سا اگر کرٕ
از چھُ جنونُس اندر ہوش حواس گگٹہٕ جار

پوشہٕ گُلین ہُند جُنون چھُ چھت گُشہ ان گرم خون
عقلِ دِیان وُچھ بہار عشق وَنان بن بہار

عقلِ دِیان ہیتھ کمند عشق ژٹان قائدٕ و بند
عقلِ دِیان پرار پرار عشق دِیان لار لار

عقلِ دِیان بندگی عشق وَنان زندگی
عقلِ دِیان موہرٕ دیار عشق ونان یار یار

عقل[۳]

بخت تہِ میراث میٚون تخت تہِ میراث میٚون

عشق

بخت تہِ بے اعتبار تخت تہِ بے اعتبار

عقل

بخت کران راج تاج تخت ہیوان جزیہ باج

عشق

بأزی کران بأزی گار   بأزی کران بأزی گار

عقل

بخت کران سرفراز تخت چھہ عزت تہِ ناز

عشق

بخت تہ ناپائیدار تخت تہ ناپائیدار

عقل

ڈاڈھالئی، دفترن، خانقاہن، مندرن

ول بران گاڑلی، دور کران گاڑہ جار

عشق

یَس نہ وفایس نہ درد، روے سفید خُون سرد

دَردہ نَیے منز سہ مرد دانہ کرُن سنگسار

عقل

یار رفیق دوست میٲنی دِراے وُپھان آسمان

فرشِ زمین کور تمو عرشہ کھوتہ شاندار

عشق

مِیون مُدا چھے گنبر چون مُدا سیم و زر

مِیون مُدا لولہٕ نار چون مُدا شورہٕ نار

عقل

عقل لبان مرتبہ جاہ و حشم دبدبہ

عقلہٕ ہُندُے منصبہ عِلم تہٕ عملک بہار

عشق

زیادہ بنان عقلمند زیادہ ہیچھان ژھل تہٕ فند

وارہٕ کران تیز دند زن چھہٕ شکارٕ جانہٕ وار

عقل

عقل تہٕ سرمایہ یَس عاَش تہٕ آرام تَس

ژھوَہ چھُہ دِوان عالمَس تَس چھُہ ہوُے پوہ تہٕ ہار

عشق

سُہ چھُہ ویٹھان تہٕ ہمہ نہٕ ژول سونتھہ ہرُد ریتہٕ کول

پانہٕ ییر ہک خانہ مول کارٕ وُہ گَن دِ پوہ دار

عقل

عشق چھُم اَندرم حُباب محفِ ہوسِ اضطراب عقل سیٹھاہ رنج گار گنج تہٕ لبان بے شمار

عشق

وۄن بہ دِوان چھُس زۄہ ہارٕی گامہٕ شہر لارٕی لارٕی

خوٗنِ غریب ہارٕی ہارٕی گنج لبان رنج گار

عقل

عشق چھُہ حُسنس فِدا، حُسن کتھا اکھ جُدا

عاشقیَن ہُند مُدا عائش، ارام، لوٕکہ چار

عشق

عشق جوان تازہ دم زیادہ دوہ ہیے زانہہ نہ کم

دِل تہٕ دِماغ نو بہار، پوشہٕ پھلے، لولہٕ نار

عقل

دورِ فلک عقلہٕ کوٚر، ہوشہٕ اَنہٕ گژھِ تہٕ زٕری

کیتھ سپنہٕ دیدہ ور، خار گژھتھ نابکار

عشق

عقلِ نہٕ ہِنٛز ہ کیاہ چھُہ سوٗد، یس نہٕ اُچھن آب رُٗو

شرم تہٕ ہِنٛز آبروٗ، حاف تُسند گاہٕ جار

عقل

عشق جنوٗن بے ادب زانہِ کتے رب تہٕ سب

کٔژانہِ قبیلک لقب، مانہِ تُسہ یس دِل ہُشار

عشق

کٔژانہِ قبیلک پہٕ زنیاے یس نہٕ اندان تس نہٕ پاے

یُس چھُہ غریبن خوداے تُسہ نہٕ امیرس بکار

عقل

دھرم تہٕ اسلام کیا وسے تہٕ الہام کیشاہ

عشق

دھرم تہٕ میوٗنے بہار، دین تہٕ میوٗنے بہار

عقل

ہیٚنٛد تہٕ مُسلمان کیاہ، کعبہ تہٕ بُت خانہ کیاہ

عشق

چھون ہجر، چھون کار، چھون ژھوٗرُے زاوی جار

عقل

عرش، خُدا، لامکان، کیاہ چھُ مُدا، کتھ وَنان

عشق

رمیوٗ ٹھ خیالاہ، پرٛژھاہ، تنگ دِلن ہُند قرار

عقل

وَتھ چھَ کُنی، پَتھ چھُ کیاہ، زندگیٔ ہُند مُداہ

عشق

لول، گُنہٕ، درد دِل، پان پنُن کاروبار

عقل

کیاہ چھُ گُنہٕ، کیاہ یقین، کَتھ چھِ وَنان دھرم دین

عشق

پان پنُن پزِ زنِتھ، بیا کھۄ تہٕ ہیٚیُن در شُمار

عقل

پھٹہٕ چھہٕ کران وجے ناد، ٹُورز کمو کتہٕ آو

عشق

یہٕ چھُہ سیٹھاہ زاؤی جار، صاف وَنٕ چھُم نہٕ وار

عقل

عقل چھہٕ سنگرن کھنان، پکہٕ ژٕ ژٕمن پرٲنان
ساسہٕ کرٕ ژوہے شیٚچھ اَنان، وَن نتہٕ چھُم ما انتظار

عشق

سادہٕ ٹُلکن ڈٲلی ڈٲلی، بعہٕ چھہٕ ہتین گٲلی گٲلی
عاشہٕ ہتین کاروبار، عارہٕ کتین لوٗٹ مار

عقل

عقل چھہٕ بیدار یاہ، عقل چھہٕ ہُشیار یاہ
عشق چھہٕ بیمار یاہ، یتھ نہٕ علاجس نہٕ وار

عشق

تَس چھِ وَنان دل ہُشار، کرِہ بێیِن یُس بێدار
ساوِہ بێیَن یُس بێدار، تَس چھِ وَنان جود گار

عقل

عقل چھِ نُورٕچ علمَ، عقل چھَ لوح وقلم
زان پِہ عُلمُک بہار، عقلہِ ہِندُے زاوِجار

عشق

کیاہ چھُ خطا عالِمَن، کیشاہ چھُ خطا ظالِمَن
علم تِہ گوَ بے شمارٕ، ظُلم تِہ گوَ بے شمار

عقل

عقل کران زندہ دین ژوٗر چھ کران دوٗر یقین
لول، محبت، زمین، عقلہِ دوٗپُھ کاشکار

عشق

عشق سراپا یقین، عشق تہٕ مذہب تہٕ دین
عقلہِ دوٗپُھ گرٕ تہٕ زِین لولہِ جنُون شاہسوار

عقل

گاٹلیوٕی لوٗب خوٕداہ، زندگیُ ہمند مُدا
پوٗز چھُ پتوٗ کُن خوٕدائے سُے چھُ رفیق سُے چھُ یار

عشق

مَنْ عَرَفَ ییٚیمہٕ نہ سوٗرسہرٕ وبڈار ییٚیمہٕ نتہٕ بوٗر
نیٚبرٕ بوٗرت اَندرٕ ژھوٗلُ مُشکہ رفۍ ستۍ پوشہ وار

عقل

وُچھتہٕ ژوٗ پاٗرٕ شہرٕ گام، عقلہٕ ہندُ سے انتظام
آسے بہٕ رجا بہ دام وُچھٕ وُسنے حبابہٕ وار

عشق

عقلہٕ تہٕ قوٗنن ژاو، دردٕ نیے ہٕردٕ واو
یُس چھُ وٗنان پوٗز تہٕ صاف تَس چھِ کران سنگسار

عقل

چنگ و رباب ہیتھ فقیر، مست شرابگے امیر

عشق

ہوشہٕ تیٚلے ڈٲلی ہُشیار فضلہٕ خمہ دا دوٕنی بکار

عقل

کیاہ چھُ حضوٗر کیاہ چھُ غائب صاف وَنن کینہہ نہٕ عائب

عشق

گور ملہٕ تہٕ پیر صاب ، خام طمع پوٚختہ کار

عقل

ساٗدہٕ منوش کأشری کوٚنہٕ کران افسری

وُچھتہٕ یہنٛز ابتری وُچھتہٕ یہنٛد کاروبار

عشق

یَس نہ موٚزوٗری محنتَس ، ڈٕنجہ بہان دل نہٕ تَس

مَنگہٕ سُہ کیٛاہ دولتَس ، یَس نہٕ بنن یختیار

عقل

کیازِ یہندی دِل وشہ دأسی ، نألی گمژ ہوسہ پھأسی

اوس دوہا ییم تہٕ أسی اہلِ قلم ، تاجدار

عشق

سۄہ چھُم کرُتھ ہانکلاہ، دۄر پیتوٚمت جنگلاہ

ژٕلہِ ژٕہ پأرِی ولولہٕ، بێیلہِ گژھِہ زورداره

عقل

سۄد پنُن ژھأرِی ژھأرِی، کانٛہہ نہٕ دِوان کأنٛسہِ وأرِی

خانہٕ خرأبی ژٕہ پأرِی کانٛہہ نہٕ گھرس خانہٕ دار

عشق

زانہٕ پیہِ سبے گانہٕ کیٛاہ، خانہٕ تہٕ وأرانہٕ کیٛاہ

یِم نہٕ سرن خانہٕ زانٛہہ تِم چھِہ گھرس خانہٕ دار

عقل

آسےٚ ژٕلان گرہٕ زتہٕ جوش واے تقوان کانٛہہ نہ گوش

یِم نہ کران پاگٕہ ہوش تِم چھہ پہندی غم گسار

عشق

تِم تہٕ کران بول بوش یِم تہٕ کران بول بوش

یِم چھِہ تہندی جانہ وار تِم چھِہ یہندی جانہ وار

عقل

آسے اَنکھ ژھأری ژھأری جان زبر ژأری ژأری

یِم نہ کران کانٛہہ وِیژار تِم چھِہ یہندی دوست دار

عشق

شوٗبہٕ تِمَن نفکٕر مَتیٖن عاشٕش آرام کھیٖن تہٕ چیٖن

دوٗر نہٕ اگر آسہٕ پڑون نونتہٕ ونوس ژرانہ وار

عقل

کوٚنہٕ پٔنُن سٕنز کران پانہٕ پٔنُن ٹٔشنہ بران
دٔکھت پٔنُن رادٕر ران کُس چھہ یِیہُنٛد ذمہ وار

عشق

گوٚشس رٔٹھتھ باغوان ، تارِہ گمِتھ نوجوان
وارِہ تِہمے گٔلی دِوان یِم نہ سَرَن گُل تہٕ خار

عقل

یس نہٕ پٔنُن دِل دِماغ ، تس نہٕ بہار تَس نہٕ باغ
مٔسے چھُہ غوٚلام تس چھُہ داغ سٕے چھُہ غریب تس نہٕ ہار

عشق

از چھُہ اَیِنز دورِہ دور ، پٔتوٚز چھُہ تُلان گٔریز تہٕ شور
اہلِ غرض اٮ۪نز یُور کٔرِہ پٔنز َس لارِہ لار

عقل

سوزِ جگر آسہِ یس خوف نہٕ ڈٕر کیاہ چھُہ تَس
ڈٕر چھُہ کھوان بُوالہوس سر چھُہ دِوان پُختہ کار

عشق

آسہِ دوہا عنقریب دِیدہٕ وُچھن خوش نصیب
نیرِہ یہِ خونِ غریب جوشس دِوان آشکار
دوہ یتھ یہِ طوفان زَن تراوِہ پَتھر ظالمَن
پھیرِہ کوہن جنگلن، نیرِہ کران لورہٕ پار
روزِہ جنوٗنچی کھفا پوشِہ دُنی دولتھا
رُود کتے سُود خار، روزِہ یہِ سرمایہ دار ؟

عقل

داره کنن گوَ نہ زانہہ، سوزِ دِلک آلواہ
سوٗت چھُ یہِ لولک صدا ڈول وزان بے شمار

عشق

سوٗن مُلکھ سَرتَل آنان، بازٕرَن اندر کھنان
نازٕہ پری چھابنان، سازٕ کرِتھ مازٕ ہار

عقل

کیاہ چھ یہنٛز شاعری، کتھ چھ وَنان دِلبری

عشق

بٲزی تہٕ جودوگری میٖوٕہٕ مرِتھ کرِیوٕ بار

عقل

کیٛنہہ مہ وَن شاعرَن، کنہٕ مہ لاسے بوٚمبرن
یِم چھہ بجٕھان دِلبرن کیٛنہہ تہٕ وِچھان وقتٕ کار

عشق

شار چھہٕ پیغمبری، شاد چھہٕ آدم گری
ساز و سرود، کافری، کُفر چھہٕ مستیٖ خمار

●

زِیُوٹھ سفر زندگی، بارِ گران بندگی
واتہِ شہ اَتھ مَنٛزِ لَس تُرٛوو پَھٹرِ یٖمہ یہ بار (۱۹۴۰ء)

فٹ نوٹ ۱ ؎ یہ نظم پہلے ۱۹۴۰ء میں لکھی گئی۔ جنوری ۱۹۴۱ء میں "سونٛگا"

میں "سازِ خاموش" کے عنوان سے جزواً شایع ہوئی۔ پھر دسمبر ۱۹۴۲ء میں کسی قدر اضافہ کے ساتھ "ہمدرد" میں شایع ہوئی۔ یہاں مفصل طور پر نظم درج ہے۔ آزادؔ نے اس نظم کا نام "مناظرہ عقل و عشق" بھی رکھا تھا۔ (گنجو)

سے۲ اس نظم کی ابتداء 'آمدِ بہار' کے مناظرات سے شروع ہوتی ہے پھر 'گریز' اور پھر 'آمدم بر سرِ مطلب'، وہی تکنیک ہے جو پہلے زمانوں میں قصیدوں میں برتا جاتا تھا۔ (گنجو)

سے۳ نظم میں کئی ایک مسائل کو چھیڑا گیا ہے۔ آزادؔ نے کما حقہ اپنی عقیدت کے مطابق سوالوں کا جواب پیش کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان جوابات سے سب پڑھنے والے مطمئن نہ ہوں اور متفق نہ ہوں۔ لیکن مسٔلے پیچیدہ ہیں۔ اور اپنی اپنی رائے پیش کرنے کا حق سب کو ہے اور آزادؔ کو بھی ہے۔ (گنجو)

سے۴ نظم کا آخری حصہ کشمیر اور کشمیریوں کی اُس حالت سے متعلق ہے جو کہ شخصی حکومت کے دوران وادی میں چھائی ہوئی تھی۔ اور جس میں غیر ملکی حاکم یہاں آکر مطلق العنان بادشاہ کے زیرِ سایہ بے بس کشمیریوں پر حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

بے خودی

ہا زانہ وڑنیو تڑاو خودی زان خوداٸی نقدیر پٹن پھے ڑیہ غولاٸی تڑ گداٸی

مُشراوپٹن پان کرُن یادسہ دلدار تس تام پُھرملہ ڑار محبت تڑ جُداٸی

مختار سہ پانئے تڑ ڑہ مجبوُر کرکھ کیاہ بے چارہ ڑہ کیاہ لیکھہ صبرہ وراٸی

تس یارہ نہ شبزہ ویرہ ڈھنڈ لھ کوہ تڑ بیابان
مجنونہ سنِدی پاٸھٹھو نیر کران خانہ گداٸی

خودی

ہا بندہ ڑیہ شوبی نہ غولاٸی تڑ گداٸی
سرمایہ داری فتنہ تڑ فریب چھا یہ خوداٸی

کرو بولبوشا پوشہ وڑنین پوشہ لھترن پیھ
ہا رنگہ بلبلہ رنگہ ولن پھے نہ بقاٸی

چھے پانہٕ پکن کنڈی ژ یہ ہتاوِتھ پانہٕ وۆوِتھ کیتہٕ
تقدیر ازل، سعہ رگ جہنم تہٕ خہ دأیی

منصورہٕ سندی پأٹھی پایہ بڈیو زان پنُن پان
مجنون اوس دیوانہٕ کرُن خانہٕ گدأیی

شہمارہٕ سندی پأٹھی حُسنہٕ گنجس نال وٚلِتھ روز
کیا دزوے بران پیالہ کران جان فدأیی

یَس یِتھ ژہٕ مران، لول بران گولمت چھے پان
ماران تمس پایہ بڈس حیأنی جُدأیی

یِم تازہٕ شمع سزہٕ نہ چشمن سوزن در دِل
یِم ناز رنگین پوشہ چمن مُشکہٕ ورأیی

آزادہٕ! پنزی پأٹھی واتہٕ مارن وعدہ فراموش
سُتہٕ کونہٕ پاوان یاد پننُ وعدہ وفأیی

●

سُبھاش چندر بوس فلسفی

سنگرمالہ منز چھُ عنوان "بہادُر" درج - آزاد اوس نیتاجی سُبھاش چندر بوسُن بڑُہ مداح - لیکن بوسنہٕ سُند یہ خیال کہ جاپانین ہندہ مدتہٕ سیتی کیا ہیکہ ہا ہندوستان آزاد سپدِتھ، اوس نہ صرف غلط بلکہٕ نوقصان دہ قرار دِوان - (گنجوٗ)

چھُہ توشان پوشہٕ موٗت بُلبُل تہٕ بولان گُلشنَس اندر
دلاور شیر تہٕ شوٗبن یِتھ اندر دَنَس اندر

چھہ فولادس شُبان صیقل بنان چھا سَرتلے کرتَل
سوٗنس تہٕ موختہٕ مالَن معول ہُٹس تَل یاکنَن اندر

گراٹھ گرداب گژھہ پانس اَنان اَدہٕ گیوٗر طوٗفانس
شرف ییٚس صاحب خانَس، تہٕ سے چھا پرزنَن اندر

بیٚدردس لول موباگر تہمَن ہُند قول خارس شر
سرف لاگژھہ اژُن بہتر یمَن وُترے گنَن اندر

یِہ اَز لُکھ وولہِ دیواناہ چھہٕ آسان تیز طوٗفاناہ
پِکان محشر تُلان شَہرن ہتہٕ گامَن پرگنَن اندر

خیالَن ہُنزِ بُلندی چھاہ پیان کمر ورلفظَن مٗنز
چھہٕ ژٗونٔتھ مِیتہٕ لال ناداناہ بَران آمین پٔتَن اندر

ڈران نُس بندہ پوز وَنِہ فس ہٹَوِنی زنّاریَتِہ تسبیح
چھہٕ ہیراہ پیر صاًبن سیتہٕ برٛہمَن برٛہمنَن اندر

چھُنہٕ رنداہ بندٕ آزآدانہٕ کانٛہہ مجنون نہٕ کانٛہہ فرہاد
کران یارانہٕ یارَن سیتہٕ دُشمنن دُشمنن اندر

ل جاپان کی امداد سے ہندوستان کو انگریزوں سے چھٹکارا دلانے کے
فلسفے کی طرف اشارہ ہے۔ (گنجو)

مہاتما گاندھی ـــــ شاعر

ایک کارخانہ میں مزدوروں کے ہڑتال کے سلسلے میں گولی چلی تھی ہڑتال کو غیر قانونی جتلایا گیا تھا۔ اس ضمن میں مہاتما گاندھی کی قانون کی حمایت آزادؔ کو پسند نہ آئی تھی۔ (گنجو)

وُچھان یُس جلوہ پوشن ہُند چھُ بلبُل نو بہارس منز
دَپان سُے جلوہِ منصورس دِتکھ نارس تہٕ دارَس منز

غنیمت کونہٕ چھکھ بوزان ہا دیوانہ پننہٕ نُے سوز
بنان لولُس چھُ شورہ تہٕ گولہٕ ظالِم گاٹہٕ جارس منز

فریبہ ہستی چھا روزان دردُک سوز یَرَدَن تل
سَتَن سَدرَن ترٕٹھ بارُودِتُن شورس تہٕ نارس منز

تتے اِنسانیتھ کُنہٕ اُسس ووہ فی رُودسنہٕ کینہہ باقی
گوڈُنی اَس وارہٕ گاٹہٕ خرچ پہٕ اُنس گریٹ وارس منز

ستمگر ناخوداین ہنٛز خوداۓپی ہاوِہ کم کم رنگ
وُچھین والین چھہٕ پۄسان چشمہ رُوزِتھ انتظارس منٛز

جہانَس ترٛاوِہ نُورانہ گرٛھن اَدِہ حوٗرِہ دیوانہ
رَتھِتھے نُندِہ بوٗن اَفتاب چھہٕ رُوزِتھ یَتھ غُبارس منٛز

بہارس پوشہٕ گۄڈ توسمَن وَنِکہٕ رائیل بہِتھ گوشن
یِتھی آسان ماگس منٛز تِتھی آسان ہارسس منٛز

موٗزورس خوٗن ہارن وقتہ روزان ژھایہ قونُنَس
وُچھم انسانیت وۄنی پیشہٕ ہَن سرمایہ دارسس منٛز

شکوۂ ابلیس

بحضور باری تعالیٰ

عرض میٚہ اُسمنٛز بیوفائی وَنے بو اَز گوتٕنے زمانا

ژٕ بے خبر پٲٹھی تٔمبر میٚہ لٲیتھ گوٚژھ تہٕ حیلا کوٚرتھ بہانا

میٚہ اُس کتھو منزٕ کنٛڑ زٕ بدل کٔتھ نکار کرِنس دٕرٕ ژھتہٕ نہ فرصت

منیٚتے خوٗدی ہُنٛد جزا چھُ لعنتھ تہٕ چھا خُدٲیی یہ گوٚ طُفانا

یہ جلد بٲزی چھِ کارِ شیطان ژٕ یِہ کیاہ وَنے چھکھ رحیم رحمان

کتھن لگان لگہ ذلیل گرٛژھان لگہ ژٕ نے عیالاہ خاندانا

میٚہ چانہٕ شانُک لحاظ ماران نہ چھُس بہٕ کھوژان نہ چھُس بہٕ نقاران

بہٕ چھُس تہٕ زانان ژٕ یِہ چھے خُدٲیی ژٕ یِہ چھے زمیناہ تہٕ آسمانا

جلال چۆنے میٚہ اوس اُچھن تل بہٕ تراوہ ہا سرٛ نٕیس کھوٚن تل

سوٚنس گیٚیم ہوٗلہٕ چانہٕ سرٛتل نتہٕ میٚہ ہٲوِکُس حکیم دانا

میٚہ ہیٚچھی خوٗدی تہٕ میٚہ وُچھی خُدٲیی میٚہ سوٚر دوہے شانِ کبریائی

میٚہ چھا خبر دِیُن ژٕ یِہ نش چھُ آسان تہٕ بُزدلی ہُنٛد تہٕ امتحانا

میہ اوس لولُک جلال ہاوُن میہ اوس سوزُک کمال ہاوُن
میہ اوس دردُک بہار چھاوُن تِکیٲزِ میہ تہٕ اوس پنُن گُمانا

بہٕ وارہ اوسُس اَوارہ کوٚرتھَس بہٕ یوٗت رُسوا نہٕ خار کوٚرتھَس
گوڈٕنی بہٕ کَمہِ تاٲنی خُمارٕ پوٚرتھَس اَدہ بہٕ زوٚنتھَس محض ازانا

تھوٚوتھ میہ لَلہِ وُن یہِ خارٕ خاراہ بہٕ وارٕ ژھیٹہٕ ہا دِلُک بُخارا
بہٕ لال اٲسِتھ توٚوُس نہٕ ہارا میہ رِندٕ پانَس لگان چھُ تانا

بناوِنی اٲسی پنُنی خُدٲیی دوٚپتھ میہ کَرٕ تھَم ژٕ بیوفٲیی
ژٕ یِتھ نہٕ کُنہِ جاینی ہِش خُدٲیی اَدہ بہٕ مُژراوہ ہا زبانا
ژٕ نِش چھُ سے رُت ژٕ نِش چھُ سے جان چھُ اٲچھو وُچھتھ یَس کَران تماشا
شہٕ گوَرذِلِ یُس وَنان تہٕ زانان شہٕ گو شریعت یَس رَنجِ نہٕ زانا

کنِن تہٕ نیرِ ژن بہٕ دارٕ سینس پیٚیم نہٕ زانتہٕ ژکہ گژھِم نہٕ کینہہ
نمن پیٚیس کُن میہ نِش پیٚیی ہن ژٕہ کَرتہٕ اَمہِ کھوتہٕ لانہٕ تانا

سنگُن تہٕ زانُن میہ آسہِ ہانے ژٕہ کیٛا میہ باقی تھوٚوُتھ ہے ہے
اِکِس کیتھے بیٛہٕ تیار کوٚرتھَم نوٚوُے ترانہٕ نوٚوُے فسانا

نہ مورتھس نہ ژھیتہ کوزُتھ میون تہٕ نار نٕے کانٛہ ہند تھویو ہتھس
بہ پان پانٕے سنبھالہ ہانٕے گُنٕے تھویو تھم نہ کانٛہہ ٹھکانا

میہ کیاہ ونیو تہٕ ژٕہ کیاہ تہٕ بوزُتھ شکر میہ ورتو زہر ژٕہ سوزُتھ
اکٕے سبق دِتھ زمانہ سیزرُک بنوو تھٕن بوڈ قصائی وانا

یہ شوٗبہے دُشمنس کرٕن تی میہ کرٕ زہ ہے یوٗد چھُسے بد دُشمن
نہ آسی فتنے نہ آسی تنازٕے نہ روزٕہ ہے کُفرہ کٕے نشانا

لوٗدُتھ جہنم برٕن سہ اوسُے یہ فتنہ برپا کرٕن ژٕہ اوسُے
مرٕن چھُہ تُو کُن ژٕہ ما مرٕن چھُے نہ دیُن حساباہ نہ دیُن بیانا

مرٕن تہٕ زیوٗن کیٖت بیچارٕہ آدم ژٕہ اندٕہ رٕوزتھ وُچھان تماشاہ
نہ زاکھ کانٛسے نہ زوسے کانٛہ شاہانہ چھُے قبیلا،، نہ خانمانا

بوزُتھ سہ آتش میہ سینس اندر اُتے رٕمن منز میہ کھٕن سمندر
اُتے دزِتھ یہن کنٕے تہٕ سنگر بیچارہ آدم چھُہ سنجہ دانا

رَبے تہٕ آبس کران چھکھ رنگہ دپان چھُہس وونی کرٕن میہ جنگ سیتو
کُنہ مُہس مقابل اَنان نٕوزٕہ چھُہن تہٕ کمہ شیشہ خانا

ژٕہ ہیُوٗ ہٕہ کانٛہہ ھا ہتھ تہٕ ہانٛژِل ژٕہ ہیُوٗ نہٕ کانٛہہ لاوٗ بالیٖ تہٕ ڈاشِل
پنُن مُدا چھکھ کڈان کرِتھ ژھل ہیٚس غریبس کران وکانا۔

جہنمس منٛز چھےٚ ییرٕ گرمی قیامتس منٛز چھےٚ ییرٕ سختی
ییتھی ییتھی روبرٕ دابٕ وُنی وُنی دوٗہے چلہٕ وُتھ یہٕ کاروانا
یہٕ گاہ ثویت چھُھن پرٕتس ییتھ دبارٕ کرٕی کرٕی ژٕہ گا براوان
دِلاسہٕ دِتھ حوصلہ بڑاوِتھ ییوان سنبالُن چھےٚ ناتوانا۔

نُوی تگن واٴلی نوی شیتھ ہیتھ دوٗہے ییوان چھی ژٕہ یورٕ سوزنی
اگر مےٚ اکرٕسی پنُن ژٕہ وُنی ہکھ زمانہ مُنگہ ناوہٕ من بہٕ آنا
یہٕ دردِ سر چھکھ ہیٚوان پانس مےٚ ماکران چھک ژھوٗرے مدارا
خودا سٕے اسِتھ موشٹھے نہ کینہہ مےٚ تہٕ چھُ اُرٕ خرزُواہ تہٕ جانا۔

چھُھسے وُنان یورہٕ یُرزتہٕ سیٖز کتھ چھُہم کران اورہ کفر ولعنت
یہٕ ماسہٕ زرگوٗ یہٕ گوٗ عدا وتھ ییژھی خوداٴیی بہٕ زانہہ تہٕ مانا
گژھیکان چھُم منٛز دِلس حُبا باہ تِھتھےٚ کرٕے یادہٕ انقلابا
نہ روزہٕ پردہ نہ کانٛہہ حجابا نہ روزہٕ عرشا نہ لامکانا۔

اُران ژٕہ لۄدمُت سٕے تے کھتھو سیتر لدان ژٕہ لرمُت سٕے تہٕ کھتھو سیتو
نہٕ چھے مۄزورن مۄزوری چکاونی نہٕ چھے سجاون پۄ کارخانا

انُول سودا کنان بہتھ خوش اڈین گژھان عش اڈین گژھان کھش
نہٕ فکر موٗلچ نہٕ مُژ پۄ ہُند غم دُکان زن پچھے کرایہ وانا

اکھاہ چھہٕ تخت بہتھ شہانا ژرہتھ جواہر بُرہتھ خزانہ
چھہٕ بیا کھ پھیران وانہ وانہ بنان بہچھن سُہ تہِمس نہٕ بانا

ژران اکھاہ سون چھُ پننہ جامن ہیس نہٕ زانھہ ان بنان شامن
وُچھم تہمے زیادہ پاک دامن ژٕہ فش تمن کیت نہٕ آب و دانا

مُصیبتس منز وُچھم تہمے لُوک ژٕہ یاد ہردم یمن یمن چھُک
کرن تہٕ کیاہ وونی وسیلہ یم نے اُنن مزاراہ تہٕ آستانا

ژٕہ یادٕہ کوز تھن تھیکتھ پۄ آدم ادٕہ بنوُتھ پۄ سورعالم
تسندٕ عائشہ تہٕ آرامہ باپتھ تھوُوتھ سجاوتھ پۄ گلستانا

دوُپت کریم بندگی عبادت عطا ژٕہ کرتھس پننہ خلافت
دوہے دپیو تھک کرن محبت یموٗ پۄ کوز، وَن تہٕ زانہہ بہ زانا

بزان پۄ سرمایہ دار ڈیوٗ تھم ہبگر غریبن تہٕ بے کسن ہُند
مہ چانہٕ امہٕ عظمتک قسم چھُم تتے منگان چھس بہٕ تتے امانا

ژٕ تہٕ امیرن ہُندٕ سے امیراہ حیا گژھان چھُم وُنِتھ ہیکہٕ کیاہ
امیر ڈیٖٹھم غریب مازس دوہے بسناوان وازہ وانا

ژےٚ پاٚدہ کٔرِ تھک برادری کِتہِ محبتس کِتہِ بہاٚدری رٕکِتہ
میہ وُچھِم غنہٕ لاٚمی تہٕ افسری رٕکِتہ برادری ہُندٕ نہ اکھ نِشانا

ژےٚ سوٗزِ تھک رہنما تہٕ رہبر تمو یوٚ ژھک خاٗر ہیمو کوٗر کھشر
یہٕ چوٚن دُنیا میہٕ نِشس سراسر چھُہ نا بکارن ہُندٕ سے مکانا

چھِ کینہہ زٕنی تم ہمٔن ہیمٔن بیہٕ ڈ دوہے بلاشک تھکِن ژےٚ شوٗبی
غنیمتھے آسی تم بہودٕر غنیمتھے اوس تہُند زمانا

بہودرن سیتی لڈان اوس شراہ تہٕ واشا کڈان اوس
چھُ بُزدِلن سیتی کرٕ ان حماقت تہٕ زانہٕ دِلدار پہلوانا

دٔریان چھُس تم دِلیر کوٗت سگے موٗ ژیمہ یوہ ژھ لاٚوی شیر کوٗت گگے
نٔوِس زمانس تھوان یم آسی تیار کٔری کٔری نوٚ وسے جہانا

نہ رُود دٔریا یاد نہ رُود سمندر میہ رُود باقی یہ لولہ سکے زر
اُمی ہاہ ہیز وانہٕ چھُس بہٕ دوٚدمُت کُنے گُنے ووُن کران شرانا

بجایہٕ خوددیم سینٹاہ چھہ قابل کمر کُسِتھہ چھم یوان مقابل
اشارہ اکہ چھکٹ استخوانس نکھہ تہٕ روزان استخوانا

اعوذ باللہ پران پران یم کران رندی تہ وعظ خانی
کران ییلہ چھس بہ آزمائش دران نہ رندا نہ وعظ خانا

اگر پیمن آسہ ہی نہ کھوژ امید جنت تہ خوف دوزخ
چھسے بہ دعوی کرتھ ونان از ژہ سجدہ کرہ ہی نہ اکھ جوانا

یہ چون آدم یہ چون عاقل یُتھے چھہ نادان یُتھے چھہ جاہل
گوناہ تہ غفلت کران پانہ مہ کُن چھہ لاگتھ کھوان ترانا

دپان ابلیسنی بہ ڈولس تمی لعینن بہ ناوہ دولس
امی فریبن بہ زیادہ زولس چھنا عجائب یہ داستانا

مہ کیا خطا کھوت چھہ زن دوان ژھرٹ شکار تقدیر کی وتن پیٹھ
برتھ یہ تیراہ ازلتھ کھوان چھم مہ بر ونٹھ کن پانہ رژھ کمانا

چھہ چانہ کنہ رک تنازعہ تراوان ینن کنہ لول راوہ راوان
ژھرین کتھن خارہ بانزین پیٹھ لگان چھک وارہ ماژ مانا

بہ چھس غوطن منز گژھان ہردم جہنمی کم تہ جنتی کم
ونان چھہ جنت بران چھہ جہنم کران غو شیا تہ شاگردیانا

یُہُنٛد یہِ کرِ توٗت وُچھت گٔیہِ چھُم اُکھُن یِوان گاہ یِوان عبرت
پیٚھٕنی چھُ گُل تہٕ تھِنی چھ بُلبُل نٕہنتھِ چھُ باغساہ تہٕ باغوانا

گُہنڈِ پٔران تہٕ ہیچھان زیادہ تھِنی غرضمند بنان زیادہ
اکِس اَکِس بے ہراس مردس دوہ ہے دوہ ہے گژھ بنُن خزانا

چھ شالہ یندر پاٹھی زٕہ ژھالہِ مأرتھ وچھان یتہ کنٔ بیہان تہٕ ژٕور بے
وَنان دِنیس چھ کفر کُفرس وَنان دینٕک مۆدُر ترانا

چھ خوٗن ظالم ہیوان غریبس، غریب دِیان چھُم لیکھت نصیبس
یہِ وُچھتہ تھوٗو تھکھ ژِ یہ باغ چھاوُن تہٕ کو بنوو خاصہ جیل خانا

سُہ خن وَرَن ہُنٛد یہ کارنامہ تہٕ شاعرن ہُنٛد مۆدُر کلاما
فریب حُسنُک دِوان تہٕ عشقس یُہنتھ بازری زنانا

جواب کیاہ دِن یہمے ستم گرِ حساب ییلہِ ہیکھ ژٕ روزِ محشر
ژٕ تہٕ کر لٔد کیاہ یہ چھُم دِلس شرٕ یہ پانہ وچھ ہا اچھوٗ سہ آنا

یِمن چھ آدم گری وراثت، مٔران ڈیٹھم صنم گری یتھ
کران رٔکس چھ پونیہ ژٕ ہنک تھ، ہران بے ژکھت چھ گُلہ ثانا

خبر ژٕہ کم کم عذاب کرٕ نکھ، دُبہ زمین آسمان پھرٕ نکھ
یتھی پہ تلٕ یوٚد بناوِ ہے اکھ غریب کرٕ لا شریف چھانا

میہ وٕنز اکی کنھ میہ کنٕز یہ لعنتھ، یہ نے ریا گوادٕ وٕنن کنھ
لُھن تہ ساسن کتھن تہٕ عائبن اُمس تھوان چُھک ہمیشہ کھٹانا

ژٕ یہ راوٕ روٕ وٕنھ یہ میون آدن میہ گوش تھووٕ نھ تہٕ لولہ نادن
میہ کیاہ چُھ فتنن بنیہ فسادن یتیلے ژٕ یہ رٕوزہے نہٕ یاری زانا

وُنہ ژٕ ازماو یہ میون طبیعت خودی تہٕ غارت وٕچھکھ وٕنان لکھ
دِتم بنیس سجدہ کرنہٕ باپتھ ژٕ سوٕ رگہ کھوٕ تہٕ زبر مکانا

یہ گرٕ تہٕ گوٗ اتھ لوٗ بُمنہ چارٕ ژٕ یہ میون خارٕ میہ چون خارہ
ژٕیتے یمٕن عزتھا تہ شاناہ، میہ تے یمٕن دلولاہ زمانا

ژٕ یہ تے کران بندگی بما تھاہ میہ تے کران ہب..گی جما تھا
ژٕ یہ تے بنووٕ نھ الگ جہاناہ، میہ تے بسووٕ مم الگ جہانا

ژٕ چھکھ یمن کتھ کران کم سنز بہ خوٗنکی پانٕھ چھٕنک رگن منٕز
جنونہ میانے فرٕ ہکان ژٕ ھری کرٕنز گوٕ لکاں سمندر تلان طُف تا

بہ چھس نہ مأنتھ ژٕ ہیوٚ نہ کانٛہ شا، نہ ہیوٚ نہ بنیا کھا دِتن میہٕ ہاوِتھ
ژٕ پیچھے پنن بنیا کھ روٗزکانا، میہٕ نہ پنن بیسا کھ روٗزکانا

بہ مانہٕ نادیدہ چھی ژٕ مانان بہٕ کمو چھس دیدہ کٔس میہٕ زانان
ژٕ ستے خیالاہ کھتا، گمانا، بہ ستے خیالاہ کھتا، گمانا

ژٕ لاشریک تے ژٕ خالق بنیہٕ شر پنن قلم ستے پنن یہ دفتر
قدم قدم بہٕ نہ تلان برابر نہ میون ویداہ نہ میون قودانا

ژٕ پانہٕ خالِق ژٕ پانہٕ مالِک نہ کوز میہٕ پادہ نہ چھم نہ طاقت
بہ چھس نہ مانان ژٕ چھکھ ہر جا میہٕ رقس نہ وچھتن شراہ جوانا

غریب آدم رباہ نہ آباہ بہ تیز آتش میہٕ اضطراباہ
دوہے جوابس ونتے جواباہ، ژھوپہٕ کرتھ روزہ بے زبانا

یہ لولہ آتش میہٕ شولہ ناوان، دِلک ہوس آرزو نہ ارمان
تھپکا ژٕ آسِتھ نگن نہ زانن اگر بہٕ یمہٕ کھوتہ آسہٕ دانا

بجاے خود میہٕ کر یو فریاد یہ فتنہ گر بندہ چون آزاد
خبر یہ کتھ شایہٕ اوس یزدان تلن قلم تہٕ لیوکھن فسانا

نہ مسجدن ہشر ووہ میدرۄز ہِس نہ مندرن ہُند تھٲوِن توقع

یِمن کتھن کیاہ چھ معنہِ مطلب تہٕ زانہٕ رِنداہ تہٕ نکتہ دانا

یہ دٲدی لدِ سندِ ویدالہٕ بوزِتھ وُچھم وَتن پیٹھ گرٛشھا(ن) رۄزِتھ

اَرمس خطا چھے نہٕ ژٲے بخشتھس بنتھے دِلاہ تے زِیواہ دٲنا

(جمعہ ۲۲ اسوج ۱۹۹۷ ب)

فٹ نوٹ :- آزاد نے ایک خط میں راقم کو اس نظم کی نسبت کچھ لکھا ہے۔ خط کا وہ حصہ جو اس نظم سے متعلق ہے، درج ذیل ہے :- (گنجو)

رانگر، کشمیر ۲۰ جیٹھ ۱۹۹۸ ب - بیروار / شکروار

میرے پیارے اور محترم دوست، سلامت رہو

آداب عرض !..... ایک سال سے میری آنکھوں میں تکلیف ہے، بہت علاج کیا، آج دو ہفتے گذر گئے ہیں کہ آرام ہونے لگا ہے نیلی عینک لگا کر یہ چٹھی لکھ رہا ہوں۔ پلکوں میں سوئیاں سی چبھ رہی ہیں۔ آنسو گرنے

لگے۔ اچھا ذرا آرام دوں ان معصوم گنہگاروں کو ۔ ۔ ۔ ۔ دو چار غزلیں لکھی ہوں گی۔ آج محسوس ہوتا ہے کہ وہ غزلیں نہیں آنکھ درد کی تصویریں ہیں۔ خیال ہے کہ ان کو ضایع ہی کردوں۔ بھلا حسرت و یاس اور درد و کرب کے خیالات کو کہاں تک فروغ دیں۔ اپنا دل تو کمزور ہی تھا۔ اوروں کے وبال بھی کیوں اپنی گردن پر لیں۔ "رونا گناہ اور رُلانا گناہِ کبیر" اور دردِ چشم کے لئے بھی مضر ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ بس اندھیرے کمرے میں آنکھیں بند کرکے بیٹھا تھا۔ آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ میں درد سے کراہ رہا تھا یکایک ابلیس کو خدا کی حضور میں دیکھا (یہ نہیں بتا سکتا کہ کن آنکھوں سے دیکھا، یہ آنکھیں تو بند تھیں) کرتا کیا تھا؟ شکوہ۔ لمبا شکوہ، جو جو باتیں مجھے یاد ہوئیں، قلمبند کیں۔ کئی باتیں آپ بھی سُنیں ۔

" غرض مہر او ستم نہ بے وفائی، وَ نے بہ از گو تئے زمانا ۔ ۔ ۔ "

یہ نظم بہت طویل ہے۔ بڑا گستاخ اور شوخ ہے ابلیس ایسی ایسی پتہ کی باتیں کہتا تھا کہ میرے رونگھٹے کھڑے ہوتے تھے۔ شان کریمی خاموش سُن رہی تھی۔ نہ کوئی جواب نہ کوئی عتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جواب کا منتظر

آزاد

ایک اور جگہ آزاد نے لکھا ہے: " ۔ ۔ ۔ ۔ عرصہ گذرا کہ میں کلام نورالدین

ریشی رح کے ایک قلمی نسخے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب یہ شلوک پڑھا ؎

وۄد شیطانٕ ڈُکھ لوگُم دۄرس — میہ تہٕ منصورس اُسس گنٛی کتھ
تمہٕ پتہٕ لۄدُم تہٕ بر کیتھ لۄرس — دۄپہم زہ مردودہٕ میانہٕ رٕ لۄ لعنت

میرے دل پر رقعت طاری ہوئی۔ مدت تک وقت بے وقت یہی شلوک گنگناتا رہا۔ اتفاق سے انہی دنوں علامہ اقبالؔ کا جاوید نامہ میری نظر سے گذرا۔ اس میں "نالہ ابلیس" والی نظم پڑھکر یہ نظم (شکوہ ابلیس) لکھنے کیلئے طبیعت حاضر ہوئی۔

(گنجورؔ)

نالۂ بڈشاہ

درد دِل سوزِ جگر روزہ نہٕ پرٛدن ژھایے
یُس نہٕ وَرتاوِہ گژھِہس عنایہٕ پنُن سرمایے

کیاہ چھُنا کانٛسہِ رفیقس تہٕ رگن منٛز سُے خوٗن
ہاے تمِ لولہٕ ژٕھرِ ژھایہٕ بہِتھ کتھ شایے

سُے ہواسے پتھ زمین اَز تہٕ رتھمے ناگ وزان
اَز تہٕ کولہٕ راد رتھمے آب تہٕ سُے پرٛیتھ جایے

شینہٕ کھسہٕ تر سرد وُچھان چھُس بہٕ رتھمے ریشہٕ گمتھ
یِم یِنہٕ سوزِہ وِزِسے اَسی گژھِ پکان زِن کرٛایے

ہا وطن دارہ وُنے یتندرہ گژھکنا بیدار
مال چون عنایہ سپدُ زوٗ تہٕ گژھی ماضایے

چھُک ژہٕ خاموش کمن لولہ چمن زارن منٛز
بول وۄنہٕ ذی جانورو ہول گومُت چھے کیاسے

چھُکھ ژٕہ بیہوش نہ پچھےٚ دود نٕہ پچھےٚ دگ موٗنُم

ژھارٕ ژٕ ینکھ چارٕ ہیُن ہوشہٕ ییکھ ہیئے ہاے

گٕژھ ہٕند شوٗر پھولان نوٗرٕ مشالین ڈیُو ڈھٕم

عُمر تٕک آنٕہ گومُت آنٕہ ڈبے ہنٛزٕ جاے

ہا ستمگارٕ رکمیوٗ نارٕ پمٕن زاٗلتھ پکرا!

کوترن نشہٕ ڈران پاٗز وُچھم بٔر بیتھ شاے

خانہ مول بندھ کتے زانٕہ یہٕ آزادٕن حال

زانہٕ سعہ جاے دزٕن نار ہیوان یتھ جاے[1]

---

[1] سلطان زین العابدین بڈشاہ (سنہ ۱۴۲۰ سے سنہ ۱۴۷۰ء) کشمیری نژاد تھے عادل اور رحمدل اور نیک بادشاہ تھے۔ اُن کے دورِ حکومت میں کشمیر میں خوشحالی اور امن و امان رہا۔ (گنجو)

شکوۂ کشمیر

(بحضور باری تعالیٰ)

زمانہ کائیتیاہ کران چھُہ گردِش نہ چھُس اراما نہ چھُس قرارا
کمَن بہارَن کران دُدوَن اَنان کمَن دُدوَنَن بہارا

اکھاہ زراعت ووان کماوان چھِم پیٚس اَتھ لوہ نہ نادان
یوان بیاکھاہ کھیوان تہٕ کھیاوان ہُمِس نہٕ تھاوان ژٕبہ گنذارا

اکھاہ چھُہ بنگلہٕ تہٕ لرے بناوان چھُہ رنگہٕ رنگے تمے سجاوان
یوان بیاکھاہ چھوان تہٕ چھاوان کران ننھٕ بیاکھ بورہ یارا

امیکُ یہٕ گردِش امیکُ یہٕ قونُن ژٕندر ژوداٗ ہیٚم تہٕ گُنثرہیم زوٗن
نہ اَتھ کمالس تہٕ اعتباراہ نہ اَتھ زوالس تہٕ اعتبارا

چھُہ کیاہ یہٕ افسوس یہٕ آو یتہٕ وَتھ اَتے وپان چھانگن لیاقت
نَنان اَمی سیتہٕ چھُہ چانٛی قدرت گژھان خداٗیی تہٕ ہُشکارا

دِلے مہ چھِم کینہہ فریب دردل وَنُن تہٕ مُشکل کھٹُن تہٕ مُشکل
ہیکہٕ وَنِتھ کیاہ پھُٹرِ یکان چھُم دل یتو مہ وَنتس لُوگم تہٕ چھارا

غریبہ سینہٕ خونہٕ چوٗنہٕ گژھ کباہ بنان چھےٚ قوٗنوٗنکس قلایس
شرٛزن تہٕ پادرہٕ ہنٛدِس ہندِس جنگلس بناوُن شہید مزاراہ

گوٚڈٲن بہٕ اُسس یران ترٛس مژٕ نیار کٔرتھ ژٕ یہ تارہٕ نکوٚ سنٛز
میہ جاۓ عاشق کرٛتھم لوٗسے مژٕ وچھم تہٕ ہٲوتھم تہندٕ بہاراہ

ژٕ یہ پتھ کران اُسم جاں نثٲری نہٕ زانہٕ ہنٛد فند نہٕ باز گٲری
غمہٕ اندر شاد بہتھ ژٕ پٲری کران تم اُسی ینٛن گذارا

زمانہ نوٚتی نوٚتی زمانہ ہاوان زمانہٕ زانن چھےٚ زاۓ زاوان
زمانہٕ وُچھ وُچھی بنان چھےٚ انسان وُچھم تہٕ وارا ہیچھم تہٕ وارا

کوٚ چھے بہ رچھناو تھٕ تھسی تہمے ناٹھ کوٚرم ہیموٗ سانہٕ گلشنکی باٹھ
نہٕ روٗدی تم گُل نہٕ روٗدی بلبل دِلس لٹھ گے میہ خارہٕ خارا

کرٕ کھ فقیری تہٕ رژٕ فقیری کرٕ کھ امیری زبر امیری
کرٕ کھ دلیری تہٕ بڈٕ دلیری، پرہٕ نہٕ کسٕ باہ پتھرٕ کارا

یہموٗ اچھو وُچھ میہ راجہ للتادتس ہیٔری گُل پھوٗلن وارے
تہمن اچھن تل نہٕ ترِیش ناگن گٔیہٕ [illegible] راغن چھےٚ لوٗنہٕ پارا

پلیمتہ آسن چہ شخ تہ کلہن غنی تہ حرفی ییٚمس لوہ لے منز
تھوٚن پنٛن یاتس یہ نار للہوٚن تہ یوٚت حسرت تہ خارہ خارا

گژہ تہ اولاد بادشاہس ہوی ہیمہ اُتھور چھینہ اُسی آمٕتہ
جلبھت تہ جنیوٚر ٹھ کرٕ تھ نہ کژ اوٚ تھر تیمے اتھ وٚشہن لگن بہ دارہ

یہچھی یہچھی خانہ مالی کانیتاہ میہ پالی کمہ لولہ سیتو لوہ لے منز
چھہم تیمے چشمہ لوسہ نادان گژھان چھم جگرس میہ پارہ پارا

دٕ چھٕت ہیمن کوٚن کمن کمن رٕستمن گژھان اوس خارہ خارا
تیمن شکارین شکار تیہندٕسے گژھان پوٚتس پتھ کریہ تھ شکارا

بوٚ میوٚرہ شند غم تہ لولہ ہند سِتم مٕشن کرٕ میہ تا قیامت
سہ ناگرائین مرٕن نہ ہی مالہ ہند دٕزٕن وٚنتہ زانہہ سندارا

سہ شاہ یوسف، سہ حبہ خاتون سہ شوقہ دفتر سہ لولہ مضمون
سہ قیصہ بوزِ تھ گژھان جگرہ خون یوان چھم ذرینہ محشرک نظارا

یہ کیاہ خدائی تہ لاو بالی ییمے ملک دار تیمے چھہ ہائی
جہنمی جنتس چھہ مالِک نہ جنتین نہ اختیارا۔

پَرِ دِی میہ گنٹز راؤی ہیٔنز بہ سادہ، پیٖیس نہ سادہن اوس وعدہ
ڈیکہ پتہ دِل ہیوّن تھوٗوُت کُشادہ دِتم جنوناہ نتہ گاٹہ چارا

انون یُٹھی لازِ یوٚد کمیناہ مخولہ بازی چھُ قول تہمی سند
لولان چھُ کھیاوِتھ پلاو مُتجن گمے نتہ ژاوان زرنس بغارا

یہ سینہ وتھران چھُ یُس بدن دَن تہمے بنان چھس وبالِ گردَن
تہمَن گوٚل پوشِ روٗے زردَن پتو کھَسان ار کھلکُ خمارا

ہمَن ہمَن زَن میہ ووٚندِ پنُن رَتھ تہمے نتہ وِنی کہن کران میہ سیٖنز کھتہ
دِیان یُٹھی چھس نہٕ لیاقت دِیان تہمے چھُس پنُن ستارا

تہمَن گنج نتہ خزانہ چاٲنی میہ نِش نتہ گنج نتہ خزانہ چاٲنی
کران تِم عاٲش آرام تہ راحت میہ کونہ پننے نصیبہ ہارا

تہمَن نتہ خونہ دِلہ زباناہ میہ نتہ چھُ خوٚناہ دِلہ زباناہ
میہ کیاہ زِ تھوٚوُکھ وارو نتہ نَس میہ تے نہٕ ہٹُن اوس دِ لکِ غبارا

یوان اوِرہ چھِ زورہ شورہ گژھان یکہ حالہ محفلَن منٛز
دِیان چھُ اِنسان بوٚڈے چھُ کُتام پتو یہ آسان نہٕ ہوٚرُے نغارا

چھ میأنی، ہیچھن وأنی ہیچھان کمن کُنِتھ ہیچھان یکن، ہیچھان کُنِتھ
میہ نِش تہٕ ژےٚ نِش تہٕ مو ہیوٚ یہ ہیوٚچھمت لھوان تتھ کأشہ اعتبارا

گلان رٕیتہ کالہِ تام پۄچھک تنَ، دُزان چھکھ ونِدہ تیرٕ ہن ہن
شُہُھتھ ہیکن کیاہ، وُہنیتھ ہیکن کس نہٕ چھک فیقاہ نہٕ غمگسارا

منگان منگان یم میہ آسے برٕتل تہمن گرٕھتھ سہ ن گرٕ میہ سرٕتل
خطا یُتھٕے چھم میہ کوٗر توکل میہ ما غرور اہ، نشاہ، خمارا

بہھتھ کھوژن تیم یہ ہنر کمأیی یمن نہ میلان موٗزوری گدأیی
وونی ژھارہ ہن یم پننہٕ بجأیی گرٕھان تہمن کیازہِ ناگوارا

منگے نہٕ موٚنگمے میہ عأش و عشرت، شراب، کباب یا سہٕ ناز و نعمت
میہ گوو ژھ غزین تہٕ بیکس کیٚتھ بنہٕ گذارا تہٕ اختیارا

دِتِکھ ژہٕ توفیق برادری ہُند، محبتک لولہِ دلبری ہُند
دِلاہ بخشتھ دلاوری ہُند دِلس ژہٕ تراونتھ پزیک امارا

سہٕ ولولہ دِتھ زہٕ کأنی نیرن پتُن یہ ساماںہ پانہ شیرن
قیامتکی پأٹھٕ ژھ پأری پھیرن کوہن تہٕ بالن تُلن غبارا

بہ کیاہ وَنےَ چھےَ خبر ژٕ بہ پانَس دِلَس منٛز کاستم سہٕ خادمخارا
خوداہ تھوٛیا بندٕ سُند یہ خارٕ سہٕ آسہِ یوٚد بوٚڈ گونہگارا

ستم تہٕ بیداد گمژ منٛز بیحد یہ دل چھہ کہ لد جگر چھوکہ لدٕ!
سینٛٹاہ بہ وَنہ ہے بنَن تہٕ گدرُن ؤتے تہٕ ونَس منٛز چھےُ نہ وارا

یوان چھہ از ہوشہٕ میائی ذاولاد ژٕ تیتِس یوان چھہ کٕ ستم تہٕ بیداد
اَکھاہ چھہٕ رتھوٕ ی منزٕ یہ آزاد خوداہ یہ ہاو تمہٕ یہند بہارا

۱؎ للتا دتیہ - کشمیری ذات کا ایک بہادر اور مشہور فاتح آٹھویں صدی عیسوی میں گزرا ہے۔ (گنجو)

۲؎ چرخ :- کشمیری برہمن پانچویں صدی عیسوی میں مشہور محقق طبیب گزرا ہے۔ (گنجو)

۳؎ کلہن (کلیاں) بارہویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے برصغیر ہندوستان کا پہلا اور واحد محقق اور کشمیری برہمن تھا۔ مشہور تاریخ یعنی "راج ترنگنی" کا مصنف (گنجو)

۴؎ غنی - ملا محمد طاہر غنی (وفات ۱۶۶۸ء) مشہور شاعر کشمیری

نژاد تھا۔ (گنجو)

۴ شیخ یعقوب صرفی (وفات ۱۵۹۵ء) کشمیری تھا اور اپنے وقت کا ایک مشہور عالم شاعر اور صوفی تھا۔ (گنجو)

۵ بڈشاہ۔ زین العابدین بڈشاہ کشمیری ذات کا ایک مشہور عادل اور نیک بادشاہ گذرا ہے۔ (گنجو)

۶ یوسف شاہ چک (عہد حکومت ۱۵۸۱ء تا ۱۵۸۶ء) کشمیری نژاد تھا اور چک خاندان کا آخری بادشاہ۔ (گنجو)

۸ حبہ خاتون۔ معمولی زمیندار گھرانے میں پیدا ہو کر اپنے حسن اور لیاقت کی برکت سے بادشاہ وقت یعنی یوسف شاہ چک کی منظور نظر بن کر ان کی ملکہ بن گئی تھی۔ (گنجو)

۹ جمہوری حکومت سے پہلے ریاست میں صاحب اختیار حکام کو عموماً ریاست کے باہر سے منگایا جاتا تھا۔ ایسے حکام رعایا کے حال احوال سے بے خبر ہوتے تھے۔ (گنجو)

خاباہ، خیالاہ، وھما گماناہ

بتخانہ کعبہ دفتر کتابہ   جنّت جہنم یم روبہ دابہ
میانہ خیالہ میشانہ حسابہ
خاباہ خیالاہ، وھما گماناہ

سرمایہ داری ہنر پہ خستہ کاری   زور اوارن ہندی یم ضرب کاری
ناپایداری بزم بازی گاری
خاباہ خیالاہ، وھما گماناہ

بختِ سکندر تختِ غضنفر   سنیاس تپہ ریشو صوفی قلندر
زنّار تسبیح مسجد نہ مندر
خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

انسان پانہ، رنگ نہ زمانہ   تقدیر قسمت خالی ترانہ
شاہی غوہ لائی ہندی داستاناہ
خاباہ، خیالاہ وھما گماناہ

پچھے شین ہارک دولت حکومت　　　دوہ کھاہ فزیبا غائبک محبت
غفلت جہالتھ وسواس وچشتھ
خاباہ خیالاہ وَھما گمانا ہ

یکسان وحسدِ تھہ ایمان کائل　　　یکسان مانان انسان کائل
عالم دُو ییی ھَند کوَذ رس مُقابل
خاباہ خیالاہ وھما گمانا ہ

زولانہ یوّت کال چھِے ہاغولامہ　　　رتھیوّت کال سائری جائی کارنامہ
شاہانہ شوکت درویش جامہ
خاباہ خیالاہ وھما گمانا ہ

زولانہ کری کری تن یان یتیم سُند　　　حارَان پریشان دل جان یتیم سُند
تقدیر، تدبیر ایمان تمہ سُند
خاباہ خیالاہ وھما گمانا ہ
سوَدرس تران چھکہ جیس کرژہ یاژ　　　یتھ جایہ داتن پچھے وارہ کارہ
تتہِ گاٹہ عبارکی سائری نظارہ
خاباہ خیالاہ وھما گمانا ہ

دوراہ کرِتھ گو کھ سرمایہ دارٕ ہ   شوراہ کرِتھ گو کھ خالی نقارٕ ہ
بازی گار ثابت زِہ گو کھ وارٕ ہ وارٕ ہ
خابہ خیالاہ وھما گُمانا ہ

یم پوش چھاوان پوشہ نوٗل بُلبُل   رنگس تہ مُشکس مُشتاق بِلکُل
آزاد بُلبُل مانان رتم گُل
خابہ خیالاہ وھما گُمانا ہ

وُچھہ[۱] زندگی گن کرٕ راٗچھ پانس   پننس زمانس پننس جہانس
پاتالکر[۲] واتن پیچھہ لامکانس
خابہ خیالاہ وھما گُمانا ہ

۲ مئی ۱۹۴۳ء

---

[۱] یہ بند مسودوں میں کسی جگہ مل گیا۔ شامل نظم کیا گیا۔ [۲] پاتالکر۔ اہلِ زمین یعنی دنیا میں رہنے والے 'خاکی' لوگ۔ (گنجو)

نظم

پوشنو لووه ھٹو بندرے   گل خوشبوے چھاو شُلہ گرے

گُل خوشبوے چھاو شُلہ گرے

گُل خوشبوے چھاو شُلہ گرے

صُبح صادق آو چاو بران   گٹہ ہندُے طِلسم نُوران

ہلہ کرو نُور چہ لشکرے

گُل خوشبوے چھاو شُلہ گرے

ژاے تارکھ ژُور زن ژھپن   بیئلہ زونگھ اور نو وہپن

نارہ تیو نگل تر بئیہ تیمبرے

گُل خوشبوے چھاو شُلہ گرے

گاش وہ ذی آو واش کدژہ پکھن   بوز در دک بے پردہ سوہ خن

کیا زہ مران چُھک زندہ مرے

گُل خوشبوے چھاو شُلہ گرے

برٲگرِ وارِل تہٕ شہیار پھوان   خارہٕ چانے ہٮ۪نچھ پچھہٕ یوان

فند فریب ژھل بند ریہ

گُلِ خوشبوے چھاو سُلہٕ گرے

ژالے گوژل ییتھ گلتانس   ہاے کُس وَنہٕ تس باغوانس

تسُے چھُ یہ دودُک چارہ کرے

گُلِ خوشبوے چھاو سُلہ گرے

وُچھتہٕ پیمبرٕ تس ماچہٕ زولہٕ   دُزہٕ ناوتَن سہ کُنہٕ ژھلہٕ

شور لاگس پیٹھ رنگہ کرے

گُلِ خوشبوے چھاو سُلہٕ گرے

گرژھتہٕ بیدار سُل پیٹھے وُنے   اَتھہٕ گُلس تہٕ کرہٕ سنے گنے

اول چون ماگرژھ ہَری ہَرے

گُلِ خوشبوے چھاو سُلہٕ گرے

از چھُ آزادِ صبا بنین کتھن   حُبِ وطنک حُباب وتھن

سوزہٕ دِلس کیاہ روزہٕ ٹھرے

گُلِ خوشبوے چھاو سُلہٕ گرے

نظم

یہ دین تہٕ مذہب ژٕہ دیندارو موٗزان غوٗلٲمی نتہٕ گدٲیی
ژٕہ بٔن تیتھے بندٕ یتھہٕ تہٕ ٲکس ہٕنٛ وٕنی پانہٕ وٕن گرٕھی کیاہ
تماہ چھُہ تاوٕن غرض چھُہ نوٗقصان ییٚمے زٕہ دُشمن رٕفیق ژٕہ آ رنیتھ
دِوان چھُہ یہاکھ کھیٚنوٗن یہٕ خوٗن جِگر ژٕہ وُچھتہ حاصل یتو ییمی کیاہ
سہٕ لاشریک تیمیٚشٕ یہٕ قدرت ہمیشہ نٔنی دراییہ آدمس نش
اما سبب کیاہ یہٕ ۂن تہٕ کونہٕ وَنان یہٕ آدم چھُہ آدمی کیاہ
سیاہ سفید یا ہٕنٛ یَرٕ دٕ یہٕ زٕہ ناوٕنے چھا یہٕ آدمیت
یہٕ گرٕ گُرٕ گٔبن تام چھُنا یچھایٕ نیتھ ہیکان ہٕنٛ کیاہ تہٕ اجنبی کیاہ
یہٕ یوٗد وَنے کسَ وَنان چھہٕ آدم ننیرٕ وَنکھ کھارنے ژٕہ دارس
کرکھ ژٕہ پانسَ طواف تہٕ سجدہ کتین تہٕ کعبس نٔمٕن وتیرٕ ژی کیاہ
لَبکھ سرور ہا بنی ژٕہ نور ہا ہٕنٛ ظہور ہا وُچھکھ ژٕہ یوٗدوے
بنکھ یہٕ پوشیرٕ تہٕ شمع پانے وَنکھ مرُن کیاہ تہٕ زندگی کیاہ

ہمہ بندہ نہی منز اَکس اَکس بندہ سِی وُچھم داریاہ خُداوند

یہ چھُمنہ بوزُن تگان تِہمے لُکھ وَنن خُدا کیاہ تہٕ بندگی کیاہ

●

سرمایہ دأری

شاہی غوہ لأمی پرِژزا اتہ رازہ
انصاف ژرأ وِلهتہ پوزا نمازہ
اُکھہ دُورِہ ترسان بیاکھہ پُورہ نازہ
یِم فتنہ سأرِی سأرِی تنا زہ

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

مُردَن چھہ ڈالان نِشہِ دردہ لولہ
لولس بناوان شورِہ تہ گولہ
کُفرِ کُھ تہ دِینکہ کرِئی کرِئی مخولہ
مستانہ رندن گالان ہولہ

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

وُچھہ لہرِ ماران خونکہ سمندر
ژٹایان کھتہ پا اُکھٹہ سوندر تہ گوندر
دأران گأمتہ آباد بندر
مطلب تہ مقصد ڈُو ٹھُم الغدا اندر

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

ہیٹھ عرشہ وولُن تقدیر سالہ
گے زیر ہر شئ تہ لگی شیر زالہ
عالم تہ آدم کو رفس حوالہ
اُدہ کُش چھُ ماران ہیمہ برأرِ ژھالہ

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

یِس دین باو ہم گنزرک ترانہ | سۄے دین وایمان زانہ نہ مانہ
یمہ سأنی دفتر پرأنی افسانہ | بس لولہ ربتھن لولکو بہانہ

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

مألِس تہ گوبرس دُور پرچھہ پاوان | بأیِس تہ بأیِس نِشہ راوہ راوان
یارس تہ یارس دشمن بناوان | اُلفت محبت بلکُل نہ تھاوان

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

شاہ پأز لأگتھ سۄدرہ اپارے | ماران بُلبُل دیدرہ تہ ہارے
دیندار لأگتھ سۄدرہ یپارے | پرانان مُولن اَتھ لولہ وارے

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

انکار کمی کۄرسُند دینس تہ دھرمس | کرور چشمہ چھہ محتاج سورمس
یژھ بأگراوان کفرس ادھرمس | پوز لول تراوِتھ چاوان پرمس

سرمایہ دأری سرمایہ دأری[۱]

---

۱ ایک مسودے میں مقطع بھی یوں لکھا گیا ہے ؎

مہجور اُسی آزاد اُسی | شاگرد اُسی اُستاد اُسی

مخمور وطن کو دلشاد اُٹھ سخ سرمایہ داری برباد اُٹھ سخ

سرمایہ داری سرمایہ داری

●

اس مقطع میں مہجور اور آزاد کے درمیان اُستادی اور شاگردی کے رشتہ کی طرف اشارہ ہے۔ آزاد نے کچھ دیر کے لئے مہجور کو استاد تسلیم کرکے کئی ایک منظومات کی اصلاح اُن سے لی تھی۔ (گنجو)

"نغمۂ بیداری"

غرض غومہٕ لاٗمی تہٕ افسری ہُنٛد
بہانہ کُنہٕ رُک برادری ہُنٛد

سبق تہٕ ساماںہٕ کافری ہُنٛد
ترانہٕ دینک تہٕ رہبری ہُنٛد

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

برادری رُکتہٕ مُشیدہ مندر
ستمگری رُکتہٕ قلم تہٕ دفتر

زہرہ وندس منز زبان شکر
گلاب اَکھن کیتھ تہٕ نالی خنجر

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

زِیوسے وُنان زندگی محبت
ووندس اندر بندگی تہٕ وحشت

نماز پُوزا ریشتہٕ عبادت
جہنمک ڈر اُمید جنّت!

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

ڈیکس سیندر تہٕ نشانہ سجدک   دِلَن اندر سحر سامری چھک
یہ مس مودرکس اکھاہ چووکھ   شہ کس نہ بیدار بس نہ سووک

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھہ پوز کڈان نوون ایز دباوان   یہ پوز ونن کیازہ مارہ ناوان
رکنان وشکہ تہٕ کتکھ چھہ ہاوان   گنیر تہٕ یکسان راوہ راوان

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

دِوان کنڈن سنگ بہتھ گلن منز   ونان یکسان دوی دِلن منز
غرض عداوتھ محبتک سشر   ولہتہ لباساہ تھوان چھے زکرشر

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

ونان دیدس خیالِ باطل   دپان شنیدس یقینِ کامِل
خیال مقصود خواب منزل   خیال باطل تہٕ خواب باطل

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

حقیقتک رنگ دِوان حُبابس — مُشک مُلان کاغذی گوہلابس
کران بدنام انقلابس — ہاہوان تھُوُن پَردہ آفتابس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھُہ سُور مُلی مُلی چھوان نُورس — فریب غائبُک دِوان حضُورس
خودی وَنان نخوتس غرُورس — تھپکان فرعون کوہِ طُورس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

---

[1] یہ دو بند نہ جانے کس وجہ سے آزادؔ نے اخبار میں شایع شدہ نظم میں شامِل نہ رکھے تھے۔ (گنجو)

انقلاب

پیام اِنقلاب

سوال

کمتھ چھہ وَنان انقلاب کیاہ چھُہ وَنان انقلاب

جواب

یِمہٕ دیوٕ چھُوٹھ صوُرتھاہ آسی کمتھاہ در حجاب
کیاہ چھہ وَنان کیاہ کَران کیاہ چھہ عمل کیاہ کتاب

کمتھ چھہ وَنان کُفر و دین کیاہ چھُہ گونٲہ کیاہ ثواب
یِی چھُہ وَنان اِنقلاب اُتھ چھہ وَنان اِنقلاب

کُفر چھُہ کیاہ ؟ بندگی، دین ؟ یِہنز زندگی
زِندہ گیِی زانہٕ دوٗن زانہہ تہٕ کرٕیاہ بندگی

عاب تہٕ شرمندگی بندگی ہُند عذاب
یِی چھُہ وَنان انقلاب اُتھ چھہ وَنان اِنقلاب

بڑو شھڑ بنتھ زندگی، پردہ ژٹتھ دمبدم
شانِ خدائی تہٕ یوٗد پردہ بنی برمہٕ غم

چھیر مہٕ پوٗت اتُل قدم نیرزٕ ژٹتھ ییم حجاب
یی چھُ وَنان انقلاب اَتھ چھہ وَنان انقلاب

کاتھہ چھُ امیر کاتھہ غریب کُس چھُ وَنان کمو یہ موٗن
کیاہ چھُ ازل کیاہ نصیب کتھ چھہ وَنان کرمہٕ لون

ساسہ وُہُر قصہٕ ترون محض خیال مینِ خاب
یی چھُ وَنان انقلاب اَتھ چھہ وَنان انقلاب

ہند، عرب، روم چین فتنہ گرن ہُند نفاق
دین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول کُنیر اتفاق

زان دوٗی بوٗڈ گوناہ، مان کُنیر بوٗڈ ثواب
یی چھُ وَنان انقلاب اَتھ چھہ وَنان انقلاب

دَرم تہٕ اسلام چون عرش بیٹھہ لامکان
کعبہ تہٕ بتخانہ میون بند گئے ہندکہ دوٗکان

نوو چھُ بناوُن ضرور ، پَزون ییٚلِہ گوٚر خراب

یی چھُ وٚنان انقلاب اُٹھو چھِہ وٚنان انقلاب

غاٚب دِوان پَچھِہ فریب اور مہ کر جستجو

چھکھ ژٕہ ہزار داستان باغ و بہار رو برو

پھیرِ کرِ یمن شنیٚہن راتہٕ معہ گُل بے حساب

یی چھُ وٚنان انقلاب ، اُٹھو چھِہ وٚنان انقلاب

ہاے کُنہِ منایہ کوٚر پراُنۍ موٚدرِ فلسفن

زندہ مرِے مرد بیٹھو معہ رٕدہٕ وٕ لیٚتھہٕ زٕن کفن

یوٚد نہٕ لبن زندگی دفن کرِکھ پَچھِے ثواب

یی چھُ وٚنان انقلاب اُٹھو چھِہ وٚنان انقلاب

ناو ژٕہِ انسان چھِے ہیٚنہ نہٕ مُسلمان کُشیاہ

ہیٚنہوٚند نہٕ مُسلمان یوٚد ناو ژٕہِ انسان کُشیاہ

رندہٕ پٕنٕنۍ زندگی کیا زِہ نقائو بتھ در عذاب

یی چھُ وٚنان انقلاب اُٹھو چھِہ وٚنان انقلاب

عشق کران اضطراب حُسنہٕ بہار چھاوِ ہے
حُسن گلان در عذاب جلوہٕ پنُن ہاوِ ہے

عشق تہٕ گومت خراب حُسن تہٕ گومت خراب
یی چھُ وُنان انقلاب اُٹھو چھُ وُنان انقلاب

لولہٕ بہارس گومُت ہردہٕ کھعہ تٔے زرد رُے
حُسنہٕ خمارس وُچھِم غائب گومُت آبرو

اہلِ دِلَن ہُند پہ خوُن سنگ دِلَن ہُند شراب
یی چھُ وُنان انقلاب اُٹھو چھُ وُنان انقلاب

نارِ جہنم تہٕ سعہ رگ روزِ قیامت حساب
چھانہٕ دماغکۍ خیال چانہٕ دِلکۍ ییم حُباب

وہم پنُن پانسی چھُپے نہ ٹھوان آب و تاب
یی چھُ وُنان انقلاب اُٹھو چھُ وُنان انقلاب

زندہ گیَن گِندہٕ نے دراٴسے کُنہ زانہٕ وُنی
شان پنُنہٕ زانہٕ وُنی پان پنُن مانہٕ وُنی

راج پٔژن گو کرُ لھ خواجہٕ عالی جناب
ہِی چھُ وَنان انقلاب اُتھ چھِ وَنان انقلاب

انقلاب

نو بہارکِ رازٕ یارن باوٕ پانٔے اِنقلاب
انقلابکُ باغ ییلہٕ پھولراوٕ پانٔے اِنقلاب

ہوشہٕ ین بے ہوش بُلبُل جوش مارن پوشہٕ باغ
بے دماغن بے دِلن سنبھلاوہ پانٔے اِنقلاب

کیاہ غرض یتھ کُن وُچھن والین کرِ زارٕی تہٕ زور
دُنیہس بروٗنہہ کُن وُچھن ہیچھہِ ناوٕ پانٔے انقلاب

کُنڈی چھکان میانین وتن یُس کونہٕ تس بوزُن تلان
تس تہٕ ما یمنی وتن پکناوِ پانٔے انقلاب

لال جُری تن یوسہٕ لاگِ تن مالہِ پھیری تن عالَماہ
نیاے سارِی سیتی سیتو انثر راوہ پانٔے اِنقلاب

پوشہٕ گُل کُنہ کرِ چھہِ دُدُر متیر یود دو یُ ہندہ ناوٕ سیتو
اُلفتُک بارانِ رحمت تراوہ پانٔے انقلاب

دُوچھتو ژمیانیو آلوٕ سیٚتۍ نٔندرِ کینٛہہ کینٛہہ نوجوان
اَز پگاہ اَگر تھمَن وُزِ ناوِ پانَے انقلاب

میانہِ سازُک آسہِ تٔس یوٚدوے ضرورت چھُس تیار
انقلٲبی محفلن گرماوِ پانَے انقلاب

موٚختہٕ ہارس لولہِ کِس منز اُسی کینٛہہ کینٛہہ فوط پھٔلی
ژٲری ژٲری ییم موٚختہٕ پھٔلی سعہٕ ژبراوِ پانَے انقلاب

آگراہ اکہِ طرفہ دَرِیاوس تہٕ سٲلابس ژھہ پٲری
ظُلمہٕ کین بالَن دوٚہن وسہ راوِ پانَے اِنقلاب

رٔشکہ سیٚتۍ کینٛہہ سینہٕ دُدی میتۍ عشقہ سیٚتۍ کینٛہہ دل زان
شوٗبہِ یَس ییٚتھ پٲٹھۍ تٔس شیٚہلاوِ پانَے انقلاب

کٔتھ وَنان سوزِ دِل وجان کٔتھ وَنان سوزِ بدَن
لولہ رٔسی تیٚمن سوزہ والین ہاوِ پانَے اِنقلاب

غم تہٕ آزادس چھُ کینژھاہ دِل تہٕ کینژھاہ چھُس بُرہان
زندہ آسی تِن تٔس تہٕ چھوکھ ٹُھراوِ پانَے انقلاب

انقلاب و انقلاب و انقلاب

زندگی کیاہ ؟ انقلابنِ ہنز کتاب — انقلاب و انقلاب و انقلاب
انقلابو یاُدہ کرّیر مذہب ترِ دین — انقلابو کوس شک ہو وُکھ یقین
انقلابکُ معنہ گستاخی معاف — چھجے ہنہ باوان کانہہ ترِ رہبر صاف صاف
زندگی ہُند اصل معنیٰ اِضطراب — اضطرابکُ معنہ مطلب انقلاب
گانڑ جارن ختم کرُ پیغمبری — رُوز باقی شاعری سوداگری
اُسی پن پنِنس یقینس پیچھ فِدا — رُستمِ دستان یا شیرِ خدا
وحدتِ حق اوس کُنِر وُک ابتدا — وحدتِ اِنسان کُنِر وُک انتہا
باعوانس شوُبہ تھاوُن عقل و ہوش — ابرِ نیسانس پیتی کُنڈی تھو چھ پوش
مَرلن یاوُن گالن ماشُنزِ نَم — شُنبلن ماتم، بنفشن کارِ خُم
نو بہارن وحدتک پیلہِ دیُت ظہور — داُدی ماتم شادی غم، ہُکر شند قصور
وُچھ خودائی یادہ گیہ کاُتیاہ خودائے — آفتا بکِر نورہ رنی کرِ یادہ زِھالے
ہوش کرو ہمَن گمانن تھاو گوش — گُل زُنطِھ نیران اَندی زیخ جوش

ہنٛدٕ وٕتھٕ ڈٕکٕن پکھ دردہ باغن برٛ مُژر　　پھٔجے بنے مُژ پردٕ ہش پننی نظر

بے غرض دیندارٕ سُند مقصد چھُ پاک　　بے غرض انسانٕ سُند مطلب چھُ بیاک

بے غرض دیندارٕ سُند ایمان خودا　　بے غرض انسان انسانس فدا

ییٚمہ بہارن شین ترٛاوِتھ ڈوٚلھ ترٛووٕ　　پوشہِ باغی زانٕہ تِمہ کٔس داغ تھوو

اکھ نہٕ مارِس، بیاکھ مارس دارِ خوٗن　　ژھادِلس تیرِس ہِہے ہنٛجہ رامہ ہوٗن

خوٗنِ مردم تھوٚو تِمو نوٗنن حلال　　رٔٹھ حیوان یادرِ سہن کم ذاتھ شال

بندگی ساوان موتیچہ نیٚندرے　　زندہ دِل عاشق چھ گاٹہتی باثرے

واے مجبوری، غلامی، بندگی　　بیقراری، بےکسی، شرمندگی

دل پریشان، عقل حیران دوٚ خراب　　بندہ گی منز زندہ روزُن بوٚڈ عذاب

پردٕ ژٕٹھ دِلکین حُبابن تُل نقاب

انقلاب اَن انقلاب اَن انقلاب

۱۳ جنوری ۱۹۴۶ء

انقلاب اُن انقلاب

بندہ گیے راوہ روو زندگیے ہُند حساب

انقلاب اُن انقلاب انقلاب ان انقلاب

زندگیے نِشں گوناہ بندگیۓ ہُند حساب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

دین پِنُن زندگی دھرم پِنُن زندگی

زِندہ زُوُن مَرُنہ بُرُونھ موت انان بندگی

گرِدھ مہ پریشان دماغ کرمہ پِنُن دِل خراب

انقلاب اُن انقلاب انقلاب اُن انقلاب

غور کرا اے نوجوان بور پِنُن چھُٹے گوہ بان

دورِ زمان پچھے ہاہوان سخت گُذرا امتحان

نِیندرہِ تُلُن دالی جاگی پانہ گمتیِ مستِ خاب

انقلاب اُن ۲ نقلاب انقلاب اُن انقلاب

پرٛون گومُت چھا نوان رنگہٕ تہٕ مُلہٕ مایہٕ سٕتۍ

دردہ چمن چھا پھولان ہردہٕ چہ گگرایہٕ سٕتۍ

تازٕ کریاہ یاونس غازہ اوٚلٹ یا خضاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

قصہٕ تہٕ افسانہ پرٛانۍ پنجرہ تہٕ زولانہ سأنۍ

زہرہ ہیٚر یتھ شہمار ذرِ نیتھ یوان ننٛدرٕ بأنۍ

پوشہ تھرین کیاہ بکار سازہ گرین ہُند طباب

انقلاب ان انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سوزٕ جگر مارہ جوش ساز دلن ہندۍ وزن

دردہ نیٚن پھیرہ ہوش پردہ فریبکۍ دزن

پردہ ژٹان بٔرہ نیتھ پچھ تراو قدم تُل حجاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سجدہٕ کٔرن چھُک کران خوفہ کہنٛدۍ چھُک مران

لول چھُہک باگران بٔرانٛدہ کنین سعون جگران

آسہ تہند خون سع رخ چھٹہ ژہ یہ رگن منزیہ آب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

پان پنن پرزہ ناو چھاو پنن لولہ باغ

داغ غمہ لائی میٹاو ہاو پنن دل دماغ

چانی خیالن سبناوی خواجہ، امیر، بڑی نواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

صبر کران ژالی ژالی زیادہ ستم کرتھ آو

خون جگر ہاری ہاری پیٹھ الردلک برتھ آو

زہر سپنز زندگی رود نہ وونی آب و تاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

کیاہ چھ کران کیاہ وَنان اہلِ وطن دیندار

وُچھتہ اُچھو کیاہ بنان کرِئو ہٹہ ستم لوٗٹ مار

بائی سندین جگرس بائی کرِنی پیٹھ کباب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

ژیشہِ کنے خوٗن چوٗن عائشہِ متہِن چھا رُوا

مارہ گرٛشُھن بے گوٗناہ عارہِ کتہِن چھا روا

ڈرمہ یِتھِن مذہبَن دٗورہِ بہِتھ کر جواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

● سورسیار - ۲۸، ساون سنہ ۲۰۰۲

ٰ۱ غیر کشمیری حکمران اور صاحبِ اختیار حکام جو غیر ذمہ دار نظام حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

سوز و ساز

سون

افسانہٕ دردو سوزُک بوز میانہِ دوستہ ارہ   دادیو دوہ کھومیہ بدنس کوژمت چھہٕ پارہ پارہ
ییٚلہِ تنٛ دِژم بلایَن دادین غمَن تہٕ رنیشاین   ادہ شوٗبہِ دار جایَن دوستس بہ وارہ وارہ
گوشَن اندر حسینن پیچھہٕ شیرہ نازنینن   ٹِکہٕ اَسہ وزِمِن جبینن خوشبو ہنگَن طوٗمارن
میوٗنے چھُم لوٗب راجن بختاورن تہِ خاجن   شوٗب میانہِ سیتی تاجن پرِیہتھ ملکہٕ پریتھ شہارہ
سامانہ چھُس خزانَن دولت گرن دُکانَن   یِم قدر میانی زانَن روزن ہمیشہ وارہ
زِنشہٕ تنگ دل کمینن مُویہ ٹھُس بہ تَل زمینس   نو دولتس نوِینس تھووُم دِلس میہ خارہ
کھوٗنہ منز روٗ چھُس بہ کانو چھوکرُس تہٕ ٹوٗ طفانو   ژورُس حسابہ دانو کوژُس بہ تھاجہ نارہ
اَزلُن کرِم عنایت، نرمی، شرف لطافت   گالان توٗسے میہ وو اوُ تھہٕ زالان چھم نیگارہ
نیرِتھ ٹُوہ کوٚنزِ نارَو، منز یَو، چھچھ گوٚ اَزاد   کھوٗرُس بہ پوٗختہ کارو ٹِکسالہِ پیٹھ دُبارہ
ییٚلہِ ژول میانی یانَن ادہ مُول دِتم جہانَن   سمسارہ کین دُکانن میوٗنے چلان گذارہ
گٔنزرِ کِ شہر بساوِم آبِ حیات چاوِم   دلہٕ ویرزِ ہر کھیناوِم دوٚ گنیار کے شرارہ
چنگیز خان سکندر شیر ژیان سہ ہٹلر   ڈُلی ہوشہِ کیتی گندر گوٚ میانہِ خارہ خارہ

دولت وُتن چھکان چھک میانو کُنہ ٹھوکان چھک ۔ انسانیت تھپکان چھک بیکار نابکارہ

بَرہ رَکھہ ژہ محنتُک دم بیمہ ہے پرن ہردم وَنہ ہےٚ قبول کرتم کرہ ہے بہ زارہ پارہ

چھُس قوہ درتن بہ جوز چانے مُت خیالہ ژیٚیی رکیُت افسوس چھُکھ ژہ دوٚد بے عارہ مُت میانہ نارہ

سَرتل تہ سوہن بہانا ژیٚنی کیُت چھہ امتحانہ انسانہ چھُکھ ژہ دانا بس عاقلس اشارہ

آزاد چون غم خار تھوٚو یاد لولہ اسرار

گاہ گاہ ینہ ژیہ درکار ییم نوکتہ پوختہ کارہ

سورسیار - ١٣-١٤ ساون ٢٠٠٤

میٲنی سلام نِکھنا

کیشاہ کرہ لولہ نازس   دِلہ کس غمس تہ خارس
گُل خندہ گُلعذارس   گُل روے دِل قرارس

ہا صُبحہ کے ہوا وو
میشائی سلام نِکھنا

ییتھ وارہ بیتیہ ہرتھ پوشس   گے پوشنُول خاموش
سُنبل، بنفشہ، سبزپوشس   گے جاپہ جاپہ بے ہوش
ہیم ثریشہ ہتو چھ پزاران   بے اختیار تھاران
کستوُر، جُل تہ بُلبُل   ہاران چھ خوُن رلگُل
ہوُکھ آب دردہ جوین   چھٹی پیالہ لالہ روین
ژلِہ تاو لالہ زارن   لگہ چاو جانوارن
پییہ شوُب پوشہ باغن   گزتھ فرحتھاہ دماغن

کیشاہ دُدری نوبہارس

میأنی سلام نکھنا

عاشق چھ اَھرہ نیمہتو — خاکس اَندر رَلے ہتو
دِل چھکھ وُدأسی گأہتو — فِکرن اندر بوہ ڈسے ہتو
بے وایہ شیر مرِدن — زولانہ سگے بہ گردن
لگو زالہِ والہِ واشے — ماران سہن چھ لاشے
تدبیرہ وأتی کران سش — تقدیرہ چھے رَبے منز
وِنی وِنی وَنان وَنوکس — وُدی وُدی وُدان نصیبس
لگو غام کار پامن — شہرن اندر تہ گامن
تس دَردہ پوہختہ کارس

میأنی سلام نکھنا

غمہ کی ترانہ پُری پُری — دِل گاگھ وارہ ھُری ھُری
چھکھ جودگار ژُری ژُری — پشالہ اَنان بُری بُری
کم دِل ہُشار چاوِکھ — بیدار نندرہ پأوِکھ
مُژہ رادِنا شکر لب — ژلہ ھا پہ ہوکے تب

حیسہ پچھیرٕ رٕہن میتے رٕمتھ   ہوشہٕ پہن سعٕ تے رٕمتھ
ژلہٕ شاف لولہ شیرن   ماران ژھالہٕ نیرن

ہُشیار نامدارس

میانٮ سلام نِکھنا

ہرٕی پیتھی گوٚمُت پہٕ سٮلاب   سوزِ جگر چھُ نایاب
گردِش کران پہٕ گِرداب   بے تاب دِل چھُ درخاب
کیٛاہ سنہٕ کمٕ دِتھ شاف   ژاوِتھ چھہ موتنی ڈاف
چھکھہ ناٮ۪ل وٕہہ کی زال   خوفکی ہرف وٕلِتھ نال
لولس کران بدنام   بوٚنہن منگان چھہ بادام
کوٚت لولہ ولولہ گےٚ   تیم غم کمن دِلن پیٚیے

تس لولہ غم گُسارس

میانٮ سلام نِکھنا

زوٗ جان وندس بہٕ پادن   کن تھاوِ ناسہٕ نادن
مژرٕ تھ پہٕ سینہٕ ہاوس   یم غم ترٕ دادی باوس

دیوہٕ نیرہٕ نھم دِلکو شُر — ازنے سہ واتہٕ ادہٕ کر

گومُت سیٹھاہ چھُ بیداد — ادہٕ کرسہ بوزہٕ فریاد

بے چارہٕ دردمندن — سنگ دِل چھ ہالہ گندن

بے رحم سائنو پرزن — ساہن دِلن تہٕ جگرن

ہیتھ چنگ وَنے رباب — بُوزی بُوزی کران کباب

بزہٕ ہا نہٕ یُوت فراموش — شوربہ ہا نہٕ یُوت خاموش

غم خار دوس دارس

میانی سلام نِکھنا

کیاہ کرہ لولہ زر چھُم — سوزہٕ برِتھ جگر چھُم

گوتاہ دَنس ہیُن حال — ییتِھہ حالہ گوم ییُژ کال

دردچہ تہٕ نالہ زارے — کینہہ چھُم نہ اختیارے

زارن تہٕ میانی خارے — دوہ کھ دادِ کرتہ ضرب کارے

دِلدار ہیُون بوزتیا — بُوزِتھ دوا تہٕ سوزیا

آزاد خستہ گومُت — چھُے درعذاب پیومُت

پھیران چھُم کنھٕ شہارس پنھٕ لولہ تاجدارس

ہا صُبحکے ہوا وو

میانی سلام نِکھنا[1]

---

[1] نظم شاعر کی نظرثانی سے محروم رہ گئی ہے۔ (گنجو)

مۍوٚن یاوٚن

سُلہٕ پھوٚل یاوُن میون رگلہ ٹوٚراہ سٕن دِلہٕ گوم سٕنز ژوٚراہ اوس
اَتھ پِچھس مُوران بال مستوٗراہ

بول بوش کرہٕ وُن لولہٕ کستوٗراہ بلبُل باسے شے کرٛان آو
روشہٕ روشہٕ پوشُن گوٚ تُلِتھ وِیوٗراہ

یاوُن میون اوس ببرے ڈوٗراہ ڈوٗلِتھ کھوتہٕ کرِ یُوٗلِٹ پیوس ہَردُن واو
یاد پیٚیلہٕ چھُم پیوان چھُم گژھان سُوٗراہ

یاوُن میون اوس نارہ تندوٗراہ نارہٕ وُزہٕ مَلہٕ نے خارہ لھاوان
جوش پیٚیلہٕ سوریوس پتھ موٚژیو سوٗراہ

یاوُن میون اوس لولہٕ پُرمسوٗراہ حالہٕ اکہٕ پھمُن ڈالہٕ ماران
ییٚمبرزلہٕ رنی ہُند اَنڈرِ ژوٚراہ

یاوُن میون اوس سعہ نہ کنہ دوٗراہ نازنین یارُس گژھیہ ماران
دوہ تارہٕ کوٚزمس وارہٕ گوٚرہ گوٗراہ

یاوُن ہیِن اوسس آو لیِز گیوُراہ کم کم دلہ ڈیِر ولہ نے آس
تَتہٕ آز اوس تہٕ رُوٗد کُھورہٕ کھُوراہ

عید

دیدار پنُن یارہ سُند بے تاب یارن عید — سازاہ سُروداہ شادیانہ روزہ دارن عید

باوان کم کم راز تہٕ لِکھ دِل ہُشارن عید — کم نفہ کتہ دردِکہ بوزہ ناوان خستہ کارن عید

ژراوان زُٹھ پردہ ، ہاوان شانِ خدائی

یعنی چھہ بنان بندگی بیچارہ گدائی

ژاران اکس رنگہ نعمژ تہٕ ضیافژ — گرنہ چھُس پوان کیژہ کھین کھینہ روزس کینژ

غمگین بہتھ بیاکھ چھُ بیچارہ کران سرژ — روشان خدائیس تہٕ چھُ توشان قیامژ

ہاران اکھاہ خونِ جگر بیاکھ ماران ہنڈر

اکھ ژریش ژھاران بیاکھ چھُ ژاران دِشہ دس گنڈر

تھدِ پایہ وزان جایہ اکس سوکھ تہٕ سرور — تتھ ژھایہ تٕہنٛس جایہ گریزان آہ جہان سوز

وُچھِ وارہ وُچھن والہ بہ نظارہ دماہ روز — پامال گاگرزِ زندگی ہُند سازِ کنو بوز

مدہوش چھہ مے نوش کمن زیر و بمن منز

کم نوشہ بدن روشہ گلا ن دردو غمن منز

اکھ دژاو مُلہتھ مُشک وُلہتھ ناس تہٕ اطلاس   چھس عید ژلیس داغ پھُلہتھ باغ دِلک آس
ژھاین تہٕ گژاین چندٕ چھوٚنی ہمسا وُچھنہٕ دراس   اکھ نوٗرہ ڈٕکس پوٗرہ مُلہتھ چھُس پتہٕ عمک ماس

بے وایہ بے پروایہ یہ کیاہ جائی خمہ دائی
پُزی پاٹھو بے کس بندگی بیچارہ گدائی

چھس بندہ بہ شرمندہ مٔنے کیاہ ژٕہ خوداوند   نہٕ ٹھیوک تمن سنگدلن یم چھ غرضمند
چھُے دین تہٕ ایمان یہند دیار رستم فند   یم سینہ بران کینہ وٚنی وٚنی چین عرب ہند

گٔنزرس چھ وٚنان کفر تہٕ کینس چھ وٚنان دین
مِلہ وان مے معرفتس بنگہ تہٕ آفین

زینان تہٕ کماوان چھُ یُس دوٗرہ سُہ ترسان   للہ وان چھُ کم ضرب جگر زانہٕ تسُند پان
بیا کھاہ چھُ بہتھ شاد نہٕ زینان نہٕ کماوان   بے کارسہ دل جمع، جگھن ووٚل پریشان

سہ فاقہ مران یُس چھُ ہران خوٗن رٔمو کنی
کُس خوٗن جگرک خوٗن اچھو کنی تہٕ نمو کنی

کیاہ عید تمن نیزہ تہٕ اہر یزہ یمن آے   صد پارہ جگر پارہ کرتھ وارہ یمن دژاے
یم زندہ مرے فاقہ پھرے نالہ دوان آے   کینہہ آدِ زمین وائتی تہٕ کینہہ اندمزار ژاے

ژ‍ٲوان گۆلن آرہ وٕلن ہاسے غریبی

گاشس چھہ کران گٔنہٕ تاپس ژھاے غریبی

یِمہٕ شادٕ یِم شادیانہٕ وُچھتھ کمہٕ گژھان شادٕ کر غم غصہ ژلان وارٕ بلان دادٕ کٕ لدن دادی

بے دردٕ یہ چون پردہ چھہ الحق ژھایہ عمہ کٕ لادکر یِم رنگ چھہ نیرنگ طلسمات ایزرِ جادی

تٕل پردٕ نظر ژ‍ٲو وُچھکھ بیشاکھ جہاناہ

زانکھ ژٕ یہ شادیانہ چھہ وہمانہٕ گمانہ

آزادٕ ژٕ غم ژ‍ٲو چھہ از عید جہانس ورتاو پٔنُن شوق ہِہِتھ لولہ دُکانس

توشان چھہ مدہوش گمتو رحمت شہانس دوہ تارٕ بنِیہ تُوشتن زنگس تہٕ زمانس

پھیرِتہٕ نیرن شیر ژیان دردہ نیٚن منز

پرژھ لاوکر ہا یتھ شال بتیٚن ژورہٕ کھیٚن منز

لگہٕ پوشہ وَنن پوشہ گلین تازہٕ پھُلیہ جوش پوشنُول بولن ہوشہٕ ین بیہوش تہٕ مدہوش

بنہٕ شادیٔ گژھن دادی تہٕ غم غصہ فراموش سوے عید شُہنہ بہٕ بہار سے نوروز ژہٕ تھتھ توش

پُوزا چھہ گنیر لولہ تہٕ انصاف نمازہ

نیتہٕ کلمہ زکواۃ روزہ تے حج بوز طنازہ

(۱۲ دسمبر ۱۹۴۳ء)

انجامِ ہوس

خوشبوے گُلاہ ڈیُوٹھم خاموش ییِنہٕ شالیے ۔۔۔ روپوش دِلک سُز ژوُر پوشن تہٕ کنڈین ژھالیے

مُشتاق چمن تس کُن مُشتاق سُہ پانٕ پانس ۔۔۔ ماران تہنٛد یاوُن ماران سُہ ینیلہٕ گژالے

للہٕ وان ٹھہراہ تیتھ پاٹھٕ تس اسہ لبے اندر ۔۔۔ ییتھ پاٹھٕ زہ موکھومُس ہوہ یچھ کران دالے

چھاوان پمُن لو کچار بھتاوان بیَن لادن ۔۔۔ تس پایہ رٹس بھر پور وُنہٕ سُود تہٕ سر مٲے

نظارہٕ کرٕ تھہ مُشکہاہ ہیتہ تمس تہٕ گیم شادر ۔۔۔ گومنگ دِلس میانس تاثیر خبر کیاے

کس مارٕ سندس پوشس آرام کنڈین اندر ۔۔۔ کیتھ پاٹھٕ دِل آزارن تراوان پنن سالیے

بے کینہ دِلک پُر نور آیینہ مقابل ییتھ ۔۔۔ للہ ناوہ زہ منز سینس ہمہ گژ ایہ تہٕ ہیمہ ژھالیے

میُتھہ پوش ہنگس پھٹوی زین لولہ تہٕ ییرژھا بر یُرزیس ۔۔۔ وندس میہ گنان اسہم گرہ تارہ سیٖتھاہ رأے

تھف ہیرُ میہ کرنی لنجہ کنڈی خستہ کورُم یچھ ۔۔۔ دوپُم میہ کہ اے نادان کمہ گژ ایہ وولکہ مٲے

یُس یاردہ مَن تارن یارانہ کرٕ تھہ راوان ۔۔۔ کرشونہ کرُن تس پتھہ اوقات پنُن ضالیے

زن خاب وُچھان اوسُس بیدار یہ گوس بودتھہ ۔۔۔ گمہ کامہ رُمن جاری زو تہٕ دو میہ تمہ جالیے

مسُول تہٕ پیمبر زل اسہ لب خندہ کران یعنی ۔۔۔ افسوس نظر بازن سہ رمہ چھہ وتان مٲے

دُشمن

ہُرُد بہارس تہٕ ماگہ ہارس ہمیشہ نارس چھُے آب دُشمن شریف اَسنز رذیل اَسنز چھِہ دُشمنس کرُِٹ عذاب دُشمن

ہُرُد شمنی دُشمنس چھِہ مارانٕ دوستی دوستس چھِہ تارانٕ زمانہ وُنِتھ چھان ہزاران گٕژھان تِمے خراب دُشمن

گُتہٕ چھُہ دفتر کُنُے فسانہ مگر وُچھتھ گردشِ زمانہ بنان اسمانچین کتابن چھِہ آسمانی کتاب دُشمن

گُٹہ پتہٕ گاش ژھوٚہ چھُہ ہوان چھِہ راژ اَہزِ ہرُدوٚہ ہیوان چھِہ راتہ موٚغلُس ہنیز نحوست دِیان چھُم آفتاب دُشمن

یہ دین، ملت، وطن، حکومت، خدا، خدائی، ازل تہٕ قسمت نقاب کٲتیاہ حقیقتس ہیچھہ تھوان ہیم انقلاب دُشمن

گران پنجرہ تہٕ کران بہانہ تھوان بُری بُری چھِہ حیلہٕ ہوا چھِہ نارس کران یہانہ دزان ہیم سحاب دُشمن

ہیچھم کتابن تہٕ دفترن منز وُچھم مشیدن تہٕ مندرن منز چھِہ دوستی ہند لباس لاگتھ کران جگرن کباب دُشمن

غریبہ سُنز دُشمنی رذالت امیرہ سُنز دُشمنی شرافت غریب مجرم خراب دُشمن، امیر عالی جناب دُشمن

غریبہ سُند پوز وَنُن بغاوت امیرِ مُنصِف کران عدالت
سہٕ تے چھِہ تہمنی کران تہماٗ دِہن یمس نِش جواب دُشمن

۲۴ ستمبر ۱۹۴۲ء

بے درد نظر ژاوان حُسنس چھُ کران پردہ
بے پردہ حسین ہُند چکہ چاو تہٕ مُلہٕ ماے

۱۰ جون سنہ ۱۹۴۵ء

"فریب نظر" کے عنوان سے یہ نظم شایع ہو چکی ہے۔ (گنجو)

یادٕ تہٕ بجر

گُلاباہ وارہ ہُند یادٕ بجر سوسن مزارن ہُند
چھوان یادٕ کنڈین پوش بجر پوشن تہٕ خارن ہُند

چھُہ یادٕ شرارہ بنچی گرمی پھُلے ہارچہ ہوا سوتُک ۔ بجر کیاہ تیر ماگی سوُر پانژالن تہٕ نارن ہُند
چھُہ یادٕ ولولاہ سوزاہ ژھٹان بے تاب سوزک جوش ۔ بجر آہ و فغان یعنی صدا فسودہ تارن ہُند
چھُہ یادٕ نار لولُک سوز دردُک جوش امارُک ۔ بجر سوداہ چھُہ تمہ نارُک تمن شعلن نگارن ہُند
چھُہ یادٕ رائے بے پروایہ ژھوہ ماران سمارس ۔ بجر کمزور بزدل تختہ مشقاہ زورہ وارن ہُند
منوشاہ پوشہ موت یادٕ چھُہ توشان تازہ گلزارن ۔ بجر داغاہ تہٕ افسوساہ برہ گمتین بہارن ہُند
چھُہ یادٕ زندگی ہُند باغ چھاوُن عاشقن رندن ۔ بجر کیاہ ؟ بسی تیوٗ نشہ دوٗرغاراہ دیدارن ہُند
چھُہ یادٕ تازہ خوناہ زندگی ہنزن رگن اندر ۔ بجر اندری دوہ دُر تقدیرہ والین اہلکارن ہُند
چھُہ سوٗدرُک آ دہ لُن یادٕ نوٗتُس بیتہ گیتہ کرانس ۔ بجر گرداہ غباراہ ہوٗ کھمتین نالن تہٕ آرن ہُند
چھُہ یادٕ چاوجولائی بجر حسرت پشیمانی ۔ بجر مجبورین ہُند بندہ یادٕ اختیارن ہُند
توٗ[1] آزاد بنہٕ نولس کران ساری خریداری ۔ چھُہ ازیادٕ مزدورن ہُند بجر سرمایہ دارن ہُند

---

[1] ایک مسودے میں یہ مصرعہ یوں درج ہے "یمن پوشن تہٕ باغن تروشہ ناسہ میون یادن را" (گُنجو)

مۆزورو!

سرمایہ دارس مار موکھار بارہ مۆزدورو | ژٕ یتھ کٲنسہ ینہٕ نے پان تارہ ترٕ مارہ مۆزورو

شاہانہ رختن چھُے بنہ جِران خوٗن جگر چوٗن | چاٲنی تال دُز مرٛ تاپہ سیتی ننہ وارہ مۆزورو

ہا کینہ رستیو چھے ژٕ یہ زخمن دارہ پکان خوٗن | بتھیہ سینہ دار تھ چھکھ ژٕ اکھ تلوارہ مۆزورو

چھکھ شانہ بڈٕ تھوِ انقلابُک تیز طوٗفانا | دیوار لٹاسان نیرٕ و یتھ کنڈی وارہ مۆزورو

غارت ژٕ کرکھ باج سوزی لامکانکس تاج | دامن ژٕ یہ کنٛ محتاج بندی پاکھٕ دارہ مۆزورو

یتھ زیادٕ لاگکھ نرم روزکھ سادٕ گیٚن منٛز | تتھ زیادہ پکنُ چھے دوہے بگارہ مۆزورو

چھکھ انقلابچ اکھ کتاباہ اکھرٕ کیٚمن منٛز | چھی تازہ ورقن منٛز گنڈان ژھیپہ ژھارہ مۆزورو

چھکھ پانہ سوٗدٕر پانہ لدٕر پانہ جواہر | چھکھ حسرتن منٛز پانہٕ خم دِتھ کارہ مۆزورو

پیٚنٛدر سن سونس منٛز پانہٕ کران چھکھ زبران جاو | غم چوٗن کمس باوٕ ژٕ یہ کس کھارہ مۆزورو

چھکھ آفتاباہ نورٕ پنُن ہا دِ جہانس | سنُہ ژٕورہ بندی پاکھٕ چھکھ ژکان ژلہ لارہ مۆزورو

افسانہ پنُن پانہ پرٛن پانہ کرن چھو | ژھیپہ ژورٕ نیوان چھی فرق ژھپہ تارہ مۆزورو

خوشباش عاشق وُیٚو تلان حُسنہ گُزارن | آزاد عاشق چانہ لو رچھ دارہ مۆزورو

صبح صادق

صبح پھوٗل مسولو تھوٗد تُل نقاب آہستہ آہستہ — تُلن ہیوٗت بُلبُلو چنگ رباب آہستہ آہستہ

گنہ ژٕنجی سنگرو پیٹھ گاش آو ہاران نوٗرٕنی پھٔٹی — ژھیپُن ژاو ظُلم نوٗن دڑاو انقلاب آہستہ آہستہ

گنہ زٕہل راتٕژ ہُند ژٕقل گاش پھٔٹل آکاشٕ گُور روشن — مُشتھ گوٚسارٕنی یارَن سُہ خاب آہستہ آہستہ

گگنٕ منٛز بزم دِوان اوس سنگدِل شبرنگ جادوگر — گژھن تہند طلسمو ہیوٗت خراب آہستہ آہستہ

اُڑن دٔرزَن تہٕ دده رٔیزٕ راتہٕ کرِیلوٗ راتہٕ موغلوٗ ہیوٗت — گیوٗن ہیوٗت پوشنٕ لو با حساب آہستہ آہستہ

دِوان وٕنی کس نگارس اُسی تار کہ نوٗرہ مشعل ہیتھ — یہ کمی سندہ جلوہ سیتی بوٚہ ٹھک حجاب آہستہ آہستہ

امیرو خوش ہو اہیوٗت چیوٗن غریبو یارو بل نیرُو — مستہ چھہ پی عاشہٕ متی گئے مست خاب آہستہ آہستہ

جہانس تشبہ لامان میوٗن دِلبر جلوہ ہاوان دڑاو — پھولان دِل چھم ژٕلان اندرم حُباب آہستہ آہستہ

دٕلِکہ پھولوٗن دَہن اسہِ دُن تہٕ کھڑ وُن مارِی متوٗند یاوُن — پھولان زَن وقتہٕ ژٕزہ پھولہٕ وُن گُلاب آہستہ آہستہ

ولو دِلدارہ ساتھاہ روز تم کیاہ بوزتم زارٕ گی — بہ وایئے سوزہ سان لولُک رباب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمنن ساڈن پتہ پتہ راوِ ریتھ آدن

ژہ پنجھ نیریتھ کوژ آزادن جواب آہستہ آہستہ (اکتوبر ۱۹۴۲)

جلوہ

دلبھ جامہ نوی نوی تلتھ پردہ ہاون پنن جلوہ ہیوت دلبرن وارہ وارہ
برتھ لولہ پیمانہ دیوانگی ہیندی دتن زندہ دل گوندرن وارہ وارہ

سیاہ چشمہ شوبان بری بری خمارہ کران مارہ ونجر تمن ہیندی اشارہ
چھ کیاہ چارہ ییمبر زلن بادمن ہند کڈن کش ہیوتن خنجرن وارہ وارہ

کوژن فتنہ برپا کوژن کونہ پروا کوژن نندرہ بیدار شہمار یعنی
کوژن شانہ پیچانہ خمدار زلفن کوڈن واش پیچن درن وارہ وارہ

نوی گرمیاہ نہ نووے آب تاباہ چھ شوبان تس حسنہ کس آفتابس
نووے جوش لوگ دردہ پوشن منوشن نوی گرمیاہ بازرن وارہ وارہ

پیھے یہ ھیڈ ہاوہ دیدار دیدن چھٹن طلسمات غائبہ فریبکی
کرن دورہ دورے مسلمان برہمن سلاماہ تمن کھنڈرن وارہ وارہ

دینتھ تھاو مرشگا طبورژ مشالاہ کمالس زوالاہ زوالس کمالاہ
ڈکھو سیتی کوت کال اسادہ روزن پھرپیون چھ پژانین گرن وارہ وارہ

یِوان جوش جوئین کھ لن ناگرادن شٕمتھ چھکھ بنان تیز رفتار دٔریا

بران چاو ہیٚون ہیٚون وُچھتھ تاوہارُک شٔریان تاوہ ڈٕکرِینہٕ درن وارہ وارہ

ٹٕلٲنی کران اُسی یِم پٔرانہٕ ہوٗگے تِمہٕ ہیٚوت پکُن بروٚنٹھ کُن روگہ روگے

تسلی گژھان آسہٕ پٔرنگ ڈیشتھ مُشیدن بتیہِ مندرن وارہٕ وارہ

مرُن عاشقن ہُند چھُ اوٚبرُک نقاباہ تہٕ ہٕنٛز زندگی پوشہٕ وُن انتاباہ

مرُن تہٕ کٔلن واتہٕ شمعن تہٕ ژانگن مران آیہٕ ساریٚ مرن وارہ وارہ

پٔران میٲنی افسانہٕ آزادیٚ ہِندی کران خندہٕ ہٕن سیٚٹھاہ جیٲنی بندہ

کرُن غور اقرار کینژہٕ کرُن ہیٚوت تِہندے پأٹھی سارِیہٕ کرن وارہ وارہ

۵ فروری ۱۹۴۵ء

وقتچۂ کتۂ

"وۄتھو عِلم پَر"ل

ترٛاو غفلت غافِلو وۄتھو عِلم پَر — عِلم چھُے دولتھ تہٕ عزت، عِلم پَر

عِلمہٕ سٟتی زانہٕ ہین پننۍ خۄدا — عِلمہٕ سٟتی نیرِ پَرچون مطلب مُدا

عِلم ییٚمۍ پوٚر تس چھُہ دُنیا تس چھُہ دین — ییٚمۍ نہٕ کیٚنہہ پوٚر تس نہٕ دُنیا تس نہٕ دین

ویرِ عِلمچ لاگ بُلبُل تے بوٚمبُور — نیر گوشن پھیر پوشن تُل ژھرٕ ڈوُر

عِلمہٕ کِس باغس دۄہے آسان بہار — عِلمہٕ کین پوشن اندر چھِنہٕ کنڈ نہٕ خار

عِلمہٕ کِس گنجس زوالک چھُے نہٕ ڈر — یوٚت خرچاو کھوٚتہٕ تیوٚت سینِس گُہر

جلوٕ عِلمہٕ کہ آفتابِس کاس گرٛون — دوٗر تاریک وانہٕ ادٕ نوٗرانہٕ چون

بالغو ہا نوجوانو عِلم پَر — نور کیٚت تے پور کیٚت سامانہٕ کر

لۄگ گژھِتھا کیٚنہہ چھےٚ نہٕ خرچ نہٕ چھی نہٕ دیار — زانہٕ سٟتی دیۍتیٚس خۄدا ین گاٹہٕ جار

تھاٚمۍ سرکارن خزانہٕ تھانہٕ دُھتھۍ — نیٚش نہٕ ورتاوُن نہٕ ییوان چانہٕ اتھو

ترٛاو غفلت عقل و ہمت پادٕ کر — عِلم پَر وۄتھو عِلم پَر وۄتھو عِلم پَر

ل تعلیم بالغاں کی تحریک کے سلسلہ میں ۱۹۴۸ء میں یہ نظم آزاد نے ابن مہجور کی فرمائش سے لکھی تھی۔ اُسی سال "گاش" میں چھاپی گئی تھی۔ راقم ابن مہجور کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے آزاد کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ نظم فراہم کی، تاکہ شاملِ کلیات کی جائے۔ (گنجو)

گریسی نامہ

خدایں زُوِ دِتھم پُرزِ پاٹھِ تہشزِ مہربانی چھم
ولے باقی یہ آسُن گوژھ سعہ پینہ نی جان فشانی چھم

وَنے کوتاہ تھوکھ کیاہ یاد بوزکھ کیتہ افسانہ[٣]
پننی مشکل کہانی یاد سرتاپا زبانی چھم

نہ چھُس شاعر نہ چھُس افسانہ لیکھن وول نے عالم
نہ ہاوس بانتہ بازی ہُند نہ ہیوان شعر خانی چھم

گمتہ سُہ راخ سینس چھم تہ نیہ ہندر پاٹھو نالان چھُس
نہ چھُس نوزُکھ طبیعت نے تگان نوزکھ بیانی چھم

غُلامی ہندر زمانن سرفہ سندر پاٹھو نال وولمُت چھُم
اُمی زہرن تہ خوفن پادہ کرِ مرژ ناتوانی چھم

فقیری ناتوانی منز غریبی کم زبانی منز
وِپیان کیتہ کانہ ہنز زورآوری یا پہلوانی چھم

خسه دارين پاڻ ۾ ڪرسي باقي ٻيهند رکيا ماز ميوٺي خون
ٻيوان آهيسم نه ڏڪيو بلبُل ويسڪن وه ۾ ڦي پوائي ڇُهم
وُڇيان ڇهڙس ٻيئي زمانس ڪُن نظر ٿراوان پانس ڪُن
رتيمي دُشمن ٻيمن ڪرڻ وقف ٿيا ورڻ زندگاڻي ڇهم
غزين، گريستين هئڙ ترجماڻي شوُبه آزادس
پسند ڪاڙاه ٻيوان تهندين خيالن هئڙ رواڻي ڇهم

آہِ مظلوم

غُلامی منز اُیُز ایمان، غلط ہمت تہٕ جولانی

دِلَن اندر پریشانی دماغَن منز پریشانی

خُداوندکِ ہندِ ین تیرَن تہٕ نیزَن حُکم تقدیرُک

کرِن آہ دادِ چو لد بندن بغاوت کُفر شیطانی

چھہ آسَن واٰلی آسان بیہ فوف اُسہٕ تہٕ دانشمند

ڈیکس لیکھتی منز ییس گاٹہٕ جار اُسہٕ تہٕ نادانی

کرِم کم لولہ گچھہ باغس دِوٕ پُٹم دِل خوش کرِم آغس

دِتُم سنگ دھر مکین پوشَن تہٕ پھُلراوِم مُسلمانی

شہنشاہی تہٕ مُسلطانی بنان میانِس رَتَس مازِس

بنان چھُم دردِ فریادَن تہٕ نادَن گردِ آسمانی

مے گوو تقدیر ہاوُن پانہٕ گو تدبیر ورتاوُن

پہ چھا فرمووُمُت دھرمَن ونان چھا اُتھو مُسلمانی

جہالتھ اُسے بچھے واُران جہانن کرُمیہ آبادِی

میۂ حاجتھ چھٹے نہ تمہ علمکُ کران یُس خانہ وارانی

فِدا آزاد انسانس نہ کُنہِ کعبس نہ بتخانس

تُوَسے پزِ ہیتھ کائنسہ انسانس پیدائی سنز غزلخوانی

(۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء)

●

شاعر، لیڈر، قوم

سوز و سازِ زندگی راز حیات　　دل سخنور، مغز لیڈر، روح حیات

تازہ رُوحن تازہ سان دل تہ دماغ　　نو بہارن جوش دیت پھوَل پوشہ باغ

رُوحہ سیتی رنگ تہ خوشبوئیتھ گلس　　عقل مغزن گاش چشمن حِس دِلس

پانہ وُنیُ کوُر واحدُ ذرّاتو ستیلے　　آفتابکُ نوُر گوو پادا ستیلے

جمع گوو ذرّاتوی سیتی فیضِ نوُر　　آفتابن باگرن ہیوت دُور دُور

جوش تُوگ ناگن، جوئن، آرن، کولن　　لہرہ ماران دراو دریا منزلن

کوُر سمندر پادہ دریاوو ڈلُو　　ڈل تہ دریا پادہ کریا آرو کولو

گُنڑ کِس نقاشہ سِنْڑ صورتگری　　لیڈری پیغمبری یا شاعری

جذبۂ پیغمبری قومکُ حُباب　　عقلہ ہُندہ ہوشکُ جنونکُ انتخاب

لیڈری یا شاعری قو ہچو زبان　　عقلہ ہُندہ ہوشکُ جنونک امتحان

اہل دل، اہل زبان، اہلِ کتاب　　گُنڑ کِس سَدرس و وھقان موج و حباب

●

تقدیر

چُھکھہ بنیومَت کیا زِہ تقدیرہ ک شکار　　وہ لھہ ینُن تقدیر یا نے کر نیار

آزما و نہِ عاشقن ہُندہ ولولہ　　ڈزا یہ پُرَی یاہ غائبکیو پردو تلہ

عار بَرژُن سعو رمیہ چشمن چھُس خُمار　　مار زلفن چھُس مُلیچہ مُشک تتار

روے رنگین موسے مشکین قد بلند　　تو رکد چھا نوَ چرخہ کَڈ ہتو سُم تہ بند

سالہ اَنہ مَرژہ عالمچہ سازہ گرے　　نازمو پَس شاہہ کُرَی مِتہ سعو ندرے

تازہ نقشن رنگ و روغن قسم قسم　　پھو ختنہ کارَن جودگا رَن ہُند طلسم

غارتِ ایمان تم ناز و ادا　　رہزنِ قلب و نظر سازو نوا

بوٗلہوس لولس دِتھ ژھُنکھ فریب — ہاوِتھ نزدیک اَسِتھ دوٗر نیب

نیرہٕ ہیٚتھ تِمو ہُنٛدی اشارہٕ تیز و تُند — اُلفتس تہندس اثر اُفیتہٕ ہُنٛد

آیہ لولک زان تہنٛد یاوُن شباب — ژھیٚس بٔڈ تھو جادوٗ گرو دِتھمُت نقاب

ویرہٕ تِمو پینزٕ زیر گئے کم شیر نر — بیٹھ ہٲرِتھ سخت جان لٲدوٗ ستم جگر

دلبرن بازی گری ہُنٛد برم دِتھ — غازِین مانزدری ہُنٛد غم دِتھ

محفلن منز رقص کرُکھ کری بے حجاب — باگرون اُفِین حِلہٕ ناگو لتھ شراب

ہِلہٕ سیتھ گوٚو اولہٕ والین خون منز — جعفرکی پاٹھی گو لالس روٗدِ زرد

شزادہ نچہ ہیہ یاد فس گوٚو اَرہ پزٕ زنگ — شہسوار گو نالہٕ متہ رُدو پوشہٕ رنگ

عاشقن ہُنٛد سوٚ رخ زو خون جگر — خلوتن منز دزٕ پزٕ لوگ ژ انگمن اندر

کُنیر

دین برحق فطرتُک آیینہ دار
زندگی ہُند پوشہ ڈُن پوشہ بہار

پانہٕ گُل، پانے چمن پانے پھُلے
لاگنے سونتھچ تہٕ ہردچ ماگنے

ییٚس دوان تقدیرہ کین آفین کھوٚرن
دل دوان دلگیر گمہٕ تیٚن دلبرن

زندگی ہُند بن بہارن ہُند بہار
نارہ دژ امت سون بنیومِت پوختہ کار

نولہٕ والین گاٹلین ہُند رہنما
عاٗلمِ حکمت ابتدا، تا انتہا

سون کران خاکس تژامس کیمیا
جسمہ کین تہٕ جانہ کین مرضن دوا

رازِ فطرت جوہرِ انسانیت
جسمہ نشہ پاٗدہ کرِن روحانیت

تازہ دم یاوُن دوہے بجرُک نہ غم
حُکم تدبیرُک تہٕ تقدیرُک قلم

نو پلیجے گیتا پیٹھ ہُند سوز و گداز
مغز قرآنُک وچھے ہیُند اصل راز

مذہبن دینن یقینن ہُند خُدا
وحدتچ آواز یکسانُک صدا

وحدتِ حق اوس کُنیرُک ابتدا
وحدتِ انسان کُنیرُک انتہا

آس گھنٹس منز کُنیر یاد اگوٗرُم
سارِنی وہمن گمانن لا گوٗرُم

خاندان

نوکتہ دانوٕ پاٲدہ کرٕنو بڈٕی خاندان   خاندانوٕ کرٕنہٕ پاٲدا نوکتہ دان

خاندانکو بندہ واٲرث دولتس   زندہ دِل گاران لولس حکمتس

اوس کُس فوق البشر خیر البشر   خاندانس سیتی یُس آمُت ہشر

خاندان ییٚلہٕ زایدالمیعاد گوٚو   ژوٚپہٕ اولادن ہُندٕسے بربادگوٚو

بڈٕی بنٕ ہُند دِین مالین ہُند یقین   قاطرٕ وُونٹھٕ گرٕین لاکم تہٕ زین

اُچھ وُٹھتھ بروٚنہہ کُنٕ پکان یُس نوجوان!   بروٚنٹھمین تیرن پیتہٕ تیوٚراہ دوان

خاندانٕی کاٲزن ہُنٛز کافری   مِلتن ہُند ناز قوٚرِچ رہبری

جُستجوٚچ لوٚلِچ تہٕ اپمانٕچ دلیل   آذرس فرزند نافرمان خلیل

خاندانکہٕ شوقہٕ ییٚلہٕ غازی چھُکھ   تنگ دامن سنگ دِل ناژی پُکھ

خاندانکہٕ سوزٕ ییمہٕ کوٚر جہد وجہد   پاٲزی پانس کرٕ کھنِتھ تمہٕ قاٲولحد

واسے شورہ تہٕ گولہ ییتھ لولس بنٕن   لول ییٚلہٕ گو زہر قاتِل کیتھ ونٕن

خاندانس قوم گوٚو قومس وطن   رٕٹ دِلن منٛز جاے نورِچی نفرتن

خاندان اِنسانہٕ سٕنٛز انسانیت   پوٚز یقین پوٚز دین پرٕزٕ روحانیت

وطنیت

صۆرتھا صوٗرت گرَن ہُنرِ دلفریب — سبز باغاہ ماژی مۆند عاٗقل فریب

کُنز بہٕ یمَن چالُن کرِتھ روغنَن تہٕ رنگ — کامہ دِیوٕ لاٗگتھ دوٚ گنیا رُک نہنگ

ٹھگی مَتیَن تریشہٕ ہیتَن کیٚنٛث بوٚ ڈعذاب — دوٗرِ چھِکھ پیوان بوزنہٕ سِکھ تہٕ آب

آرہٕ کوٚت موصوٗم بلبُل خستہ جان — پوٚنپہ رٕ ژگتھ کاغذی پوٚشن کران

نوٚ گنہٕ دیِنٛش قوٗمس کُنز ژک امتحان — دوُرِ دنیا اِنتقاماہ چھُس ہیوان

پیٚیٹھ خزانس راٗچھی تھاوان جابجا — خاندانک دیوٕ تہٕ قوٗمک اژدہا

زندگی ہندین خزانَن یکطرف — گُتھ کران سرمایہ داژی ہندی سُرف

راوہٕ راٗوی یِکسان کُنیر ییٚمی غارتن — گاٹُلیو تِتھ ناو کوٗر حُبِ وطن

قومیت، حُبِ وطن، عشقِ خدا — اَبجدا کُنزُوک تہٕ دردُک ابتدا

نارِ سیٚتی فولاد شستر کھوٚٹ بنان — نارِ سیٚتی شسترس کرُکُٹ بنان

ییٚمی یقینَن کینہ بوٗر دِلن اندر — تِتھ یقینس سینہ دارَن شوٗبھ کر

اَکھ یقین زنجیرہ ترٛاوان ژاٗلی ژاٗلی — بیاکھ ترٛاوان زال تہٕ زولانہٕ ناٗلی

تھٲونے اہلِ وطن کُنہٕ رٕک یقین — لول وطنُک چھُکھ گٔژھمُت دوٗر ہین

موج اولادن رٕچھان پرٛتھ بآگران — پانہٕ وٲنی تتھ خانہ وٲراٰنی کران

مذہبس ایمان بنیومُت انتقام — تھٲوی یتھ ورد زبان حُب امام

اُلفتس وحشت بنان پیٚلہٕ ڈوٗل جدٕ — ناو دینک راوٕ ران مذہب زدٕ

اُمہ مُدن کم کم مدن کرٕ یتھ خراب — حسرتچہ نارن کوٚرُکھ سینس کباب

اُمہ شرابن کم دِلاور ہوشہٕ ڈالی — کھورُکھ اماس ترٲوِن زالی زالی

باغوان لاگتھ دِتکھ پیٚتھ گُلشنس — ناو پوشن ذرٕوت ہوٗلن، سگ پٔنٕنس

ہوش چھس یُد دُکھ نہ لوکُن مس چھنیکُک — دردٕ جُٔشی مَن پیٚٹھ حبابک پردٕ چھُک

اُمہ جنوٗنن دردٕ خوٗنس گژ نیکھ دژھ
ہا پتو انسانیت ژاپہٕ ہینٛژ کھ

انقلاب روٗس

زندگی ہِندی وولوٗلن بیٚلہٕ دیٖت ظہوٗر | خواجہٕ پیٚو بر خاک تختس کھوٚت موٚزوٗر
کافری مژرٕ دژاو دِینک آفتاب | نوٗر تمۍ سُند وحدنیچ کٔنزِ پچھ کتاب
دِل پریشان بیقرارٔی ہُند رفیق | بےکسن بے روزگارن ہُند شفیق
زندگی ہُند ذوق بے جانس دِتُن | لامکانک راج انسانس دِتُن

ژاد گنبرس مژر گنبر پادا کوٚرُن | سارٕنی وہمن گمانن لا کوٚرُن
حِس دِتُن تقدیرہ کین اُفنن خورُن | دِل دِتُن دِلگیر گمۍ تمن بنٛدٕن

اختیارُک تاج مجبوٗرن دِیُتن
افسری ہُندستان معذوٗرن دِیُتن

مارکس ازم

دین تمہ سُند فطرتک آئینہ دار
نارہ دڑامٹ سعون بہارٹ ہند بہار

عشقہ سوزاہ بے نیاز امہ سازہ نش
تازہ حسناہ پاک سعہ مہ تہ سازہ نش

پاکبازو سعون سبکے ہنزہ ڈورمٹ
کائنتہو کارگیرو بٹیہ کرمٹ

عالمِ خاکس دِتن تمہ ولولہ
عالمِ غائبس اندر دو لقہ زلزلہ

نیاے لانیک فتنہ کزانیک دوٗرگود
بازی گر بازین جگریں سوٗرگود

نیم خیال آسر عالمِ پاکس اندر
نقش کرے کرے نم ودچھن خاکس اندر

نوٚن کوٚڈُن جذبات کیٚہِ پٔردٕہٕ تلہ
عشق مۆسیٚ کوٚہہِ طوٗرس پیٚچ مشعلہ

زندگی ژوٚل لن ترانی ہُند نقش
بٔرونٛتھٕ کُن ہیٚبت عاشقو رِنٛدو پکُن

غافلن نِش راز بتأوِن کھوٚلی کھوٚلی
عاقلو ترأوِنی قدم ہیٚبتھ توٚلی توٚلی

عقلہِ ہُند جوہر تہٕ عشقُک آب و تاب
زندگی ہِنٛزَن گٔلشن ہُند آفتاب

دُنیا پیٚمتِن عاشقن وٕصلیچ برات
گاڈہ جارٕک ہمتُک آب حیات

کافِر بیدار دل روشن دماغ
کفرٕ سیتی روشن کران دینُک چراغ

اضطراباہ صبرہ کین جامَن اندر
پوختہ گی پأدا کران خامَن اندر

پوشہ باغن پوشنولاہ خوش آواز
تنگدل گاٹن گزیدن کیٹ شاہباز

موم دِل، شیرین دہان و پوختہ راے
نشترو سیتو لوزہ وبن ششتر قلاے

مغز نمرودن کھیوان لاگتھ موٹھا
رامہ ہونین گالیون پادر سیہا

•

....منزلاہ اکھ لامکان

میانہ سفروک منزلاہ اکھ لامکان
شُری خیالاہ آسمانک درمیان

تن دِزم نارن سینکی پاٹھی دمبدم
صافیاہ کم زیادہ اوہ حاصل گیم

چھُم مولوام اتھ سوہ نس کریکری گگنے
آسہ نیرن کاتھو نارزوونے

پانہ تھاوم پیپھڑ و تن لڈی لڈی قلاے
برقہ نُہ کنکس پانسی آرام نہ جاے

پردہ ژٹھی ژٹھی برونٹھ نیرن کار میون
گردِش بیکار چھِنہ رفتار میون

ڪيتي نه پڇي ڪا ٿهه حد سين معبود ميون — بي نياز از بندگي معبود ميون

ڏاڍو تقديرن ستارن هُند هي — آءُ تدبيرن تي ڪارن هُند سمي

يس شابگي اضطرابن ڏيت جواب — ڪياهه گئيس يارجي خضابن هُند ڇڏاب

وقت ويڙهه سونٽڪ هوا مرضن دوا — وقت ويڙهه مرضن دوا هر ڏڪ هوا

گابڙ جارس کهيڙه ئيس عاشق مزاج — زانهه تن بزدل مريضاه لا علاج

زنده عاشق داد تدبيرن هيوان — بنده بيڪس تن ڇڇهه تقديرس ڏوان

عاهلچي دولتهه ڪران پاءِدا موزڏور — اهل ديوانس قلم ڇپانس ڇڇ تور

مال ورتاءِ ٻهه ڪران ڏيس جمع مال — دشمن انسانيت زهر هلال

دوسندار آءُ دوستس خوان هاءِ ڦشني — شراڪ هيهه ڏاڍو بهي ٻاءِ پس ڍاره ڦني

هيوت ڦڻن گره ٿالي ڪڏ پاسي مٿوهن — ٿالي ڦڙ ترو پانهه واڱي هيوت ڪهڙا ڏهن

حسن گمه هارن تر ڏيا رن هُند غلام — فند بازو عاشقن هيتر ڏني وڏو لام

ڪاو ڇپادان باغ بلبل دل ملول — هوله سيتي دم ڇڇو سيز هيتر پوني نشل

گلڪلهه ياءِ ڏي ءِ ول نال پوشن ششلن — مسوڪن هند ڪرڏاڏوري آءُ ڏري ار کهلن

باغه واتن پانهه واڱي پيليه نياسي پيو — درده باغڪ آسي ڪهسه ڦرن ضاپه گڏه

خارہ خارو سیتی سمسارئک بساو
پانسی کھُری لدپنکی پاٹھو ولنہ آو

پوات کال ودودر بنہیس کھُر کا سنے
دھیان تھا گوہتہ کونہ نوٹ وتھانہ دوہ

پرانہ لرو روزن ڈکھس بیپڑ کوات کال
لوارہ وکھ کوندن نوپن سُئے کوڑہ ذال

غائنی، گاٹلی، زانہ ہرئی تدبیر دان
غائبہ کہن خاین چھہ تاٹبیراہ کران

عادتک بیمار زانان اکھ دوا
چرس، بھنگ، آفین، دُترتہ شیشکیا

وہم پیلہ عادت سپُد دوپہس یقین
آسمانن دامنس تل رُٹ زمین

زندگی نشہ دور ژول سائک سپُن
سور ملی ملی قسمتک مائک سپُن

گاہے جارئک مسترکن پیُس ہارہ نوو
عالم غائبن ملکُ مائک بنوو

گاہے جارن پیُس کوٗرن ہیوت بے نقاب
پردہ غائبن کوژس عائبن ثواب

آسہ پیس نازک دلس اندر دماغ
زانتن بے میوہ خوشبو پوشہ باغ

عقلہ پیلہ دلہ کیو حبابو لوٗد خمار
غائبہ کیس پردس اندر نقش و نگار

خُوداہ

اَکھ سوالاہ صاف مُبہم یتھ جواب
کأنسہ نِشہ افسانہ کینژن نِش کتاب

کانہہ وَنان چھُس آتما پرماتما
کأنسہ ہُند یزدان کینژن ہُند خُدا

گاہ جارٕ کرٕ تۄلہ نارُک بنأے پرٛون
سوزِ دل یعنی خیالاہ نُندہ بون

سادٕ مضموناہ چھ یتھ سأرِی پران
زیادٕ ژُس پرٕ تَس نہ زانہہ فکرے تران

زانہ نَے آسُن تَسُند زانُن ہیوان
گاہ جارٕ چھ اُچھ وُٹھتھ مانُن ہیوان

لولہ نزداہ یتھ گِندُن سأرِی یژھان
بُڈ گِندُن وأنی تتے ہأرِتھ گژھان

اُنتھ رستیِن حُسنچ جلوَن انتہا
دولہ چینن بے تاب نظرَن ہُند حجاب

غائبہ کین پردَن اندر سازاہ وزان
مشر دلَن مشعل حُبابن ہنز دزان

زیر کی کیُت قہر لولس مہربان
رائے چھے ارادن سیدین ساوَن کران

نعمتاہ وَیہ ورنی دلس پرٛیہ ورنی کتھا
پرٛژھ کرَن والین سیٛتھاہ سیٛزرچ وتھا

ستہ غریبن اَن گوٗژھک شامُن بنٛن
پرٛژھ امیرن ہنز بڈُن گوٗژھ ہیوٗن گنُن

زندگی ہندہ کارخانک مرٛژ تہٕ مول
مذہبَن ہُند شوغل دپن ہنداصول

شان بتخانک تہٕ کعبک رعبہ داب
بس پڑاز تا ذٕ کاشرٕ وچھۍ آفتاب

لۆرہ وان پنہٕ نین خیالی دفترن
شتریاہ ہیوٚ رائچھ پانئے کھنڈرن

پانہٕ روٗزتھ بندگی نِش بے نیاز
حکم تہندُے بندگی پوٗزا نماز

مون وُلی یوٚ وُچھ پیٹھ پیغمبرو
تھوٚو لیکھِت گرٕ گرٕ کنین پیٹھ مُتگرو

مستیٔ حافظ تہٕ سازِ بیخودی
حضرتِ اقبال سُند سوزِ خودی

مختصر بوز کیوٚہ تہٕ کیاہ ونہٕ نسٕ وار
زائمی جاراہ بہ چھُرن کوٚرمُت تیار

روزِہ باتے چون یا تمی سُند کُنر
وارہٕ وُچھ دلدارہ امہِ کاروٚک سنر

مردِ مادان ترٕی یمن پرٕدن اپور
حضرتِ انسان وُچھکھ پانئے ژھہ پور

پائیز آگرە، پاپێر جوێن مشـــتە یوران

روومەت ژهاران لۆ بمێت راوران

رُباعیات
و
قطعات
وغیرہ

میٚہ آدٕن راوٕ رُم سادٕن متین سیتھ   فقیرن صوفیین عاشقہ متین سیتھ
یہِ ہان اوسم نہ دِل کُفرس وٕنن دین   گژھان چھم دُشمنی آرٕدی متین سیتھ

●

لٔدٕو پرٕدن مٔس کیاژ ہ باتہٕ نوین منز   برو خۄن بجرُوک جوانن نوین منز
خیالی قلایاہ لٔدٕن منز ہواوس   یہ مضمون چھِنہٕ امتحانن نوین منز
کرٕدکھ بادٕ ساقی یتہٕ میخانہ نوٕی نوٕی

۱۷ اِ ماگہ ۲۰۰۱ سنہ ب

●

چھہ گاہے ہتی آرٕ کاُتی فرشکہ سوالی   بٔنے ہتی داتہٕ عرشکہ لا اُو بالی
بٔڑیمٕژ نیچ کتھا معنی امیک سہل   خیالی گُلشنن بُلبُل خیالی

●

یران پرٕدن مٔس یُس چھُہ بانہٕ نوین منز   تھوان سنٕبہ لاٹھ دُکانن نوین منز
زندن موچھے نہِ ندرٕ ساوان ظالم   یران خۄن بجرُوک جوانن نوین منز

●

نہ پوشیتس کانہہ نہ پور یس کانہہ یا   نہ روز یس کانہہ سینو چھ گرواہ تہٕ دُنیا
چھہ پانس ہُم سینٕ ہندُستانس   کتھ کیشت بنداہ کھیون کیشت "خدایا"

●

(۲۰ رِ ماگہ ۲۰۰۱ سنہ ب)

غمہِ وطنَ منز چھکھ گژھان بڈٲی بڈٲی زٕ مجبوٗر
وُچھان چھکھ پانسی کُنہٕ کر نظر دوٗر
مہ بنَ گرداب، بنَ سیلاب پکھ بڑٕ نیٹھ
نژان یُس زیادٕ ہیوان زیادٕ تُس رگیوٗر

●

قلندر مست کرٕ ساز و ربابو | جوانَن جوش دِیت پرٲنیو شرابو
وطن دارو کرِ ذِ ہیتہٕ وعظ خوانی | یہِ گُل پھوٚلروٗ گوٚشتابو کبابو

●

بہتھ بے کار نیکو کار چھانی | قلندر، پیر، مذہب دار چھانی
امیرس کھیتوٗن رود مسکینہٕ ننگہ خوٗن | وُچھتھ راوان چھُس یم کار چھانی

●

دینک زینت یہِ اقرار میوٗ نے
کُفر چھُ حقیقت اِنکار میوٗ نے
رنگِ زمانَس روغن تہٕ رونق
دوٗر زمانَس رفتار میوٗ نے

●

سینٹھاہ مطلب چھُ مذہب وٲرِین منٛز ستمگارٕی ہیمَن غمخوارٕیَن منٛز
وطنداری تہٕ بێیلِہ ہێچھناوِہ دوٗگنیار چھِم اکھ بیمارٕ یاہ بیمارٕیَن منٛز

●

گُدُرُ پیٚٹھِ پانسی تَس خانہ دارس گرِس دوہ دوریمیٚتس لٔتہِ پُس ڈکھِن پیٚٹھ
بُنٛلِ گژایاہ پیٚیس پانَس ہیٚیس جان کھسِن تَس خوٗن بارٕژن ہنٛد کھٔنِہ پیٚٹھ

●

خوداییٚ بندگی نِش کس چھُ انکار خودا وندس وَنُن بندس تُلُن بار
دلیکن زندگی ہُند ولولہ یَس تمِس نِش چھا یِوان ییم فرمیتکار

●

پریشان دل پریشان عالمَن منٛز بوٗدِ ہتہ گامہِ چھہ پن پینہِ ہِن غمن منٛز
وتَن پیٚٹھ ژوٗر تختن پیٚٹھ شہنشاہ بہتہ افسر کلارک دفترَن منٛز

●

غریباہ فاقہ، دوٗ دمُتہ تیرِہ دٔیِ ہُم عدالتَن منٛز کران ژلنک بہانہ
بجن لیٚتہ کھ باحواس خمسہ دہوش گژھتہ حاجر دوان مُلزم بیانہ

قیامت وحدتگ گنزرک زمانہ — نہ روزن ٹھرے نہ بیم وہم وگمانہ
الن جنگل پھٹن سنگر، نٹن بال — قیامت بن قیامت تل جوانہ

●

ہیچھم کاٹیاہ سوخن صاحب دلن نش — سیٹھاہ اسرار بوزم عاقلن نش
یسے دم نیرہ خوش پاٹھی سے گذارون — یہ کھتہ بلبل پسند آیم گلن نش

●

ژاڑہال

معذور چھہ، مجبور گمتو زندگے نش
بلبل چھہ بہتھ دور گوہ لابس تہ میے نش
ژاران کنزرکی معنہ لاگیتھ شیشہ دولئے ہند کر
بے چارہ گمتو وارہ پننہ گاشہ لیے نش

●

عقلہ ہند راجہ یام تختس بیوالہ — مذہبن ہند تنازعہ نیپنس پیش
اورہ آد عشق زورہ شورہ دوان — سازی ہسی دفترس سہ دیتھ گو فیش

●

گرٲو

سرمایہ دارن رُوٗد نہ وۄنی آب اچھن منٛز
پانے چھُ دوٗہلی گورہ مَلہٕ تہٕ روت کفن ژۄر

وۄنی چھم نہ ژالن بانہٕ صبر کٔت بیالہٕ بُرِتھ آم
چھُس چوٗن گدا، میٚون مُدا کرتہٕ وۄنی منظوٗر

مجبوٗر گٔژھتھ کیاہ نہ وَنان عفوٗ خطا کر
چھُس مست نہ مدہوش نہ گُستاخ نہ مغروٗر

از تام گذاریوم تہٕ وۄنی ییوس سرِ راہ
کھوٗت وانہٕ گژھ ہیوم بوٗرتہٕ منزِل چھُہ سیٚٹھاہ دوٗر

کُنہ ساعتہٕ ییم جیرہٕ ژھٹان نیرہٕ دِلک جوش
کیاہ چوٗن یہ سمسار گُنہٕ ھک پانہٕ زہ مجبوٗر

ییم خواجہ گُلکھی اَتی زیوان ماجہ تہٕ مالِس
شاید چھہ پھٹان کُنہ یہ مسکین تہٕ مزوٗر

اَشہ وانہٕ میانہٕ شوقہٕ چمن زار یمو سُگ
زٕہ تہٕ وُچھتہٕ دۄہا آسہٕ فولان آسہٕ تمِن سیٚور

ق

یا ترأو ییمَن سنگدِلَن رحم تہٕ اِنصاف
نتہٕ کاس میٚیہٕ وسواس تہٕ غم بار خدایا

افسوس دِلس چھُم نہ ییمَن کیاہ زہ ژہٕ ٹھیٹھوٗ ملک
چھم چارہٕ حلالُک میٚیہٕ قسم بار خدایا

افسوس پیوان چھُم میٚیہٕ بہ تہٕ پأدہٕ کوٗر تھس بے
میٚیہٕ تہٕ کرتہٕ پنُن فضل و کرم بار خدایا

چھُم خارٕ دِلس پیٚی پۆژ سرٕ ہا رتی میٖہٕ سرُن پیٚوم
الماس اَسِتھ شیٖشہ کھنجین نرشہ ڈرُن پیٚوم

یوٚت کال پنُن پان تۄ بُم وارٕ ژٲلِم ہٹسری
بے جان کتیٚن رنگہ کرِن سجدہ کرُن پیٚوم

یوٚت کال میٖہ ییٚم پنجرٕ تہٕ زولانہ ژٔرِٹھ ژاوی
سہہ پان اَسِتھ پٕہ ژِہ لاوُن سینہ دزُن پیٚوم

پہ سمسارُک سفر بےکس مسافر زانہٕ کوتاہ کرِ یوٚٹھ
گرِے یس زانہہ نہ دژامت آسہ تس شۆب یا وُزِتھ حال

پکھُن یس پیٚوٚو چھپن چھارُن تہٕ نارُن سُے تھکُن زانان
نظر ییٚمہ ترٲوٕ ٹھرُر و پیٚنٹھِ سہ زانیا کیتھٕ وُنان بۄٹھ پال

طۆل دِتُس عاقلو داد ہیٚوتُس جاہلو — زیوٚٹھ قصہ تہٕ کرِ یوٚٹھ نیاۓ اوس تہٕ افسانہ میون
نام پۆژ زُے کرٲم کیا ہ درمُم تہٕ اسلام کیاہ چھُ — وید تہٕ قرآن چھِن کعبہ تہٕ بُتخانہ میون

بارخودایا

کوٚہہ زانہٕ وُنِتھ عائشہٕ متیٚن سنگدلن کرٕ — اَسہِ پوٚس تُلن پانہٕ وُلَن رخصت شہانہ

چھم کیاہ خبر کُس ویدتہ قدرٕ آن دِ پانٕ پُھکھ — ہیٚون خوان عزیبن تہٕ بُرن گنج تہٕ خزانہ

ننہٕ وانہٕ ورتاوان چھ قانون کرِتھ نا — ہم ظلُم ستم فند فریب حیلہ بہانہ

ساری چھ دپان رنگ چھ بدلان زمانس

پھیران فقط آسہِ نہ زانہہ میوٚن زمانہ

●

اُمرہ چھم میوٚن جان تہٕ انسان مرِس ہنز

بے عار لاگُن یوٚت بے پرواہ روا چھا

پانسے زٔتہ کوٚر لُکَس پاٗدہ میٚہ ما کیشہہ تہٕ خبر چھم

سامانہ بنُن پانہٕ کرُن ضایہ روا چھا

گگہ ڈہ چھم نہ سمان رٔشے دوٚیُم چھُم نہ وٚن وُدار

بے وایہ ونہ ہے یُتھ بنُن بے دایہ روا چھا

●

ونہ ہےَ تہٕ ونُن ماگژھ ہم دینہ ڈُلن میوٗ ژُ وُتھ ژیٚہ بے پرواہ پتھر بانہ پےٚس میوٚن

وۄن کیاہ میہٕ گژھ ہم کیتہٕ غرضمند ووُکُن مُنہ سنتھ جاۓ ذ میہٕ اٲسم تہٕ ژیتہٕ چھُے نہ اثر میوٚن

پرٛیتھ آنہٕ وُچھان بانہٕ ژہٕ چھکھ میوٚن احوال یم غم تہٕ ستم کیتھ چھُم ژالان جگر میوٚن

کس باوہٕ کمُس ہاوہٕ بہٕ زانم تہٕ ینٕن بان کم تیر تہٕ کم ضرب رٹان سینہ سپر میوٚن

بے عار ستمگار کران رنگہٕ کرِن رنگ طاقن چھہ جران چۄ ہنہٕ شہ زن لخت جگر میوٚن

ژٕ ہٹیوک ہمن میانہٕ کھۄتہٕ تہٕ چھکنہ تمن یاد پژہ ہتھ کاۓ نہِ لگان زہر یہٕ نا بد تہٕ شکر میوٚن

لوکہ چار گذار یوم غمن منز تہٕ وۄذ چھُم غم

کمہٕ حالہٕ تہٕ کیتھ پاٹھو سنانیرہٕ بجر میوٚن

غریبی

دِلتھ ضرب جگر نوٚن چھکان چھُم میہٕ ستمگر کس باوہٕ شُہتھ چھُس تہٕ ہیکان ہاے غریبی

ہے ہاے کمن آرہٕ ولن اَرہٕ ڈلان رنگ پھک حارہ کران غم تہٕ ستم وای غریبی

ہے ہاے کمن سازہٕ ڈیکن تازہٕ جوانی چاوان تہٕ زہر کی پیالہ ژاوان ہاے غریبی

اَمہٕ نارہٕ دزٕن زانہٕ تسند پان تیٚسے دوٗد   چھی وارہ آتشخانہ گژھ یکہٕ وٚنی کراے غریبی

نیوان کوٚہ ژھٹین ہوش تہٕ چشمن نہٕ ٹھوان گاش   گاشس چھ کران گٹہ تابس ژھالے غریبی

تھۄہ جایہٕ سمبھ دائدی تہٕ غم کیا زہٕ چھیوان

ہے ہاے چھ یتھہ جایہٕ کران جاے غریبی

●

اکھ شار

وَناں[1] کیاہ بہٕ دیوانہ دیوانگی منز

مہٕ اَن یاد آزاد نے پژانہ گژاوو

---

[1] ۱۹۳۹ء میں راقم کسی وجہ سے آزادؔ کے دو ایک خطوط کے جوابات وقت پر لکھنے سے قاصر رہا تھا کہ تیسرا خط بھیج دیا جس میں شکوہ بیگانگی اور شکایت بے التفاتی خاص انداز میں درج تھی۔ راقم نے جواب میں صفائی پیش کی۔ اور شکوہ بے التفاتی کو مٹانے کی کوشش کی۔ آزادؔ نے اس کے جواب میں ایک پُر مذاق اور محبت سے بھرا خط لکھا جس میں یہ شعر لکھ کر اپنے شکوہ کو اور بھی مؤثر بنا دیا۔ (گنجوؔ)

ایوانِ غزل

شوقہ سان مٲژنتھ لولہ فرمانَن
آزاد آو غزل خوانَن منز

زانہٕ وٕزٕ یانَے معنہِ اَتھ زانَن
روشہِ بیٚیہ ہٹھ پوشہِ ڈالانَن منز

پیامِ آزاد

غزل

ہا لولہٕ رٹستیو لولٕکی افسانہٕ وٕنٕنۍ رٕکیاہ   دیوانہ گاٗمتہٕ بوالہوسہٕ نادانہٕ وٕنٕنے کیاہ

ہا پوشنوٗ لوسوزہٕ سان اکھ بول بوشاہ کر   بےہوش کرٕ تھک پوشہٕ مُتو مستانہٕ وٕنٕنے کیاہ

فند باز یارٕ بازی گاروٕ باز پٮ۪ٹھ زٕنہ ٹوٗن   ہاوٕن ژٕ یہٕ تھوٗ ہے کعبہٕ تے بتخانہٕ وٕنٕنے کیاہ

ہا مالہٕ متیو رٕس لوٗگے مس اگلن تشکارٕن   رٮ۪تہٕ کالہٕ مٕٹھی وندہ کی سامانہٕ وٕنٕنے کیاہ

موٗلوم گژھان شیرٕ بندٕ کرٕ پاٹھٕ چھی بنتہٕ زور   پھیران چھکھ وائرانہٕ پھٕر وائرانہ وٕنٕنے کیاہ

ژٕلہ لارٕ حسنچہٕ وارٕ ژٕ ٹان چھکھ ژٕہ اٗڈٕ فلی پوش   شل چھے ژٕ یہٕ ہٮ۪نٕنے مکل بورٕ تٕ دامانہٕ وٕنٕنے کیاہ

آزادہ وٕنان آسنے کیاہ ہیندٕ تہٕ مسلمان   رندانہ سعہ چھکھ وٕنان نٕنہٕ رندانہٕ وٕنٕنے کیاہ

ہا لولہٕ رٕستیو لولہٕ کی افسانہ وٕنٕنے کیاہ   دیوانہ گمتہٕ بوالہوس نادانہ وٕنٕنے کیاہ

(۱۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

غزل

نادان لوٗگُت پانہٕ صاحبِ خانہ وٕنٕنے کیاہ   ہمخانہ تھاوِ تھک خود غرض بیگانہ وٕنٕنے کیاہ

تاراج سپُن وارِہ چانے پوشہٕ چمن دٕدٕری   چھکھ روشہٕ ہٮ۪تھ پانہٕ ژٕہ باغوانہ وٕنٕنے کیاہ

ہوٚکھ سَروٕ گُلۍ وٕ ذٕ گاسہٕ تٔلۍ رۄدِ کھٔ لرن تٔل   گرشالہ مارَن وارہ آتشخانہ وَنے کیاہ

آکھ سوزٕ رسِتیو سازو ایان ژاکھ بندن منز   بیمار زَن لرٕ سأوی ٹھک ایرٕ جانہ وَنے کیاہ

ژٕہی ڈنگن سیتہ جورِ ماران سورٕ سامانہ   ژٕہی فوطہ پھلین چھکھ وَنان درگ دانہ وَنے کیاہ

یِیکہِ شاطسی کٔن چھکھ ژٕ لاران کوٗت ماران پان   بیتاب گمُتہ ژٕ ریشہِ ہمتہ نازانہ وَنے کیاہ

پاتالہ بیچھٕ ژھالہ نیتھ آسمانس تام   وَنہ پچھے نہ بیان پان پنُن پانہ وَنے کیاہ

جانانہ پنُن چھےٚ ژٕ یہ ژھاران خانہ بخانہ   ژٕہی پانہ کنٔے چھکھ نہ ہا نادانہ وَنے کیاہ

دیدارہ پہ ہیٚرِ گارہٕ ونہ ہے چارہ پنُن کر   چھی نأگلی گمُتہ وُہمہ کی زولانہ وَنے کیاہ

اتھ ڈیڈٕ بچانے نیٚبا سُو چھُم لامکانک ہنگ   ھترہ شانہ کوتاہ ڈیو ٹھمک انسانہ وَنے کیاہ

آزادہ ژٕہ استادہ کوہستان پیٹھ ژیٚو
عاگران چھس فولادہ کے انسانہ وَنے کیاہ

غزل

بے سوزِ دل بنی کیاہ سوزٕ کہ ترانہ والے   دلس مخولہ موکر لولکہ بہانہ والے

بتخانہ ژٕبی بناوتھ کعبک بنا ژٕ دیتہ ژ آوُ   گیتا یہ کیاہ خط گوز وسم قورانہ والے

تقدیر ینٛن ژٕہ پانے تدبیر ینٛن ژٕ پانے ژٕہی رنگ تہٕ ژٕہی زمانہ ویمہٕ تہٕ گمانہ والے

نے دِل نہ سوز ہمت ژٕ ژاکھ دینِچ علمہٕ سیتھ اَمہٕ کھمہٕ تہٕ کیاہ قیامتھ آخر زمانہٕ والے

جاپان تہٕ چین کمٕ سُند مکہ تہٕ مدینہ کمٕ سُند مجبوٗر زمین کمٕ سُند ہا آسمانہ والے

بوٗزِتھ عرزِ بہ سُند آہ لرزان چُھ سور دنیاہ سنگین بہٕ چھِہ دل کیاہ رنگین مکانہٕ والے

یُس چھانہٕ عاشہٕ باپتھ راتس دوہس ژھینان رٔتھ کوٚہ چُھی کھران تہٕ ہشر کتھ مغرور خزانہٕ والے

کم چُھ نہٕ گژھ کران چھکھ قانوٗن کُس فلٲیُس عدلکہ مکانہٕ لوٗہر تھ رحمکہٕ دُکانہٕ والے

آزاد اَکھ ذرا دٕراکھ گستاخ شوخ بیباک عرشک جگر کوٗرتھ چاک فرشکہٕ ٹھکانہٕ والے

بے سوز دل بنی کیاہ سوزکہٕ ترانہٕ والے

ولس مخولہٕ مُوکر لو لکہٕ بہانہٕ والے

غزل

بکیاہ روزہ پرٛدن ژھایہٕ ژھایے سوزِ جگر میٚون

کرہ پھیرہ سبزی لولہ باغس نیرہ بہٕ شرٕ میٚون

کُفر کِتھ دینکو نیرہ تہٕ اہریزہ تقدیرٕ کو

بے کینہٕ ہم سیتھ ژالہ کوتاہ سپنہ سپر میٚون

[illegible] ژٕ چھُم نار ژٕ ولُم خوٗنِ جگر چھ‌ٕ مٕ

وزٕ تام ژٕ یِہ رٕوس کاتٕبہ برمہ ٹھ کُن ییوٕ نٕ یِہ سر میون

تُل میانِ پانٕن سارٕ سُمبیکھ بور کلس پیٹھ

ملکن تٕ فلکن لرزٕ وٕوتھ دِ پیشتھ یِہ جگر میون

عالِم تٕ جاہِل دٕراس یٔزی پانٕھ پچھیس نٕ پایس

چھُنٕ کاتٕبہ خط اُکھ وٕنٕن نٕ دانٕہ سٕنیر ز میون

نٕنٕ زادہ سٕنے آیوس کٕنیر چون گُنہرس مٔنز

شُتٕرن تٕ مٕسترن زہرٕ کھٕسٕہ تٕ ہٕیوتھ لوٗگ یِہ شکر میوٗن

یِم عقلِ ہندی زو لانٕہ بٕ کھٕتھ پانٕھٕ ژٕ ژٕٹھ دٕراس

یا زاہِد یِہ میون پان نتٕ زانٕہ مُرشِد میون

یَتِلہ لولہ چھ دیدو ہیتہ محسنس تیز نظر ترٕ آو

لگہ پردٕ چھیران ژاو تیر کٕر پانٕھٕ اثر میون

شوٗبی تٕ دانِتھ پانٕ پنُن سشانِ خمٕ داٗئی

سپُدے کیاہ ژٕ یِہ مولوٗم لٔگِن مرُن یاوٕن تٕ بجر میون

وُزِہ نوو لٹھن شہمارِ ہندِ پاٹھی پانہٕ پہٕ آزاد
تیلان چانیتن خانہ مالکین چھےٚ پہٕ زٕہر میون

غزل

یٔیتھےٚ ولولہٕ پٲدہ کرٕ نوجوانو

شکایت لوکن ہنز مہ کر نوجوانو — ژٕہ کر پٲدٕ پنٕنی جگر نوجوانو
ژٕنیہ چھےٚ وہمہ ہشیومت پہٕ تارہم ہٕمارم — ژٕہ اَتھہ ژھایہ پنٕنی مہ ٹار نوجوانو
لٹھدِن آسمانن بڈٕن خاندانن — چھُہ چونٕے لٹھر ژٕ تہ بجرٕ نوجوانو
یقین پٲدٕ کر انقلابک قدم تل — طِلسمات وچھکر فُٹہر نوجوانو
کمر گنڈ قدم تل پہٕ دم چھی غنیمت — سفر ژیٕہ لٹھ چھےٚ ووہ لتہ سکھر نوجوانو
ژٕہ ووہ لتہ روز اِستادٕ ہنین کو ٹھین پیٹھ — پنن نیاے پانٕے اَنز ر نوجوانو
چھےٚ زندٕ روزن ژٕوس گیشنا کرٕ — سبق زندگی ہند ژٕہ پر نوجوانو
متو در سازہ سنطور سیتارہ مدہم — پہٕ چھےٚ زندگی گیت زہر نوجوانو

چھُم آزاد چاسنے دِگِک ولولااکھ

پیتھی ولولہ پاُدہ کرُ نوجوانو

غزل

پڑہ شمشیرے گندہ ناکرُ

پڑہ چے رَزہ لمَ گُنز رچہ ویرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکرُ
رندہ مستانَ زندگی پھیرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکرُ
وَلہ وِیر ہلہ وزہ پہتہ نوپھیرے وَلولہ تمئرُ سُند نُبلہ محشر
سہی گُمر تیزہ شال بنیہہ ژوُرہ تل ہیرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکر
بڑوتنظمس پیتہ پتہ پکہ ورنہ تیرسے پانہ تہ بروشتھ کنُ نظراہ کرُ
کھیہ مٹر ماگرُ ھکلہ نیہ ہنٹرہ ویرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکرُ
مردی چِھِینہ سمدن وٹھرن ہیرے ژندیکی لائیگنز دارہ تہ بر
سمہ سیرہ لاگینہ ٹھرہ کنہ ویرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکر
گُونم چھے لوگمت شوہ دار شیرے یاال درہ بیہٹھ تراو ہش لرَ

آمہ سیستو ہُرہ کیاہ ژھرہ کُلہ ہیرے — پَزہ شمشیرے گبندُہ نا کر

پوہ ختہ کار مخنتچہ ویرہ تہ زیرے — وَسہ مثر سوڈرسن نیرتیس شر

آرہ کوٹ تڑیشہ ہوت پھٹڑہ ماکیرے — پَزہ شمشیرے گبندُہ نا کر

وارہ وُچھہ اُچھرن ذبرہ تہ زیرے — پَزہ ہکٹ چھُنہ آزادسن ڈر

معہ ختہ چھُنہ شبنم قُطرا اکہ زیرے
پَزہ شمشیرے گبندُہ نا کر

آسمانکی تارکھ وَنان اِنسانس

(یہ نظم کلکتہ کے تازہ واقعات سن کر لکھی گئی)

ژِہ اوسکھ گاٹہٕ جارُک نوٗر لوگُتھ نار اِنسانو
کرُتھ اِنسانٕیت بدنام ہا بے عار انسانو

محبت ہاگراوُن رکیت کرینک قدرتن پادا
ژٕیہ لوگُت دین وایمانس کرُن بابار انسانو

تھوٗ یمنے قدرتن بنیٖن خزانہ بٹھان مُژراوِتھ
ژٕیہ اوسے ہاگراوِتھ کھیتون نبیوک شہلار انسانو

کُنٕی عالم، کُنٕی آدم نمس سیتی ماز مازس نم
یہ کمہ ژراوِی دِلس اندر دوٗیی پھند نار انسانو

نبیوک دَرمُک تہٕ دینک ھتم نہ دینک غم نہ دھرمک غم
کران انسانٕیت ماتم وُچھت چاٹی کار انسانو

ہرتیا دین سینہ انسانس تہِ تس دِنس تہٕ ایمانس
کران کُنہ رس تہٕ یکسانی چھُہ یُس دوٗ گنیار انسانو

کوٚرِتھ فتنن فسادن ناو دیدٕ اُرۍ وطن داُرۍ
وٚنان ییٚتھ چھُک زٕ بیدٲرۍ یہِ چھےٚ خمار اِنسانو

دِتےٚ بٔرٕم پننیوٕ کارو دِوان چھُک قسمتکو بارو
ترٲن چھُک پرانوِ تارو لگی کیتہٕ تار اِنسانو

دِلس منز اضطراباہ چھےٚ حُبابن ہُند حجابا چھےٚ
یہِ سورُے ہیٚوٗتھ خابا چھےٚ زٕ گژھ بیدار انسانو

جگر یارن تہٕ غمخوارن رفیقن دوستن یارن
جگر کیٚتھ پٲٹھو کتران زٕ چھُک خونخوار انسانو

دِوان چھُکھ کیٚنہ نِسی باغس زٕ منٛزلن دِزوت پیٚترن نٔگ
گرٕس پننٕس زٕ چھُک پانے کران لُٹہٕ پار اِنسانو

دِتےٚ ہاوِتھ زٕ یہٕ آزادن چھُہ کیاہ انسانہٕ سُند آدن
زٕ سٕنے کُن بتھاوِ ہس نادن گمہ بان چھےٚ بار انسانو

دِلکُ ساز

دون عالمن ہمند غمہ جے غم مُشراوِ دِلکُ ساز
آوارہ گمُتین عاشقن سنبہ لاوِہ دِلکُ ساز

کفرکِ تو دینکی تیر لائیم میسرِ شکا رو
صد پارہ گومت سینہ میون بلاِراوِہ دِلکُ ساز

غم چھُم میہ ہیمی سندرہ شوقرِ پہ سیتارہ وزان چھُم
کن نے سہ دِلبرُ تھاوہ میہ ماراوِہ دِلکُ ساز

اُمین دِ ہتہ پیم ہندرہ موتیچہ ساوی دیمدارو
سارِ نی اکی آوازہ سیتی وُزہ ناوِہ دِلکُ ساز

تش پوختہ کارس پیتھ بہ کرہ ہا جان فدائی
یُس گاہ جارچہ تارہ گنَڈی گنَڈی تھاوِہ دِلک ساز

مستی تیچ کرہ نیتندرہ ہتین غافلن بیدار
بیتلہ جوش لونکُ ہوشہ سان ورتاوِہ دِلک ساز

یُس ہوش تھاۆ تھٕ روزٕ کنوٚ بوزٕ دِلکٕ ساز
جوٗشس اندر یُس آو تیٚمس رادٕ دِلکٕ ساز

ییٚلہ یادٕ گژھن زندگی ہُنٛد سازوایِن واٗلی
تُلہ تراوٕ زیر و بم، تیمَن ہیٚچھناوٕ دِلکٕ ساز

یُس تارٕ لوٚلچ ضرب لایان کارٕ خم دِتھ ہیوٗتھ
تس بیخودی ہشز میٚچھ نیٚندرٕ پاوٕ دِلکٕ ساز

آزادیے ہُنٛد سوز لوٚتہ گٲٛت میوٗتھ آزادس
خاموش رٕوزِتھ عالمس بوزٕ ناوٕ دِلکٕ ساز

غزل

روزٕ ہے سانتھاشہ دِلبر بوزٕ ہے افسانہ میون
بے وفا بیگانہ لاگان آدنکٕ حبانانہ میون

کیٚنہہ پران کُفرٕکۍ ترانہ کیٚنہہ چھِ دینکٕ دَم دوان
چاۓ ذ لولَن روٚچھ یمٕو داغوٚ نشہ دامانہ میون

کُنہ کیہہ باغس پھوٚلِم گُل چھُس وُچھان لولکٕہ بہار
کَس میٚہ دُشمن دوست وُنہٕ کَس کَس پٔنُن بیگانہ میٚون

چھُس گریکان دِلچھین زگن منز خوٚامہ کنہٕ لولکُ جنوٗن
ہوٚ شکین پوش کران گژھہ بلبلِ دیوانہ میٚون

تھاہ میٚہ لاگیم حُسنہ کین تیٚ لولکین سوٚدرَن اندر
یُس نہٕ تٔرِ کُنہٕ جایہ ڈیوٚ تھُم سُے موہلُل دُردانہ میٚون

چانہٕ ہاوسہٕ رنگہ رنگہ ژینکہ تہٕ لولکی وہ کران
یٔنیٚنیٚنی زِٹھاین تہٕ گرٚاین موت گوٚمت گُمانہٕ میٚون

کاگُزی ہیندرہ جایہ لاگِہتھ کامہ دیوٚ لوٚب عاشقو
پردہ میانین دردہٕ چشمن کعبہ تہٕ بُتخانہ میٚون

ڈوٚرہ وُچھ ڈِچھ ڈورہ ڈوٚشہ چھُس چیوان خوٗن جگر
میانہٕ رٔنسی پنجرس رقیقو ہیٚوت گرُن زولانہ میٚون

چھی میٚہ نش گرس باتہٕ ڈُکری پیمانہ نوٚوی نوٚو نوٚو شراب
تراو ساری پرانی مستی چھاو ادہ میخانہ میٚون

لولہ تیر لگی ظالمن اتھم آب ڈتھک زہرہ ءِ تو

نزانہ آزادُن جگر پا سینہ بریانہ مِثون

غزل

یُس دردہ نیستانٹ مردانہ قدم تڑاوے

اہریزہ، نیزہ، خنجر زن پوشہ پھُلے چھاوے

وُلہ ویر گنبدان جافش نیران مثر مائداش

ییلہ شیر نیستانش دم نیرہ گڑزُن تڑاوے

ورتاو دلیرن ہند کیاہ زانہ شہ بے چارہ

یُس گڑاپہ لگان آلش ہہ سہ آسہ کھشتہ کھڑاوے

نمہ لولہ کھوتہ بہتر زولانہ غولائی ہیندکو

استادہ جوانمردس یُس لول پہ سفر تڑاوے

بس پاپہ بدُس ایمان انسان گنیر یکسان

سیلاب، ہوا طوفان، تاران تہنزہ ناوے

پیٹھ نارہ ترٹن ہندی پائٹھ اُلراوِہ کوہ ہُن بالن
صُبحکہ ہواوِ کی پائٹھ پوشن دِل پھوٗلراوے

پتہ کُنہ دِتھ انسانس پنہ نس رکھ بیگانس
ہیندس تہٕ مُسلمانس وٕنہٕ ما تہٕ وَنُن راوے

آزاد چھ کمہ دِینہ اُیٔنہ قسُند سینہ
پڑپچھ کانسہ سُہ یہ کینہ صوٗرت پنہٕ ناوے

غزل

دل سانٛ مہ کر غمگین تقدیر بھکن والے
افسانہ پرن والے دیوانہ کرن والے

تقدیر چھُ انسانس نیرُن منٛز مادانس
یس تو یہ گ تہ گنٛدُن جانس بیچارہ گنٛدن ہالے

رگندہٕ کہٕ دِل کس زارس اُدہ گنٛد سیتی دِلدارس
پیٹھ شورہ وُچھان نارس دزہ پانہٕ بیٚنین زالے

وۄ، لھ پانہ پننُ سٔنٛز کٔرٕ بٔن پانہ پننُ رہبر
اوتار تہٕ پأغمبر اِیوان اُسی یُتھ کالے

دۄگنیار چھُہ ییلہِ مُطلب پۄزا یہ نمازَن ہُند
سوزس بہ یہ بخشائیش بتیہ توٗری لدِ لھ ڈالے

اَیزِس معٲل یُس کھالان یُس آسہ یُزِس گالان
مَردن زِنشہِ نا انسان، شہ تہٕ یُس نہٕ تمُس گالے

بأیِس دُشمن گو بوے خوش خوے سپُن بد خوے
کیاہ وَنتہٕ ژٕہ حأصِل اوے دِینکُ دَم دِنہِ دالے

انسانَس کِژ نعمَت گَنھ پانہٕ کران قمہ درَت
رمہ پہ کھأم سی اُکھن کیتھ ہیتھ اَندرٕ اَندرٕ سوہ وشٕ ہقا لے

ہیندِس تہٕ مُسلمانَس شیرِلھ اکھ ہی بانَس
زانُن تیکہِ اِنسانس کشاہ معنہِ چھُ مثالے

تَس درد ہِ غزل خوانَس صد حیف ہزار افسوس
یُس خام خیالَن یُتھ ژُ جان پننُ گالے

عاشران گومُت حضرت پیغمبران خدائی ہمیشہ
ترسہ بتھَہ کانِہہ چھُنہٕ بے غائرت ایمان مُنز زا لے

کُس ساز دِلک وایان ہیم ناد کُس لایان
آزادن ہیو انسان اُتھ ہیرو بمس تا سے

●

غزل

دِیرن سیتھ تھاو کھلے گژھی دِل تے جگر پاؑدا
چھُہ صُحبت بُز دلن ہِنزٕ کران وسوس تے ڈر پاؑدا

گُلن منز چھکھ ژٕ ترائو تھ لرٕ بچھائو تھ مخمل بستر
گُلن تہٕ گُلشن اندر گژھان چھا شیر نر پاؑدا

ژٕ وو تھ تھاہ لاسے سُو دریا ہاو لو ریچی تیز جولانی
ہمن بےسوز لہرن منز ژٕ کر سوزِچ لہر پاؑدا

دُزتھ ہیم پنجرہ تہٕ ذولانہ ہین چھانی اُکی شعلہ
دِلس منز جوش ایمانک یقینک سوز کر پاؑدا

غوٗلأمی تے گدأیی ہُند محبت زہرِ قاتِل چھُے
مہ بٔن احسانکیٚ بندٕ ژٕ کر لوکٕ اثر پأدا

وٕتَن منز چھکھ خود ژھاران ژھارن رود مُت پأشے
وٕتے یتیمہ عزتی یچھ پانس گوڈن کر سوے نظر پأدا

غریبن ہُند جگر تہٕ دِل بُزان ییٚم کیا زِ وٕسیٚخن ییٚم چھٕ
امیرن ہندی خوٚدایَن تٔم تہٕ کرٕکھ مزٕ أسی اگر پأدا

چھِ قوہ درٕ کھٕ خاص انسانہٕ تِلاں ساسن کروُن منز
ژٕ وُہ لاگ پانہٕ آدم گرٕ ہیٚتو منزٕ ساس کرپأدا

مہاراجن تہٕ راجن ییٚمٕ پیٚمو کوٚر راج تہٕ شأہی
یتیمی منزٕ تہٕ زمینن وٕنہٕ کرٕ نا تٔم جِگر پأدا

ژٕ نیٚرِ بے وایہ اسے آزاد بے پروا خودٕ بیٚہن
ہُنر مند کُش ونی پانس کرٕتہٕ یتیلہ بے ہنر پأدا

غزل

یُس نارہ ترٹِھ ہِندی یأٹھی پان سوزہ پنۂ زالے

تف کھارہ بیابانَ ژھوٗہ مارِہ کوہَن واسلے

پِچھے قبلہ پنُن ہاوان اِستادہ گئے ہُند شان

برخاک ژیہ ترٗوُ کتہ پان چالاک نمَن واسلے

دِمُن سجدہ چھُہ ہیچھناوان یوٗد بدِ گئے ہُند فنَد

"سوزسس بہ یہ بخشایش بیپہ توٗری لدِ کتہ ڈالے"

گرِتہ ترٗاو ژِہ ہیم دابہ گوٗرَن نہ مکنَ بابَن

"دِل سائی مہ کرہ غمگین تقدیر تھیکن واسلے"

قانون زبان بندی منز خانقہن سوٗزِتہ

تتہ پچھے نہ سعہ خنداناہ قانون تھیکن واسلے

گوٗ دورِ ستمگاری ڈزاے عائشہ متین ہندی دہ

منحوٗس سیاہ تارک گے ژھایہ سنگر ماسلے

کیاہ ہاو جلالک نورٕ موختار بنِن مجبوٗر
بے تاب گومت آزادؔ کوتاہ پہ ہستم ژالےٴ ص

ص ایک مسودے میں مقطع یوں درج ہے ع

یا ہاو جلالک نورٕ اَمہٕ شانہٕ وَسِن مغروٗر
نتہٕ حُکم دِہ آزادَس حق چون سۄ نچھ والے
(دگنجوٗ)

غزل

محفلن منز خوش دِلاہ آتش زباناہ آسہٕ ہے
بوزہٕ ناداں سوزہٕ سان لولک ترانہٕ آسہٕ ہے
بُلبُلن ہند آسے ہُری تَن دِل چھ تاہم خوش کران
ہردہٕ کاوُ وردہٕ نیہٕ تُمُت طُفاناہ آسہٕ ہے
ہیم وَنان اُسہٕ ہندی مسلمان بائی بارِنی پانہٕ وائی
کیاہ تِہمَن نشہٕ بیاکھ کانہہ دیداہ فقیرانہٕ آسہٕ ہے

ژۄہ دِرتس بیٚون بیٚون ژھُوٚن ییلہِ آسہٕ ہٮ۪ن ملت تہٕ قوم
پٔرِتھ اَکس بیٚون بیٚون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

قسمتس یا خاندانس پٔرِتھ اَکھاہ ڈٕیوٗر ژھُٹم سوار
بروٚنہہ پکان پننہٕ نیو کوٚہ ژھُٹو کانٛہہ نوجواناہ آسہ ہے

گاٹہٕ جاراہ آزموٗم ژاٹہٕ ہالن پھیرِ پھیرِ
واسے تیٚتہٕ نیسان بننہٕ نک امتحاناہ آسہ ہے

لولہٕ والین ہوٚش ڈالِنہٕ لولہٕ رٔسی کلہٕ واٗل آسے
ژھرہٕ کھاٗسی امہٕ خوتہٕ چاوان مہرباناہ آسہ ہے

زندہٕ دِل عاشق تہٕ کرہ ہِس بندہٕ نۍ سیتہٕ بندگی
بندگی منٛز زندگی ہُند اَکھ نشاناہ آسہ ہے

نیبرٕ ہا سنیاس لاگِتھ فیرٕ ہا رٕتمن وتن
دوستن ییتہٕ دوستی ہنٛز پاٗری زاناہ آسہ ہے

کیٚتو بوٚچھہ ہٮ۪تھ آرہ کٔرِتھ گئے آسمانس کُن وُچھان
لامکانس پیچھِ تہٕ دیارن ہُند خزاناہ آسہ ہے

کیاہ وُنان آزادکُس بوزان تمُہ سندیو پیم وِداکھ
زانہہ تہ لیکھان زلفہٕ خالکُ داستاناہ آسہ ہے

۴ جنوری ۱۹۴۲ء

غزل

دردُک ناریُس لمہ لہِ مشرٕ لکہِ وان روزِ نہ پرِدن ژھایے
تیرن تہٕ نیزن سینہ یُس داران کھوژنہٕ گژھہ وُنہ کرایے

کس کیاہ کرِہٕ ہن پھند باز ترہٕ ہن امہ نحوتہٕ زورہ تہٕ شورہ
لوہکہٕ آلو ضایہ چھہ ییٚنان امہ ڈوہ لیچہ بٹھہ رائے

چھُم کہ لدیانس نوٗن چھُم ژاوان زخمن خوٗن گوم جارٕی
زاہ کاٹلی وَننس راہ چھُم کھاران اُمر آہ تہٕ کرِہ نایے

ریتہٕ کول وائتن موٗلہ موہ نجہ وسرٕن ژٹلہٕ کتر چھہ مندورہ
شینہ کین بالن چھلہ چھلہ والن سونت کا لیچہ گگرایے

نیپہٕ نیپہٕ کرِہٕ وُن مال گوٗت کال یکہ دزرہ گہ موٗلہ اپزٕ کہ وانہ
سرتلہ کھوٗ چھہ پیچھہٕ ٹینلہ کھالن موٗلہ تلہ وسہ موٗلہ ٹایے

لوکٹ نار بنیلہٕ شعلہ گرٕتھ ماران ژھاران پیٚشنے آدٕن
ظُلمکٕ آرہٕ پل تمہٕ نشہٕ تھاوٕن وارہ زَن بَہ بُزی لایے

مندہ چھان کیٛازِ چھکھ لولہٕ دِکھلایَن تَن دار ہا وطن دارو
گھرہ کیٛن نیٛایَن سَرہٕ گی لنجہ بیٛیلہٕ گیلان اَدہٕ ہمسایے

ییم چاٲنی پرزن چانے دمہٕ سیٛتی ژھوہ مارنہٕ دژایے تمیٚس
شُری سندی پاٹھو چھکھ ینہٕ نیٛن ژھایَن کھوژان بے پروایے

سعہ رٕنگچہ دودہ کھلہٕ نہتہ تہٕ زاٲنتھ دوندہ میون چھُپنہ مُشراوان
ییٚندہٕ، رُنبہ آرس، دیتھو ویرناگس، گنگاے تہٕ جمناے

سیٚکہٕ ماٲدانَن پوشہٕ وُنی پوش فوٚلی ییمہٕ درشنہ کے جوشے
لنکایہ زاٲلتھ آو مژرٕ راوِن گوپیہٕ منٛز متھرایے

سَرہٕ گوم ییٛمہٕ گاٹہٕ جارٕ کہٕ دفترٕ کعبہٕ چھُم نشہٕ بُتخانس دور
لولکہٕ ژاٹھالہ آبہٕ قوراکھ ڈیٛنٛتھم منٛز گیتایے

وطنکٕ سوز لوٚگ میٚہ یٹھ آزادس ثراٲوِن ساٲری ہاوِس
باغچہ مسولہ کھاٲسی ہیٚتھ پژاران اَسہ کُن بتیہ ییہ نایے

٢٥ مارچ ١٩٤٢ء

نوٹ:- ایک نسخے میں یوں درج ہے ؎ کعبک تہٕ بتیہ بُتخانک نیٛایے (گنجو)

غزل

بہٕ ہا لالہٕ وندے لال بہٕ نو ژالہٕ جدائی

بہٕ ہا ساس مُلبھ نیرہ کرے کاسہٕ گدائی

کس بادہٕ پنہز داگی کمس ہادہٕ دِلکو آرخ

یس یستو اوسُم وعدہ تمس چھم نہٕ وفائی

پژھتھ کاشہٕ پننے کینہٕ چھُ اُنہٕ دِلس ژھالے

ہے ہا مہ روز ژھایہ پنُن سینہ صفائی

ییم چانی بخت دار سارہی میانی زور ادار

کینہہ چارہ پنُن چھُس نہٕ وچھان صبرو رائی

انصاف چھُے نامیانہ یمہ موصوم عیالک

ہے ہا بے پروایہ یہ کیاہ چانی خودائی

چھم ژاٹھ جگر پارہٕ مران فاقہٕ اچھن تل

بیگانہٕ کران عائش کھیوان میانی کمائی

ژھک چون زُوئے اوت تہ باقی یہ تہ ژھک میون

بنییہ وُچھتہ یمن خوش نہ یوان میانی بجائی

یُس کانہہ تہ بوزان لول تہ ہاوس چھہ کُنی کتھ

سُہ چھُہ ناز کران تازِہ گلاہ مُشکہ ورائی

گُدرُن تہ بنُن بوز کتھاہ کس تہ بنہتھ آو

زانُن تہ وَنُن زانہ دُنیو زان عطائی

آزاد یہ کُس سنگدلس سیتو گیئ کام

پُرزِ پانٹھی چھہ راوان چانی ساری جان فدائی

لہ غیر کشمیری حکام اور حکومت کی شکایت ہے۔ (گنجوؔ)

غزل

یہ غزل ہموطنوں کو اپنے حال زار سے آگاہ کرنے اور غیر ملکی حکمرانوں کی لاپروائی سے متعلق ہے (گنجوؔ)

گئے پرواز طوطس بُلبلس کاوس تہ شہبازس

ولیکن وُچھ تفاوت کیُہ شپروازس تہ پروازس

عذابہٕ تیز طوفانہ ڈراں چھا لولہٕ دیوانہ!
مُتِس زنجیرہ زولانہٕ چھہ شوٗبان تارہٕ زَن سازَس

کُنہٕ کھٔن ہُندرس الگ چیرزاہ دِلکو آلوٗ الگ چیرزاہ
ہِشر چھا گرُتہٕ گونداُسِتھہ جہاراجَس تہٕ مہراجَس

دِرِیچ آواز یا تے سوز پانٔے ساز تہٕ سنطوٗر
سعہ خن بازی رٹان دامَن گیوٗن واٲلِس خوش آوازَس

بِہان پیٚلہٕ زندگی ہُند ساز وائن واٲلی گوشُن مشر
گرٛشان مُشتاق بوزَن واٲلی سارنٛگَس تہٕ شہنازَس

کران عشقس ہوس بدنام لوٗ بیاٗ عاشقن ہُند دِل
دوہٕ یَن تارَن ہِندٚین یارَن تہٕ سازس ناز و اندازَس

وُچھان مغروٗر پانس کُنہٕ زمانس کُنہٕ وُچھان فند باز
نظر تِہٕ یِتھہٕ ساعتہٕ آسان زندگی کُنہٕ رِند جانبازَس

مُدا نیری ژٕ یہٕ رِشس پانَس نہٕ ہنر کابَس نہٕ بُت خانَس
ورٕنمُ ہِیٚندِس مسلمانَس وَنِمُ گوژھہ محرمِ رازَس

ہُران کمزورڈ پشِھ زورہ والین زور تہٕ ہمت
کران تیزی تہٕ گرمی شٕراکھ ییٚلہِ نرمی وُچھان مازس

خطا کیاہ چھے ژٕ یہٕ اے ظالِم بہٕ چھُس پانے پنُن قاتِل
وٕژان ییٚلہِ جانوارن دمن یوان وٕھ تیر اندازس

ژٕ یہٕ نےٚ خوفِ خدا اوسے خدایس کونہٕ ایوان عار
خداوندی تہٕ جاگِنی یا ٹھ زاگان میانہی مازس

یِہِھس بے عار نقد پرس نمُن نزانہہ چھُم نہٕ دِل مانان
ژٕہ مارک خوٚنِ دل وُدی وُدی بہٕ لاگا چوٚنہِ دروازس

دِتکُ کمیٚ بازی گارن ژٕم پریشان دِل سیٖنہٕ یک دم
حجازس، ملک چینس، رُوم وشامس، ہند وشیرازس

فریبچ زال ژٕاوان اَو اوٚنُن لبہِ[۱] داو تہٕ دُری یاو
پتو پانس بڑ ھ گرژھ ناو بے انصاف فند بازس

گرژھان آزاد گلزارن تہٕ یوٚد سیرس چھُ یارن سیتو
نظر تھاوِتھ تہٕ کُن داٗرِتھ چھُ آسان دردہ کس سازس
۲۸ مارچ ۱۹۴۳ء

---

[۱] اوٚنُن لبہِ داو تہٕ دریاو …… ہوا اور پانی کو قابو کیا۔ (گنجور)

غزل

وٗلو رندو چھُہ مس برٚ کٚرٚ برٚ ی خمن شیشن تہٕ پیمانن
پیاپے اُلفتک مے چینہہ کرو گژھہ ولہٕ میخانن

چھُہ از جانانہٕ ساقی پانہٕ لولکہٕ مس بران کھاسن
کرٚتھ پارٕاو ناوٕتھ پان ترٚاوٕتھ زُلف پیچانن

قُمرٕ کستوُرٕ، جل، بُلبُل، تتھرٚ پیپھ از چھوان بلکُل
گُلوٗتہٕ مسوٗتو دِتی چاک دامنن گریبانن

اَتھن کینہہ پیالہ چھیتھ پٕراران کمہ تان حالہٕ نیمبر زل
چھوپر نو گُت چھِہ اچھ پوشن بنفشن عشقہٕ چھانن

بہیتھ خوشبو گُلن اندر ترانہ نو بہارک پرٚ
وژے وٕاپنچہ لولاہ برٚ نوٕہن باغن گُلستانن

غمن منٛز ترٚاو دینہ داروٗ، ستمگارو، دلآزارو
یمو زولانہٕ نقاوی کرٕی کرٕی کمن شیرن نیستانن

کوٚرُکھ تاراج ژٕدوٚکھ زَہر یکیانس تہٕ یارانس
دِلس منز کینہ تھوٗی بُرٕی بُرٕی یہندٕ دینن تہٕ ایمانَن

یِران افسوٗس ہاوان رنگ تہٕ نیرنگ جادوٗگر
کران آسے خار گلزارن سرف تہٕ گنسہ یِنسانن

یہ تے دوٗگنیا رُکےٚ رنگا تہٕ یکسانُک بہانہ بوز
نمٕک ہیوت برہمنو کابس مُسلمان ژاے متحانن

بہارکی دوہہ تہٕ یاوُن 'عید' دیدن یارہ سُند دیدار
بیزٕیا ژٕذی کین نمٕک سعہ رگس برٕمُن حوٗرن تہٕ غلمانن

عذاباہ کرٕ یوٚہط روزُن زندہ ظالم بندگی اندر
کرُن قمہ ربان زِنٛدٕ تے جان زنجیرن تہٕ زولانن

یِوان یاد اُلفتکی افسانہٕ بوٚزِتھ شاد یَتسان دِل
چھُ سوزاہ یاونُک آزادہ چانِہ تازہ افسانن

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء

غزل

بوالہوس دیوانہ لاگن لولہِ دیوانس پزٕیا
برائرِ ہندی پاٹھو زاگ ہینہ شیرِ نیستانس پزٕیا

ییمی گمانن پھاس ترأوِتھ پانہٕ وأنی زوٚٹ نمٕ تہٕ ماز
ناز تَتھ بیہِھ گاٹلس ہیندِس مسلمانس پزٕیا

ییمی یقینن کینہ رستین بارہٕ نین دوٚن کرٕ جدائی
سینہ دارُن وَننہ تَتھ دینَس تہٕ ایمانس پزٕیا

دین یوٚد مشراوِہ یکسان کافری تمہٕ خوٚتہٕ جان
ہا زٕہ لاگِتھ داغ تھاوُن پاک دامانس پزٕیا

کافری دوٚگنیار تھاوُن دین دأرِی گوڈ گُنہ
نفرتیچ أنین مِلہٕ وٕرنی دردٕ پیمانس پزٕیا

زندہ گی رِیٚتھ زہرِ قاتِل بندگی شرمندگی
اَرکھلس دیٚتھ سگ، بُرٕن گوڈ مَنز گلستانس پزٕیا

کیٛاہ کرٕن گنٛہ ءٕس تہٕ لوٗلس بازیٖگارٕن ہِندی فریب
وٗنِہ واوس ، گرٛدِہ کھورٕشٕن مردٕ مأدانس پزیا

پینجرہ طوٗطس بُلبُلس قمرس تہٕ جلہسی کیٛت گرٛان
دل ہراوٕن سختیٖن اندر سوہ خنداںن پزیا

سہہ پکان بے وایہ بروٗنہہ کٕن شال وٕچھان پھیرِتھ پھیرِتھ
موٗمتیٖن پیٹھ مٕرٕدہ لاگن زندہ اِنسانن پزیا

کاش اُسِتھ کیٛازِہ چھُک اُمانہٕ اُمانہٕ پکان
دین بٔرٕنی بیمارٕ سٕندی پاٹھو منٛز اُمس جانس پزیا

لامکانکی[1] قصہ تھاوِتھ یاد مٔوٗشرو وُتھ وطن
شِنیہن منٛز واو میٖنٛن صاحبِ خانس پزیا

داگہ لدٕ آزاد لہٕ وان آسہٕ کانہہ ضربِ جگر
زانہٕ نے الزام دِیُن پننِس تہٕ بیگانس پزیا[2]
(۳۰ جون سنہ ۱۹۴۳)

---

[1] دوسرا مقطع بھی ایک جگہ درج ہے ؎ چھُنہٕ کانہہ چیز اہلِ دار بتھ منگان اے آسمان
بے سبب آزار دیُن آزادہ نِس پانس پزیا

[2] ایک مسودے میں غزل کے ساتھ یہ شعر بھی ہے ؎
قدرتن چھےٚ بخشمٕت پرواز کرنک ولولہٕ ژھایہ روزُن ماے ہیٚتھ گیتا یہ قدٕ آنس پزیا
(گنجو)

غزل

بے دردٕ ژٕہ دِل موٚردٕ میٚہ چوٚن غوٚصہٕ گژھیم کیاہ
گوکھ مارٕ ہا بیمارہ خبر چھےٚ ہٕز وٚیم کیاہ

بے دردہ یٕ کٔس پٔردٕ ہاوِتھ چھےٚ ژٕیٚہ اُچھن پیٹھ
وُنِہ چھےٚ ہٕز ایوان پٔرِ تٕ پنُن ماز تٕ نم کیاہ

انسان وُچھم لول بٔران شکلِ تہٕ رنگس
اِنسانیتس نِشہٕ عرب کیاہ تٕ عجم کیاہ

یُس دین یِھتر تراوِ نیٚندرٕ یادٕ بیدارن
تِمہٕ دینہٕ خوٚتہٕ بھنگہٕ تٕ اُفینہٕ چھِ کم کیاہ

ہا رِندہ ژٕیٚہ چھےٚ زندگی ہُند یِہ سفر زیٔوٹھ
یٔس یوٚت سفر آسہِ تٔس بٔڈ ہاوِ قدم کیاہ

پُژھ پٔردٕ ژٕ تھٕتھ بروٚنٹھ رٕٹِتھ چھےٚ ژٕیٚہ خودائی
پُھٔر بروٚنٹھہٕ یِہ اکھ پٔردٕ ژٕ تھٕتھ خوف تٕ غم کیاہ

ماران سوٗدرہٕ لہرہٕ، ہیوان غم نہٕ بھٹٕین ہٕھند

سائلاب وُچھان کوہ چھُہ ستریرتہ چھم کیاہ

وپنداره ییم جایُہ کار چھہ یوٗد اصل حقیقت

ادہٕ وَنہٕ اُپرٕ، بازی، فریب دھوکہ تہٕ بڑم کیاہ[1]

•

[1] یہ نظم "وتستا" میں بھی شایع ہوئی ہے۔ قلمی نسخوں میں مقطع بھی شامل ہے:۔ مرہٕکہ تہٕ زنہمکر قِصہ زانن پیرتے درویش
آزادہٕ بنٕ آزاد مرٕن کیاہ نہ زٕنم کیاہ (گنجوؔ)

عالمِ عبرت کا ایک لمحہ

گرٕ ھان چھُم پارہٕ پارہٕ جگرس ژٕیہٕ کُن وُچھت دِلقرارہ میانے

بہارہ میانے تہٕ باغہ میانے خُمارہ ہٕترہٕ لوکہٕ چارہٕ میانے

چھوان اُسس بہٕ چاپہٕ آشے ہزار دستانہ میانہٕ گاشے

دُبارہ گرہ تارہٕ کرتہٕ باشے بہ وارہٕ پھولہٕہا بہارہٕ میانے

گٹالہٕ ناوس لگے بہٕ پارٕی کزٕلی بُمن گوٚسے ژٕیہٕ گمہٕ حبارٕی

میہٕ کوٚن بٕنیہٕ تُلتہٕ سوٚدرمہ طارٕی ارامہ میانے قرارہ میانے

ژٕہ عارہ بٔرٕ ژٕوٕ بیمار چشمو وُچھان کیاہ چھُک میٛہ وارہ وارہ
بٔ کیاہ کرٕ بےبیقرارہ پانَس لگے چھُم کیاہ اختیارہ میانے

وَندے پنُن زُو لگے بہ پاٚرِی چھہ دیاروٕ سیٚتۍ یارسازی
دُعا کرٕہم یا دوا میٛہ کانٛژھاہ دِیُم تہٕ کمہ اعتبارہ میانے

میٛہ اُچھ اَنے ییم وَدان تہٕ رِیوان وِداکھ دیوان تہٕ نالہٕ دِیوان
چھُہ کرخوٗدایَس تہٕ عار ایوان ژھرِیوٕ اُکھُو زارہ پارہ میانے

ژُکھنتھ تہٕ جوٚر رِتھ، کرُٕتھ کمٕ وِتھ، نصیبہ میانے یہ غم تہٕ ماتم
شراب خانن تہٕ وازہ وانن چھہ زندگی کارہ بارہ میانے

بٔرِتھ پِوان بانہٕ یِتھ زمانَس فرُتھ غریبَس تہٕ ناتوانَس
ثنا بوٚدِن مالکِ جہانَس، ہیُران کیناہ چھُس دِدارہ میانے

نیٚن تہٕ وارِن پھُلے چھہ بجُمرِ اما یہ ہتھ میانٛی کوٚنہ پھُو جُمرِ
بہ زوٗنہٕ ہندی پاٚٹھۍ کاژھاہ گجمرِ ژٕہ گُنہٕ یِکھنا بہارہ میانے

غریبہ سِندی دمہ تہٕ کاٚتی فیرن ہَوَس تہٕ ارمان تہندی تیُٚرن
ولے غمکِہ جامہ وُلِتھ سوسن پھمُولان آسن مزارہ میانے

وُچھمنہ تیم دوہ غریب اَسِس غریب کیاہ بدنصیب اَسِس

ژٕہ وارہ آسترٕ تہٕ وارٕ وُچھہک شفیقہ پٔتہٕ غمگسارٕ میانے[*]

۱۳ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء

[*] معلوم ہوتا ہے کہ غزل میں کئی اشعار پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزل

پأیِس پیتو انسانہٕ بے پروائے ژٕہ مولاگ

مستانہ چشمن سورمہ کنئے ہاے ژٕہ مولاگ

وہمو گمانو زرد کوٗرُکھ دردٕ گلابو

شہپازٕ بوٗڈ ہارہ ہنز فرٛکہ راے ژٕہ مولاگ

چھک شیر نیستان تکھ لرزہ جہانس

بیرن بھٹین تل شالہ سندِ پاگھٹو ماے ژٕہ مولاگ

ییتلہ سوز آسی کونہٕ مار کھ لہرٕ سۆدرکی پاگھٹو

زانن مہ پٔژن سپنہٕ گژکہ وِیزِ گراے ژٕہ مولاگ

چھک ابر رحمت تازہ کرن زندگی ہنٛد باغ

گگراہ گرِ گرِ ژھایہ ہول ژھوٗرنیاے ژٕہ مولاگ

چھک سجدہ کران آسمانن خـــانداِن کُنؠ

زو لانہٕ یانَــس پانہٕ سرتا پاے زٕہ مو لاگ

دُنیا ہنُن و اُران کوز تھَن سِنیہن لارٕنہٕ کھ

مو ختَــس بتہٕ مانگنہٕ گا ڈِہ ہنٕز بِسلاے زٕہ مولاگ

فٹ نوٹ :۔ یہ پنسل سے لکھی ہوئی نیم محو شدہ غزل شاعر کی نظرِ ثانی سے محروم رہی ہے۔ (گنجور)

غزل

لاے محبتٕچ کمنــد ملکِ خودا سٕـیکار کر

روزٕہ محبتٕچ کمتھــاہ سوزٕ دِلَــس مہ عار کر

ہر دِہ وِزے زٕہ دِل مہ مار یہ چھُہ پیام نو بہار

تازہ گُلن چھُہ انتظــار تازٕہ دِلک بہار کر

بزٕم تہٕ فریب چھہ زُلف وخم ناز و ادا تہٕ ماگشرٕہ نم

زندگیے مہٕ کرسِتم رندٕ ہنا زٕہ عــار کر

زون میٚۓ وارِ چھُن شانٕ، لون ازل تہٕ لامکان
ژنشہِ محبتس ویٚنیان ؛ عقل تہٕ گاٹہٕ جار کر

عشق ژٔھٹان ژٕنہٕ نار حُسن کران اِنتظار
ژھایہِ مہ بقاوپٕنٕن خمارِ فنایہِ مہٕ لوٕ کھپار کرٕ

زانہِ بچارہٕ بندہ کیاہ لول بٔرن سہ وٕنیٚدہٕ کیا؟
بندہٕ رگین خوشامدن زیادہٕ مہٕ اعتبار کر

توشس ژٕہ "دپدٕہ" اُلفتس پوشہٕ وٕرس محبتس
"بوٗزٕہ میٚترس" قیامتس زیادہ مہٕ اعتبار کرٕ

نالہ رٕٹُن ژٕہ پالہٕ یار زار وٕنُس اٗنس ژٕہ عار
وعدہ کرِہ سہٕ بار بار زیادہ مہٕ اعتبار کرٕ

پُرون فسانہ کفر و دین پاٗدٕہ ژٕہ کر کُنیرٕ یقین
زان زمانہ گرٕ تہٕ زین یان ژٕہ اٗتھ سوار کر

عرش تہٕ لامکان چھُن، دیر و حرم دوکان میون
نٔو چھُ لدُن مکانہٕ پرُون اٗد نہٕ نگاہ یہ کار کرٕ

پردہ ژٲٹھم میٚنہ لچھ بتہ ساس چھون بکر بہ وُچھنہ اس
اَز بہ ژٲٹھتھ یہ پردہ دژاس خشم ژھٕہ کر خمار کر

از چھُ میٚنہ یاونک حباب، از چھُ میٚنہ لولہِ اضطراب
کٔرتھ کرٕم گنہ ناہ ثواب اَتھ ژھٕہ بگاہ شمار کر

آزادن یہ ساز وسوز تازہ بتازہ وارہ بوز
شعلہ تہٕ نار ژالہٕ وُن دِل تہٕ جگر تیار کر[1]

[1] طبع شدہ غزل صرف شعر ۱، ۲، ۳، ۶ اور ۱۳ پر مشتمل ہے۔ باقی اشعار قلمی بیاض میں درج ہیں۔ نہ جانے کس وجہ سے شاعر نے ان کو قابلِ طباعت نہ جانا تھا۔ (گنجور)

غزل

کنہ زِس معنہٕ پتیلہٕ زون انسانن کتہٕ رؤد نفرت وحشت کیاہ
یکسان زآنتھ دوٚ گنیار تراوِتھ دُنیا دارِی تہٕ غربت کیاہ

گرہ بیکہٕ ناوُن شوٗبہ گرہ والین تیٚس یُتھ لازم قس تیُتھ بوگ
بے انصاف پتیلہٕ لوگ خانہ دارن شرکہ تہٕ باژ گرکس یزت کیاہ

پوشہٕ تھرِ تۄشن ٹؠارِن تہٕ پوشن، پوشہٕ نول آسن پنجرن منز

باغ آسہٕ چھاوُن پانژ آلی کاوُن امہٕ کھوتہٕ حسرت عبرت کیاہ

جگرکہٕ خونہٕ سیتی رنگ دِزِہ پوشن کرٕزیچھ ادہ پوشنوٗلنی گژھہ

ییمہٕ سیتی ہول گژھ لولہٕ دیوانس تمہ یارانس لذت کیاہ

کلہٕ ییلہٕ ٹھاسن ہیوٗت ولہ وہرو بہ اندن بٹیہ بر نیاسن پیٹھ

کاٹھٕ کیاہ منگہ اتھ گاٹہٕ جارس غارتہٕ وول کرِہ غارت کیاہ

کنھ گوٗر لاگن گنہٕ رُک دم دِیُن دوٗگنیار تھاوُن وونہ دس منز

سونہٕ کین بیالن روہ پہ کین تھالین برٕکو برٕکو نُنہٕ روس نعمت کیاہ

مینے دِیُت کن اتھ درمس تہٕ دینس مینے لوٗد کابہٕ تہٕ بُت خانہ

گاٹہٕ مژ ہوگاہ منز بازارن کرٕمژ یارو شہرت کیاہ

پنہٕ نے کرتوت جنت تہٕ دوزخ یعنی سورُے پانس تام

کانسہٕ ہُند احسان ہیوٗن کوٗہٕ باپتھ کھارٕنی کانسہٕ ہنز منت کیاہ

وطنک بزم دِتھ ہیوٗت انسانو ہارُن خوٗن انسانن ہُند

گرندہ سندی پاٹھٕ مہ ردارس لارانِ لولہ شاہ پازن غارت کیاہ

بنْدٕن چانین بندگی ہُند زر شرٕ ویمُت بنْدٕن بنْدٕن منٛز

چانِ ڈٲرِ چھُک مَرٕ مَرٕ ووٚنگمُت کرٕ ہَک ژٕ تٕہ چاۓ زحمت کیاہ

۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء۔ وقتا

غزل

عاشقی ہُند شور و شر چھا فتنۂ بازار چھا

مارہ کُن منٛز شولہٕ ماران وَنتہ لولُک نار چھا

شیر مردن ہیٚتھ چھُک نیران ہاسیتھ جنگ و رباب

دردہ سٕے وستوٚر ون چھا باغ شالیمار چھا

مردِ میٲدان تھاوِ کیاہ بیرن تہٕ سادن نشۂ امید

بندگی منٛز نیزٕ چھا اہ نیزٕ چھا تلوار چھا

کیاہ کرن ییٚم فتنہ گر یکسانکس شہرس اندر

کابہ چھا، بُتخانہ چھا، زُلف مالہ چھا زُنّار چھا

وولہ خنجر ژٹھ پوژتھ پہتہ ہولہ سیتو گوو دل خراب

عشقبازی منز یوان آرام کرنس وار چھا

اُمہ نگارن پتہ ختہ کارن منز اِشارن دیتھ جواب

خشم چھا خمار چھا اِقرار چھا اِنکار چھا

دل پریشان عقل حارن ضایہ گومُت بوکھار

بزم دِوان خوشباش یارن صورتک جودگار چھا

یُس غزلخوانس چھ تو شان دردہ باغچہ مسولہ

راوہ ران آگالہ پوشن پتہ پتُن بوکھار چھا

نارہ وُزملہ تراوِہ ژو اُلراوِہ جنگل کوہ تہ بال

ژنجہ سوز چہ ڈنجہ رودزان خانہ مول گلزار چھا

دردہ سوزک مس جُدا اگری گری کیتھن ہندرس جُدا

موہ ختہ ہارس سیتو شوبان چوبہ جری جری ہار چھا

ضایہ گُلستن دردہ باغن آب دِنہ ہمدرد آے

کاشرین ہند بخت پزی پاٹھ ووُ نی گومُت بیدار چھا

پوشہٕ موٗت آزاد بُلبُل دراو چھاوِنہٕ لولہٕ بارِغ
یارِ مینِن کیٛتھ گُل تہٕ سُنبُل کاشرِ ین کیٛتھ خارٕ چھا

۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء

غزل

برجستہ پھُلے لیجُو دردہ گُلن از روشہٕ پہُن جانانہ شوٗ بیا
روپوش بہِتھ یتھ پوشہٕ ڈلس تاہراج کرُن نہٕ وانہ شوٗ بیا

مس پیالہ چُھمو ومہ تھ ڈالہ نمو از داد ہمو یتھ سوزِ لِس
متہٕ خانقاہن بے سوٗد کرن آلوٗدہ پنُن دامانہ شوٗ بیا

گُل جامہ ژٕ ٹِھتھ آسے لعلہٕ اندر للہٕ وان پنُن صدپارہ جگر
عار چھے نہٕ یوان متہٕ دادی لَدن بے دردہ کرن شادیانہٕ شوٗ بیا

گاہ کابہ گاہ بُت خانہ وُچھُم اَمہٕ کینہ دِلک آیینہ رٕ و چھُم
یتھ جایہ سہٕ میوٗن جانانہ بہان تتھ جایہ ہتوٗن بیگانہ شوٗ بیا

کمہ آنہ لیبن جانانہ پنٹ دامانہ رٹس بے وایہ وٹس

نولائے کرِھ بے گانہ لکن اَتھ دیش یہ پنٹ دیوانہ شوبیاہ

آزادہ مہ رَہِٹ دامانہ لکن دوبھ پانہ پنٹ ژہ سامانہ بن

ممہ خمار ژہ چھک مجبوو مہ گرشھ بیمار بنٹ اِرہ جانہ شوبیا

۱۵ ربہادون ۱۹۹۷ ب

غزل

دو بھ رندہ یوت کال زندو شہ نی آسو پانہ وائی کا سو پہنی رنیا سے

باغ سون راوہ روو کھری لذ گاسو یہنہ پیسھ بازی گار باغوان آسے

تی ہیو چھ عامن تی کوز خاصو پانہ وائی کا سو پہنی رنیا سے

پیرو تہ سادو بیبہ سنی یاسو حنایہ کوز یاون سون ہے ہاسے

خاکس پیتو میلہ نوو وسواسو پانہ وائی کا سو پہنی رنیا سے

شپشس سپنہ پیلہ دور المسو شیرن کھوشھ نادہ براری آسے

اَپزِ سس ڈِجہ ڈِجہ کوٚر اِجلا سوٚ   پانہٕ واٚنۍ کاسوٚ پنٕنی رنیا سے
بسٚتی ییٚن شِنیاہ کوٚر وَنوٚ اسوٚ   لولِچہ پھُلیے تراٚوِکھ ما سے
ژُور ہوی کرِی ہیمَو ژِنر قوٚ تہٕ عاسوٚ   پانہٕ واٚنۍ کاسوٚ پنٕنی نیا سے
تالہِ پیپھٹ پاد یِیلہِ کھاٚری لَتہٕ داسوٚ   شیرہ ہند اچھ پوٚش ژُنہٕ آ سے
وارہِ وارہِ پیپھٹ ہنگَن جاے کرُٕ نیا سوٚ   پانہٕ واٚنۍ کاسوٚ پنٕنی نیا سے
گاٹلہِ اَمہِ کھوٚ تہٕ موسے وال پھاسوٚ   تمہِ منٛزہ گاہٕ روٚس نیری کیا سے
وولہ یتیمہِ ظُلمکی کوہ تہٕ بال ژھاسوٚ   پانہٕ واٚنۍ کاسوٚ پنٕنی نیا سے
اُسی تہٕ آزادَس یُرٚھ بران آسوٚ   شہٕ بران سائنس وطنس ما سے

یُتھ چھُ کاشُر نیران منٛز لِچھو سا سوٚ
پانہٕ واٚنۍ کاسوٚ پنٕنی رنیا سے

ہا وطن دارو

تن دارو وطن دارہ، پنُن وعدہ وفا کر
تُل لولہ قدم شوقہ وتن پان فدا کر

سیٛود روزہ کمان یوٛد تہٕ لگیا تیر نشانس
کنہٕ ساتہٕ پہٕ سیٛود پان پنُن ہوٗل تہٕ ذرا کر

راتس تہٕ دوہس چھکھ ژہٕ وُچھان شبن پان
اکھ لولہ نظر زندگیٔ کُن تہٕ ہنا کر

بلبل ژہٕ بنکھ لولہٕ اندر جاے کرس نےٚ گُل
یوٛدوے ژہٕ گدا چھکھ تہٕ بہتھ دوٗرہٕ صدا کر

مندورہٕ لدن وائلہ وُدان آسے بُرس تل
مندورہٕ چھاوُن والہٕ ذرا خوفِ خدا کر

ہا رندہٕ یمن پوختہ کتھن موختہ ہران چھے
نشہٕ زندہٕ دلن زندگیٔ ہنز تہٕ کتھا کر

اکھ کتھ چھےٚ وُچھن پان بیاکھ کتھ چھےٚ پرزنن پان
تھو چشمہٕ تلتھ پوٗر، نظر دوٗر ہنا کر

منصور تہٕ انسان نمروٗد تہٕ انسان
انسانیتس فرق ژہٕ انسانہٕ ہنا کر

غزل

افسانہٕ جدا ساز تہٕ سامانہٕ جدا میون

موے خانہ جدا شیشہ تہٕ پیمانہ جدا میون

خُمار پئن سوز تہٕ ساقی میہٕ پئن دِل

چھُم ساز پئن سینہ تہٕ سنطوارہ صدا میون

دِ پندارہ ژئیہٕ پھچھے دین پئن چھُم میہٕ پئن دین

ایمان خُہ دا چون تہٕ انسان مُدا میون

منہ رٔن مشیدٔن دٔرم سالن چون خودا خوش

لولس تہٕ کئنہٕ رٔس درد دِلس اٰمنی خودا میون

پھیوٕرُس حکیمن یاد رٔسطم بٔرہمن ساڈٔن

زخمن تہٕ دادین پانسی نٔش وُچھ تہٕ دوا میون

نے رشک نہ چھُم کینہ نہ وسواس نہٕ چھُم خوف

یارن رفیقن روبرو آیینہ صفا میون

چھُس دوٗستی ہند دوس یہٕ دُشمن میہٕ کریم کیاہ

یتھ دوٗستی ہنز وارہ مشر دُشمن تہٕ گلا میون

یوت کال چھ انسانہٕ بندہٕ کھوتہٕ موہ للہٕ دیار

تیوت کال میہٕ پیچھ راج کرہٕ محتاج گدا میون

آزاد بڻُ ظُلم گالڻُ وهمه، کرڻ دُور

يي ميون هاوس يي چهڻُ صدا يي چهڻُ مداميون

٣٠ سيتمبر ١٩٤٥ع

غُلامي

ڏلگ ولوله راوه راوان غُلامي — ڏيما غس پنڻُ دم نه ٿهاوان غُلامي

ڪمن دِل هشيارن ته بيدار مغزن — زندے موت جے ننڊ ره ساداوان غُلامي

ڪمن درده باغن ڪمن پوشه وارن — چهڻُ زن واو هر ڏک هراوان غُلامي

ڪمن نابڪارن هندن برانده ني ڪنُ — ڪمن گاٽلين سجده ديادان غُلامي

يمن شوبه هے جاے تراوني کهوين تل — ڪلس بيهڻ تمن کهاره ناوان غُلامي

وسان نار يهندن دهانن ته قلمن — تمن ڪنُ ڪلم داره ناوان غُلامي

ڪران فوطه موختس لڏر پوخته لالن — سونس واره سرتل بناوان غُلامي

چهه پيهه پاٺو افين ڈالان هوشه — تهتے پاٺي جسه وسراوان غُلامي

بيکاري ته غم ڏاڍي خاري ته ذلت — چهه ساري ستم ڙاليه ناوان غُلامي

ولیکن چھُہ بیٚلہ وقت واتان برابر پنُنہٕ ناو پانے ڈُباوان غوٗلامی

چھُہ ادہ شورہ وَ تھران تِہنزی مندٕر یِمن خوٗنہٕ پینہٕ نے سجاوان غوٗلامی

چھہ ادہ توبہ خانَن تہٕ جنگی جوانَن زٕھری پانہٕ دمہ ہارِہ ناوان غوٗلامی

چھہ اَلتہ ظُلمچی ناوِہ ییتھ بوہ سرس منٛز چلاوان غوٗلامی ڈُباوان غوٗلامی

چھہ آسیر فلین سنگرن سیٚتہ آخر پنُن وقت وأتتھ لرٛاوان غوٗلامی

کُنہرٕ تے یقین پأدہٕ سینتھ غوٗلامَن بڈٕین مُنزٕ لکن واتناوان غوٗلامی

غوٗلامی چھہ پننے نہ زانُن نہ واتُن زِہ ناحق چھکھن مندہ چھاوان غوٗلامی

غوٗلامی کرِنی شوٗبہ تس بوہ خشہ کارس چھُہ سمسارِہ منٛزہ یُس مٹاوان غوٗلامی

چھہ نزانان یِم سعرہ وِنی دوہِ غنیمت توَے کأشرین یژی ستاوان غوٗلامی

کران پأدہٕ رندَن تہٕ آزاد رایَن
چھہ بُنیاد ظُلمچی ہلاوان غوٗلامی

غزل

فریبکہ پردہ زٕسٹھ دژاو مرٛدَن ہُند حجاب آخر
یہ عالم اوس بیدأری تہ عالم اوس خاب آخر

چھہ پیوٚمُت راتھٕ کرٕ پٮ۪ن راتہٕ معہٕ غملَن غم تہٕ ماتمُ کیاہ

پھندے عائشہ باپتھ نیرہ ہے نا آفتاب آخر

رٕ ژھتھ کمؠ زونمُت از تامی سآلاباہ طنابو سیتؠ

ہیکیاہ سُز ژوٗر ھتاوتھ صُبحکس نورس نقاب آخر

دوہہَن تارَن ستمگارؠ دوہہَن تارَن وطنداری

پنُن دوراہ کرٕ تھ گو خواجہٕ عالی جناب آخر

چھِ کرٕ وہراش ہندی کیتھ ہرِدہ روزان زندہ ووہ ژٕ زوزَن

ژیٚتس پیٚتہٕ تن ہِمَن سرمایہ دارَن تم نواب آخر

دَران چھا تُلہ کیتہٕ مندورہ ہارس شراوفس اندرٕ

خرابی آس یتھ لازم سُہ عالمُ گو خراب آخر

روان دِل کیاہ زٕ مظلومس زوان ظالمُ چھُہ رُسوائی

بنان مظلومی ہُند آہ انصافچ کتاب آخر

قوَے کرانیک یتہٕ لا بنیک بنیلے پانے پیوٚم اثر راوُن

کرُن ادے ژٕ ییٚہ گوٚہَن نہٕ ثوابن ہُند حساب آخر

بجا تھاوِ ہتھ یہ تقدیر پچ حکومت خاندانک راج

کرِو کھتھ ناو آزادی وُنو کھتھ انقلاب آخر

مرُ ہتھ جنت جہنم زندگی منز عسأ جزسی سرخم

خوداہ بندگی ہُند غم عذاب اول عذاب آخر

سُزان ہیُسلہ زندگی ہشرن رگن منز بندگی ہُند خون

کران انسان انسانن ہندین جگرن کباب آخر

قیامت، واحد القہار، دوزخ، محشرک ماُدان

اکس کمزور بندس پیٹھ یہ کوتاہ رعب وداب آخر

خوداہ ہیُسلہ گوو محبت کیشاہ خوداُیی چھا ستمگارسی

پرِیِزھن بیمہ ساعتہ دیدارن گژھن لاجواب آخر

چھہ سازس زندگی ہندس ربابس سیتی کیاہ نسبت

ربابس بجرِ ستہ سوہن وُنہ نس رباب اول رباب آخر

غولامی منز تہ آزادس چھ آزادی خیالن منز

ییس ماژ کھ خوداوندن ییُس ماں دِیُن حساب آخر

۱۹۴۶ء

غزل[1]

یہ عالم حسرتک خارا چھُ میانِس گُلشنس اندر

سُہ عالم وحشتک داغاہ چھُ میانِس دامنس اندر

کرُن چھُم نو بہاراہ پأدٕ باغاہ تازٕ فولٕہ راوُن

گُلن ہندی پأٹھ انسانن فولُن تتھ گُلشنس اندر

چھم آزادنی غزل پریتھ کأنسہ رکتھ پأغام آزادی

چھم گُنہ گُنہ جایہ روزان فرق ونہٕ تس بوزنس اندر

دسمبر ۱۹۴۵ء

۱ غزل نامکمل صورت میں دستیاب ہوئی ہے۔ (دگنجو)

امتحان

روزِہ یاد افسانہٕ گاہ میتِن زمانَن ہُند | تاج خاندانن ہُند راج آسمانن ہُند
گردِش زمانَن دِیت گردش زمینِ ہاوِتھ | باگہٕ نےٚ ستارَن ہِشر گردِش آسمانن ہُند
پوشہِ ڈاڈرِ مُشکہٕ بَرِتھ پھٔلی میتِن گُلن ژھالے | بلبلن فریب نظر پردہٕ گُلستانن ہُند
افسری تہٕ سردأری، نوکری تہٕ لاچأری | بے خودی جوانن ہِشر عالمٕ گمانن ہُند
مسجِدن کران بدنام مندرَن چھہٕ پھتاوان پام | ہشر گرَن کرُن آرام شوٗبہ ناتوانن ہُند
بندگی کرِنی بندن افسری خداوندن | بس یوٚتےٚ چھہٕ لب لباب دفترن فسانن ہُند
ژھایہِ ہیوٗل وونہٕ درِاو نارہٕ وُزملن سپنۍ واو | روشہِ روشہِ یوز آو آو پوشہٕ کاروانن ہُند
پھُجہ اُنتھ تہٕ گاٹ لبِتھ ساس کاڑہٕ فوٗلن الماس بنیا | ہشر وَنن بیا سنیاس تخت پہلوانن ہُند

دلہِ کین دِلاوارَن آزمائشن ہُند ساعت
حُسنہٕ کین خریدارَن وقت امتحانَن ہُند

۲۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء

مزاحیہ غزل

یِمبرزَل ژ ہیرِ پیٚتے مزٕ ہا بۆ کٔس تھاوَن گرے بوٚمبرو
اَمی غمہٕ سیٚتی نِندرٕ چھم نٕہ ایوان لولِ ــــے بوٚمبرو

ییٚنِتھ لیس آوُسے زانان چھُم اولاد دود کیٛاہ طوفان
فدا ژیے پیٚتھ بہٕ کرٕ ہا پان شیٚیہ سٕتھ شُری چھم گرے بوٚمبرو

جُجوٚہ ہیچھی مِیانہٕ معہ کھ قونُن خۄہ جُو زول چایہ خۄہ تہٕ ژوان
جُجس گرٕ ہی گرٕ ہی تہٕ میوٚ سے خۄن کران گھتھ تھتھ لرٕے بوٚمبرو

نِمازَن کیٚشت تہٕ میونے پان نیازَن کیٚشت تہٕ میونے پان
ییوان ییٚلہٕ اوٚرہٕ ماہٕ رمضان ہیمان میٛانے گرے بوٚمبرو

وَنے کیٛاہ یارٕ کم کم نارٕ تیٚژ یِتھ اَولبس پانَس
کرٕم رِینہٕ کالہٕ اَکھتاپن وَندس منز کانگرے بوٚمبرو

وُسان پیٚتھ کالہٕ اوس پاٹغمبرن جبریل اَسمانہٕ
سۄہ تھوٚو سانیو وطنداروٚ نہٕ درویشو گرے بوٚمبرو

اگر پأٔ غمبراہ کٔنہٕ آسہٕ کٔسں باوِیس تسٔند پأٔ غام
غریبس بد نصیبس کٔسں دوا دادِن کرِے بوٚمبرو[1]

---

[1] ایک نسخہ میں ذیل کے اشعار کا اضافہ ہے:

بۆ یِیلہٕ موٚدُس جہاں مٔرِتھ پٔرن واُلی سوٚ چھِہ میٚہ متہٕ کرُہتن
یہٕ میوٚنے پوٚز وٕنِتھ ژٔرِتھ یِمس کولس ژرِسے بوٚمبرو

مُرِن دوٚدنی آسہٕ ظاہر شیٚٹھ وُہرِس عشقہٕ مسکینس
مشیدوٚ ترووٕ کہُی تام مدرسن منز ما مٔرِسے بوٚمبرو

بوٚچھہٕ ہُتی فاقہٕ ییم موصوٗم ننٔگ سِپی گاسہٕ وُگوس پیٚٹھ
تٔلیوٚ تیوٚ ننٔگل زن آسان راُتی راتس چھم لرِے بوٚمبرو

بٔرِکیاہ منگہٕ آدمس آمس میٚہ گٔژھ ییم شرٔ چھنو شامس
رٕہتھ سأری چھِہ آرامس بٕہ کوزہٕ ہس بانبرِسے بوٚمبرو
دگنجو

مزاحیہ غزل

مدنوارد لگے پاٹری

بۂ نو ذرہ عشقہ بیماری

ژیہ سیتۍ گژھ فرصتھ آسنۍ	دِلس گژھ فرصتھ آسنۍ

میہ گاٹرش ناٹی نادٲری

بۂ نو ذرہ عشقہ بیماری

ژیہ چھے عاشہ متین سیتۍ	چھٹھک جادان وصلک مۄے

میہ پیٹھ کرٕ واتہٕ انوٲری

بۂ نو ذرہ عشقہ بیماری

ژیہ چھے زُلفک تہٕ خالک غم	میہ چھُم موصُم عیالک غم

بۂ چھُس مسکین ژہٕ درباری

بۂ نو ذرہ عشقہ بیماری

خزانک ٹھان مُژرادِتھ	بیٚین رکیٚت سۄن تہٕ روپھ تھوٗتھ

میہ کیٛت اوسے ہُرُد ہائرِی

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیمائرِی

جدس تُس آلہٕ مُطرِ اوسُم ووٚنس تام سُنے نکھس پیٚٹھ چھُم

بہٕ کیشاہ ہاوَے دِلاواری

بہٕ نو ذرہٕ عشقہ بیمائرِی

ییٚم ییٚلہٕ راکھ فائرِ شترٕ دِمکھ نَے کیٚنہہ اَنن رینجر

گیہٕ حیتم وِرہٕ زیٛن تہٕ سرکائرِی

بہٕ نو ذرہٕ عشقہ بیمائری

پکُن چھُم کارو بیگارس برُن چھُم جنس سرکارس

ییٚمَ وہ گرایہٕ بائرِی

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمائری

پَگاہ چھُم ہدیہٕ دیٛن پیرس ہتہٕ یم کَن توبہٕ تقصیرس

قیامژ دوہ کرِہم یائرِی

بہٕ نو ذرہٕ عشقہٕ بیمائرِی

ہُنڈرِ سس کرِہ ہُون ہوٗنس ہیٚونڈ   کنڈِس کرِہ پوش پوشس کوٚنڈ

کرُن چھم رائمنی پھِٹوٗ اری

بہٕ نو ذرہٕ عشقہٕ بیمأری

بہٕ کرہٕ ییٚرژن بلایہٕ رکیاہ   کھُرِن پنہ نیٚن تہٕ نیاین کیاہ

میہ چھم ژھکمو ژھنکمو رتہٕ بیکأری

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیمأ ری

وُنان یم دوٚرہٕ چھم جأہِل   دِتکھ انسانہٕ مُند ہیٚوٗ دِل

دِہتکھ سیٚ اُچھو دِتکھ طأری

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمأ ری

●

موجِ خانہ

وِگنہٕ وَنہٕ وُن

لولہ باغَس آوَے نوبہار وٚنیسی یے — نیرِی چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنیسی یے

آبہِ پھٔلی پھٔلی پوشہِ وُنہٕ پوشہٕ وارے — دزٲبہٕ چھاوان لُچھ بَرٕ اَچھ دارے

جابہِ جابہِ پھیرِ مُشکٕنی دار وٚنیسی یے — نیرِی چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنیسی یے

ژٲوِی پہٕ اٚنی قِصہ تہٕ افسانے — ژٲوِی زٲلی زٲلی بنجرہ تہٕ زولانے

چھاوِی یاوُنک شراوُن تہٕ ہار وٚنیسی یے — نیرِی چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنیسی یے

کرِی پرواز لاگِتھ سوزٕ کِی پَر — پھیرِی نظرٕ ژن پزرِ چہٕ وُزہ ملہ کر

شولہٕ ناوِتھ لولہ کو بہار وٚنیسی یے — نیرِی چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنیسی یے

چھکھ ژٕہ تو شان سازس تہٕ سامانس — واجہٕ مرمن تہٕ بٚییہِ روٕنہٕ دامانس

یہٕ چھُہ سورُے ناپایدار وٚنیسی یے — نیرِی چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنیسی یے

پایدارِی چھہ ناوَس تہٕ ورتاوس — نہٕ ژٕہ سوہرس تہٕ سازس پٲراوس

پوشہٕ وُن چھایہ جوشہٕ وُن نار وٚنیسی یے — نیرِی چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنیسی یے

چھک ژٕہ حُسنک تہٕ لولُک افسانہٕ — ہنہٕ مہٕ اسہٕ نُک تہٕ گِندنُک سامانہٕ

پانہٕ گُلشن پانہٕ چھک بہار وٕنیسے　　نیرِ ہی چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گلزار وٕنیسے

پوشہٕ مالِن چھہٕ عائشہ مُتر تُوکھ چھاوان　　موٕختہ ہارن چھہٕ پیہ ختہ کازمولہ ناوان

توشی پوشن بَن زٕ موٕختہ ہار وٕنیسے　　نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گلزار وٕنیسے

گرِ ییسی کورِ راہ اُس ژندہ ہریچ پوان　　شاہ یوسفنی معشوق حبہ خاتوان

گاہہٕ جارنے کر سوہ نامدار وٕنیسے　　نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گلزار وٕنیسے

سوٕن چھُہ نرمٕے نبتہٕ اوس پیتہٕ مُترِ　　چھُنہٕ لانس نرمی سیتی معول

معنہٕ اَمہٕ کے زانہٕ دِل ہُشار وٕنیسے　　نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گلزار وٕنیسے

لولہ ناوَن گوشن نھاو آزادس　　وُنہٕ آدن اوسے پیتہٕ سادس

چھےٚ غنیمت پیتھ وفادار وٕنیسے

نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گلزار وٕنیسے

جنوری ۱۹۴۵ء

غزل

چھُم ہوس نالہ رٹھتھ لالہ بۄ ژۄرے ژۄرے

کیاہ وَنے حالِ دِلُک بال بہ دۄرے دۄرے

بُلبُلن ہیول سیٚن چانہِ فراقہ تہٕ لولہ

خوٗنِ دِل نوش کران پوشہِ چھہ ٹۄرے ٹۄرے

یوسمن نظر بہ اُمہ چانہِ فراقن زانٔجس

چھُم یوہے نار پیٚومُت یارہ میٚہ مۄرے مۄرے

لاگہ بۄ مبۄرہ متیو زاگ ہیہمے دَردہٕ نیٚئن

وارہ پیٚچھہ وارِ وُچھتھ فیرہ بہ ڈۄرے ڈۄرے

یس یہ قسمت چھہ ہُلان فوط گرٕھان چھُس مۄخس

یس ڈیکہ پۄرہ تمُس ہیٚژرہ مۄ زۄرے پۄرے

پیٚرزِھتہ چشمن تہٕ خنجر باز یُمن کیاہ بہٕ ونے

ژۄرہ آزاد یِہان کیازِہ چھہ دۄرے دۄرے

غزل

کامہ دیو ہیوِن جامہ زری یے لولو — عاشقن کران دلبری یے لولو

آیینہ خانس منز وچھان پانس — بازندہ ناز کری کری یے لولو

دِل شیشہ اوریٖ خوش باش بلبل — دِل رچھن بڈ دلاوری یے لولو

منز سنبل وارسے گندان زچھیہ زچھارے — اژھ رژھ وگنہ تہ پری یے لولو

مشکدار مستس منز شوبان کیاہ چھ تس — دُردانہ جمکہ دورہ ہری یے لولو

حسنک جوہر ہو اکُس سمندر — عاشقن ہنز قلندری یے لولو

زمہ وار لالس آلتہ کھو ڈس مالس — مولی ہیوان چھینہ جوہری یے لولو

دوگنیار ماران، تارہ چھِد تاران — گاٹلین ہنز برادری یے لولو

مور دوگنیار ن خشمن، خمارن — دور کیشاہ کرِ سکندری یے لولو

کنزچی فقیری پوشہ وزنی امیری — پوختہ کار بختاوری یے لولو

تن من ناوُن حسنہ باغ چھاون — لولچ بڈ بہادری یے لولو

پیٖتلہ آزادن لوب پنن آدان — مُشراو زِ سوخن وری یے لولو

ا‌ے غزل نیم محو شدہ بیاض سے لکھی ہے۔ مسودہ ناخواندہ الفاظ کی کمی ہے۔ شاعر کا تخلص ...

غزل

تَس نہٕ وفا میٚیہ اضطراب کیازِ پیٚہ دِل ہراوِہا
داغ ژھَنٛوُن میٚیہ برجِگر باغ پنُن بہٕ چھاوِہا

تو تِہ رُماہ چھہ خوش گژھان تارِ گمِتھ آوارہ دل
سیٚتھ گُلن تِہ سُنبلن خوٗرے بہ کیازِ ژھاوِہا

یوٗد میٚیہ اُمید آسِہے روزِ کھٕٹِتھ یِہ سوز میون
دٕورِ بہِتھ وَنَن اندر ژٕورِ بہ نالہٕ تراوِہا

ہولہ تِہ ہندہ آم گیٚتھ ضرب جِگرِ تِہ لولہٕ تیر
کینہ ورس ستمگرس سینہ پنُن بہٕ ہاوِہا

چشمہ تُلِتھ ہیٚچِم نہ زانہہ خشمہ ہیٚتس کرِتھ نظر
کیاہ چھہ وَنان یِہ لُکہ موت مارِ ہیٚتس بہٕ باوِہا

مےٚ نیٚر نَمن ژُمن کرٕال پوشہ بدن زِ پوشہ تُلی
نشہ یِتھس ستمگرس ژٕورِ یِہ دال بہٕ ژھاوِہا

آدنہٕ یوٚد بہ زانہٕ ہا آزادَس سِ چھُ نیتھ وفا

وۄیرہٕ تھہٕنزہ نیرہٕ ہا کُرون قبیلہ ژراوہٕ ہا

●

لولکُ باغ

لولہ باغکُ بولہٕ وُن بُلبُل ژۄلمُ اوٚڈاُ لیے

باشہ کٔرٕ کٔرٕ گوم نیرِتھ آم ژٕ فیرِتھ کاٗ لیے

باغ ژراوِتھ ییم گُلالہٕ دٲس ہاوٕنہٕ داغِ دِل

زن چھِ درمحشر شہیدن خونہٕ جامہٕ ناٗ لیے

لولہٕ تیرن سینہ دور ... کیاہ خبر اُہیم تہٕ یار

پانہٕ منٛے رٹتہٕ چھُم ٹھۄوان وٲ ژیٛنہ کٔرٕ کٔرٕ آ لیے

میون اوٚش تہٕ میانۍ آلو چھِس پینہٕ نازو ادا

نیرہٕ ژٕ اہرِ ... لولہ نازن ... لیے

بُلبُلن ہٮ۪نہٕ سوز دردٕکۍ سازٕ نام بہار

ہردہٕ ... واو ... بوزان بوزن واٗ لیے

حالہٕ اکہ سے اَسر نالان حال دِکھے تس پرٛژھاں

ہاوی نمہ سوراخ سینکی اندرہ ڈیٛھم خانے رلٕے

شیٛنیچھ[1] کُنی ہیچھہ آو صُبحک داو گُلزارس اندر

گُل اَسان، شبنم وَدان بُلبُل گومُت دوباسے رلٕے

باغوانن شادی آتش بازی وارِن مشر دَزان

دردہ پوشن پھیر زردی بُلبُلن دٕدی آے رلٕے

جلوہٕ ہاوان دژاکھ یامتھ وُژھہ قیامت عاشقن

قتل عامس رکتہ ژٕیہ یم سامانہ کمہ سناسے رلٕے

آدنک آزاد دردِل اَدی اَدی یاد پییم

کیاہ ہینکھ بالی وٕنہتہ ییمہٕ ساعتہ ڈیشن گاٹے رلٕے

۱۲ر فروری ۱۹۴۵ء

[1] ابتدائی مسودہ میں یہ شعر یوں لکھا تھا۔

"سروٕ خوش سنبل پریشان، گُل اَسان، شبنم وَدان

کینژھہ تہ دِین، قلمن بنژان، کانہہ تقون خوشحالے رلٕے"

دیکھو

غزل [1]

جانانہ چھُم نہ بوزان سوزُک ترانہ ونیسے   یم دأدی کمُس ونِس باوِتھ بُزانہ ونیسے

للہِ دان پیہ لولہ خنجر وأ لنجہ چھُم ژٕلان شر   بٔیِنہ سوزِ ناسہ دِلبر کینژھاہ نشانہ ونیسے

لاگِتھ بہٕ نیرہ سنیاس فیرِس وَنن مُلتھ ساس   تس روٗس پیہ سونٔ تہ اطلاس چھُم چیلہ خانہ ونیسے

بیٚلہِ اوس تازہ اُلفت اُزِ مس نہ رہ بہ کاتھہ کُنتھ   کُنہ ساعتہ گژھتہ پرژھتس تی غائبانہ ونیسے

کیاہ تام خارِ اوسُس گوڈہ وأ جنس بہٕ ناوے   وونی چھُم کران ستمگر کمٕ کمٕ بہانہ ونیسے

روٗدُم منیہ بالہِ یس پٔتھ یاوُن ارام تہ راحت   اُسم تہ چھُم تہنز سُنتھ گنج تہ خزانہ ونیسے

چھُس مارِ منز آوارِ کرِہ ناسہ میون چارہ   وٗنی زِیس ژٕہ دارِ وارِ موٗدِنے دہانہ ونیسے

کعبس اندر ژٕہ بُس ہیچھہ مِمبرن چھیوان مس   تمہ سوٗ مہ چشمہ ڈیشتھ سُپنان گمانہ ونیسے

گٔنہ چھُم نہ ڈیٖو ظُلمت زانہہ تینتھ بیاکھ نازنینا   راوان چھُس مٔنے کیاہ تم سُند نشانہ ونیسے

یا میأنی سنتم تہ بیداد نتہ آرہ کوٗت سُہ آزاد   کُنہ ساعتہ چھُم پوان یاد تم داستانہ ونیسے

---

[1] ماسٹر جی پنڈت زندہ کول ثابت کی غزل "شُمرن پٔنجھ دژاتم پریمک نشانہ ونیسے" سے متاثر ہو کر یہ غزل اُسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ مسودے میں کچھ اشعار سیاہی سے اور کچھ پنسل سے لکھے گئے ہیں، اور نیم محو شدہ ہیں۔ غزل شاعر کی نظرِ ثانی کی محتاج رہی ہے۔ (گنجو)

غزل

چھس شوقہ چانے بیقرار   معشوقہ یوان چھےٗ نہ عار

ہا مارہ متہ رٗود ہم سکتے   پکھنا رٗشتھ نالہ متے   ژٗلہ ہیم دلکٗ غم تہٕ غبار

چھٕم آتش چانٕی گاشرو   یمبرزلے ہندہ بٕمبرٕ   چھوٗ وٗتھ نہ زانہہ میونے بہار

مٕژ بول بوشٕنس کیاہ ونان   یا زانہٕ عاشق خستہ جان   نتہ زانہٕ پنجرکٕ جانوار

چھےٗ فتنہ خوشبو مٕژگٕس   پتھ ولہ زر میانٕس دلس   آوارہ واوو تٕل مہ نار

کیاہ کرہ کوٗت کال ژالہ غم   اندری گلان چھس دمبدم   چھٕنہ ولہ نتہ مرنٕس ازار

دوہ چھٕم گژھان فکرن اندر   ژاتس چیوان خونِ جگر   پٕژھ زندہ گٕانی کیاہ بکار

آزادٕ چھےٗ جاہل نوجوان   گاہے وٗ چھٕم ہوشس یوان   گاہے گژھان بے اختیار

غزل

پوشہ متہ لالو ژاو روشنےٗ   اٗتی روز وگنہ ونہ ووٕنےٗ بوز

ویرہ چانہٕ روٗدٕم راچہ مالنےٗ   وٗارہ باژو ہنیو تہٕ ہم دوٗر   ژہ تہٕ ندیہ ژاو ہم نیرہ نوٗت کنےٗ

پر زان شۆ بیا لول باگرنیے   ہولہ سیتھ گلہٕ میون دِل بیمار   ژٕہر دار شیٚشہ گژھ وارہ مینٛزن تیوٚنیے

ہیہ تہٕ رضا پہ گوڈ میون یاوٕنیے   اورہ کنہ دِل میون پھٹنہ فِراٚن   نادان: کوتاہ پہ غرض اقنیے

شینہ ماتہٕ ہندی پاٹھی پان چھم چھونیے   خارہ کیاہ رٕوے یارہٕ سے ہا   دزہٕ دزہٕ تھوٚو ٹھم رتہٕ کالپنیے

گرِشنہٕ کرہٕ ہس پوشہ وتھرونیے   کریشان زوٗ چھم ڈیشن کر   چھاونٕ تھوہ ہس ٹوٗٹھہ یاونیے

زانہٕ وونہ وُچھہ مینہ آزاد گتھنیے   تہندین سنیٚہ معنے زٕار   تسٕ چھہ پاگٕزٕ پانس تہٕ جواب دیونیے

•

غزل

چھُس ونہ دزان تیرہ تہٕ رتہٕ کالہ بہٕ تاپہٕ

ژوٗو ژُتھ دیپہ بیٚیٚن کیاژہ پٔنٛن سایہ ونٕے کیٚاہ

کہ ساعتہٕ کٔڈِتھ میانٕز ہوس میانٕز تمنا

سورُے ژٕہ زانکھ پانہٕ بے پرواہ ونٕے کیاہ

پتھ پاٹھی چھے برجوش آرژہ پھلیہ پتوان ڈوٹھ

چھم لول تتھے پاٹھی گژھان رضا یہ ونٕے کیاہ

زپینتھ تہٕ جٔکھِت دِیُت میٚہ پمن چھم میٚہ تمے لوکھ

یتھ زندہ مٔرِس وارہٕ تلان کڑایہِ وَنے کیشاہ

چھم خارہ یہٕ کم ییتی خطا میانہٕ اَتھہٕ آے

دمہ کھ داٖدِ ٹلان چھس توَے پٔرتیتھ جایہِ قٔنے کیاہ

شرمیاٗنی تہٕ اَرمان دِلکی میاٗنی دٔزتھ پیتے

بے آب چمنکی یاٗکھٹی ہارہ چہ کڑایہ وَنے کیاہ

غزل

لولہٕ وِنداکھ بادہٕ ۂس اہلِ دِلاہ آسہٕ ہے
زخمِ جگرہ ہادہٕ ہیس داٖدی لداہ آسہٕ ہے

پردہٕ ژٔرٔ تھتھ نیبرٔ ہا دردہ نٔین پھیرٔ ہا
تٔس تہٕ میٚہ تاتی مٔنزلاہ دٔور وَتھاہ آسہٕ ہے

ئے چھُ میٚہ دادِین دٔوایُس نہ سُین میٚوٗن (زاانہٖ)
چھُم نہ کران سیٚر کیتھا دل میٚہ بجا آسہٕ ہے

لولہ اندازٕ اندر نازو نیازٕ اندٔ
تازہٕ گیاہ، ولولاہ، سادہ گیاہ آسہٕ ہے

تٔس تہٕ گمیتھ ییم ستم آسہٕ ہمنے زیادہ کم
صنایہ گرٔ ھان دمبدم میٚون صدا آسہٕ ہے

نارہٕ میٚہ زولُن بدن ہیوٚتھ گرٔ ھتھ یِز (نن)
کاش یِتھین ظالمن خوف خدا آسہٕ ہے

وُچھ میٖہ خوداز اَنہٕ ژٕرنۍ ساسہ بَدی عقلمند   پان پنُن زانہٕ وُن کانہہ تہٕ اَکھاہ آسہٕ ہے

شاہ تہٕ گدا ذات کرُون میون سرزنشنہٕ چون   آسہٕ ہینۍ کرِہ لون وَن تہٕ یہ ما آسہٕ ہے

اکھ چھہ فران مُہرہ دیار واے بتیس کونہٕ ہار   آسہٕ ہیمۍ اختیار بیاکھ کتھاہ آسہٕ ہے

اَس خودائی کتھاہ، جان وتھاہ نعمتھن   بندہ گیہِ منز تہٕ یوٚد زندگیاہ آسہٕ ہے

بوزٕ تہٕ لوکٹ یہ تہٕ پان آسہٕ ہینۍ ہیوٚ وندان   ملک خودا باگران خلق خودا آسہٕ ہے

سادہ یہ آزاد اوس وعدہ کرُن کریوٚٹھ یوس

یس شہ وَنان میون دوس تس تہٕ وفا آسہٕ ہے

فٹ نوٹ :- ایک اور مقطع یوں ہے :-

"ژالہِ یہ آزاد کرِ ییتھ ستم یوت شرُ   زن یہ چھُہ کانہہ بے خبر تن برضا آسہٕ ہے"
(گنجو)

غزل

لولہٕ ترٕ بہٕ کونہٕ للہٕ وَتھ دلِ بے قرارہ میانے   چھکھ نا ژٕ لولہٕ آتشی للہٕ وان امارہ میانے

موصَم خیال بُلبُل اوسکھ وُچھان ژٕ سیٚم گُل   کمہٕ ظالمَن ژٕ ژٹھتھ یرٕ ہوٚو کھ ژٕ خارہ میانے

کیٚتہ ژھارہ چولت چارہ ہا لولہ جانوارہ   پرٕہ ژھیٚون ژٕ گوکھ وارہ اَبہٕ زارہ پارہ میانے

کمہٕ لولہٕ نارہ بوزنہٕ کھ برٕم دیتھ ادارہ کوزٕکھ   کمہ چین ؤتن چھکھ نک ہا موختہ ہارہ میانے

وَدہٕ نابرٕ دادِہ چانے دِوِتھ پیالہ زٕن رٕچھیوٚمُکھ   کمہٕ گژھٕ پہ فنا یہ کوٚرٕ ژیٚھدٕ ہا لو بچارہ میا نے

بلہٕ ہوٚن میٚنہٕ لولہٕ دادی گژھہ ہا غمن میٚنہٕ شاد گژھی   تیٚھیتھ گردِشاہ کرکھ نا دردِل ستارہ میانے

بے پردہٕ گُل وُچھان چھُکھ شہزارہ دِل تُچھان چھُکھ   ژٕ مٕ ستمہٕ تیچھان چھُکھ بے عارہ خارہ میانے

مدہٕ وا جہتھس بہ مستوٚر وونی کُنارہ چھُکھ وتیوان دوِد   یکھتھ تراوٕ ختم کرتھ غوٚرسِمٕ رٕ تہٕ یارہ شانے

مستورہٕ غم میتہٕ تمہٕ چھون شرِ یا رٕ وانوٚگم کرُون   فیرٕن دُبارہ شریہ میون کمہٕ اعتبارہ میانے

سلہ پیٚھہ یاٗ ھٹو لوٗنہ گُل میا زٕ پُرٕ ژنتھہ چھٕ ژٕ تنا روٗدتھ   سوسٕن تہٕ امر ترائے سوسن مزارہ میانے

آزادؔ سوز دِل چھون اوسُم تنکان بٕ زٕن

کرہ ہے دوا بٕ دادن چھُنہ اختیارہ میا نے   ۲۰-۲۳ ساون ۱۹۹۵ شراب

لہ غزل پر نظرثانی نہیں ہوئی ہے۔ ۲ہ موہمُ سے مطلب معصوم ہے۔ سلہ اس شعر کو بیاض میں ایک اور طرح بھی ادا کیا گیا ہے۔ (گنجوؔ)

زندہ پانہ لولہ گُل میا نہ پیٚھتھ یاٗ ھٹو لوٗسناوتھ

سوسن تہٕ تیٚھتھ یاٗ ھٹو لوسن مزارہ میانے   (گنجوؔ)

غزل

مسول بہٕ کرانہٕ وژایس گُلبگہ امارہ چانے

چھُکھ پارہ پارہ گومت بدنس امارہ چانے

اَمِس چھوان بہارِس یاوَن بہٕ ہاوہٕ یارِس
ٹوٗکہ سوٗر لوٗہ کچارِس گوٗم لولہٕ نارہٕ چانے

بوٗمبرو چھِس بہٕ مستوٗر پیمہٕ ٹھِلرہ چھُم کران گیوٗر
واٗلینجہ منز زُچھِتھ ویوٗر تھاونم امارہ چانے

ہیمہٕ ہانہٕ کانٛسہٕ منز کتھ لوٗکہ پامہٕ، ہانزہ، توہمت
کرہٕ ہا دِلس ملامت، سہٕ چھُ اختیارہٕ چانے

دوٗ یمس گیس بہٕ دلگیر لایان چھُہم نہٕ غمکی تیر
دوٗ ینم دُلیا یہٕ تقدیر امہٕ زارہ پارہٕ چانے

بےکس یہٕ زار وَنہٕ کس مولوٗم تہٕ چھُم نہٕ پانس
زٕسے پتھ بہٕ بال مران چھُس کمہٕ اعتبارہ چانے

ژٕ ہی میون ازل تہٕ ژٕ ہی لون ژٕ ہی میون قبلہٕ ژٕ ہی کرون
اَدہٕ وَنتہٕ کس مُدا میون چھُنہٕ اختیارہ چانے

آزادہ آسہٕ ساتھاہ یس پتھ ژٕ گوکھ شیدا
سہٕ تہٕ چانہٕ کھوتہٕ فلوا گژھ خارہٕ خارہ چانے

(۱۳ [illegible])

غزل

تمنّا او شُم تنہٕ تَن رلہٕ ہے   اَدہٕ سنبلہٕ ہے میونُے دِل

خشمہٕ ہوٗت مارہٕ ہوٗت چشمہٕ تھوٗد تُلہٕ ہے   باغ زَن فولہٕ ہے میونُے دِل

جگرس میانِس لولہٕ شرُ ژَلہٕ ہے   اَدہٕ سنبلہٕ ہے میونُے دِل

آدنگ یار میون وعدٕ نے ڈَلہٕ ہے   ساتہٕ اَکہٕ بَلہٕ ہے میونُے دِل

رشکہ سیتۍ دُشمن شین زَن گَلہٕ ہے   اَدہٕ سشبلہٕ ہے میونُے دِل

نشہٕ تقدیرس تدبیر چَلہٕ ہے   ہوشہٕ ما ڈلہٕ ہے میونُے دِل

ژٕکہ ہوٗت کیازِہ میون دامن چَھلہٕ ہے   اَدہٕ سَشبلہٕ ہے میونُے دِل

دِلس میانِس یِوات تُۓ لولہٕ ہے   کیازِہ تنبلہٕ ہے میونُے دِل

اَندرۍ اَندرۍ ہولہٕ ما گلہٕ ہے   اَدہٕ سَشبلہٕ ہے میونُے دِل

آزاد صبرک جامہٕ نےوَلہٕ ہے   کائل ہیتھ ژَلہٕ ہے میونُے دِل

آرہٕ کوٗت بیمار دارہٕ دارہٕ بَلہٕ ہے

اَدہٕ سشبلہٕ ہے میونُے دِل

۶، اسوج ۱۹۹۸ب

غزل

کھتا بوز سوزِ دل میون ژٕ مے راوٕ راو لٔتہ یے
یِمبرزل چشمہ تھوٗد تٕل مِیہ مے وٕہہ کھیاو لٔتہ یے

یِہ چونے سروٕقامت قیامژ ہیند علامت
کرٕتھ برپا قیامت قدم ٹھٕہراو لٔتہ یے

روٗخس پیٹھ زلفِ خمدار خزانس راٗچھر شہمار
کمن گوو بخت بیدار کمن اَتھہ آو لٔتہ یے

چھِہ راوان کاٗلی یاوُن یِہ زانِتھ ہاٗرج باوُن
نہ روزان ہار شراوُن نہ سونتک واوُ لٔتہ یے

بٕ ژے پتھ گوسس بدنام بہرجا شہرٕ تٕہ گام
سہ کمہ سِر لنٔڈ یتھ نہ ازتام چھہ لوٗگت داو ونیے

ژٕ پھیران دردٕ گامن بٕ لوٗگت لوکہ پامن
چھلان یِم سون دامن تِمن کیاہ دزاو لٔتہ یے

تھوٗن گژھہٕ پاک دامن ہسر کیٛاہ لۄکہٕ پامن
کتھن، ہاژن، ووٕلامن ژھۄسے کُن تھاو لتہٕ ییے

گژھان برہٕ یاوٕرنکی پوش ببہان بلبل تہٕ خاموش
نہ روزی حُسن نے پوشس یہ روزی گژاو لتہٕ ییے

سہٕ آزاد لولہٕ شیدا میہٕ پوٗز گومت چھہٕ فلوا
یہٕ عشقُن دود کوتاہ چھہٕ آدم کھاو لتہٕ ییے

غزل

بہٕ مسول خوٗنِ دِل ہارن سہٕ پھیرِیاہ تازہ یارن ستمگر میہٕ کوٗرمت سۄر امارن "
اَنن سالہ زَٹن نالہ بہٕ اچھ پوشن کرِس ہالہ فلےٚ چھم لولہ گلزارن "
برس شیشن یہ لولک مس اُلتھن کینتھ پیالہ ہینتھ روزس ییم کر بال چھس پژارن "
ہنس ما پوشہٕ بدنس مس مُلتھ کمہٕ شوقہٕ تھاوان چھس مُشکدار زُلف خمدارن "
میہٕ کاٚتیاہ لولہ خنجر آے سہٕ قاتل ما کران پرواے مرس ییلہٕ مارکس کھارن "
دتم دِل کیٛاہ کھوتم تقصیر پگاہ روزس بہ دعواگیر ستم کرِ ہم ستمگارن "

بہٕ تس کیٚتھ گُلبدن یارن ۔ سُہ بُلبُل بے وفا پھیران ۔ کمن رنگین چمن زارن "

پرٛی رویس زری شوبان ۔ وَنے کیاہ حورہ چھس لوبان ۔ کتھن گرٛاین تہٕ گُفتارن "

جُرات کیاہ چھوٚنہٕ جانانس ۔ پھیرن نالس تہٕ دامانس ۔ زری جامن تہٕ شلوارن "

یہٕ صورتھ کمہٕ عطا کرٕنس ۔ وُچھتھ تس کُن نہٕ روزان چھس ۔ بنچھت تہٕ آوس بہٕ شہمارن "

گلے ڈیوٚٹھم ہران وادہ ۔ گژھے ڈیوٹھم دزان ناوہ ۔ بہتھ کنڈی وُچھ مینہ شہبارن "

گُناہگارن دزن ییلہٕ آو ۔ چھہٕ کس کیٚتھ رحمتک دریاو ۔ سنن گرٛتھ لولہٕ اسرارن "

کران آزادنے تقریر ۔ اکھاہ خوش دل اکھاہ دلگیر

اکھاہ زدل حسرتکھ نارن ۔ سُہ پھیریا تازہ یارن ستہٕ

(۱۰ اسوج سے ۱۱ اسوج ۱۹۹۸ بکرمی)

دردِ دِل

پردہ سے تھاوِتھ ژھاے دردِ دل ۔ نون مینہ ڈیوٚٹھم جاپہٕ جاپے دردِ دل

لولہٕ منز للہٕ وَن تہٕ وانچہ منز ہیمن ۔ چھُم رفیقاہ بڈہٕ پائے دردِ دل

دوٚن جہانن منز مینہ سرتلہٕ سوٚن کران ۔ آبرو چھُم شانہٕ شایے دردِ دل

تَن تہٕ مَن دِت دردہٕ نیہٕ منز کُن ژھوٗیوم ۔۔۔ ہر طرف بوٗزُم نوائے درد دِل

برہمنس گیتا مسلمانس قرآن ۔۔۔ بوزہٕ ناوان آیہٕ آیے درد دِل

یار یاری دُشمنی دُشمن کران ۔۔۔ میون آدٕن میون سائے درد دِل

سارِ نیری زخمن دوہ کھن دادِن دِیان ۔۔۔ عاشقن ہُند ژُو دواے درد دِل

ہیمُہ سَپُن شورس تہٕ نارس پانہٕ دانی ۔۔۔ ضیایہٕ چھا سَپنان صداے درد دِل

گایہٕ جارن روزِ محشر تُل ژھہ پادِ کر ۔۔۔ روزہٕ کیاہ بیلہٕ روزہٕ ژھاے درد دِل

پانہٕ بُلبُل پانہٕ گُل پانے چھُہ باغ ۔۔۔ پانہٕ بوڈ کوتاہ گداے درد دِل

عارہٕ مَتہٕ کیٚنہہ چھُے نہٕ آزادس علاج

دولہ کیٚن زخمن بسوٗئے درد دِل (۳۰ اگست ۱۹۴۳ء)

فٹ نوٹ لہ اپنے وقت کی مقبول عام غزل "یا الٰہی مٹ نہ جائے درد دِل" سے متاثر ہو کر یہ غزل اسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ (گنجوؔ)

غزل

کرٕہتھ بے وفائی وفادارہ میانے ۔۔۔ ستمگارہ ' بے عارہ ، لوکچارہ میانے

کرے پوٗنپرن گٔمتھ بہٕ اَتھہٕ شمع روٗیس ۔۔۔ دماہ روبرو بیہتہٕ مہپارہ میانے

کمن سوٗ ندرن سیتۍ یارانہ لوگ تھ　　تھوٗرُتھ خارہٕ للہٕ وٕن میٛنہ گُلزارہ میانے

بران شادی ییم دادی رچھی ہا دِلس منز　　ژٕ یوٚد یارہٕ وٕنتہٕ ہک میٛنہ بیمارہ میانے

پٕہ چھٕے میون سرتہٕ پٕہ چھٕے میون سینہ　　تُلان کیاژٕ تلوار چھُک خارہ میانے

چھہم وعدہ کرٕی کرٕی کران زندہ مرٕی مرٕ کر　　پیوان پیٛژٕ کیاہ چھے ژٕ یٕہ آزارہ میانے

مدنوارہٕ ژوٚلہم بدن نارہٕ زالتھ　　خدا رحم کرٕی سۍ مدٕا وارہ میانے

شہ جانانہ مشتاق جانانہ پانس
وٕنان یس پٕہ آزاد غمخارہ میانے

غزل

بہٕ ہا نادٕ لایے یاوٕن را یے　　لولہ سازو ایے یاوٕن را یے

کرٕ تھس ضایے یاوٕن را یے　　ہا پٕہ ترٕ ضایے یاوٕن را یے

متہٕ جانانہ کیاہ گوٚیی وٕکانہ　　تھٕتھ پژانہٕ مایے یاوٕن را یے

مس پیالہ برٕ ہے لولہٕ منز بہٕ کرٕ ہے　　لولہٕ متہ لایے یاوٕن را یے

کمہٕ وٕتہٕ ژوٚلہم کوٚہ زانہ ووٚلہم　　کمہٕ برزٕ مایے یاوٕن را یے

ہمیشہٕ دوٗرہ چھےٚ کمہٕ حوٗرہ ماران گرٛایے یاوَن رایے

دِل میون لوٗبان چھےٚ کیاہ شوٗبان ژھایہٕ ترٛگرٛایے یاوَن رایے

شوقہٕ چانہٕ حوٗرہ بیٚیہٕ ہا مستوٗرہ دٕنہٕ وان دٔرایے یاوَن رایے

ژٕے پتھ گیم خاک ژٕہی بیوفا دٔراکھ کیاہ میون پایے یاوَن رایے

سفرن بٔرٕ لٲجھکھس شیٚتیے ہا تاپہٕ ژاجھکھس ژٕہی میون سایے یاوَن رایے

میٚنے نِشہٕ دوٗر ریوکھ کس بالہٕ ٹوٗٹھیوکھ بے پروایے یاوَن رایے

تھوٗتھم نِشانہٕ سوزُک ترانہٕ بوز جاپہٕ جایے یاوَن رایے

از تام ژٲجیوم سٔنیاس لاجیوم کمہٕ تام رایے یاوَن رایے

ہے متہٕ لاسئے دوہ ژٕ نوبہٕ ژٲلے ییمہٕ وینخلائے یاوَن رایے

ییہٕ ناشہٕ دِلبر ژٲلہٕ ہم دِلکٕ شر بوزتم خودایے یاوَن رایے

لولہٕ چانہٕ آزاد ورموٗلہ شاہ باد

پھیوٗر جاپہٕ جایے یاوَن رایے

(سنیچروار ۴ کاتک ۱۹۹۷ء ب)

غزل

از روز سانے آدنۍ میانے   آدنۍ میانے از روز سانے

تن من نادان پان پاٖراوان   پان پاٖراوان چھس شوقہ چانے

آدنۍ میانے آدنۍ میانے

بنیہ کر ڈیشتھ لعلہ منز للہٕ وُڈھ   لعلہ منز للہٕ وُڈھ ہا نگدہ بانے

آدنۍ میانے آدنۍ میانے

مجنوٗن لاگتھ دِل نیُوتھ زاگتھ   دِل نیُوتھ زاگتھ لاگی مرجانے

آدنۍ میانے آدنۍ میانے

کتھ لَنجہ بیٖوٹھک بلبُل رُوٹھک   بلبُل رُوٹھک بشلہ پدمانے

آدنۍ میانے آدنۍ میانے

کن کمیو بُرِہونے تاگہ پیزہ کرہونے   تاگہ پیزہ کرہونے کمہ دُردانے

آدنۍ میانے آدنۍ میانے

مُسوَل چھم پیالہ ہاہ منیتھ پراران اَتھن کیتھ   پراران اَتھن کیتھ کمہ شوژہ شانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

نُندہٕ بوٚن آدن ژھٔدو آزادن   ژھٔدو آزادن تعشوقہٕ چانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

غزل

شیٖن زٲن گٲب جنٕسے   درہ زوٚن لاۓ جنٕسے   کرہ کیاہ وٕنہٕ کٕسے   درہ ،،

پھیرہٕ ما میانہٕ وٕتے   زٕرٕہٕن نالہٕ مَتے   حالِ دِل بادٕہٕسے   ،،

سعوٕنہٕ چھمم پامہٕ دواں   کامہٕ دیو چھُمنہٕ ایواں   میوٚن کیاہ غوٚصہ چھُسے   ،،

گُرُکہ گرٕکہ گرٕی نِمَم جادُکر   لِلہٕ وِنی نھاوی نمَم داگُکر   معولہ تِلہٕ واٗم جنٕسے   ،،

قدمَن لال جُزٕی مُس   پادَن بوسہٕ کرٕی مُس   تَس نٕتہٕ ادہٕ کٕسے   ،،

وَتھرس گُلِ عبائسی   دودہ ہرہ یرہٕ سے کھاۓسی   نرہ بال آلہٕ وٕسے   ،،

یٕمیتہٕ آزادُن پان   تتہٕ ہیوٚن زوٗ تہٕ جان

ولہٕ سیتی مارٕنسے   درہ زوٚن لاۓ جنٕسے

غزل

چھُم خارٕ خارٕ دردِل بێیہ کرٕ سمٕو دُبارٕ
بێیہ گردِشاہ یِتھے کرٕ، کرٕ قسمتک سِتارٕ

بیہہ روبرو ژٕ لیم شرٕ شیشہٕلاوٕ لوکچ دٔر
گاہ ناز، گاہ تغافُل، گاہ رمزہ، گاہ اِشارٕ

شوقچ نظر پوتُس ہیچھ ییہِ اُلفتچ خبر ہیتھ
ہو لکٕ غبارٕ سینٕن ژٕ لہِ دارٕ وارٕ وارٕ

جانانہٕ کیاہ خطا چھُم کیاہ تام وعدٕ اوسُم
دوہ چھُم گژھان کوہٕس شمب اَمہِ چانہِ اِنتظارٕ

برٕ ہٕس بہٕ لولہٕ پیالہ رٹٕ ہٕن سہٕ یار نالہ
ونہٕ ہٕس مہٕ تھوٕ ملالہٕ کرٕ ہٕس بہٕ زارٕ پارٕ

بُلبُل کرٕن گُگن گیتھ گُلشن پھولن پوتُس پتھ
لوکٕ پہٕ نامہ پیغام آنہٕ اُلفتک نظارٕ

گاہے بہ سوزِ آزاد بڑنر بھتہ چھُ دِل گرٛھان شاد

گاہے کران تیٖندِ ناد جگرس چھہ پارٕ پارٕ

غزل

بے عار بلبُل ہیٚوٚرٕٹھ کھتہ گوٗشس وٕنہ توٚس دیدار ہاوے

دوٗرٕ بہِ تتھندے داغ چھُم جگرس لوکٹ باغ میٚون چھاوے

یٚیٚمہِ سِندِ ہاوسہ دٔرایس کرانے جیل ییوٚم ژالُن لأل مرجانے

گُستہ نے تھاویم گوٚش فرٚی یادن آدن میٚون ماراوے

ریٹھ ہٕس دامن وٕنہ ہٕس وارٕ مارٕ متہ یوت کیاہ اسے خارٕ

موصوٗم لأ جھقس یتھ گرداس بزم دِہتہ وأ جھقس ناوے

باغچہ مُسولہ تنٔ من ناوان کیاہ تام لولاہ چھُک شولہ ناوان

آرٕ کوٚت سوسن کمیٚ نندِ ہاوسہ سو میٚہ تہ ساز پأراوے

سُبحان اللہ بے پروٲیی دانا مُردن شوٗ بیتا گدٲیی

نادان ڈیٚو کھمُ لال تہ جواہر بجریٚ ہرٚی سنٛدہ بہِ شنزہ کھراوے

معشوقہ چانے ژدو آزادن کڈون قبیلہ تہ ننده بون آدن
جگرکی خونہ تہ اشہ سگے آبہ سیتی کونت کال دل شہلاوے

غزل

بأتی وَنتے بالہ یارسس وارہ دیدار ہاوہ ہے
روزہ ہے ساتھاہ مقابل سوزِ دل شہلاوِہ ہے

دۄر گرِ مس پیالہ تیرِ مس بوسہ کرِ مسن ڈونے
چشمہ تلہ ہے شرمیہ ژٕلہ ہے زاتھہ تہ وُکھ ڈُکملاوہ ہے

میانہ بینہ تہ ذاگ ہینہ سیتی رُدد یتھ باغس تہ شر
مسولن فوٕلہ راوِہ ہے دِل بلبلن بکلاوِہ ہے

پیتہ نیرس، پوت نہ فیرس ریزہ ریزہ یوٗد کرہ ہم
بازای ہے ہیتھ یہ خنجر مازمیون ازماوِہ ہے

کیٛاہ زینا ژورہ دِل پانس ہیوٗے کانہہ دلبراہ
زانہ ہے دیوہ قدر لوٗچی دردہ گگ میانی چھاوِہ ہے

لولہٕ وٕتہٕ وُچھان وُچھان تَس تہٕ یِنِلہٕ لِیہٕ لوسیہٕ مَن

زانہٕ ہے دِوٕر سروٕنان کنٛھ سوٕرہ ٹاٹھری للہٕ ناوٕہ ہے
بوزہٕ ہے معشوقہٕ سُند راوُن کران کیاہ عاشقس

راوہ ہے کیتہٕ میون آدَن گوش نادن تھاوٕہ ہے
تس تہٕ یِنِلہٕ بیداد گاٹُھتو آسیہٕ مَن ایوان یاد

ژوٕرہٕ ژوٕرے دِوٕر گرٛدٕھو گرٛدٕھو خونٕ باران ترٛاوٕہ ہے
گاہ نمان آزادؔ لوٗس گاہ کران جنتس طواف

عاٗرفاہ سُتہٕ اوس یزدوے ییم ہوس مُشراوٕہ ہے

لہ مقطع کا پہلا مصرعہ اس طرح بھی ادا ہوا ہے: "گاہ نمان آزادؔ کعبس گاہ نمان سُتھاوٕہ ہے"
(گنجی)

غزل

جانانہٕ کرٕے جان فدا لولہٕ صدا بوز — دامانہٕ رٕٹے خمارہ ہتیو میون مُدا بوز

دِلدارہ ہوس چھُم نہٕ جدا باہ ژرٕ دِیکھنا — اُتی روز یہٕ میون سوزٕ جگر پاس خُدا بوز

چھس کمیاژہٕ وٕدان نالہٕ دِوان باکہٕ ژھٹان دِل — ستوٕرہٕ دِلک شیشہٕ فُٹم تھے یہٕ صدا بوز

دیوانہٕ وٕنان کیاہ نہٕ چھُم دیوانگیے منز — لوہ کچار جُدا. سوزٕ دِلک نارہٕ جُدا بوز

فولادٕ ژھنٛگ آب پیٚنان لولہٕ نارس نش — یم میانہِ آشکی اتھ پنٛنٕہ ناز و ادا بوز

آزاد دِتھ وعدہ اکس سادہٕ منوشس

کیا ہتام لیکھت چھے ژیٚہ گوٚمت لانہٕ مدا بوز

غزل

"دوٗر موہ ہیم دوٗرِ دانے ننٛدہ بانے آدنو — ژٕ سے پیٚترِ دژایس یہ کراتنے ننٛدہ بانے آدنو"

بڑو نٹھ کنہٕ مرشہٕ رتھ بٕہ بقائے دائے دی لد سینچ کتاب — بے وفا بیرہ باچہ میانے ننٛدہ بانے آدنو

بال چھس اندری گلان ڈیشتھ یہ چوٚن بلبل مزاج — کیٛاہ میٚہ اوٚسم کرمہٕ لانے ننٛدہ بانے آدنو

دوٗرہٕ بیوٚ ٹھہم شورہ پانس کا ژھر کوٗز ہتم ہاژ لو — مارہٕ یان امارہ چانے ننٛدہ بانے آدنو

کیٛاہ ونے ہا مارہٕ متہٕ ہیہ کیا زہٕ سینم ارنہٕ ورنگ — ژھوٚر ہا کتھا یتھ زیوٚ ٹھانے ننٛدہ بانے آدنو

گاہ چھم لولس پتہ مران گاہے چھم ژھنس گتھ کران

"کم فریب آزاد زانے ننٛدہ بانے آدنو"

غزل

وِنِیسوے دِل ہے آم لوٗلہٕ سیتھ بَرنس ... دیدار کرنس وو تمُ دوہ

بوٗزُم تَس چھہ میاَنی دُشمن پَرنس ... غمہٕ پچھے اُتھرے کوٗرنمَ توہ

اَمہٕ شرہ دَمہٕ دَمہٕ چھس ہیوان مَرنس ... دیدار کرنس وو تمُ دوہ

وعدہ اوس بادام پھلے ترِہ نس ... یاد پیوس وائے تتھہٕ سورہ وگن پوہ

پاَرہو پاَرہی ژگر زیِس یہٕ وفا کرنس ... دیدار کرنس وو تمُ دوہ

چشمہٕ میانہٕ چمنن جوٗیہٕ آب فرنس ... لولہٕ نشاطس مارہ نا ژھوہ

اَشہٕ کے ڈلہ منزہٕ ناوہٕ ہاہ میتھہٕ ترِہ نس ... دیدار کرنس وو تمُ دوہ

کرہٕ کیاہ دِلہٕ کس بیتاب ہرہٕ نس ... باغ چھس ایوان بوزنہٕ کوہ

تمہٕ تہٕ کیاہ باقی نفو و داورنس ... دیدار کرنس وو تمُ دوہ

ناز کیاہ چھُم کران لول باگرنس ... تاب یوٗد روزہٕ ھم وچھ ہا یہٕ

میانہٕ خوتہٕ لولہٕ وائلی لول کیاہ برنس ... دیدار کرنس وو تمُ دوہ

وُچھتہٕ آزادنس دِلہٕ زار پرنس ... ساتھاہ آسہٕ ییلہٕ واتن دوہ

شوقہٕ وائلی کتھ نے تاوٗپزہ کرنس ... دیدار کرنس وو تمُ دوہ

غزل ۱؎

تمہ ہِہ ماڈِیو ٹھُون آدان متیو نُے — غم چھُم گوژھنہٕ راوونٔ یہے
لیہِ چھُم لوسان پییہِ نا سونُے — غم چھُم گوژھنہٕ راوونٔ یہے
گوشن کرہٕ ہس پوشہِ وتھرونُے — کاژہٕ زوٗنہٕ ژٕلہٕ ہیٚم گژھونٔ یہے
گیاہ سُنا پییہ نا دِیہ درشونُے — غم چھُم گوژھنہٕ راوونٔ یہے
کَس سیتۍ لوگنم تازہٕ دیسہ پونُے — رُوٗدُس کونہٕ ستہِ ہیہ میونٔ یہے
کوٚت ہیکہ ژٕ الیتھ لُکہٕ گیلونُے — غم چھُم گوژھنہٕ راوونٔ یہے

۱؎ غزل ناتمام رہ گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

کیاہ وَنے مارہٕ متیو نارہٕ دِزس ہے ہے — زانہِ سعہ کرِ جاے دزُن نارِ پیوان یتھہٕ جاے
آ سہاپردہ ژٕ تھٕتھ یارہٕ بہٕ دزامہٕ ژٕ ییے ہیتھ — حالِ دلہِ ژوٗرہٕ تھوویم بالہِ میٚہ کمہٕ تام راے
کرہٕ بہٕ دوبارہٕ وُچھتھ خارہٕ یُتے چھُم دردِ دِل — دمہٕ دِ ژِنہٕ حال وَنے نالہِ رٹتھ ہواے

پھیر کر پھیر کر دٕرٕ ژٕ چھیت حورٕ ہتو وُتھ وارٕ کِ زب   گوگھو بے عارٕ چھُس گُن کٕرٕ رتی تہِ تھٕد ہے ہا

کیاہ وُنے نعبہ چھُم زن موختہٕ برہتہٕ حجرِ اَس   گمہ ہٕ زہٕ نازٕ خنجر ہمہ شوبان چھس کیا ے

زانہہ تہٕ سورسیم یژ مدنوارٕ محبت چو نے   نیاٰ ذ ہاس تہٕ پننیٚ غوغہ کران چھکھ مشا ے

اَد یکٕ یارٕ ژیٚہ تے اوس نزٕ ہٕ وفا   نیہ زہ میاٰ ذ سزٕ ب ہمکر تازٕ کرِتھ ہے ہا

چھُس یہ اندیشہ کران فتنہ کران چھکھ بیدار   نیرٕ بیلہٕ بیرٕ پیٚم نالہٕ تھتھٕد یے وا ے

ہولہ سیٚتھ بال سوندر مال کلان چھس اَندری   از میہٕ کُن لولہ خنجر چھکنہ تلان تہٕ آے

سوزکر یادٕ ژہٕ آزادٕ لبکہ آزادی
یی چھُہ فرقان وَنان تی چھُم لیکھت گیتا ے

غزل

آدم محبت عالم محبت   شانِ محبت سبحان اللہ

لولس خدا چھُس لولک گدا چھُس   الحمدُ للہ الحمدُ للہ

لولیچ فقیری چھم بٕڈ امیری   لولک گداگر بٕڈٕ بوڈ شہنشاہ

مرد محبت ژھاریاہ یہٕ دولت   استغفراللہ استغفراللہ

دردٕ چرٕ یہ گرمی یِدٕ چھکٕ دردل　　　عالم تہٕ گمراہ عاقل تہٕ گمراہ

بردار کھولکٕ در نار زونگہ　　　شیرنیستان مردٕ خودٕ آگاہ

از قول زاہد کریو تمہٕ توبہ

در فعل عابد استغفراللہ

فٹ نوٹ:۔ بیاض میں غزل ناتمام حالت میں لکھی پائی گئی ہے۔ (گنجور)

غزل

"جانانہٕ لرے جان فدا لولہٕ صد بوز"　　　وُنہٕ پچھے زٕیہٕ آدن کرتہٕ پٕنن وعدہ وفا بوز

چھم دردٕ باغس تازہ پھلے تازہ چمن زار　　　دولہٕ سوزٕ والین بلبلن ہند تازہ نوا بوز

کوٗر لولہٕ نارن حُسنہٕ کین اہریز پھلین آب　　　ییم میأنی اشک دانہٕ پٕنن ناز و ادا بوز

گفومک تہٕ دینک نخے اندٕ ہے فتنہٕ گرٕ دور　　　نوٗن جلوہ پٕنن ہاو مدنوارہ کتھا بوز

لوٗ نچار یاد نٕ ہار شرٕ اونٕ زان غنیمت　　　لٔو چار کی پاکھٕ شرٕ اونکٕ وٕن تردوٕ ہا بوز

کربول بو شاہ پوشہٕ وٕنین دردٕ پوشن منز　　　آزاد ببُل دٕھیانہٕ دٕلن چھے نہ رٕوا بوز

سنہ ۱۹۴۶ء

دوُم دور

منظومات

وُزہ مَل

یہ کوتاہ باوِنَس سپھُے باو   کران چھک وُزہ مَلیے واو
یِوان کمہِ ژھالہِ چھک پدمانٕز   پرِی زن چھک وُنان اسمانٕز
شُبان کیاہ سپُھے نزری پأراو   کران چھک وُزہ مَلیے واو
غنیمت لشکرِ چارٕکی دمہ   کران چھک باشہِ ماران ژھوہ
بُزان اَتھہ شورِ پانَس چاو   کران چھک وُزہ مَلیے واو
چھیوان رویَس تھوَران چھک ٹھٔرکھ   گِٔہے رِٕہ مال گا ہے نٔرکھ
چھُم کیاہ نندہ بون یہ چون ورناو   کران چھک وُزہ مَلیے واو
یہ کُس دِلبر مُہت گوے ہوش   شُہت زونتھ یہِ اندریم جوش
وٕنتھہ زانیا بتِشخنٕدیَس آو   کران چھک وُزہ مَلیے واو
کمی گندرَن کرِتھ وُو بالی   گیی ستِندرِ ژییہ سعہ ندر مالی
ژہِ زانٕجتھ نارہِ تس کیاہ ڈراو   کران چھک وُزہ مَلیے واو
کنِدے ہول چھک بیتاب   بران لارہ لارہ نارِچ آب

کران لولہٕ وُتنۍ چھر کاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
گۄھے کۄتھٕ شوٗبہٕ یک اَچھ دارٕ   گۄجلکھ کاوُن اندر وَنہارٕ
ژٕھۍ واوس اندر زَن ناو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
ژیٕہ ییلہٕ اکھ جلوہ ہووُتھ پۄر   تہٕ سترٕ ہوٗسان ترٕ کوہِ طوٗر
تیتھے جلواہ دوبارہ ہاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
ژیٕہ چھی شالہٕ ... بٔز شرٕ   ہیمن بے تاب جلون مٔز
... سوزاہ اسے ہیتھ ناو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
بُرِتھ اَمہ سوزٕ سیتی ییم دِل   سپنٕ آسان تہندی مُشکل
ییمہٕ روٗٹ والہ داشے واو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
یمن تھٔزرن ژیٕہ گوسُتھ شرٕ   ہیمن سُنزن تہٕ نظراہ کرٕ
یہ گژھہ تے خاک زالتھ ژاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
وُنان دِلہٕ زار چھُے آزاد   وَژھے وٗالنجہ لایان ناد

بگو می ... س جگر شہلاو
کران چھک وُزہ مُلیے واو

بٹہٕ کوٗر

دٔرم پھوٚلرٕو تَھنٛ شرم کٔرِ کٔرِ یے بٹہٕ کوٗرِ ماٗرِ منٛز سعہ ندرِ یے
زٔمی بخشنے پرمیشور سیے بٹہٕ کوٗرِ ماٗرِ منٛز سعہ ندرِ یے
دٔرہ شاہ کعدلہِ ہنٛز پانٛژادرِ یے آیِک کمہٕ آگرٕ سیے
اَسہٕ وتُن سوز چھِن رسہ بٔرِ بٔرِ یے بٹہٕ کوٗرِ ماٗرِ منٛز سعہ ندرِ یے
نوٗہ کٔش مُشک دار بانٛز بہٕ رِ یے پھعولہ وٗنی یاسمَن تھٔرِ یے
کستوٗر نافہ سینٛہ نعدٕ کٔی ئٔرِ یے بٹہٕ کوٗرِ ماٗرِ منٛز سعہ ندرِ یے
مُوٚمتِس شمس گھتہٕ کٔرِ کٔرِ یے پان زولُھتھ ژٔیہٕ لولرِ یے
یِہ تہٕ چھا کوٗرمُت کاٗشہِ پونپٔرِ یے بٹہٕ کوٗرِ ماٗرِ منٛز سعہ ندرِ یے
واٗرِوہ کھعوتہٕ چھے مالِنیچ شٔرِ یے رنگہ رنگہ ناما وٗرِ سیے
موٗل چھُے حاکم باٗے دفترِ یے بٹہٕ کوٗرِ ماٗرِ منٛز سعہ ندرِ یے
پٔرٕ زٕ پٔچھ چھے ژٔیہٕ یاوٕرِ یے کرمَن ہِنٛز بہوٗدرِ یے
یہٕ زٔنم دِتُنے ادہٕ ایشورِ یے بٹہٕ کوٗرِ ماٗرِ منٛز سعہ ندرِ یے

نام بتھو رامُن ناو بتور سوزرییے سپتا یہ کُن وُچھی سوندُری یے
یاوِنک راوُن بیتھ راوِری یے بٹہ کوٗری مارِی منز سوندُری یے
شاہال دژ ایچھ منز بانُری یے بوٗن تھاوِ تھ شلوان نرُد یے
تن چاگٕز زوٚ تان دوتھ اندرِی یے بٹہ کوٗری مارِی منز سوندُری یے
تازہ گُلزارن کر ہوا خوٗری یے ہوشہ رُوز پوشہ گوندُری یے
گُمرِہ تہ بوٚمبر چھی گگرِی ندِ یے بٹہ کوٗری مارِی منز سوندُری یے
ہتھ گنڈ تُلِہ سی ہرشہ لاگ کُری یے ساعت وُچھِ مُژراو جنتہ تھری یے
بتھ کار گنڈ کار چھ پنہ مرنزری یے بٹہ کوٗری مارِی منز سوندُری یے
دوٗرہ ہرِی چاگٕز کیاہ نوٗرہ برِی برِی یے نرِی وار چھوٚنہ جرِی جرِی یے
گوڈہ گوڈہ جانن دامن ذرِی یے بٹہ کوٗری مارِی منز سوندُری یے
باگہ دان مالی سنز کوٗری ہیہ تھری یے لو لگہ باغچو دیدرِی یے
بلبلوش چون کیاہ سوزہ برِی برِی یے بٹہ کوٗری مارِی منز سوندُری یے
حاذرتن منز گژھن چھاڈلاوُری یے فارت ہٗدِ بہو دُری یے
دردس نشہ کیاہ پردہ تہ تھری یے بٹہ کوٗری مارِی منز سوندُری یے

نوٚژہ نریٚ شٕچھ بند بیٚیہ ژٕہ بجہ ہریٚتہ   اطلس کیمخاب زٕری یے

ناپائیدارٕی تٕہ بازٕی گرٕہ یے   بٹہ کوٚرِ مارٕی مژٕ سونٚدرٕی یے

لوٚکہو جامہ وٕل نیر بازٕری یے   لوٚبہ نے وٕگنہ تٕہ پٕرٕی یے

شٕژبہ نے سوٕر گچھ حوٚرہ لوٚکرٕی یے   بٹہ کوٚرِ مارٕی مژٕ سونٚدرٕی یے

گٕنزٕ وِزہ پاوسے یاد سونٚدرٕی یے   آزادٕ   سۄخن وٕری یے

کأشرٕین مانان چھینہٕ کأشرٕی یے

بٹہ کوٚرِ مارٕی مژٕ سونٚدرٕی یے

ـہ: استاد (عرفی) کا یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

"چون زن ہندی کسے در عاشقی مردانہ نیست

سوختن بر شمع مردہ کار ہر پروانہ نیست"

(گنجہ

پہلٕ کوٗر

آیا تصویر دیکھکر[1]

اَتھِ روزٕ وارٕ بوزٕ میانٕ ولہٕ زارٕی — پہلٕ کوٗرٕی لولٕ وَن ہارٕی یے
سرٕ ود خورٕ تٕہ شوٗبان چھےٚ قراوارٕی — سگ دِتےٚ کمہٕ وَنِچ یارٕی یے
نگٕ نس تہہٕندِس لگٕ زِہ یارٕی یارٕی — پہلٕ کوٗرٕی لولٕ وَن ہارٕی یے
جامہٕ چانٕی شوٗرٕ کمہٕ شامہٕ سوندٕ ارٕی — ہارٕی منٕدٕی زُلف کمہٕ یارٕی یے
وِگنیَن سیتھٕی مالہٕ جھٕ دوس دارٕی — پہلٕ کوٗرٕی لولٕ وَن ہارٕی یے
دود کیاہ گُدریوے یتیمہٕ سمسارٕی — پہتھ وَنن بیٹھہٕ ہارٕی ہارٕی یے
جود ما کوٗرٕ نے ژٕ تسٕ جودٕ کارٕی — پہلٕ کوٗرٕی لولٕ وَن ہارٕی یے
سوز کمہٕ سازٕ کن دارٕ دارٕی — بوزان ژٕہ چھک اُچھ دارٕی یے
کتہٕ چانٕی سازندرٕ تٕہ سیتارٕی — پہلٕ کوٗرٕی لولٕ وَن ہارٕی یے
اسیرٕ وُنہٕ ہیو نعجہٕ بٕ اعر اُچھن تُل ہارٕی — دوندٕ کیاہ چھےٚ ژیٚہٕ سوندٕرٕی یے
بادٕ تِتھٕ بٕ کیہ پٔزرٕ نٕم خارٕی — پہلٕ کوٗرٕی لولٕ وَن ہارٕی یے

پوشنہ ماوٕ چھےٚ بُمبر چاٲری چاٲری　　رُمبر رُمبر گُمبر گوٚسے جاٲری سیے

دٕمبر دٕمبر پوٚشنے یہٕ شرداٲری　　پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاٲری سیے

حاٲرتن کوٗرنس چاٲنی خماٲری　　خاب چھا کرنہٕ بیداٲری سیے

مستی چھا کرنہٕ یہٕ چھہٕ ہشیاٲری　　پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاٲری سیے

لولس چاٲنس چھہٕ خریداٲری　　لولکہٕ لال بازاٲری سیے

ینیترٕ نادارو لوگ باپاٲری　　پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاٲری سیے

دُنیا ڈیوٗ ٹھُم برٕم ترٕ باٲزی گاٲری　　دیارن مُتو گمتو ساٲری سیے

یارن منز چھینہٕ رٕوز ہرش یاٲری　　پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاٲری سیے

کینژن گرٕ ترٕ گوٚنڈ جامہٕ سوٗنہٕ ہاٲری　　کینژن سَر ترٕ مرداٲری سیے

کینژہن پکان وودٕہ ننی کھیرہٕ ننہٕ واٲری　　پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاٲری سیے

ازلہٕ لاٲرنس تن دِت ساٲری　　اورمے سَن ژٕرہ ڈٕن ہاٲری سیے

ساٲری حاٲران تمہٕ باٲزی سیے　　پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاٲری سیے

سودٕمس ترٕ سازس چھینہٕ پایداٲری　　دردس چھہٕ وفاداٲری سیے

ساسہٕ بوٗد گنج توہٕ چاٲنی رنجگاٲری　　پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاٲری سیے

کھنول ہا ہیحھ دزا یکھ اُژی اُژی　　روشہ روشہ اَمہ انہاژی ییے
پان وتھروٗدے پوشہ سبزاژی　　پہلی گوٗری لولہ وَن ہاژی ییے

کارہ پیتو یاژی تےَ بیئہ دیودا ژی　　چھی ژیئہ ژرہ آلوان ساژی ییے
پوشہ ون چھی کران پیالہ برداژی　　پہلی گوٗری لولہ وَن ہاژی ییے

صنوٗر تس چاژنس معنہ ژاژی ژاژی　　دال میون ہیئہ لٹھ ہاژی ہاژی ییے
بیٹھہ پاٹھو ہاژبتھ چھہ بہان زاژی　　پہلی گوٗری لولہ وَن ہاژی ییے

بلبلہ یار میوٗن ییمہ گلزاژی　　ڈیشہ ہن یوٗد شہ ہنجاژی ییے
میانہ کنہ دُی زیس زاژی یاژی　　پہلی گوٗری لولہ وَن ہاژی ییے

آرہ ولہ جگرس کنڈی ٹھوٗن لاژی　　ییمبر زلہ بیماژی ییے
سنگدل گوتاہ لوگن بے عاژی　　پہلی گوٗری لولہ وَن ہاژی ییے

پان آزادن لولکہ ناژی　　شین زن گولن ہاژی ییے

دُی زیس چھا روا اِی دلازاژی

پہلی گوٗری لولہ وَن ہاژی ییے　　۳۰ اسوج ۱۹۹۹ ب

له ابن مہجور نے آزاد کو "پہلی گوٗری" کی ایک تصویر پیش کی تھی۔ اور فرمائش کی تھی کہ اپنے تاثرات تصویر کے دیکھنے کے بعد انکو بھی بتائیں۔ یہ نظم وہی تاثرات ہیں۔
(گنجو)

ایوانِ غزل

پیامِ آزاد

غزل

پانیس پیٹھ انسانہٕ دیوانہٕ ژٕہ مولاگ
برہم پیٚٹھن میخانہٕ مستانہٕ ژٕہ مولاگ

پانوہ ہژر سیٚتھہ روز ژٕ ؤ رچھہٕ نصیحت بوز
شمعن اندر چھُنہٕ سوز پروانہٕ ژٕہ مولاگ

چھُنہٕ دوہ ژٕ گلن خوشبوے گژھے بو فا گُروٕے
بد خوینیٚ سیٚتھ خوے حاژرانہٕ ژٕہ مولاگ

چھاوان روین پان گوٚو زُلف پریشان
اَمہٕ ہاوسہٕ حیوان انسانہٕ ژٕہ مولاگ

دُنیا چھُ مردن جیٖل جیٖلس اژُن چھا کھیل
گژھ دوستس سیٚتھ میل بیگانہ ژٕہ مولاگ

رنگدار گُل رٕتی رٕتی یَت گلشنس پھلی کیتھ
ناپائدارن سیٚتھ یارانہٕ ژٕہ مولاگ

تھف کرٕ میٚیہ دامانس پنٕنس تہٕ بیگانس
اَتھ موکلس پانس زولانہٕ ژٕہ مولاگ

ژھاندان تِم جوہر ہیٚو تمُت دِلس چھُپے شر
چھکھ پانہٕ سمندر خس خانہ ژٕہ مولاگ

گژ موٚلے تھانک چھُکھ پوٚرہ دُکانک
حِس کر کھوٹے وانکُ پرمانہٕ ژٕہ مولاگ

خوش زندگانی ہندی نشانہٕ جوانی ہندی
چھی دوہ جوانی ہندی غمخانہ ژٕہ مولاگ

مردی چھُنہٕ پاگاو دماغ دِل شیراو
کاراہ ہیٚنُن رُت ہاو سامانہٕ ژٕہ مولاگ

آدن چھُ آزادس کیاہ پیٚیہ ناسادس
وَنٕ توس دِلدارس، دیوانہ ژٕہ مولاگ

غزل

تُلن قلم تہٕ لیکھُن سراپا نتہٕ خوش آمد سعہ سخن وری چھا
رَگلیٹھ کرِتھ سَرتلے سونٛگ سادہ لوٗکھ لُٹٲوِنی بہودُری چھا

تُلِتھ حیاتہٕ مُلہتھ یِہ خوشبو وُلِتھ زری کاتہٕ بہان طاقس
چھُ تنبہ لان تَس وُچھت جہانہ ژہٕ ونتہٕ آمی سے ونان نٕری چھا

نہ سوز در دل نہ شور در سر نہ چاک جامن نہ پاکدامن
یہ عاشقی چھا، گداگری چھا، یہ شاعری چھا، قلندری چھا

مہ بوز وَنان اَسی بہار تہٕ وارٕلی چھُ کتھ نہ پیپھٕ چھوان بُلبُل
یِمن ضعیفن تہٕ بے زبانن حریف لاگُن بہودُری چھا

کران گاٹلی محبتک سٕنز تھوان جامن وُلِتھ ژھوٚرے کرٕنز
وَنان اکھتہٕ جنگ زرگری چھا یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

پزر کڈان نوٚن اَپزٕ ڈباوان یہ پوٚز وَنُن کیا زِہ مارٕ ناوان
وُچھت نظر باز توے چھہ راوان یہ دلبری چھا ستمگری چھا

زبان دراز چھِی زبان پٮ۪ مطلب پنُن خودآیی پٮ۪ بندگی منز

پیمن یوان زانۍ برادری تہٕ محبتس منز برابری چھا

وَنے نہ بوزُم پیامِ رومی دَپے نہ زونُم امامِ رازی

سونے چھہٕ اٰخر وزان پیہم ژھوپہ پاری ساری گمتہٕ زری چھا

ژٕ لامکانس اندر بہتھ خموش میٚہ کیٚتھ جنونٕ تہٕ پٮ۪ خونٕ آتش

پٮ۪ بندہٕ چونٕ فتنہ گرٕ تہٕ روکش ہیٚچھان پٮ۪ تھٕ پاٹھی برادری چھا

وُچھم سیٹھاہ وُنی درتم ژھوپہ پاری ونان ساری چھہٕ دیندارٕ

ژٕ یہ ہتاوہ ہٕ لولہ وانیہ کرتٕ چھتھ تہٕ زٕ اتھ پٮ۪ کافری چھا

یژان آزاد چھُس یم ترانہٕ ہیٚچھتھ تہٕ زٕ اتھ وُچھتھ زمانہ

نہ گُل نہ بلبل بتہٕ نہ مطرب شاعرن نش تہٕ شاعری چھا

غزل

نظر پانس کُن ژٕ انسانہ کرتو سُوٕرتھ دین و دنیا پنُن پان سرتو

ژٕ چھُکھ ازٕ لکے نوٗرہ گے پوٗرہ پرتہٕ تمی نوٗرہ ہتیٚن زٕ عالم ژٕ برتو

چھُہ تقدیرہٕ والین مُبارک　　ژٕہ پننے نصیبُک قلم پانہٕ گرتو

کرٕتھ دورہ دوراہ مرٕژھ زورٕ پنہٕ نے　　طلسمات یمیٚہ آسمانکۍ پھُٹرتو

پہ تسبیح تہٕ زُنار زو لانہ کوٚر ہے　　پٕھن واش نیرِی ژٕہ یم گنڈ مُژرتو

ژٕہ یمیٚو زندہ کوٚرنکھ بٔربِتھ لول تہ یژ　　تِمہ تھاٚرتیٚتھ ستمگرونی زانہہ تہ مرتو

یمیٚو شیر تہٕ بٕڈر لاگِتھ یہ وسواس　　ژٕتھ ہمتُک نیرٕ قٔس ریزہ کرتو

دہ ماغتھ تھوان عقلمند چھےٚ زٕو مالہ　　ژٕہ شودن کِتےٚ چرس تہٕ بنگہ برتو

بنیوکھ عشقہ مسکین لاگِتھ سو خنور

دلن زندٕ کرٕوُنی غزل تازٕ پرتو

غزل

دین و دُنیا ہاوسن پتھ راوٕ روٗدتھ تی پزیا

مُشکہ رُستین پوشنے پیٹھ دِل ہروٗدتھ تی پزیا

ہا وطن دارو ژٕیہ وطنس کُنڈی ہا چھکراوِتھ وتن

ہےٚ کمن پوشہٕ وٕنن دودن ہنو دتھ تی پزیا

بلبلن چانین ہا کوٚر پانںٕژ اٲلی کاوو آمی نا ٲش

لول ییمہ نِے لوٚنہٕ رُستین بأگرووُتھ پی پیٚزِیا

خدمتس مردی کٔنِتھ تہٕ مٔلی یہٕ پا مردی ہیٚنزِتھ

ناو مُردن ہُند ژٕییہ ہےٚ ہےٚ مندرٕ چھپووُتھ پی پیٚزِیا

منز بہانن اکھ بہاناہ خدمتک زوٗنُتھ یہٕ علم

عالمن عزت تہٕ حُرمت راوٕ رووُتھ پی پیٚزِیا

شاند تھأوِتھ غارٕ نِے ہشرٕ برٛاندٕ کنہٕ چُھکٕ کیاہ چھلون

غارتس نیلام کٔرِی کٔرِی نام پووُتھ پی پیٚزِیا

یُس ڈیکہٕ اٲلی راوٕ عرشس فرش ہیتھ وقتٕ نیاز

سُے ڈیکہ دروازٕ نِے بیٚیٹھ کیاژٕ ژووُتھ پی پیٚزِیا

در بغل تدبیرٕ تہٕ تقدیرٕ چھُے تیر و کمان

ژوٗنتھ کٔن وٲژ تھٕ تِکاراہ کونہٕ پووُتھ پی پیٚزِیا

بنگہٕ تےٚ اٲفین ہِلہ وِتھ چووُ ہتھ مس پیالہ پوٚر

دوٗرٕ کین بیگانن ہُند تکیہ تھووُتھ پی پیٚزِیا

واے پنہٕ نس مأژ ملکس پٔھک کمٕو چشمو دُچھان

ناخلف اولاد لأگِتھ کھیاوِہ نوو ٔتھ تِی پڑِیا

بس مرُن اوتے ژیٖ زو نتھ پتیند پرن میراث ملک

زندگی ہُند خوٲن ناحق بارہٕ تھوو ٔتھ تِی پڑِیا

بأری تھاوان پُھک ژہٕ اے آزاد یارن دوستن

پان پننے کوہٕ اَز تانی سنبلوٕ ٔتھ تِی پڑِیا

(۱۹۳۸ء)

فٹ نوٹ :- عوامی راج سے پہلے غیر کشمیری حکمرانی اور حاکموں کا ذکر ہے۔ کشمیریوں کو اپنی حالت زار سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور ہوشیار ہونے کی تلقین کی جاتی ہے۔ (گنجہ ہے)

غزل

یہ عأشی وعشرت چھہ بوٚڈ مصیبت آرام تہٕ راحت پٔچھ محنتس منز

کرہٕ ٔتھ ژیٖ رٔت گناہ نو بٔتھ نٔزت پھل گزٔشت بدٔطقہ چھانٹ ندامتس منز

درین پلن بارہٕ سنگرن منز چھیہ نخوان جگرتہ بن جوآہار

تھوی ژیٖ راجاہ ہمیشہ تاجس ژہٕ زمان اچی ژیٖ قسمتس منز چھے

ژٕ گُلشن منز فوٗلِتھ یِنبتھ گُل میٖہ ووٗن سارینی ژٕ دل کرکھ خوش

اُسان بہکھ شیرٕ بیٹھ تہٕ ماتھاہ ہیٖکھان بینہ پیکھ ذِلتس منز

رِشہلِ گُلبن تَل تہٕ سرہُدن منز بہان چھ تسبیح تہٕ مالہ پھیرٕ نے

خوٗدا رٕ چھینی پرٕ چھ یٖدسہ گرمی بچارٕ کرن کیاہ قیامتس منز

بُ منگہ پنہٕ نس خوٗدا اے پاکس بروز محشر الگ مکانا

بہہُن تہٕ کھیٖون چیٖون شوٗنگن تہٕ عشرت اگر یتے او چھ جنتس منز

غزل

مُبارک تازہ دورانس مُبارک مُبارک سازِ و سامانس مُبارک

شہ پڑا نیومُت سرٕ لیوٗمُت ہمہ گوشہ دوٗر نوٚس دہنس تہٕ ایمانس مُبارک

گمُتھ آسی حنایہ کم گُل ژھایہ ژھلیے شو بکھ اَتھہ پاک دامانس مُبارک

بنن جنگی رٕسپہ دوہ ذی عشقہ مسکین ذرا کرٕیی تہٕ غزل خانس مُبارک

سپُن دوہ ذی شانہ سازن بخت بیدار مُبارک زُلفِ مردانس مُبارک

نہ ڈیوٗانہ ٹھک توپ نے بندوق نے بم چھُہ سامس تہٕ نہ یمانس مُبارک

گیہٕ گیہٕ دوٗر نوٕ نوٕ روشنی واٲژ   نوٕس ژٕندرس تہٕ اسمانس مُبارک

تہٕ زانَن تم ہیموٗ عبرت امیک روٗٹ   چھُ اُتھ گاشَس اندر کوتاہ انہٕ گوٗٹ

غزل

بے دردہٕ لولکی بہانہ کرٕنی کرٕنی ترانہ لولکٕ پرٕن روا چھا

محبتَس منز بکار چھ ہمت ڈٲرُن تہٕ غم ہیٚتھ مرٕن روا چھا

زبان زاٲوِج مثالِ بُلبُل دِلس اندر چھُے نہ سوز بلکل

مخولہٕ کرٕی کرٕی یہِ لولہ گلشن لُٹن تہٕ برہم کرُن روا چھا

دُتکھ ژٕ ازلَن محبتُک گُل ہمیشہ نوٚ دٕنے محبتکی گُل !

نہ چھےٚ ہرُد تے نہ سوٚنتھ بلکل ژٕ یہ کرِتھی یتکی یا بُٹھی ہرُن روا چھا

ژٕ ہاوِس چھُک وَنان محبت، محبتُک خوٗن ہیوان بگرُن

لطیف تہٕ شیرین یہ ناگہ چشمہ کثافتو سیتی برُن روا چھا

شہ چوٗن دِلبر چھُ چانہ لولہ کرَان سفر تہٕ بَران پیالہ

شہ آتشہِ دوزِتھ خیالہ چانے ژٕ یہٕ لولِ بٔیین باگرُن روا چھا

کمک دِ سنے سجدہ اَکھ جنونس طواف کرِنے ژیٖہ سوہ گر حوٗرہ
یہ لولہ آتش رَبے یتہ رٔودس اندر قسطنطنہ راوہِ ژُن روا چھا

ژہ کالہٕ زُلفن یتہ کاکلن چھُکہٕ چھان کمہ لولہٕ اَکھ لعلے منز
بہان یمتی آسہ چون دِلبر سۍ خانہ سرفوٗ برُن روا چھا

ژہ زاکھ انسان بڈٕ یہ کھ انسان کتے بنیو کھ ہیٚنود کتے مُسلمان
چھُکھ چون مذہب کنیرتہ یکسان ژہ اکھ بہ اکھ گنڈرُن روا چھا

یہ دردہ نیہ ہند فضاہ دِلکش وُچھت چھُکھ آزادہ دِل گژھان خوش
ژہ نیر گنڈِتھ لولہ تیرو ترکش سہن تہ شالن ڈارُن روا چھا

غزل

آرہ کتہ لارمو نشہ بیگانس — پننس پانس معنے ژار
یُنہ چھُکہن ژھاران چھُے نشہ پانس — پننس پانس معنے ژار
نٲوچھے کوٗزمُت سوٗد نوقصانس — دین بنز روان زینت دِیار
چاوہِ کمہ ہیٚنہ آکھ منز گژھا خانس — پننس پانس معنے ژار

اَکھہ چھک داران دوَرہ آسمانس ‎ ‎ ‎ ‎ ییہ چھہ انسانس خدمتگار
گیتھہ کران چانس یتھہ دیوان خانس ‎ ‎ ‎ ‎ پننس پانس معنے ژار
ژٕہی چھک باغوان یتھہ گلستانس ‎ ‎ ‎ ‎ چانی گل تہ چانی گلزار
ژٕہی کیاز ہ حاران منز واُرانس ‎ ‎ ‎ ‎ پننس پانس معنے ژار
تیرہ تُندم دِوان ہچیر نیستانس ‎ ‎ ‎ ‎ دمہ دمہ دمہ ہیے پچھے نمسکار
دمہ سیتی بیہوش پھیہ لہ واُرانس ‎ ‎ ‎ ‎ پننس پانس معنے ژار
راُچھہ کر پننس عہد و پیمانس ‎ ‎ ‎ ‎ پننس یارس روز وفادار
کیاہ چھہ منز کعبس کیاہ چھہ بُتخانس ‎ ‎ ‎ ‎ پننس پانس معنے ژار
حق پنُن نیکھہ وال حق سُبحانس ‎ ‎ ‎ ‎ اده حق ژھانڈنک چھک حقدار
پانہ کر حق حساب دانس دانس ‎ ‎ ‎ ‎ پننس پانس معنے ژار
گنہہ ڈیہ دامانہ رَٹھ جانہ جانس ‎ ‎ ‎ ‎ دمہ دمہ لاگس ناز بردار
شوٗبہ ادہ لاینہ تھقف گریبانس ‎ ‎ ‎ ‎ پننس پانس معنے ژار
کیاہ چھہ غم درده کس مرد میدانس ‎ ‎ ‎ ‎ ملکن تہ فلکن ہُند چھہ تاجدار
حوٗرہ چھس تاوان رتبہ شاہانس ‎ ‎ ‎ ‎ پننس پانس معنے ژار

آب ژُنتراِئرٕ ہٕند کھال اُسمانس ناساز روزی یوٚد سمار

ناز کرِ پننِس تازہ دورانُس پننِس پانَس معنے ژار

شیر خار زانان تدبیر دانُس فندہ باز تقدیر زور آوار

بندگی چھہ کران رندِ مستانس پننِس پانس معنے ژار

بٮ۪ہہِ نا آغرچون بیٚٹھ دیوانٕس تھوونکھ ہا ٮ۪ک بٮ۪ٮ۪ہ موختار

دو نوے ذمہ دار پانس پانس پننِس پانَس معنے ژار

وَنہِ کیاہ آزاد نشہِ غاٗر زانُس چھُنہ دوہنی رٔودمُت وَننَس وار

وَنہِ ہا یوٚز لگان ٹیوٚٹھ انسانُس

پننِس پانَس معنے ژار

غزل

مہ لاگ پان پنُن زالہ ہستم زالہ وَنہِ یو بوز

ستمگار چھُے دُنبالہ ستم زالہ ونہِ یو بوز

یہ چون یوت ژالُن چھہ چائی خانہ خرابی

غارت پچھے نہ زِہ مثقالہ، ستم ژالہ ونہ یوٕ بوز

رباب چنگ تہٕ زُنُن چھنو دردہ نیے منٛز

ییٚتے چھ شیر ماران ژھالہ، ستم ژالہ ونہ یوٕ بوز

وُسان پچھے نہ یہ خُمار گرِ ھان چھک نہ زِہ بیدار

چومُت پچھے ژیٚہ یہ کُس پیالہ، ستم ژالہ ونہ یوٕ بوز

چھ یس سوز جگرتشنہ بیٚیہٕ روزِہ سوٚدُر چیٚتھ

ژِہ گوکھ ییرہٕ اکی پیالہ، ستم ژالہ ونہ یوٕ بوز

ژیٚہ کمہٕ حالہ گنڈان ہالہٕ چھی فند باز گنِدن وٲلی

بنیتھ اوٚسے انیتھ شالہٕ ستم ژالہ یوٕ بوز

چھوان دزاو یہ آزاد ہیٚوان سوزدِلس داد

ریوٚن وٲلی دِوان نالہ، ستم ژالہ ونہ یوٕ بوز

●

ؔ غیر کشمیری حاکموں کی طرف اشارہ ہے جن کو کشمیر سے باہر کے اطراف سے لایا جاتا تھا۔ (گنجو)

قطعات

قطعہ

پنُن پان زان ہا اِنسانہ پانَس پانہ عزت کر
شمع بنیتھ نور چھاپانے ژہ پانس پوشہرنٛ گٔژھتہ کر
یتھے عاشق چھُہ معشوقس کران ہیم اُلفتٕکی زنجیر
تتھے پأٹھی نیر بے پروا ژہ معبودس عبادت کر

قطعہ

اَکھ سیاہ زُلفس تہٕ خالَس پتہ سیاہ کوٚر تھَوَن ضمیر
وُچھ کمَن زالن اندر موصوٗم دِل سپنٕے ژئیہٕ گیر
بُلبُلس تہٕ کالہ سُرفس چھُکھ کٔنٛہہ بوزان فرق
شوہتس سپدٕچھے ناو کوٚرمُت لولہ خنجر عشقہٕ تیر

گوٚ پھٲن تہٕ غارَن تہٕ جنٛگلن منٛز بِہِتھ پننۍ دِل ژٕہ تنٛگ موکر
پٔھکھے ژٕہ انسان رٕہِتھ تہٕ شالَن تہٕ ہانٛکلن ہِنٛد یہ رنٛگ موکر

بناو خانہ کماو پانہٕ ریا کرٕتھ مو نوٚٹناو عالم
شریک موآن ژٕہ لاشریکس بێیٚن نشہٕ منٛگہ منٛگ موکر

❁

وَنو کیشاہ مغربیٚ پرتو ترِتھ ووٚثمت چھ سمارَن
اپارٕ پی زوٚنہٕ اکھتابس بہودرٕ سائی ما کھارَن

یہ زور آور کٔشش کاژاہ چھ تتھ رنٛگس تہٕ رویس منٛز
یہٕ چھس کھوژان قوم صاحب کرَن ما ٲنز روہ خسارَن

●

دوس سٲری گئے شمِتھ شیطانس دوٚیہس ژٕہ وَن
موٚدی ییٚلہٕ موٚنزوٚر فاقہ کیاہ کرَن یمہ سوٚدٕ خار

تورٕ دوٚپنکھ تو ہیو تہٕ منٛگو توٚ اتھ جماعتس نش نجات
یم کفن ژوٚر تھاوٕ نکھ قبرس اندر کری کرٕ مردار

زیٚٹھوٗ لاگِتھ پھیرن یِتھ وتھاوِتھ ریش
مندرن مسجدن چھ رٕژ رٕژ کوٗن
چھا خمہ شاد کران خمہ دا صایٕبس
چھا بناوان یِپھین کُو قونٕن

●

پیٖر مرداہ وَنان اوس اکِس
حسدس ہیُو وُچھم نہ کانٛہہ عادِل
زاویس تس کران خار و ذلیل
یُس رٔچھیس تس بُزان جگر تہٕ دِل

●

ییمِس یارِی کران چھے بخت تس ساری چھ آسان یار
ییلی شوٗب آسہ دوٗکانس تیلی ین مالہ مُتھ بازار
ییٚلے اوٗر جان آسی یار دوٗچھک لارہ و دِنی ساری
ییٚلے گدٔری زوٗس کیٚنژھا ہُوکھ نہ کانٛہہ نش کھنڈ ہار

وعظ خاناہ پران اوس لوٗکن   ژُرٕ هد رٔژِن ژوٚرِٹھ چیزاہ راہِ خودا
اتفاقن زنانہِ تمٕے ہنزِہ بوٗز   دوٚیمہ دۄہہ تس نشہِ پوان چھُم گدا
وۄلِ تمہِ ژوٚرِٹھ چیز کیاہ تامت   خانہ دارن کوٗرُس بخشم صدا
جاہلن صدقہ دِیُن چھُ جُرمانہ   عالمن ہنٛد عاملہٕ چھُ جُدا

پانہ ابلیس اوس تِتھ بوزان
ژوٚل بِچارہ پرٛان پناہ بخودا

نصیب ہس چھُکھ وَدان نادانہ لاکان ہانزٕھ تقدیرس
یہِ جنّت تہٕ جہنم چھےٚ ژیٚہ پنہٕ نِین کارنے ہُند پھل
ژہٕ زیادہٕ نرم یوٚد روزکھ میٚژرے ہندی پاٹھی ترٛاوِتھ لر
کری پامال اَکھ دُنیاہ ہمیشہ جاے چھےٚ کھوٚرتل
بَنکھ فولاد یوٚد وَسے یاد تھوٗ سَتہِ آسہٕ اَکھ ساتھا
بنکھ زنجیر شیرَن ہُند تہٕ یا خنجر ننتہٕ کرتل

مے خانۂ

غزل

سرو آزاد آوے پژرہ نازے   تازہ تازے لاگس پوشس

پیپری ترٛاوان خاصہ اندازے   تازہ تازے لاگس پوشس

سوز دائی توس لولکہ سازے   روزہ دماہ تھاوتھ گوشس

بوزہ وِگنین ہنزہ آوازے   تازہ تازے لاگس پوشس

ویسنے منز سعہ مہ ترٛ سازے   پوشہ چمنن ہاوان بوشس

زن چھ پرین سیتی بیدرانے   تازہ تازے لاگس پوشس

ہلہ کیمخاب نالہ پیشوازے   مانزہ اتھ زن اُدری پوشس

خوبروین شہہ مہرازے   تازہ تازے لاگس پوشس

لالہ اَتھ ساں درواَنے   کرترٛ پیالاہ ہس کے نوشس

برہ مارسے لاگتھ وازے   تازہ تازے لاگس پوشس

پانی رسہ خسارکیاہ چھ سرتانے   پژدو ترٛاوان لوہ ہتی پوشس

معشوقن ہندہ ممتازے   تازہ تازے لاگس پوشس

آزادنہ سوز و گدازے   مینوشن آو کیاہ جوشس

وَژھ تراوکر توٚ دارہ دروانٕے   تازہ تازٕے لاگس پوشن

غزل

عاشقن ہنز عشقہٕ بازی کُفر چھا اسلام چھا

عالمس بدنام گومُت پوختہ عاشق خام چھا

نیب ہیتو تمس حجابہٕ جابے وُچھنک ھتو ونم فریب

تراّل چھا گُلمرگ چھا ہندوارہ چھا مُقام چھا

تمی نگارن پوختہ کارن منز اشارن دِیُت جواب

رمزہٕ چھا حُسنک ادا چھا وَصلکُے پیغام چھا

ہرنہٕ چشمن سوٕرمہ لاگتھ نیٛون زاگتھ میون دِل

یمبرزل چھا کھاسہ چھا مس پیالہ چھا بادام چھا

عشقہ ماودانس اندر صد پارہ دِل اُسہتھ گریزان

شیر چھا رُستم جگر چھا عاشقٕچ بدنام چھا

جلوہ ہاوان گاہ ژاوان تنبلاوان عاشقن

نارہ وُزہ مَل شاہ پری لاگِتھ زِری بر بام چھا

تیرہ کےُ تأثیر زَن تقریر آزادُن کران

درد چھا خونِ جگر چھا شعر چھا الہام چھا

غزل

یاونہٕ میانے یاوَن رایے ماےِ چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

پأری پأری لگِہ یو ژھایہ تہٕ گرایے ماےِ چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

چأنی ڈرِہی چھم میأنی گرایے عالم کوزمُت دیوانہ

میون دِل دولمُت چأنی مایے ماےِ چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

کعبہِ چھ منز رَچھ نَس لولچہٕ دایے دَمہٕ دَمہٕ تہٕ چھُس ژالانہٕ

بلہٕ نے میون دل دوہ تم مانیایے ماےِ چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

ناساز ازلہ میانہٕ ہیے ہاے کس پتہٕ کرٕ تھس دیوانہٕ

ژالان کاُژاہ چھُس بہٕ دیچلایے ماےِ چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

بۆمبرو یمبرزل کرٕتھس حناے
دِل ژٕنھ لوگتھم دیوانہٕ

کھسہٕ وُن لوہ کچار کوٗرتھم ہاے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

لوٚتہٕ لوٚتہٕ پیٚری تراوِ یے پرواے
ڈانجہ دِل اَسہٕ چھُنہٕ روزانہٕ

نالہ متہٕ رٕنہٕ ہے لالہ پوت ژھاے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

مُشکدار مویس تھاوتھ ژھاے
دُرہٕ ہوٗر چھُکھ اَلہٕ راوانہٕ

روےٚ چھُن صبحکہ نوٗرُک آیے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

چالاک دِلبرہٕ دٕراکھ تھزٕ گرٛاے
حوٗرہٕ مندہٕ چھاوتھ نوٗرانہ

نارہٕ وُزہ ملہٕ نے تھرِ تھرہٕ ژاے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

کاژہٕ زوٗنہٕ کاژھ گوم نائگیراے
ہی مٲلی کرٕ تھم زولانہ

چانہٕ پُژھ مُہر کمہٕ ہانزہٕ میٚہ آیے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

ژیٚیے پتہٕ نیرتھ اُسم راے
پوٗر پیر کرٕہم جانانہ

آخر بیوفا دٕراکھ ہے ہاے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

سوز ہیتھ آزاد دٕراو بیواے
شمعس گژھتھ کرٕ پروانہٕ

مزہٕ اَتھ لولہٕ کس دزنس کیاے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

غزل

لینگنس نا لو لکی نامہ — میہ نیوٗ نم کامہ دِیون دِل

کرِ زلی سیپنم وعہ زلی جامہ — میہ نیوٗ نم کامہ دِیون دِل

خنجر ہمہ روبرو چپاۓ رتھ — ژوٗلم کوٗت بے وفا ماۓ رتھ

چھوکس کوت نم یرِ عہلا مہ — میہ نیوٗ نم کامہ دِیون دِل

کنن گوم نیر وُن سنطوٗر — وُنَن اَسرس بہتھ مستور

چیون خون جگر دامہ — میہ نیوٗ نم کامہ دِیون دِل

ژلے لستو منہ رتھ اَن تن — بہ لاگس تنہ سیتھ بیہ تن

چھُ روشان میانہ پاۓ غامہ — میہ نیوٗ نم کامہ دِیون دِل

شوبان بیاہ چھکس گلن کارے — کران دِل بُلبُلن تارے

پہی روپس زرِی جامہ — میہ نیوٗ نم کامہ دِیون دِل

بہتھ بالادرے طاقن — دوان چھُک زمرہ مُشتاقن

پھولے ونہ ہا گُل اندامہ — میہ نیوٗ نم کامہ دِیون دِل

چھُہ آزادن چۆمُت کسُ مُس   بۄ مُستی چھُس نہ رۆزان جِس
وَنَن کیاہ شہرَس تےَ گامے   میہ نیوُ تمہ کامہ دیوَن دِل
پیچھس نا لولہ کی نامہ
میہ نیوُ تمہ کامہ دیوَن دل

غزل

میہ اوسُم نہ دردِل گمان دلبرو وے   ژہ آسکھ میہ نامہربان دلبرو وے
وۄنُے ماسہ کائُ نسے دِلکُ حال میونُے   توے زیادہ لوگُھتھ آزان دلبرو وے
ژ یہ پۆچھتھ صاف دِل میون زَن لولہ کافر   چھُہ بُتخانہ سے کُن نمان دلبرو وے
تلان ہیتہ چھُہ چونُے یہ خاموش لاگن   کتھاہ کرِ زِ شکردہان دلبرو وے
وُچھت موے خوشبوے چونُے پریشان   سیاہ مُشک ماتم ہیوان دلبرو وے
مُقابل ژ یہ آیینہ وُچھمے اتھن کیتھ   میہ چھُم دۆرہ غارت پوان دلبرو وے
مۆدُر خندہ کۆرتھَم ینہ دۆرہ دُورے   تنہ حۆرہ دوتم روان دلبرو وے
چمن زار حُسنکی کمن رۆد تازہ   بہارس چھُہ آخر خزان دلبرو وے

دۆدُم سینہ ژالان تہمت رتہ ہانژہ   وۆدُم یس نشہ سے اُسان دلبروے

یہ دِل خستہ آزاد دِلشاد کرتن

غنیمت چھُ یتھ خوش بیان دلبروے

غزل

جامہ چھی نیلہ تہ شلوار چھتیے   یتہ لوہ ہتیے لاگے پوش

سائنِ دِل خستہ کری چانی مارہ متیے   یتہ لوہ ہتیے لاگے پوش

کنہ وانی سعہ نہ پندکو نوکرہ برنی یے   ٹاٹی قمیضنے سبز رنگہ پوش

رعہ نہ دراہ انس ریشمہ فیتیے   یتہ لوہ ہتیے لاگے پوش

وسہ نے منز باگ چھُ تسے لتیے   کھسہ ون یاون اسہ ون پوش

زن چھہ منز شمعن بجلی بتیے   یتہ لوہ ہتیے لاگے پوش

جامہ بدلاؤ وتھ دراکھ شام پتیے   بوش تراو مُشراو یہ فراموش

چھانہ نری گژھ نے زونہ ملتیے   یتہ لوہ ہتیے لاگے پوش

اسہ تراوی چانہ پوژھ آرد متیے   مارہ مَتہ لوگُتھ ژیہ تہ خاموش

وتہ وتہ نیرن ملا منتو یے   یتہ لوہ ہنتو یے لاگے پوشس
بگلہ تہ دلہ زار سوزس رتی یے   نیرہ شر فیرہ بیمارن ہوشس
پوشہ کھوتہ ادلی مشکہ کھوتہ لوتی یے   یتہ لوہ ہنتو یے لاگے پوشس
سوزنم گرادہ تہ بوزم ہینزیے   ژھینہ کاس میانی ہیہ مینوشس
ہیہ تہ اسی یار دوس آزدی منزیے   یتہ لوہ ہنتو یے لاگے پوشس
کرہ کیاہ ازلس مارنس لنتو یے   بوش ہیتھ کرنس برہ پمپوشس
دیارہ موہلہ ساکنی زو چھس پیمتو یے   یتہ لوہ ہنتو یے لاگے پوشس
ولہ میانہ جگر کہ خوانہ نیکھمتو یے   شونا بہ ہن لاگنو شیرہ زن پوشس
لانس ژارہ کس کنہ نہینو تہ چھتو یے   یتہ لوہ ہنتو یے لاگے پوشس
بگلہ آزادی نارہ کھوتہ تنتو یے   ولہ زار تمہ کھوتہ وارہ پرجوشس
وچھتہ کم شاہسوار میتڑہ کھینتو یے
یتہ لوہ ہنتو یے لاگے پوشس

غزل

وۄلو لاگہٕ ہٕہ دوس دأری نِگارو — دِلس کاستم بے قرأری نگارو

وۄلو چنگہ دایان بیہہٕ رنگہٕ ناوے — گژھو نیل بل گُپکأری نِگارو

وۄہے وعدہ تھاوِتھ پزیا دِین تغوفل — تۄیٔے چھا یِہے نامدأری نگارو

زَری جامہٕ لأگِتھ چھِسے کامہ دیوو — وِسہ رأوِتھس پرأری پرأری نگارو

زن اہریزہٕ ژھٕلو تیز مہمیز جاںٔنی — پۄتُس پتھ دِوان دأری دأری نگارو

یژھے زیادہ چھے بیوفأیی تہٕ شوخی — تژھے کم ژیہٕ منز غمگسأری نگارو

وۄلو ڈالِہ ڈالے گِندَو لولہٕ ہٕلے — چھہٕ گُلزار ژھٕلی متی ژوہٕ پأری نگارو

وٕرِجِس مایہٕ جانے لِگِس لولہٕ زالے — مران چھس کران دم شمأری نِگارو

اَنان مالہٕ کٔرکٔری چھہٕ آزاد ڈالے

جواہر ہمہ بلو ژأری ژأری نِگارو

غزل

راوان ئیس چھُہ آدن تَس کیتہِ قرار آسے
کیاہ زانہِ دِلکۍ دُدوَن ئیس تازہ بہار آسے

چھُے خوٗنِ جگر چوٗنے رنٛدن ہُنہ گِندُنے
سُے زانہ ئیس لالہ وٗنے مٔنز لوہ لۄشہ نار آسے

تدبیر چھُہ کیاہ مردس تقدیر کیٛسے کردس
پیٚ گوٚم لیٚکھِت فردس تیٚ کونہٕ میٚہ یار آسے

کمہٕ لولہٕ غزل پٔرِم دُردانہ دھانٛہ ھرِم
سوزس میٚہ طومار کٔرِم بوزان شہ یاد آسے

چشمن ہنٛزہ ناگہ جوٗئہ سگٕ دیٚت میٚہ دردِچہ ۂنیہ
پیٚدہ ہر دہ وُچھنہِ ییٚوِن تازہ بہار آسے

بوزان ییم میانٛی دِلہ آیس نہٕ نیندرہ زِعہ لہٕ
بالی استہٕ کٔری زنٛیس نِکہ تَس وۄنہ خمار آسے

وُچھ لالہ کم کم مَدن کھیپہِ میٖنژہ وَدن وَدن

دمہ ہہ اکہِ ییم سائنی بدن سوسن تہ مزار آسے

منز لولہِ کین اخبارن آزاد چھُ موختہ ہارن

منظور خریدارن یُتھ نامہ نگار آسے

راوان چھُ ییس آدن تس کتہِ قرار آسے

کیاہ زانہِ دِ لگ دُدوَن ییس تازہ بہار آسے

غزل

تمنّا اوسم تراوِہ غارٔ زائنی — کرہٕ ہَس چشمہ نوٗرائنی جاے

بلہِ دِل ژٔلہِ کرِ یہ پریشانی — کرہٕ ہَس چشمہ نوٗرائنی جاے

ویسِیے اَسہِ کرٕ کعہ سپر نادانی — بے تاب لو لہِ منز کرمس جاے

پھٔترہ کِرہ وُن سینہ اوس گریکہ دِوانی — کرہٕ ہَس چشمہ نوٗرائنی جاے

سوزِ دل اسہِ دِیُت حق سُبحانی — نوہ ہہ کُن ادبہِ لارائنی آسے

نہ چھُ زنّار تہ نہ مُسلمانی — کرہٕ ہَس چشمہِ نوٗرائنی جاے

دشہ تارہ گذرأوی ژھوٚہ مارأنی　　دوہ تارہ سیتی گگروین ڈرا ے

زیوٚن اسہ دُنیاہ ژیوٚن ییٚہ فأنی　　کرہ ہس چٔشمہ نوٗرأنی جا ے

دِلہ چھتہ بوزان دِلہٕ زار میأنی　　اأدی أدی وُچھمس ٹرا ے

ژھایہ ژھایہ ڈیوٚٹھم گژایہ مارأنی　　کرہ ہس چٔشمہ نوٗرأنی جا ے

وزہ ملہ کرِی کرِیو ترٹہٕ والأنی　　کھسہ وُن یاوُن چونے کیا ے

تاب کیاہ کرہ بے تاب جوأنی　　کرہ ہس چٔشمہ نوٗرأنی جا ے

ژیٚہ تہٕ ییلہٕ وُچھے لولہٕ حارأنی　　میہ تہٕ کوٚز دِلہ منز لوتہ ہے ہا ے

اَمہ روٗس وَنتہٕ کیاہ نافرمأنی　　کرہ ہس چٔشمہ نوٗرأنی جا ے

زندہ دِل رند چھہ مژہ ماز کھیوأنی　　کعبس بٔنیہ بُت خانس ژا ے

کٔنہٕ چھُک نہ آزادؔ دِنہٕ پوأنی
کرہ ہس چٔشمہ نوٗرأنی جا ے

غزل

تمس روٗس بادہ کس تمہٕ سُند فسانہٕ　　دُنتھ غارَن ہنٔنہ سرِ زا نہانہٕ

بہارس جلوہ دِیُن اوس بالہ یارس … چھُہ گُل افسانہ تہ سُنبل بہانہ

تہِ چھُنے یُتھ بے بہا دُردانہ معشوق … یہ دِل لوٗد قوہ دِرتیٖ تس کیٖت مکانہ

یہ دل میون زُلفہٕ خالس بستہ گوٗمت … چھُہ زَن تیتہِ ریٖشو کران تیٖسی شبانہ

نَنیر تراٰوِتھ سنیر بیٖلہِ ژھور آبن … لوٗبُن پانس اندر دُردانہ دانہ

خبر آسہ کم ہتہ انجام آمہ، یُتھ کرہٕ یٗتھ … پتہ تس قولہ سارس ینیرہِ ہانہ

سیٖتھاہ زاٰنتھ میہ زونم گیٖنہہ نہ زونم … لیُتھ تیٖر و کمان روودم نِشانہ

چھُہ آزادس یِوان خاموش لاگُن

زِچھتی پردہِ وُچھت رنگ زمانہ

غزل

"اُسہِ وُن بے وفا دلبر اَسے کُن بے حجاب پیہ نا

لوٗلے منز لولہ سان للہٕ وَن سُلے پھُولمُت گُلاب پیہ نا"

یہ میونے تنبہ لیوُمت دِل چھُہ بالی سنبلُن مُشکل

پھِرتھ یکہ دِژِ نیٖجرس منز گُل بہ ژھاٗونس درعذاب پیہ نا

یہ میانی دُورہ ہرری گڑا اے کمن حوارن ولان ماسے
اُلان چھم کا کلن ژھاسے تلیتہ ہاوس نقاب پیہ نا

پییم نا اُز ہوس اوسُم برچھاوُن تھاوہس رُم رُم
مینہ حورے شورہ پانس چھُم پہ لوکچارک حُباب پیہ نا

شہ وُچھہ ہے میاپہ سپنکر آخ گمتر چھم بالہ کم شواغ
کرِتہ بے واپہ جامن چاک پرس لوالچہ کتاب پیہ نا

ہمتے لتر گرھتہ ونتس میوان ژلیس ناکینہ پیہ ناسون
مینہ ژرلہ ہے کاژہ زنونے گرُون تر اوسُت تو اب پیہ نا

کھٹان آزاد اُندرم جوش چیدان خون جگر خاموش
سرس منز آرہ کوت پمپوش وُچھان کنہ آفتاب پیہ نا

غزل

"باز پیہ نا سروہ آزاد دیسی سیے تنبہ لیومت دِل ہئے گژہ شادو نیسے
"وژھ وائرلنجہ لایس ناد دیسی سیے"

طوٗطارٕ رِچھم اَندی اَندی سنگارس　　طِلہٕ چھاَوِ رِچھاَوِ رِپشمہٕ شلوارس

نیٖلہٕ جامہ تہٕ اَندرٕ لادوَیسی یے

توٗشہٕ ناوِتھ افسوٗس کھیاَوِنس بہٕ　　پیالہ چاَوِتھ بےہوش ژاَونس بہٕ

بار صاحبس کرٕ فریاد وَیسی یے

وَنہٕ میۆ دِتی مس باغن تہٕ سبزارن　　ژھانڈٕ ناوم گامن تہٕ شہارن

پیر فقیرن تہٕ برہمن سادوَیسی یے

چاو اوسُم گژٕ اوہٕ کرٕ جانانس　　روے ڈٕیشتھ تس گُل خندانس

چھِمہٕ روزان تتھ کتھ یاد وَیسی یے

دوٗرہ دوٗرے چھم ہاوان اشارہ　　چھس زٕ خمدار لگہٕ ہرشہٕ بُتمہ وارہ

ژھٹہٕ ماران ترٹہٕ فولاد وَیسی یے

سوٗن ونہٕ دُن تہٕ موٗد دیے سازٕ چوٗتار　　سوزٕ والیو چھم ژٕ اوان شورس نار

یُتھ بزان آسہٕ آزاد وَیسی یے

غزل

پایہ بڑ سوندراہ وٕزایہ کمہِ چاسے — کرِہ توس رنگہ رٕو ماسے واو

حسنہٕ مأدانس چھِہ گندان ماسے — کرِہ توس رنگہ رٕو ماسے واو

ووہ زلی جامہٕ کیاہ نألی ہیی ماسے — بتیہ لہ کھاژک خاصہ چکہ چاو

مندہ چھنن حورہ تہ نورہ مشاسے — کرِہ توس رنگہ رٕو ماسے واو

کز لی بمہ سنے خم کیاہ باسے — وارہٕ زن دون تلوارن چاو

اشارہ اکہ سیتی نبہٕ ناروا سے — کرِہ توس رنگہ رٕو ماسے واو

سنبل تہٕ کاکل بیتیلہ سنباسے — شوقہٕ بلبلہ سنے لگہ تلہ ترٛاو

لولہ پوشہ نولن ہوش ماڈاسے — کرِہ توس رنگہ رٕو ماسے واو

آسمانہٕ حبانا وارن واسے — نارہٕ وزہٕ ملہ سنے الہ الہ ژاو

خمار کرِتھ کٔنی پری رین زاسے — کرِہ توس رنگہ رٕو ماسے واو

خندہ بیتیلہ کوتر اھہ سوندر ماسے — ہول دل لولہ بیمارن دژاو

قند زن باگران نقاسے نقاسے — کرِہ توس رنگہ رٕو ماسے واو

پاڑی پاڑی لنگر زیس مأری مثرہ ڈالے   دُپُر توس ساتھاہ کرہ ٹھہراو

آدنک وعدہ آزادُن پالے

کرُی توس رنگہ رؤ ماسلے واو

غزل

ولہ پوشنولو بیئو ٹھم گوشن   بۂ کرے تازہ اچھہ پوشن کڑاو

ہوش ویئیسہ روونم چاؤنی بولبوشن   ونیر چھس للہ وان چونے سوز

زن ستیمے آلو چھم گڑھان گوشن

بہ کرے تازہ اچھہ پوشن کڑاو

شوق میون حنایہ کوز چاؤنی خاموشن   دمہ دمہ خون دل چاؤ ھس پال

پانبر چھمک مس چپوان سیترمینوشن

بۂ کرے تازہ اچھہ پوشن کڑاو

سوندراہ زاجنس اندرم جوشن   لوکٹس پانس کوز نم سور

زردی پھیپرم ارغوان پوشن

بۆ کرے تازٕ اُچھ پوشُن کڑاو

مانٕہ زُن تانہ ہینتھٕ بیہتھٕس گوشُن   نازُن شوٗبن ناز بردار

روشہ کتس مُنٕہ ون واٗلِیس روشن

بۆ کرے تازٕ اچھ پوشُن کڑاو

شاد چھُک رۆزتھٕ سیتۍ گلگوشن   مارٕ متہ ذانٕہ آزادٕگن پان

بیداد کیاہ کرِس چاٗنۍ فراموشن

بۆ کرے تازٕ اُچھ پوشُن کڑاو

غزل

مینہ یاوُن ہبرِ کوٗرتھم وینہٕ
یہ کمہٕ آولینہٕ بۆ لاٗجھتھس بال

ژٕ دِزاکھ اُمہٕ حسنہٕ اُمہٕ یاونہٕ
یہ کمہٕ آولینہٕ بۆ لاٗجھتھس بال

دلو میانہٕ ولہ بگہ ژۆرسے
پہو کُنہٕ پتھ وَنٕ ذورسے

دٕزِس مٔسول بہٕ ییمہٕ دٕدٕ وَنہٕ
پہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لاَے جھس بال

ژۄلُم کوٚت لوٚ ہرے بوٚمبور
لَٹرے پیٚنٹھ بولہ وَن کستوٗر

دِمَس وَنی لولہٕ وَستر وَنہ
پہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لاَے جھس بال

وٕہ لو تھاوُتھس عذابس منز
گلان چھس اضطرابس منز

میہٕ سیٚتھ ییٚمی وعدہ چھا آدٕنہٕ
پہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لاَے جھس بال

کمانِ ناز چائرِتھ گوم
اِشارو سیٚتھٕ مارِتھ گوم

میہٕ جنس روٗدُم نہٕ تی کَس وَنہ
پہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لاَے جھس بال

چھہ نُنٛگہٕ پٲٹھ ژھٔنہٕ کٔس کعبس
ژھُرِ ژھٔنہٕ دُردانہ محرابس

زہٕ گٔمہٕ ہرشہٕ بُمہٕ ووٚنۍ کٔمۍ سٔنہٕ
یہٕ کٔمہ آو لِنہٕ بہٕ لٲجھتھس بال

چھُہ دِل دیوانہ موٚت یاوٕن
خطا گرِژھہ یارہٕ گٔذراوُن

ژٕرِ سٕنۍ باوسے اَدہٕ کٔس ژُنہٕ
یہٕ کٔمہ آو لِنہٕ بہٕ لٲجھتھس بال

کٔرن پٔیم چانہٕ لوکٕ سٔنٛز
بٔرن بے چارہٕ کٔمۍ شٕنڈٕ ٹٔنٛز

رٔتھمٔن مُرٔنس تہٕ فُرصت چھٔنہٕ
یہٕ کٔمہ آو لِنہٕ بہٕ لٲجھتھس بال

مٔیتہٕ پٔنہٕ رٕنۍ سوز چھکھ کنیا ہتام
نہٕ کمہٕ لولہٕ ہاوٕسٔن دزام

دِلکۍ اُلفت ژٕ یہ سیتٕ گوم ییٚنہٕ
پٕہ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاُجھس بال

ژٕ ولُم ترٲوِتھ سہ یاوُن راے
گیُم سَرتَل سونُس ہیے ہاے

وژھیس موہ لہ تَلہٕ شہ روُوُم ییٚنہٕ
پٕہ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاُجھس بال

ژٕیہ رُوس مے یُژ زندگانی ییاہ
پٕہ لوکچار تے جوانی کیاہ

بہٕ بَلہٕ ہا چانہٕ اَکہ دَرشنہٕ
پٕہ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاُجھس بال

ستہ میوٕنۍ بُلبُل آزاد
* تستہ ژٕ ترمہ باشہ ژہ فرٕیاد

میانۍ بالہ زرہ مَس تمہ ہینہٕ
پٕہ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاُجھس بال

غزل

سر آلوٗسے بٔر پادٔن پانٔس پٔنٕتم نگارو
تراوِتھ میہ بالہ ژولہم تھاوِتھ ستم نگارو

کوہ زانہٕ کمہ خشمہ ژولہم کرِتھ کرشمہ
کٔس کنُ وُچھان چشمہ وۄنۍ لوسنم نگارو

اندری گژھس بہ ہولہ دل چھم دزان لولہ
شرٕی باشہ تے مخولہ کیاہ تراو تم نگارو

کیٚتہ تنٔ کنتھ ؤنتہ کتھ معشوق میون ژٕے پُچھ
اسہ دوٗن چھُ یاد ازلُک دِژٕے تے قسم نگارو

وٕنہ یود کوہن تہٕ بالن تم ہیانہ خنہ تہٕ نالن
میونے جگر چھُ ژالن ییم چانی صدم نگارو

کاٗژاہ ہیٚتھرم ملامت کاٗژاہ تہٕ چھم ندامت
تم ساتھ تا قیامت کرمٕشنم نگارو

زانہہ چیشمہ نہٕ ژھین وُدرِہ نس ونہ ہا بہٕ تس مدرِہ نس

درِ ژٕ نیزِہ پیٹھ بدرِہ نس کھتہ اوسے سیہم نگارو

تیز کیاہ چھُ شولہ نارس آتش ہوٗران خمارس

حُسنس ترٕ لو لچارس کینہہ چھُے نہٕ کم رنگارو

آزاد آد نالن وول چاٗنی زُلفُ خالن

چھس لولہ موے والن گرکرمتی قلم نگارو

•

غزل

فندِہ بازٕ دِلبر چھُ سے تنبہ لاوَن | وونِدِہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

دوٗرِہ چیشمہ دوٗرِہ ہوٗر ژوٗرِہ اُلراوَت | وونِدِہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

کھاٗلی مال سوٗزمس ناٗلی چھٕنہ ژھراوَن | باٗلی یوٗت گیاہ عاٗلی جاہ

کاٗلی پکہ چاوِ کی دوٗرِہ ترٕ مارِاوَن | وندِہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

گلالہ ڈیؤ ٹھم گمہ شہلاون   چمنن منز باگ تراوان گاہ

رنگہ رؤ مالے واو کرہ ناوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن گیاہ

لعہ تہ لعہ تہ کوکلہ پاژی نیلہ تراوَن   گزاپہ سیتی مایہ ولناوَن گیاہ

سعہ نہ کرہ چوٚنہ نرہ زؤنہ زژہ تراوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن گیاہ

جوش خمارک ہوش چھُنہ لھاوَن   شعلہ کیاہ تراوَن بے پرواہ

اَسہ وُنہ قہرہ زہر پیلہ پاوَن   وَندہ میون یار سنبلاوَن گیاہ

سعہ ندری ویسہ چھُس نیندرہ وُزہ ناوَن   خشمہ ہرشہ چشمہ مُژہ راوَن گیاہ

پوشہ وارہ جوش دیت غنچکی واوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن گیاہ

گتہ کار یاونگ ترٹہ زن تراوَن   بوشہ سیتی ہوشہ دائی گے پھلواہ

وزہ مکہ غنچہ فتنہ وزہ ناوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن گیاہ

خمدار بمہ چانہ محراب ہاوَن   نؤرانہ روئیک خاصہ درگاہ

عاشقن قبلہ تہ کعبہ مُشراوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن گیاہ

کمہ انہارہ بیوٹھ رنگہ ناوَن   شؤبان مازہ موند یار کوتاہ

لچھہ ساسہ منزہ دوٚرہ پرزہ ناوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن گیاہ

نازنین یارو باز چھُے ژٲوَن   آزاد عاشق تازہ شیدا

کہو چھہ گھاٹہٕ زتھ سون چھُ پرکھاوَن

وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

غزل

چھُہ مے دلبرچی بیمارٕ سیے   ساتھاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ییے

ومہلہ اَز کرو بیدارٕ سیے   ساتھاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ییے

رفتار تمٕی سُند دِل ژٕوان   گُفتار دِلہٕ سِے خوش یوان

اَتھ یاونَس پارٕ پارٕ سیے   ساتھاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ییے

مستوارٕ ہٕ اَیِتہٕ وُچھام   اَنہار تمٕی سُند وَنہٕ آم

مخمور ہُمہٕ چارٕ چارٕ سیے   ساتھاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ییے

کر دوس پنُنے بہٕ کَیَن   بوسہٕ کرِس شکر کَیَن

اَدٕہ غوصہٕ ژٕلنم سارٕ سیے   ساتھا ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ییے

آیِتھ بہٕ تھاوَس اٰ تھٕ چیز   بییہٕ ہیتھ ییمس جانٕ عزیز

غم چھمنہ چھم نادارٕ ی یے — ساقھاہ ژٕہ بولہٕ ونہارٕ ی یے

یِیلہٕ گوم کنن کُس تام زِش — حُسنس چھہٕ فِتنیچو مِلہٕ مِش

گوم اَشک چشمن جارٕ ی یے — ساقھاہ ژٕہ بولہٕ ونہارٕ ی یے

یوت تام تھاو نم زندگی — چھم یارٕ سٕنٕز شرمندگی

مس نہ بندٕہ بردارٕ ی یے — ساقھاہ ژٕہ بولہٕ ونہارٕ ی یے

تنہٕ مُژرِتھ ہاوٕ ہس بدن — کمہ پاٹھو گژھ میانی ہیہ تن

خوٗن جگر ہارٕ ی ہارٕ ی یے — ساقھاہ ژٕہ بولہٕ ونہارٕ ی یے

باغن تہٕ ناگن ہیتھ زمیہ زاگ — ژھانڈان وٲژس ویرناگ

نیب آم نوشہارٕ ی یے — ساقھاہ ژٕہ بولہٕ ونہارٕ ی یے

منٛز تیل بل نالہ تران — دامن یوٗژھم پیالہ بران

ڈٲنگس لجم شکارٕ ی یے — ساقھاہ ژٕہ بولہٕ ونہارٕ ی یے

چوٗن اکھ سوخن اسے فتنہ گر — آزاد زانہہ مُشراوہ کر

دردس چھہٕ یاداوٕ ی یے

ساقھاہ ژٕہ بول ونہارٕ ی یے

غزل

ھوُدُکھ اسہ بیٚنیتھ بار دوشن ژہٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

گہے روشن گہے توشن ژہٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

تُلیتھ ہیٚیہ لولہٕ بیمارس مُلیتھ آکھ غازہ روٗخسارس

ہیٚیرٕن ریٚبہہ نبضکین جوشن ژہٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

دِلس آم غمزہٕ کُے اکھ تیر ہُجم درپردہ زخمَن زہر

اوٚنیتھ کوٚہ جیرہٕ خاموشن ژہٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

گنُے اکھتابہ گاہ مارَن چھُہ آئینن تہٕ دیوارن

صفایُس پانہ سُے روشن ژہٕ گوشَن پانہٕ بے پرواہ

مرٕن وحشت چھُہ کیّاہ یارہ بمنزِل وانہٕ آوارہ

ژہٕ مرنَس کونہ چھُک توشَن ژہٕ گوشَن پانہٕ بے پرواہ

چھُہ رٔوزِتھ اصل پوشیدہ ژبہ دیدَن چھُے سہ نادیدہ

کھٔتیتھ نوٚن مُشک منز پوشَن ژہٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

لبس یود عکس منز نارس   کرس گژھہ لولہ پان مارس
بہ منگہ کیاہ سٕۄرگہ کین گوشن   ژہ گوشن پانہ بے پرواہ
نشہ مردن میہ اوسم باو   لجم نا مرد نیے کن ناو
سمندر زانہ کیاہ پوشن   ژہ گوشن پانہ بے پرواہ
کریامس گراو آہستہ   گومت آزاد چھم دلخستہ
دپن چھس کتھ گرش گوشن
ژہ گوشن پانہ بے پرواہ

غزل

یمبرزلہ گژا ے نجو سٕۄ نہ کنہ ڈورس
کالہ بومبورس للہ ناوان

ہول گمہ و اندری لولہ رنجورس   کالہ بومبورس للہ ناوان
کینہہ لگو تاوہ تہ کینہہ تندورس   کینژن میتزہ ستی گوویکھان
وژ نوس اُدہ کیاہ میتزہ تہ سورس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

ماٗ بٕھٹس دوستس وونہٕ منظوٗرس   شمشیرہٕ ضربن گژھہٕ دیُن جان

گُلزار دٕرینٛٹھ آو دار منصوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

یُس نوٗر صُبحک سوٗرسنٛز ژوٗرس   سُے نوٗر عالمس پٕریزہ لاوان

تھاوان عاشقن مٔنز کھوٗرہٕ کھوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

ریٛہہ دِتھہ نارس گاہ دِتھ نوٗرس   ماہرو دلبر روٗد پنہان

پِچھ بٕدی ناو چھم تس بہودوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

گاہ بوٚلہٕ حُسنک پیوم کوہٕ طوٗرس   زلزلہ عشقٕنہٕ پینس فان

نار گوم دارس سوٗر گوم کورس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

ہیٚرہٕ بعہ ٹٕر مخمل فرش مغروٗرس   ازلہٕ مخموٗرن نیتھہ نوٚن پان

نمرُود وُچھِمے آغز منصوٗرس

کالہٕ بوٗمبوٗرس للہٕ ناوان

ازلے گیس گیس اوس بوٗمبوٗرس | ازلے بُلبُل نالہٕ دیوان

آزاد دایان آو سنطوٗرس

کالہ بوٗمبوٗرس للہٕ ناوان

غزل

اَز چھَم دِلَس خوش حائی یے | وُنی توٗس ییہِ نا سائی یے

ہیہِ یان بہٕ وَتھرس بائی یے | وُنی توٗس ییہِ نا سائی یے

آیُت تھوٗسس سوٗنہٕ کنہٕ دوٗر | روزس پیٹھِ سوٗرگہٕ حوٗر

سوزسس بادام کھائی یے | وُنی توٗس ییہِ نا سائی یے

اَنتَن بہٕ لاگَس تتہٕ تَن | وَتھرس وَتَن مُشکِ خَتن

لائی مالہ تراوس نائی یے | وُنی توٗس ییہِ نا سائی یے

میہ تہٕ تُس ینہٕ گیہٕ دۄستی   بند زَن ژُرِ ھنم آرد رہتی

حیس نیوٗم تسندی وصائِلے   وُنی توس پیہٕ نا سائلی یے

شُری پانہٕ بوسَتہٕ وَرِش   ڈرائیس ژیہٕ پتھ قبیلہ رٕش

شوٗبیا گژھُن وُبائلی یے   وُنی توس پیہٕ نا سائلی یے

یار آدنکُ آرُد مُتےٗ   پھُلوا کرِتھ ژوٗلمُ کھوٗتےٗ

دُشراوٗنس ہانژائلی یے   وُنی توس پیہٕ نا سائلی یے

عائشس تہٕ آرامس گیٔےٗ   چھُنہ عاشقس دِل پننہٕ سنےٗ

زانن تہٕ زانن وائلی یے   وُنی توس پیہٕ نا سائلی یے

آزاد ہیتھ سنطوٗرہ ہیے   وَنہٕ زار یاوَن ژوٗرہ ہیے

ہیتھ نو وُمت ازائلی یے

وُنی توس پیہٕ نا سائلی یے

غزل

ہانژلہٕ یارو بوزِو کَنہٕ ، زار وَنہٕ یو

نامجبھس تہٕ لامجبھس آوہٕ لنہٕ زار وَنہٕ یو

ڈونگہ ڈونگیتھمَ ناگ تھو تھمَ داغ سوندری
ہی مالہ ہندے ناگ ارزنےَ زار وَنہ یو

وَنہارہ مُژرم لارہ لارے دارہ پنجرہ
تھزہ کارہ ژاہم آنگنےَ، زار وَنہ یو

مستوٗر دڑائس میانہ لالو کڑانہ قبیلہ
آیس بہُ چانے اکہ سعہ خنےَ زار وَنہ یو

تھوو مُت ژیہ اوسے وعدہ کسوٗ سادہ منوشو
مَس دِتھ بہُ کرُ تھَس پَنہ پَنے زار وَنہ یو

ما کامہ دِیوو پامہ تھاوِتھمَ گامہ شہارو
بدنام کرُ تھَس ہمیرہ بعہ نے زار وَنہ یو

ژاو یوتھ زُلفکُ زال کمَن دلہ ویرن کیٹھ
بدنام آزاد آو ہہ مینےَ، زار وَنہ یو

غزل

مییہ دو گاٹرِ چھہٕ چاٲنؠ کل   مَسہ ژٕل پان مارٕہ یو
مییہ چاٲنی کل گیٖمَ ہانکل   مَسہ ژٕل پان مارٕہ یو

کنُن لاگِتھ کنہٕ دوٗروا   پیٚہمَنا کالہٕ بوٚمبوٗرو
چھسہ یو تازہ ہیٚمبٕرزَل   مَسہ ژٕل پان مارٕہ یو

یہٕ چوٚن اندازٕہ کوتاہ میوٗٹھ   اَکی نظرے کران چھُک لوٗٹھ
چھسہ ویٚسراوتھ نازل   مَسہٕ ژٕل پان مارٕہ یو

تمی حُسنٕہ تہٕ خُمارہ   تمنا چھُم وٕچھت وارہ
بُچھت عاشق ہیٚچھت کم ژھل   مَسہ ژٕل پان مارٕہ یو

چھیہ کہ لدَ لیہ کٹِس پانَس   زوٗس نِتھ زو گتھم جانَس
پھِرِتھ ژوٚلہم کٕہِتھ وزہ مَل   مَسہٕ ژٕل پان مارٕہ یو

نٹان کاکُل تہٕ گیسو کیٚتہٕ   پریشان چانہٕ خشمہ سیٚتہٕ
روٗٹھم شے شرمہ واٲلنجہ تل   مَسہٕ ژٕل پان مارٕہ یو

ژٕیہٕ مژز ڈٲپھٕمنہٕ ہمدردی　　تتمی ہولن پھرٕم زردی

روٗہ پیٚر بدنس گیٚیم سرتل　　مسہٕ ژٕل پان مارہ یو

عشقہٕ مُتہٕ بے وفا یارٕہ　　عشقہٕ مُقام گژھتھ پٔژارہ

وُچھنہٕ روزٕے بہٕ روٗحنہٕ بل　　مسہ ژٕل پان مارٕہ یو

یژھ سان یارٕہ چھےٚ آزاد　　وژھ وٲلنجہ لایان ناد

منس بلکُل تہٕ چھُس نہٕ مَل

مسہ ژٕل پان مارٕہ یو

غزل

وُنی میٚہٕ دِتھمے دارہ تہٕ برٕری یے　　پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

مُشکہ جامن اوسمے زٕری یے لو　　پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

شوٗرٕہ پانس گژٲیہٕ ماران یے　　دوٗرٕہ وُچھمکھ دوٗر اُلہٕ ران یے

نٲلی مخمل چیٚرٕ جٔری جٔری یے لو　　پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

رشکِ عنبر مُشک دارچونے موی　　تشنہ تھٲوِتھ بلبل ہٲوِتھ روے

تازہ فولہڑوئی گھلاب تھریے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پڑیے لو

لال جوہر پڑی مے سوہنہ تھالن — گڑہ نووم شوقہ چانہ دوہن لالن

کنہ دور تہ مڑھہ بند کریے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پڑیے لو

سازوایان پڑی مے افسانہ — خندہ گری گری روٹ مے دامانہ

نازنین دل تہ کیاہ سہ دریے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پڑیے لو

گرتھہ نیر بتھ یہ عاشق اوبالی — رنگہ بلبلہ بیندی پاٹھو اوڈالی

بوش سورنیے ادہ پوشہ تھریے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پڑیے لو

ساس ملی ملوسنیاسو آس دیوان — چھمنہ دلبر کنہ کنہ دنہ دیوان

بارصاحبو کاستم ٹھریے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پڑیے لو

خوش تہ آزاد آزاد زھوہ مارن — دزاو کھیاونہ پینہ نے اکھہ یارن

قندہ میٹھا پہ تھال بڑی بڑیے لو

پاتال ماگیکھ شاہ پڑیے لو

غزل

فلیاہ لبجہ سو لولہ بادم نے — لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو

پوشہ گوندی سوزے ونتہ اتھم کمہ نے — لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو

رمہ رمہ گمہ چھئے فترٕ دن بمہ نے — اشارہ ہاوی ہاوی تیر موتڑاو

رس کیاہ چانین اولین رمہ نے — لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو

جوش لوگ رسہ رسہ مسہ کین خمہ نے — پوشہ متہ بوزم چون آو آو

بوشہ ہتہ ہوش ونیس اوی تھم ستمہ نے — لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو

پانہ ییتہ وندہ ہے سرقد منے — سود کیاہ غارن کرہ نی گڑاو

چھنہ غم داد کرلدہ سند بے غمنے — لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو

زعوہ نجہ اکہ کا ستم دا لبجہ بہ منے — کتھہ لنجہ لوگمت آسنہ واو

اسہ کرشہ رحمت نتہ ادہ کمنے — لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو

سعہ نہ سیرہ لاجایہ ہاترہ جمنے — بوزم ڈبہ تل روتس ڈراو

کتہ روٗد وتہ ییلہ ڈول ماہ منے — لالہ کہ سمنے کرہ یو واو

عشقن نار چھٹنہٕ عاشقن ہمہٕ نے
رٕسہٕ پائٹھ اسہٕ وُن ماہ رُوے ہاو

دمہٕ دمہٕ دِل گرٛزھ رچھُن آدمنے
لالہٕ کو سینے کرِ یو کرٛاو

عالمہٕ متہٕ مالن سیتی گوکھ کمہٕ نے
روشہٕ وُنہٕ یوٚت کیاہ بوش تہٕ چاو

میانہٕ خۄتہٕ ہاوس چون چھا تمہٕ نے
لالہٕ کو سینے کرِ یو کرٛاو

لولہٕ رکس باغس بیٚلہٕ پھولی چمہٕ نے
آزاد سون اَدہٕ وَننے ڈراو

"فُلیاہ لجی مو لولہٕ بادمہٕ نے"

لالہٕ کو سینے کرِ یو کرٛاو

غزل

کیاہ کرہٕ لولہٕ نارس زاے جنم میہٕ تال وتیسہٕ یے

یژکال ووت یارس میون سُے ملال ویسی یے

وُنہٕ کیاہ بہٕ تنٛد خویس ترٛاوتھ سیاہ مویس

ڈراو اَسہٕ کُن سہٕ رویس تھاوتھ رُکمال ویسی یے

چھُس نوزکی رُمن کیاہ برجستہ یسمن کیاہ

بروٲے کرِتھ بُمن کیاہ بَدٕل جمال وۄنِسۍ یے

رۄیس چھُ کعبہ کٔس مُہ چھُس خال سنگِ اسود

سُے قبلہ میون مقصد ونہٕ ہس بہٕ لال وۄنِسۍ یے

ٲدی میٚہ ساز بوزُم سوز وگداز بوزُم

در پردہٕ راز بوزُم رۄدُم منز حال وۄنِسۍ یے

میوٚٹھ کیاہ یہِ لولہٕ آتش چھُم جگرس پوان خوش

امہٕ تیز خنجرٕ ک کٔش پیہ کرٕ بحال وۄنِسۍ یے

پیٚمہٕ شوقہٕ تہٕ خیالہٕ کوٚزمُس میٚہ دِل حوالہ

بوزُم تمُس ملالہ چھُم سُے خیال وۄنِسۍ یے

بوزہٕ تھ یہِ خوٗنِ جگر فکرن وُچھُم سُہ کافر

زانان چھُم یُتھ دلاور فیرُن محال وۄنِسۍ یے

مَس شیشہ کمہٕ حالہٕ عاشق زٔٹان چھُم نالہ

تَس عارِفس یہِ پیالہٕ تھوو کمُ حلال وۄنِسۍ یے

اُسی آسے آزماوِتھ بُتخانہ کعبہ ترٲوِتھ

بر طاق دزاے تھاوِتھ سأری خیال وِنیسویے

ووتمت کمس میہ کیاہ چھُم معشوقس خطا چھُم

سوزِ دِلُس گواہ چھُم دامن تر نال وِنیسریے

چأرِ تھد کمان چھُ قأتِل آزاد گوہ مقابل

وُچھتن جوانِ جأہل چھُس ما خیال وِنیسریے

غزل

وُچھُم دوُرے بران شیشن شراب آہستہ آہستہ

کران لب تشنہ مُشتاقن خراب آہستہ آہستہ

تُشند رمزہ وُچھُم یا مُتھ قیا متھ سِتم تا متھ

کنو بوزُم میہ کیاہ تا متھ جواب آہستہ آہستہ

وُچھُم خنجر بمژہ چاران گمہ ہوت عاشقن ماران

پورُم بلبلیتن کنتُ توُاب آہستہ آہستہ

مدنوار و لگے پأری شاہ اکھ بوزتم زأری

ژھ روزان دۆر ہیتھ سأری حجاب آہستہ آہستہ

کمیک ملالہ چھے وونُس ننہِ چھے چھُمتن پرمس

تھوان چھُک دۆرہِ مہ رویس نقاب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمنن سادن پتہ پتہ راوہِ رِتھ آدن

ژیہ پتھ نیرتھ کوُر آزادن جواب آہستہ آہستہ

غزل

مس پیالہ برم چانہ کلے دۆرہ پھلے لو
ازیتہ کرے لہ لہ لولے دۆرہ پھلے لو

کمہ بوشہ ہر نندہ ژھالہ نیتھ پوشہ باغن شُز
پھلی پوشہ چمن ولہ ولے دۆرہ پھلے لو

چھکنام لی جامن چھُنہ جران زونہ مقابل
ڈیکہ زونہ ہندے کونہ چھتے کُے دۆرہ پھلے لو

دۆر سرہ چانہ گنڈھ سُتہ پلن بال وُنی ونتھ پیٹن
الماس نوا رنگی پاٹھی گکے دۆرہ پھلے لو

آئینہ وُچھان اوس وُنان سینہ بسینہ
بے کینہ پزی پاٹھی دپنہ ڈلے دۆرہ پھلے لو

تھزِ کارہ خم دِتھ شانہ بکف چین بجبین یار
پیچانہ زلفن مُشک کلے دۆرہ پھلے لو

شُہرہ دُنی پرزہ نوو ہم یارہ ہندے رفہ ردا نگ
کتھ پوشہ باغس لرزہ ژکے دۆرہ پھلے لو

کمہ نازہ سہ مخمور ونان تازہ یارن اوس
آزاد بوزتھ فتنہ ژکے دۆرہ پھلے لو

مَس پیالہ بَرِم چانہٕ کِلے دٗورہ پھٹے لو

اَز پیتہٕ کرے لہ لہ لو لے دٗورہ پھلے لو

غزل

مارٕ کرٕ تَس نارٕ وُزہ مُلٕ یے لو ۔۔۔ چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیے لو

بازٕ پکھنا تازٕ مسوٗلیے لو ۔۔۔ چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیے لو

ژاو خاموش مُژٕ راو لب شکر ۔۔۔ تشنہ گاٗمتی چھِ مُشتاق انصاف کر

تھاو لادٕن چاو ژیشہٕ گگٕیے لو ۔۔۔ چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیے لو

دٗورٕ وُچھمکھ نیوان ڈالہٕ مخموٗر ۔۔۔ اَلہٕ راوان حالہٕ اَکہٕ سعہ نہ کیتہٕ دوٗر

تیز مہمیز اہر یزٕ پھکٕلیے لو ۔۔۔ چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیے لو

وزٕ وُن نار لعہ کچار مزہ دار کیاہ ۔۔۔ شولہٕ ماران گرٕ تارٕ بے پروا

اُمی چھِ ڈامٕلی متی ہوشہٕ گاٹٕلیے لو ۔۔۔ چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیے لو

کاٗلی سمسار باٗزی گار شب تارہ ۔۔۔ ہولہ تب تہٕ لو لکہٕ آزارہ

گرٕ مھ یاوٕنک شمع گگٕ گگٕیے لو ۔۔۔ چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیے لو

خارہ خارہ تہٕ آزار چھونے چھُم — وَنتہٕ کرہ کیاہ ناساز کرُونے بۍ چھُم

راز میانٕی چھہ پیٚٹھ اُڈلِیے لو — چارہٕ میونے ژٕہ کرتہٕ نازٕلیے لو

لاٗنی ژوٗرن لوگنم بے پرواے — بار صاحبو اُتھرزاو میونے نیاٚے

یار دوس تہٕ کار میانٕی ہٕژ یے لو — چارہٕ میونے ژٕہ کرتہٕ نازٕلیے لو

مُفت آزاد ژیے پیٚتہٕ پھلواڈراو — مارہٕ متیو زانہٕ ہکھ میونے باو

ییٚلہٕ پیٚیہہ ہے دیدارن مُلیے لو

چارہٕ میونے ژٕہ کرتہٕ نازٕلیے لو

غزل

متیو پیچھے سازو سامانس مُبارک — مُبارک تازہ یارانس مُبارک

پھوٚلان رِفتارہٕ چانی گُل تہٕ گُلزار — صنوبر سرو رِوانس مُبارک

پران کعبس اندر کُفروک فسانہ — پریشان زُلفِ پیچانس مُبارک

گوٚمُت دیوانہ ژے پتہٕ کُفر تہٕ دین — پیتھس مخموٗر جانانس مُبارک

ہُمہ کانہٕ ہندکس گوٚو گرِ تھہ کار — شوٗبی نا تیرِ مژگانس مُبارک

دِتھُکھ مَس عاشقَن مستانہٕ چالے ‌ ‌ ‌ ‌ کرن نا حوٗرہ میخانس مُبارک

یتیلہِ بوٗزُکھ فراقَن مارِ عاشق ‌ ‌ ‌ ‌ کوٗزُکھ کیاہ حیلہ گر پانس مُبارک

کمَن زیرو بمَن موٗت گوٚو دشمن بو ‌ ‌ ‌ ‌ تسندِس عہد و پیمانس مُبارک

چھِ یُس دانا کران عشقس ملامت ‌ ‌ ‌ ‌ تسندے کھوتہٕ نادانس مُبارک

جوانی حسن و دولت دیارِ فانی ‌ ‌ ‌ ‌ یہ دردِ دِل چھُ انسانس مُبارک

نہ مشر کعبس نہ بُت خانس چھُ آزاد

بیکس مردِ مُسلمانس مُبارک

غزل

فراق تھاوِتھ گوے کمہٕ بالی ‌ ‌ ‌ ‌ لاگس سوہ نہٕ کنہٕ والی سے

اَتھ موران گوم دتہٕ ڈاکہ ڈالی ‌ ‌ ‌ ‌ لاگس سوہ نہٕ کنہٕ والی سے

تمہ زن نیبر تھ گوم اوڈالی ‌ ‌ ‌ ‌ بالی سپر چھُنہ خالی سے

حالہ اکہٕ تارکھ مالہ چھس نالی ‌ ‌ ‌ ‌ لاگس سوہ نہٕ کنہٕ والی سے

لولہ رنگہ بلبل بولہ ڈوٚن کالی ‌ ‌ ‌ ‌ آسان کتھ تہ اوبالی سے

مہرِ ینہٕ پانَس طعنہ ہیٚتہٕ بائلی — لاگَس سوہ نہٕ کنہٕ وائلی یے
پنہٕ نئے پان چھُے جان ہی مائلی — تازہ تھٔو ہوش متوالی یے
سرہٕ کر نیپر پتھ گرِہ گر وائلی — لاگَس سوہ نہ کنہٕ وائلی یے
لوزہٕ تہٕ بادام سوٗزی مَس ڈائلی — سوزہ نَم کتھ کوہ کائلی یے
پٔرِی یے وائلنِچ کرِی نَم عائلی — لاگَس سوہ نہ کنہٕ وائلی یے
وزِھ وزِھ وُچھنم پوٗرٕہ انزائلی — نیٚندرِ سے ۂرٕہ ہانزائلی یے
پنہٕ پنہٕ کرٕ نَم سوہ نہٕ سنز جائلی — لاگَس سوہ نہ کنہٕ وائلی یے
تعویزہ کرِی چھے ژوٗلُم پاتائلی — جودوٗ گار بنگالی یے
وَسوسہِ دِلہ کی کرہ کس حائلی — لاگَس سوہ نہ کنہٕ وائلی یے
سوزہ ہیٚتھ دردل ساز ہیٚتھ نائلی — آزاد دِژاو منز نزائلی یے

رنگہ بُلبُلہ سندہ پاٹھو اوٚ ڈائلی
لاگَس سوہ نہٕ کنہٕ وائلی یے

غزل

(یہ غزل مرثیہ ہے جو آزاد نے اپنے معصوم سالہ اکلوتے بیٹے کے اچانک بیمار ہوکر فوت ہونے کے بعد لکھی تھی۔ آزاد اُن دنوں گھر سے دُور ترال میں افسروں کے قہر و غضب کے باعث تعینات تھا۔ اور اپنے بچے کا خاطر خواہ علاج بھی نہ کرا سکا تھا۔) (گنجو)

ہیہ پان کرہ ہس بێیہ قہر بأنی　　ییہ نا چھم مہربأنی ییے

لیہ چھم لوسان دیتہ چھپأنی　　ییہ نا چھم مہربأنی ییے

دأرلیج أہسم ڈانجہ روزأنی　　تیمو سندر وے چھپأنی ییے

چھم نہ حیس تتہ ینہ گوم راوأنی　　ییہ نا چھم مہربأنی ییے

پیپرن تر ساوُن یاد رٹأنی　　کرہ کرہ خاک دامأنی ییے

أتھو یتھ کمہ دیتہ گوم نبرأنی　　ییہ نا چھم مہربأنی ییے

تیہ سے ژأندرس تس بہ توشأنی　　قدمن چشمہ دیتھرأنی ییے

بالہ سرہ شامے گوم لوسأنی　　ییہ نا چھم مہربأنی ییے

ہیش دیسہ رأونم یہ شنولأنی　　روزوم باشہ کرأنی ییے

کٹھی سنا وارلی نیوم آسمانی   ییہ نا پچھم مہربانی سیے

قندر دمہ دور رحمت رند نورانی   زندہ دل خندہ پیشانی سیے

وُچھان وُچھان گوم راوانی   ییہ نا پچھم مہربانی سیے

ترائلی منز جانباز باز نیوانی   ہالہ ہیندی پاٹھی نیولانی سیے

آزادؔ ووُن نس شاہ ہمدانی رحؒ

ییہ نا پچھم مہربانی سیے

غزل

ہا عشقہ متیو ہولہ چاسنے تھوُوی مر دشے میہ

پیرن فقیرن کھور چھلم لولہ اسشے میہ

ژندر بون یاوُن چون اُچھن بروٚنٹھ کنے چھُم

بئر تیہہ آدنکے سپھچھے نہ مشان مہوشے میہ

دلولہ تلان دِلہ ویرن تیر مژگان چون

تکبیر پوٚرم پانی پانس لایہ کشے میہ

اندازہٕ لوٗکہ راز وُنی سے تازہٕ بتازہ

سُتے ناز خنجر بُمہ نِے ہُند نزاشہ نہ مُشے میٚہ

مَس پیٚالہ چاوِتھ ہندرہ پاوِتھ لرہ ساوِتھ پان

اَرمان تھاوِتھ ژوٗ لکھ ژاوِتھ اوس نشے میٚہ

بیدار[1] گژھتھ پیٚیہ ہیوٗتم رژھ رژھ نار

چھُم یاد بیٚتھ ناد لایان آو سِ نشے ۔ میٚہ

اَمہ سنگدلن ہیہ کوٗر نہم اَزی نہ ہُندے رنگ

گنژران کم گُل دوٗرہ اَسی پامبوٗرہ دسے میٚہ

مینوش یہ آزاد کوتاہ جوش اَمہ سُند تیز

مدہوش پاٹھِن آو ساتھا بیوٚ ژھٕر نشے میٚہ

●

فٹ نوٹ [1] استاد (غالب) کا شعر ملاحظہ ہو:-

"دل میں آ جائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غش سے

اور پھر کونسے نالے کو رسا کہتے ہیں"

(گنجو)

غزل

دۄرہ دۄرسے میٚہ نیوٗنم یارن دِل — ژۄرہ بیٚوٚٹھم تہٕ رکیتہٕ ژھارن دِل

عاشہ موت زۄنہ دٕزاو چۄنہٕ جگران — خوٗن ناحق چھُہ کیا بزہ ہارن دِل

اُکہٕ راوان کنہٕ دۄرن کیاہ — بَلہٕ راوان دِل فِگارن دِل

بُلبُلن کو گُلن گُلن یکبار — پھوٚلہ راٲوی حُسنہ کی بہارن دِل

غش میٚہ گوو خنجرس چھُہ کش باقی — ہاے افسوس موٚل نہ پاون دِل

تازہٕ چھُہ کھلو نیتھم میٚہ اے ظالم — اوس پرٲنی سِتم سَندارن دِل

ژۄرہٕ نازُک اِشارہٕ ہوٗوُتھ کیاہ — گوو سُنان لولہ زاوی جارن دِل

خشم چون چھُہ محشرُک مادان — محشرس منٛز وٚلی تہٕ ہارن دِل

ہرنہ عاشق چھُہ اہرن ہیتھ پور — یارہٕ لوگُت کمن شِکارن دِل

سینہٕ پھُٹ چانہٕ بے سبب کینہ — وَنتہٕ اَتھ معنہ کیتھہٕ ژارن دِل

خارہ چھُم وارہٕ کرٛ سَموٚ تِھتہ پاٹھی — بُلہوس دۄرہ دۄرہ ہارن دِل

دٕراے آزادنے غزل ژھموٚز — ہونُست ماچھُم اُمٕی ہشارن دِل

غزل

مُبارک جلوۂ دِلدار ڈِیُٹھم
وُداٸ سی بُلبُلن گُلزار ڈیُٹھم

لوٗسے اندر ہیوٚ تم نِیندرٕ پیٚیس میٚٹھ
یِنُن طالع گوٗمُت بیدار ڈیُٹھم

گُنِے جِس چھُم یِہ زَن تعویذہ گرٕ تم
کھرٕ بی گرٕ اسئے سُہ خوش رفتار ڈیُٹھم

دِلس اندر تسُند خمدار کاکُل
خزانس پیٚٹھ بہتھ شہمار ڈیُٹھم

کھُٹِتھ اَسِس اشارن معنہ ژارن
سُہ خَن ہیوٚمُت سربازار ڈیُٹھم

یِمَن تِر خوش ہوا جایَن دِہتھ وُنی
تَوٗتے وائِرِس یِیتہ سبزار ڈیُٹھم

پۆشستانن اندر بوٚزِم تسُنز ہوگ
گُلستانن تسندُے خار ڈیُٹھم

یہ دل میون کوہ کھنان فرہاد زن اوس
ولیکن از سیٹھاہ بیمار ڈیُٹھم

تسُنز سے مہربانی زندگانی
تسندُے مرگ ناہنجار ڈیُٹھم

ہاجِر دِیتھ سُے ہیجر ییمی ترووٕ بر خاک
تسندُے سروقد لوکچار ڈیُٹھم

خبر چھُنہ ہاوِہ کم افسانہ آزاد
نہ تھےٚ تس عاشقس خمار ڈیُٹھم

غزل

ہا یارو بے پروایہ نو دوہ ہم یہ ژ ونے لو	یان مار چانے مایہ دیدار ہنے لو

رمہ خسار مو تھاو ژھایہ چھے آفتابک نور	وچھنس ژیہ کن بیوایہ کس تاب اسنے لو

وچھان ژھایہ تر گرایہ چھے پری یہ تیر جوارہ	پاراو کری کری آیہ گلالہ تنے لو

ایکل بدن کمہ رایہ آیت تھو یوم یارس	زونم نہ پینہ نے شایہ تس مایہ سنے لو

زور نے وچھم تھرہ گرایہ ترا وتھ پریشان موے	کور تم یہ کیاہ خودایہ دِل چھم نہ گنے لو

رو شتھر شر ہیو تھ کمتہ شایہ رو دعاشقن خارہ	بتیہ حسن پینہ نے منایہ گوس ہار ہنے لو

تنہا روان تنگ جایہ ہیو تم ڈلن پنہ رنگ	تتہ یار دوس ہمسایہ لگہ دور ہیلے لو

گاہ روبرو گاہ ژھایہ ژھاین وچھان آزاد

محرم دِلک ہمسایہ چھس بروتھ کنے لو

غزل

دیتھیو بار صاحبن آسے اسہ نو ماسے مشان چانی

لیجی کیا سہ دِلس گراسے اسہ نو ماسے مشان چانی

ژھنڈِتھ بال تَل پاتال وُچھتھ زالہ ژیٚہ پَتھ پان
بہٕ ہی مال ژٕہ نا گوراے اَسہٕ نو ماے مَشان چاٲنۍ

باقٕر خانہٕ تہٕ شِرمالہ رٕچھم چپانہٕ خیالہ
لذیذ میوہ لطیف چاے اَسہٕ نو ماے مَشان چاٲنۍ

بہٕ وَنہٕ ہے تہٕ صُبحکہٕ وادہٕ لِللّٰہ گرٛاوہٕ نہس نا
تیٚ اَسم تہٕ دِلَس راے میہٕ نو ماے مَشان چاٲنۍ

شیٚہتھ چھَس نہ ہیکان لولہ رٕگن شولہ کھٕٹمتی کیٚتو
پَتو سینہٕ فٕٹتھ دژاے اَسہٕ نو ماے مَشان چاٲنۍ

سَورم وُمرِ ییٚتھے حالہٕ وُنتھ زانہٕ کمٕس بال
اَسس بندہ چھم خوداے اَسہٕ نو ماے مَشان چاٲنۍ

ہرنیہٕ ژھالہٕ نیٚتھم لالہ پٕران حالہ چھُے آزاد
دِیٚتیو بار صاحبن آسے اَسہٕ نو ماے مَشان چاٲنۍ

غزل

وُچھِن کرٕ گُلبدن گُلفام لُٹی یے
پری صوٗرت پری اندام لُٹی یے

ہِرُوک سرپوش سِتےٚ نازن خریدار
کُنٛگ سون تہٕ مُشک آرام لُٹی یے

بہٕ سوزس لولہ نابد آلہٕ شیرین
خضر جلغوزٕ سِتےٚ بادام لُٹی یے

قسم دزِ ہے ہیتھ دٕ تمُ تس کاُفرس دل
خبر چھینہٕ آسہٕ کیشاہ انجام لُٹی یے

ہوس چھُم تسنہٕ تن لاگِتھ وَنس حال
بُنیتھ کاُفر اَنِتھ اسلام لُٹی یے

اَچھن تل ساتہٕ ساتےٚ چھُم تُندرُسے
نہس نالبس یِتےٚ پاٗخام لُٹی یے

لرشے کرنس ہِرِے نیوٗ تمُ کدِتھ سوٗن
یرشے لولس پہٕ کیاہ چھل دراٗم لُٹی یے

دَشہٕ گندِ ماہ ناوُنس پِریتھ آستانس
جہانس دِشرِاوُنس خام لُٹی یے

چھُ نادان بُلہوس کاُفر گنہگار
ملامت عاشقس چھا پام لُٹی یے

وُچھم یِتلہٕ یار صوٗرت اوس آزاد
رِواف ہیٚو اِد میہ بوزنہٕ آم لُٹی یے

غزل

ہول چھُم کوٗرمُت لولہ بیمار ییے
بولہٕ نا طوطہ وٕنہار ے سیتۍ

ژٕو پرِتھ روٗدُم پنجرہ تٕر دار ے
بولہٕ نا طوطہ وٕنہار ے سیتۍ

ذرہ ذرہ ژھونڈُم بادام وار ے
تھرہ پھٕم وائٕ لنجہ تھار ے سیتۍ

کستوٗر لنجہ پیٹھ کرٕنس تار ے
بولہٕ نا طوطہ وٕنہار ے سیتۍ

نسیم باغ منزٕ وأژس لار ے
آیم گژھا یہ شکار ے سیتۍ

تیل بل ژرایس ڈونگہ سوار ے
بولہٕ نا طوطہ وٕنہار ے سیتۍ

وچھہٕ وینسی لارو ژژارہ برٕنیوار ے
آسہٕ نا کأنسہٕ اچھ دار ے سیتۍ

نظراہ کرہ ہوٚس دٕورہ تٕلی مار ے
بولہٕ نا طوطہ وٕنہار ے سیتۍ

متوٚدٕنی دوشہ کھأسی پھیرہ ہٕکس دار ے
یژھ تتے لو ہیچہٕ نار ے سیتۍ

توسہ وٕتھرا وس زأو جے تار ے
بولہٕ نا طوطہ وٕن ہار ے سیتۍ

سینہ داریومس خنجر دار ے
مأرنس موٚنجہ تلوار ے سیتۍ

پھریکہ ورٕنی ژأونس چھوکہ لدکار ے
بولہٕ نا طوطہ وٕنہار ے سیتۍ

زاگ ہیتھ باغ منزٕ پتہ مے پیار ے
بالادرہ ہشرہ دار ے سیتۍ

ژٕندسے مٹولہٕ چھم پوان مار ے
بولہٕ نا طوطہ وٕنہار ے سیتۍ

چمنن منز باگ یوسمن وارے　　　ماران گژایہ تھرِہ کارے سیتو

دوُرِہ دوُرِہ آزاد کوز تھنن تارے

بولِہ نا طوطہ وہنارے سیتو

غزل

(ایک خاص عید کے دن ایک واقعہ سے متاثر ہو کر یہ غزل لکھی گئی ہے)
(دگنجور)

عید چھم نہ کرِہ نا شادی بیے　　　دیدو وُچھم اُدی اُدی بیے

باُدی مس بنے ہیتو داُدی بیے　　　دیدو وُچھم اُدی اُدی بیے

سرتازہ تمو شند سروِ قد　　　تمہد دوُر اُمن چشم بد

گوُرمت چھم کمو اُستادی بیے　　　دیدو وُچھم اُدی اُدی بیے

رنگیں پیہ تمو شند لوکہ چار　　　برجستہ چھوملت زُن بہار

وُچھتھے گژھان کیاہ شادی بیے　　　دیدو وُچھم اُدی اُدی بیے

دِل اُتھ خمارس لوٗبہ نا　　　والنجہ منز ہیون شوٗبہ نا

وُردس کوا ہیم [illegible] بیے　　　دیدو وُچھم اُدی اُدی [illegible]

جامہ ژٹان گُل در چمن   ہرزراوی میتہ کمی سِندی غمن

ییم بے زبان فرِیادی یے   دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

ینہ چانہِ یارو سٕتھ گییم   غمگین دِلس فرحت گییم

کاژاہ لٕبم آزادی یے   دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

خوش ابرِ نیسان تازہ دم   آزاد چھُ آزادن قلم

کرہِ دُ وَنَ آبادی یے

دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

غزل

روز تو دماہ بٕتیہِ لالہِ   مَس پیالہِ برہٕ یو

خُمارکہ سوالہِ   مَس پیالہِ برہٕ یو

ماران هرزہٕ [illegible]والہِ   ژاکھ سانہِ آنگانی

پچھے [illegible]یون دِل حوالہ   مَس پیالہ برہ یو

[illegible] اقبالہ   [illegible]الہ [illegible] [illegible]

ووهڅوئ نیسر استقباله — مس پیاله بره یو
تل چشمه شرې خیاله — پرائی سحه خن مشراو
ژاو حیله تر حواله — مس پیاله بره یو
کھٹی کھٹی مسه ٹھاو لاله — اکھ سبز پانچو رسے
ژبڑو تے جواهر ماله — مس پیاله بره یو
حیائی غمزه کم کم لاله — وائی لیچه مثر للہ وان
الماس کی پرکاله — مس پیاله بره یو
یئیمہ دردہ لائیم زاله — اسمائی جانا وار
ژیئے نو اثر گوڑے لاله — مس پیاله بره یو
دوئ لتقص به کغر کر زاله — اے کافر بدخہ سے
نائی ترائی ڈھم زف ماله — مس پیاله بره یو
کافور شمع زاله — اطلاس وتھراوے
پرنگ ستے پلنگ سناله — مس پیاله بره یو
صاحبو آمی خط وخاله — نیرن پیتله گل رشے

ادہ کس ثمن متوالہٕ   مس پیالہ برٕہ یو

آتش بۆ دیدن زالہ   ہے ہے وُچھا یار مس

اغیار نالی نالہ   مس پیالہ برٕہ یو

جادو ہٲچھنہ کمالہ   آزاد سنٕے انداز

آو سوز کٕہ بنگالہ   مس پیالہ برٕہ یو

غزل

دۆر موہیم دُرہ دانے نُندہ بانے مدٕہ نو
ژے پتہ دژایس بۆ گرانے نُندہ بانے مدٕہ نو

دۆرٕہ دۆرے ہُمہٕ چاران ژۆرہ مویم تیرلاے
ہیتھ پیمے دِل اَتھ کمانے نُندہ بانے مدٕہ نو

یاونکی دوہ چھی غنیمت یُد محبت روزٕہ پۆرہ
زانہٕ کُس کس کیاہ چھُہ لانے نُندہ بانے مدٕہ نو

ساسہٕ بدکر اندیشہ ہیم زانتھ یہ چون شاہانہ دِل
اوس کیاہ نصیبہ میانے نُندٕہ بانے مدٕہ نو

بیٚہتھ سا لتھ کاٚنٛسہٕ ہیٚتھ آئینہ تھاٚوِتھ روبرو
زانہٕ کھ دِل میون یہ زانے نندہ بانے مدٕہ نو

یاد پاوا سے بیوفا داشت[۱] ہیٚنٛس میانِس ژیٚۂ پٕتھ
کانہہ سوخن ما آسہِ معنے نندہ بانے مدٕہ نو

چھا رٕوا غاٚرن دٕنٛن میانی غزل دردکٕ پرٕنی
کم فریب آزاد زانے نندٕہ بانے مدٕ نو

دوٚر مو ہیٚم دٕرہ دانے نندہ بانے مدٕ نو
ژیٚنے پتہ دزایس یُہ کژانے نندٕہ بانے مدٕ نو

۱ بندہ برداری۔ (گنجوٗ)

غزل

مس پَنٕہ سَپنٕم نالہ پٕرٕ سینے　　تنٕہ ہاوس نے تراوی نَم ہا سے
ژٕمہٕ ژٕمہ غمہٕ سیتھ چھمٕنہ آن وسینے　　تنٕہ ہاوس نے تراوی نَم ہا سے
پیٚنا وٕنہٕ اوس شُرکٕ پان حسینے　　پھیرٕہ تَس مدہ نَس ادہ ہا سے
مزٕ تھے مرتبہ ہٕرہ بیکس نے　　تنٕہ ہاوس نے تراوی نَم ہا سے

خوشک لب خستہ جان تشنہ کیتھ لسہ نے
کریشان دوہ ووت ڈیشنس گڈاے

دزہ ون مزہ دار آہ تہ چھنہ کھسے نے
تنہ ہاؤس نے ترائوی نم ہاے

قند باز خندہ اکہ بل ہاوسنے
ولو لہ تھاوان دِلہ نے کیا ے

گاہ منز خوشیہ تہ گاہ وسوس نے
تنہ ہاؤس نے ترائوی نم ہاے

بلہ دل میونے ییلہ چیتھ مسنے
لولہ منز بہٗ کرس لولہ متہ لاے

پردہ کرہ صاحب دردہ بے حِسہ نے
تنہ ہاؤس نے ترائوی نم ہاے

پان ییلہ سوہ من گول تل سگسنے
ادہ منز دیدن کرہس جاے

یخلاص سون کرہ گاسہ کین خستہ نے
تنہ ہاؤس نے ترائوی نم ہاے

سنگین رنگہ مندوہ ما ترسنے
سیلاب عشقن بیے پرڈاے

تاب کیا سہ روزہ ادہ میٹرِ وتی ودھسنے
تنہ ہاؤس نے ترائوی نم ہاے

خاموش آزاد بوزی بوزی آسہ نے
چھنہ مینوشن پوشن پاے

تو تہ ییم گفتار ہیٹہ چھاوسنے
تنہ ہاؤس نے ترائوی نم ہاے

غزل

پوشہ منتہ روشنس بہ لگے یاڑی ژاوسہ کپنا واڑی سیے
دوہ تارہ ژھوہ دینہ یوری آسے یاڑی ژاو سہ کپنا واڑی سیے
لوکہ ہنزہ کمتہ چھے ساڈمکاڑی دوس چھا آسان ساڑی سیے
پتہ وتہ آمرژ دشمن داڑی ژاوسہ کپنا واری سیے
پوشہ تنے حسن تہ شرمد آری صاحب کری تنے یاڑی سیے
دلہ سے تراوی نے وفاداڑی ژاوسہ کپنا واڑی سیے
لالہ مجنونن لاجہ دوس داڑی کھاوکھ ناما واڑی سیے
بدنام سپنتھ گامہ شہاڑی ژاوسہ کپنا واڑی سیے
بلہ کر ژیتہ ہوا لولہ بیماڑی چلہ کس زوراواڑی سیے
اورہ کتہ اسہ تن بالہ ہزاڑی ژاوسہ کپنا واڑی سیے
نارہ یود زالنم آب گژھ جاڑی سوٗرمیون وسہ اڑی اڑی سیے
پھیرہ گلزارن جہ یہ ژھاڑی ژھاڑی ژاوسہ کپنا واڑی سیے

دوُرہ دوُرہ وِوْ نسقم ہُمہ چاٴری چاٴری — پیپیشرکس پیالہ برداٴری سیے
گنہ وِزہ پزہ ہے چینزہ ہے ساٴری — ژاوسہ کپنا واٴری سیے
جیرہ چھُم میوان نیرہ بازاٴری — تھقرہ چھم چاٴنی بیزاٴری سیے
چیلہ نتہ بہانہ قبیلہ داٴری — ژاوسہ کپنا واٴری سیے
آگرُوک ساٴلاب پیلہ گوہو جاٴری — آبُس چھُنہ اختیاٴری سیے
کنہ نیے دیہ نا کلہ داٴری داٴری — ژاوسہ کپنا واٴری سیے
کینہہ گے فریتہ کینہہ چھ ہیتھ واٴری — بیرہ اُس لولہ بازاٴری سیے

ژیری آزادس آیہ افواٴری
ژاوسہ کپنا واٴری سیے

غزل

باغ نسیمہ کی گلو — باشہ کران کران ووہلو
ساز کران کران ووہلو — ناز کران کران ووہلو
روشہ ژہ آکھ در چمن — موخنہ چوُرے ژیہ شبنمن

توسہ بران چھہِ یوسمن — مُشکہٕ ہُران ہُران ووہلو
چون ہیوس چھہِ مَسوٗلَن — سنبلن تہٕ زنبلن
ہول گونٛت چھہِ بُلبُلن — ول بران بُران ووہلو
چھاو پھٕلے ژہٕ گوشنے — کرٛاو کرسے بہٕ پوشنے
پوشہٕ متیَن منو شنے — ہوشہ پھٕران پھٕران ووہلو
چھے ژیٛہ فولہِ وُن جبین — دلفریب و نازنین
زون شوٗبان چھی نگین — چونٛہ جٕران جٕران ووہلو
مارہٕ متیو یہٕ خوبیے ژراو — ماہِ دو ہفتہ روسے ہاو
سوز دِلک میٛہ شیٖہلاو — روز ہُران ہُران ووہلو
سون فراق طوٗل گوو — شہرہ تہٕ گامہٕ شوہرہٕ گوو
تازہ بستازہ نو بہٕ نو — قِصہ پٕران پٕران ووہلو
آزادو[1] غرض مہٕ تھاو — اصل تہٕ عکس پرزہٕ ناو
غور کرِتھ قدم ژہٕ ژراو — یور ڈُران ڈران ووہلو

[1] مہجور کی مشہور غزل "باغِ نشاط کے گُلو" کے تتبع میں یہ غزل لکھی گئی ہے۔ آزاد اس کے لکھنے کے کئی سال بعد اپنی اس کوشش کو محض طفلانہ تقلید سمجھتا تھا۔
(گنجو)

غزل

قدمن ہا چشمہ وَتھراوَے مدٕ نو
لالن ہا مالہٕ کرٕ ناوَے مدٕ نو

گرٕ گرٕ لرٕ پان ساوَے مدٕ نو
پوشہ تھرٕ نرٕ آلہ ناوے مدٕ نو

چھی میانی بوسہٕ پاد لوسہٕ ناوان
گرم آبہ اشہٕ کے ناوے مدٕ نو

نظرے نیرے تھزان ہا پھیرے
وِگنین سیتھ وَنہٕ ناوے مدٕ نو

تازٕ یارانس عہد و پیمانس
آدنکی لولہ ہرکی ترٛاوَے مدٕ نو

ھاوَے ژاٴرۍ ژاٴرۍ اٴلرٕ ترٛ سوٗ پارۍ
رنگہٕ رنگہٕ پان منگہ ناوَے مدٕ نو

گمانہ موبرٕ ہم ضربِ جگر
واوس ترٛ کاوس ہاوَے مدٕ نو

ژٕ میون قاتل ژٕ ہا میون دردِ دل
ژٕیتے نتہٕ ادٕ کس باوَے مدٕ نو

عالم ہا کرٕ یاد آزاد آزاد
گژھہٕ ساعتہ وُچھتہٕ یاد پاوَے مدٕ نو

غزل

بٲلئے کیاہ گمانہٕ بوز جانانَن — روشہ بیٚوٚٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

گوشن نے تھوونم لولہٕ افسانَن — روشہ بیٚوٚٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

اَسہ ونہٕ ڈیکہ سیتی غنچہ دہانَن — مَس چینہٕ ژاو گلستانَن منٛز

چاک کیاہ مسولو دِیُت گریبانَن — روشہ بیٚوٚٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

رشکہٕ سیتی داغ روٚٹ ماہِ تابانَن — دیہہ گنڈنی آتشخانَن منٛز

جیرہٕ پیتھ آفتاب کھوٚت آسمانَن — روشہ بیٚوٚٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

خندہٕ پیلہٕ کوٚر تمیٚ گل خندانَن — مندہٕ چھتی لال بیٚٹھ کانَن منٛز

ہولہٕ سیتی لولہ رَتھ باندہٕ گوڈپانَن — روشہ بیٚوٚٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

خمار کیاہ چھس چشمِ مستانَن — ہر شہر ژلی کوہ بیابانَن منٛز

محشرٕک شور و شر ووتھ شرابخانَن — روشہ بیٚوٚٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

یینہٕ رسہ ہہ نم معہ سے پریشانَن — تنہٕ بال چھس پھ انسانَن منٛز

دل چھم پھیران سنبلستانن — روشہ بیٚوٚٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

شوقہ سان مأنِتھ لولہٕ فرمانن   آزادن آو غزل خانن منز

زانہٕ ورنی پاسے معنہٕ اَتھ زانن

روشہٕ بیوٚٹھ پوشہ ڈالان منز

غزل

از ییتہٕ مدن وارہٕ بینہٕ چانہٕ گژھیم شادی   حُرنہ ہے یہ جگر پارہٕ اندرم نیبرم دادی

کوٚہ کیاہ ییمہٕ جیلخانہ کرٕ کرٕ چھیم زولانہٕ   دوٚ پہم گیہ دیوانہ رٕوزم نہٕ سعہ آزادی

ہی ٹھرہٕ چمنن اندر لیہٕ چھم لوسان ییپہٕ کر   کرہٕ ہس پوشن اشبر بڑہٕ ہس لول تہٕ شادی

سوزہ ہس نندہٕ یان ڈالے بندہٕ پزھہ انسمہٕ بالے   لولہٕ نار ییتہٕ مازالے زونم آدیٕ آدی

ھاوہ قفس آرہٕ وٕل سعد تلرین توٚ مبرن اندر   بلبلہ ژٕیہ رٕژھتھ بندر بہٕ کسو ونہ یم دادی

لرہ یان ساونتھ وارہ کرہ ہس ہال زارہ پارہ   کیاہ نتہٕ زوٕدس خارہ بے سود کرہ یم جادی

ہیندیس تہٕ مسلمانس چھیہ وقتہٕ پانس پانس

منز دردہٕ نیشانس آزادس چھم آزادی

غزل

یمبرزل چانہٕ امارہ گمرٕ چھس بانبرے بۄمبرو
ژٕ ہُٹم جامہ گیس پھلوا بہ چلنے لولرے بۄمبرو

محبت مالے ترٲوِتھ پۄر مدنوارو ژٕ یہٕ ہیوٚ تھم دوٗر
میٚہ سۄہ ہبر ووم ویرہ چانے وۄدٕ نوان چھم تلرے بۄمبرو

ژٕہ کمیوٗ سوندرے ووٚلہم ؤچھے گیس گیس کرا ژوٚلہم
میٚہ یامت نظرے ڈوٚلہم پیٚیس بے خود لیرے بۄمبرو

ژیٚہ شۄورے پانہ ماران ژھۄ میٚہ گومت لہٕ ہارس ہوٚ
میٚہ ووتُھم لوسنس پیچھ دہ ژٕ ژھک ؤنہٕ ژہنڈرے بۄمبرو

تھوویوم کھٹہِ کھٹہِ میٚہ گوپالے یہٕ آتش گوہ ژٕ ہُٹھم تالے
اڈہ دزی ژٕنی گییم بالے دزان منز تھتھرے بۄمبرو

چھوان چھکھ ماہ تابانہ ہیوان گاہ چانہٕ نوٗرانہٕ
کران گھٹہٕ گھٹہٕ جانانہ چھہ اُٹھ بالادرے بۄمبرو

ژھیکےٚ نو زیورس حُسنس ویسکن ہیتھ فریبا چھس

ہوس چون میانہٕ کھوتہٕ کس دلاورس ونٛدرے بوٚمبرو

نہٕ وُچھمےٚ تیرنےٚ تلوار چھہٕ ترٛپان ہر طرف شکار

یہ کیاہ تاثیر تہٕ خمار چھہٕ چانےٚ نظرے بوٚمبرو

کوٚرُتھ عالم ژیہٕ دیوانہ گنڈِتھ یِم سنٛزٕ تہٕ سامانٛ

بدن چون زنٛ پری خانہ زری پردن لٹھرے بوٚمبرو

رٕہتھ منز حُسنہ باغس شاد بران پوشہٕ ہلم آزاد

ہیوان شوقس تہٕ لولس داد تحولن کیاہ ڈرے بوٚمبرو

غزل

یارہ ماہ روہ خسارہ لگہ یو خارہٕ ہتاٗوِتھ ژوٚہلمو

تنٛبہ لاگٕوِتھ پیالہ چاگٕوِتھ چھوہٕ راگٕوِتھ ژوٚہلمو

پورہٕ دِنکھے ماہتابو نور چھہٕ نےٚ پیٚو ژوہ یارکر

سوہرگہ حورے دوٗرہٕ دوٗ ئے ورغلاگٕوِتھ ژوٚہلمو

بیٚب زُلیخا تھٲمِرٕ کرٕ تھٔس راجہ مصرکہٕ یوٗسفو
یاونُک مزٕ دار ہاوُس رادہٕ راٲوِتھ ژٕوٕلہمو

نامہٕ سوزے زاگہٕ روزٕنے باغِ نشاطس اندر
گوشوارٕن گژایہٕ ماران پوش چھاٲوِتھ ژٕوٕلہمو

چاک دِتھ جامَن بٕہٕ آیس چیٖرہٕ دامن رٕوٹیمے
دٔورہ ہٕرکہٕ مخمور چالے اُلہٕ راٲوِتھ ژٕوٕلہمو

لانہٕ اوسُم چانہٕ شوقہٕ کرژانہٕ دزایس بٕل ہوٚس
کامہٕ دِیوو گامہٕ شہرٕ پامہٕ تھٲوِتھ ژٕوٕلہمو

زالہ کوتاہ کالہ سرفو نال وٕوٕلہتھُم سوندرسے
پوشہٕ تنہٕ ہٮ۪نہٕ ہٮ۪نہٕ جوشس ترٲوِتھ ژٕوٕلہمو

دٔورہ بلبل باشہٕ کرٕہو تھٔم اُلفتُک تاثیر گوم
آرہٕ وٲلے معرکَن منٛز دٔشرٲوِتھ ژٕوٕلہمو

پوختہ کارو بازیگر گارِد رازٕ دل وٕونتھُم نہٕ زانہہ
اَچھ دارسے نشہٕ غارٕن شیٖشِھ تھٲوِتھ ژٕوٕلہمو

نادلایان تَس گُلَس آزاد گُلزارَن اندر

گلعذارو بلبُل دِل تنبلاوِتھ ژۄلہمو

غزل

شالہ مار باغچہ یوسمن تھُرِ کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِ رُخسار

مالہِ مُتھ وُچھنے لولہ سان ترُ یے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِ رُخسار

شاہ یندرازنی تازہ شاہ پُرِ کریے — دل چھم تنبہ لاوان چون خُمار

چھے ژیٚیہ مس چومت شیشہ بُرِ کُربُرِ کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِ رُخسار

رٚوِ پچھ ہیٚنز یانی شاپچھ پیٚر کریے — شیخن تہ شانتن چون آمار

شوٗبہ دِنی مانزِہ نم چھی ژیٚیہ اُدرِ کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِ رُخسار

عطرے گوہ لاب ملی سونٛدرِ کریے — آب زمزم سیتی چھلی رُخسار

کستوٗرِ نافہ سیتی گوہ ڈکی بُرِ کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِ رُخسار

رنگہ رٚوحالہ سیتی واد کرِی کرِی یے — صبحکی داوَن کرِکھ بیدار

ندرے اُسکھ مس سونٛدرے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِ رُخسار

اوڈرے وتھرن شبنم کوڑیے — تڑاوان مخمل فرش سبزار
چمنوَ تھاوی ہے پیالہ برب برییے — ساز کڑی کڑی یے ہاوِہ روہ خسار
ٹواری چاگز دوُرہ چھلی نوُرِہ برب بریے — جامہ چھی نیلی تے سبز شلوار
زونہ زِڑہ تڑاوان چوہنہ جوری جوریے — ساز کڑی کڑی یے ہاوِہ روہ خسار
لالہ مندہ چھاوِتھ خندہ کڑی کڑییے — سوسنوَ جاسے رُٹ اند مزار
پارہ کڑی مسوَلوَ نال تِر نِرییے — ساز کڑی کڑی یے ہاوِہ روہ خسار
یمبرزل چھے وچھان دارہ تِر بریےے — ہاوسہ چپانے مس گلزار
گل اشر فنے لوگت زری یے — ساز کڑی کڑی یے ہاوِہ روہ خسار
لولہ واگل اَلہ چندہ آے بری بری یے — وایان چنگ ونے ساز و سیتار
حالہ اَکِہ تیل بل نالہ منز تریییے — ساز کڑی کڑی یے ہاوِہ روہ خسار
یارتے یار اَکھ واس کڑی کڑییے — پانہ واگز باوان لولہ اسرار
تڑاوان کوکلے پھیری گڑی گڑییے — ساز کڑی کڑی یے ہاوِہ روہ خسار
معشوق عاشقن تھاوان ٹھریےے — زاگِہ داگِہ ماران لولہ شکار
دوُرِہ دوُرِہ کران ژوُرِہ دلبرییے — ساز کڑی کڑی یے ہاوِہ روہ خسار

ہندوستانچ ماہ پیکر کرییے   مشہوٗر کوتاہ چھُن اَنہار

فند باز لند نکو آیے ترٛی ترٛی یے   ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ روٗہ خار

شاد گوٚو آزاد ژاو ییلہِ بٔرٛی یے   یاد پیوٚس آدنک نُندٕ بون یار

توٚشی اَتھ بوشکش پوشہ گۄندرے

ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ روٗہ خار

غزل

برجوش آیہ پوشہ وارِہ گُل   وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

دیدن چھُ از دیدار گُل   وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

شاہانہ شوٗبان کیا گوٚلاب   زَن تارہ کَن منٛز ماہتاب

سوسَن سپہ سالارِ گُل   وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

کوٚکُل تہٕ روٚ نیل سو بسو   سوٚنیل چھُ ہلی ہلی خوشبو

ماران رگلن نقرِہ کارِہ گُل   وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

یمبرزلَن کیناہ سمہ رمہ ناز   ہی نقرِہ کرُی کرُی آیہ ساز

ادفر چھُو باران داره گُل — وُچھو بلبُلو دربار گُل

سینَدی ساده سروِ دلپسند — شمشاد وُچھتن قدِ بُلند

استاده برسرکارِ گُل — وُچھو بلبُلو دربارِ گُل

گرُدھ آبشارَن بپیٹھ ژنِ روز — فوّار نے ہتند سوز بوز

حاصل بنی اسرارِ گُل — وُچھو بلبُلو دربارِ گُل

کرسیرِ ڈال گرُدھ شالمار — وُچھ باغِ نسیمک بہار

اپّارِه گُل یستپاره گُل — وُچھو بلبُلو دربارِ گُل

شوبان کیّاه پوشه تھرے — اُنھو بارِ غنچه بالا درے

دروازه گُل نتر داره گُل — وُچھو بلبُلو دربارِ گُل

لاگی لاگی اطلس کیمه خاب — زاگی زاگی یوان باحساب

چھاوان کمہ اچھ داره گُل — وُچھو بلبُلو دربار گُل

ماره ملتیو پچھنا ژنِ یوری — دارهِ وُچھکنا پوشه ڈوری

چھم خارهِ کوزبھتم تارهِ گُل — وُچھو بلبُلو دربارِ گُل

پچھے خنده گُل بنیه گُدھمن — پچھے جامه گُل بنیه گُلبدن

اَنہارہ ہیے اطوار گُل وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

اے بُلہوس کرہ جامہ چاک دامن پنُن تھاو وارہ پاک

ادہ نیر در بازارِ گُل وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

گیلان میہ چھُم اکھ عالماہ آسُن گوژھُم کانٛہہ معہ حرماہ

وُنہس پنُن آزارِ گُل وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

وُچھتو یہ آزادُن حضور منز حُسنہ باغس زن چھہ ژور

ہلمن بَران لارہ لارہ گُل

وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

غزل ۱؎

میہ شام دِرُ اُسم ژٕیہ داُدی باوے یہ جادِی ہانکل گیُم ہالالو

ژٕیہ کینہ رۄٹھتھم یہ سینہ ژۄٹھتھم میہ لولہ کرتل پیُم ہالالو

پھوٗلِتھ وَنَن منز گُلالہ آگیھ وُلِتھ یمے خونہ جامہ پانس

میہ داغ چانے ہا باغِ غنچے منز قرار یہ دل نوہ ہیُم ہالالو

میہ یارہٕ لوٗگُت چھُہ ژیٚنے پَتے دِل پیٚادرہٕ پھیرُن سٔتھاہ چھُم مُشکل

ژیٚیہٕ رٔوس یِمَن سوٗ گہ حوٗرٕ ہٕنے منٛز آرام زانٛہہ نو یِیم ہا لالو

یُہ وَتہٕ وُوٗ چھان پھَکے یِمبرزَل ژہٕ بیوٗفا بوٗمبرو یِیم نا

میہ خارہٕ چانے بہار وُچھنے برہ یِہ ہِسی تَن گیم ہا لالو

وُچھنہٕ ژایس یہٕ وارہٕ ہندٕ گُل تتہٕ یِہ سینہ دوٗدُم ہا بُلبُل

وُچھتھ گُلن سیتی چھوان بُلبُل سیٹھاہ کتھ یاد ییٚیم لالو

ژیٚیہ تُلتھ خنجر کمان تہٕ نیزہ یُہ تَنہٕ مُشرِتھ پیٚہ سینہ دارے

بدن میہ دوٗدُمت چھُہ سوزہٕ چانے پیٚہ سوزہٕ ہَم تَیہ وَیم ہا لالو

ژہٕ دلبرو یاد پاو آدَن شہ وعدہ آزاد ہے وفا کر

میہ سٔرشی کران مارہٕ مُرشی جوانی ہُرِتھ پھُلے زَن ییٚیم ہا لالو

۱؎ مہجورؔ کی غزل "ملالہ ترأ دِتھ ژہٕ سالہ یکھنا...." کے تتبع میں
لکھی گئی ہے۔ (گنجوؔ)

غزل[1]

ستمگارہ خمار ہتھاوُن روا چھا — پہ میون شیشہ دل پھٹراوُن روا چھا

یِمَن سورمہ چشمن تہ شیرین کرشمن — خمارکی زہر ہلہ ناوُن روا چھا

لگے دوستدارو زہ کر میون چارہ — عذابس اندر دوس ہتھاوُن روا چھا

لگے شرکہ پانس تہ شیرین دہانس — جوانس غمک نار تراوُن روا چھا

پنُن کانہہ سخن یاد یاوہ اے ستمگر — مخولن کنُے گوش ہتھاوُن روا چھا

لوہ نہ پائے ٹھو واوہ نتس میانہ گراوہ — سُہ یار آذنک راوہ راوُن روا چھا

کرس زارہ پارہ وُنس بالہ یارہ — بہارس اندر کینہ ہتھاوُن روا چھا

زہ وُنتس لُتے بلہوس تازہ عاشق — اُسی روبرو منہ ناوُن روا چھا

کھسہ ونی جوانی ہوا آسمانی — توئے عار و انصاف تراوُن روا چھا

چھُہ آزاد خوگر تُلان شورِ محشر — یُتھے فتنہ بیدار ہتھاوُن روا چھا

ستمگارہ خُمار ہتھاوُن روا چھا
پہ میون شیشۂ دِل پھٹراوُن روا چھا

[1] مہجور کی غزل 'دِلارامہ دل تنبلاوُن روا چھا' سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔
(گنجو)

غزل

ژٕ یہٕ پیٚتھ راوہٕ رائو م جوانی ہا لالو	جُدائی کرٕنی چھے بٕہ جانی ہا لالو
کمن خوش گفن ہیٚنھ رٕو شُتھ کینہٕ دردِل	شُوبیا یپیٚر ناحہ پانی ہا لالو
ہمیہ یوٚد روے سمہٕ ہم تہٕ بے وایہٕ ونہٕ	کٔریتھ فنا یہٕ میانی زندگانی ہا لالو
میہ یوٚد روزہٕ ہن یاد جانی ضربِ جگر	وٕتن آسہ ہے ما وچھانی ہا لالو
زہٕ کنہٕ دور چھسکھ تہٕ لولکھ زہٕ عالم	ژٕ یہٕ چھی دعون رٕہ خن گتھ کرانی ہا لالو
کھسِتھ لولہٕ کس کوہِ طورس میہ زونم	ترانا زبر لن ترانی[1] ہا لالو
کو رُتھ شانہ زُلفن لو رٕہتھ آلی سرفن	تِمو گالی کم نندہ پانی ہا لالو

کران لولہ زخمن چھُہ آزاد تازہ
پران دردہ افسانہ جانی[2] ہا لالو

[1] جگر کا یہ مصرعہ "نئے طرز کی لن ترانی تو دیکھو" راقم نے ایک ریڈیائی مشاعرہ میں سُن کر پسند کیا تھا۔ آزاد کو غزل کے چند اشعار سنائے اور اسی وزن میں کچھ لکھنے کی درخواست کی۔ جس کا نتیجہ یہ غزل ہے۔ (گنجو)

[2] بہ تعمیل ارشاد ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نوشتہ شدہ
"شکایت نیست سر دادن چو فرمایش ز یار آید"
(آزاد)

غزل

روشہِ روشہِ پوش چھاوان کوٚت ژوٚلمُ بے عار دوست
خوش طبیعت خوٗب صوٗرت خشمہٕ ہوٚت میخوار دوست

آفتِ چین غارتِ دل راحتِ جان سرورِ ناز
شاہِ خوٗبان ماہِ تابان حیلہ گر عیّار دوست

جامہ زیبا دِلفریب گُلبدن شیرین دہن
پاک دامان جانِ جانان پھولہ وُن گلزار دوست

نارہ وُزہ مل نوٗرہ مشعل حُسنہ کرتل در بغل
تشنہ قاتل سخت جاہل فتنہٕ بیدار دوست

شُری پانس نشہ کیاہ چھُس دوٗرہِ لائِہم کتھِ نیر
گژھاوہ ہیتوس عار اُنی توس دژاو کس لوہ کچار دوست

نیرہا دِتھ چاک جامن پاک دامن آرہ دل
راوہ راٗوٚرم یاد نکھ دِھہ تھاوٚی نم اغیار دوست

وعدہ تھاوِتھ مشرا وِتھ ژوٚل میہ ژراوِتھ بے وفا

وَتہٕ وۄچھان پینہٕ لارس جان فدا بیمار دوست

خوش بہہ آزادنے دِل یوٚت کوتاہ بے ہراس

زُلف کِین شانہ ہند منز مشراوِتھ یار دوست

غزل

اَغیارِ قول تہٕ چکھ بے وفا سوندری لو — ژہٕ ہنز ٚ نہ یادِ خودا سوندری لو

کمن محفلن بلبلن مسولن منز — اَچھن تل چھم خوش ادا سوندری لو

وۄچھم کمَ مدن گلبدن آفتِ جان — اثر چانہٕ حُسنک جُدا سوندری لو

دِلک ژوٚر متانہ زن دوٚر چانی — چوان سنبلہ باغک ہوا سوندری لو

پریشان دِلن منز یہ زُلف پریشان — یتھی لوٚکھ تہٕ بادشاہ سوندری لو

یمن آبہ ژبتہٕ یہ صنم دیدنے تل — تمن بُت پرستی روا سوندری لو

دزان کوہ طور ... نورٕ مشعل — یچھن ڈیکہ ٹِکہ چھم ماسوندری لو

اَسہ وۄچھ زانہہ رازٕ منز اَلحقا بہ — گژھان مہ یہ تل گیاہ سنا سوندری لو

جُدا پارسائی تہٕ پرہیز گأری   وُچھم عشقبأزی جُدا سونٛدری لو

کھٕتٕھن گوٗش دۄیے ٹھٕوٕتھ ژأرہٕ ژۄرے   چھُم آسان چشمن حیا سونٛدری لو

صفا دِل وفادار یارَن تمنّا   گُناہ، خوش کلاماہ کِتھاہ سونٛدری لو

پہٕ آزاد شیدا چھُس دردس تہٕ سوزس

دِلس منٛز تھٕیٕتھ صوٗرتھاہ سونٛدری لو

غزل

دِلُک آرام رٕنیہٕ ژٕتم ژھلِہ   وۄلو ہا ژٕلہ بوٗمبوٗرو

یمبرزل وُنیتہٕ کیٛہو سُنبلہ   وۄلو ہا ژٕلہ بوٗمبوٗرو

وُنی ژُوٕلہم تہٕ اوسے نوٗعار   ژٕٹم حبامہٕ گیس بیدار

وُفا رۄدے پٕز موٗلہٕ تلہ   وۄلو ہا ژٕلہ بوٗمبوٗرو

بہٕ وُتھرے پوشہ باغن پٕژنگ   تھٕووے چھاوُنی ژٕیہٕ بیبرے لنگ

سیاہ زلفو کرے موہ چھلہ   وۄلو ہا ژٕلہ بوٗمبوٗرو

ژٕہ ارود ہم شرو خیالن سیتہٕ   میہٕ گنجہٕ تھٕم موہ تہٕ والو سیتہٕ

رٕمہٕ رٕمہٕ وَوٕہچہٕ ہانکلہ   وٕدٕلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
ہیمن ہینٛدٕ اَکِہ اِشارٕ   کُمن رِندن کتھوٚوٕتھ خارٕ
خندٕ کرٕی کرٕی تجٕھ کرتلہٕ   ولو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
روٚچھم درسینہ مژگان چون   گوٚروم آیینہ ہے پٔتون
اَمی اَلماسہٕ کی پینسٕلہٕ   وَلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
وٕچھتھ چانٛی کاکُل خمدار   دہن زہرٕ زبان شہمار
وٕلہ وٕپرن چھٕم سٕے ولولہٕ   ولو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
پیٚتم شاہ یوٚسفنہٕ گژاے   ژٕلُن پامہٕ زلیخاسے
پرٕیٖنان چھم مصرٕچہٕ مسولہ   ولو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
یِتن میانٛی گنجہٕ اَمی کاژٕہ   ہِتن بینیٹھ لا جبھتھم ہانژہ
کتھن ہِندٕ ہولہ چھُم اَلہ اَلہ   وَلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
گوٚمُت فلوا پٕہ موٚت آزاد   چھُکھ کس شیرینہٕ پتھ فرہاد

کھنان سنگر اَنان دٕدٕرٕ کولہٕ

ولو ھانژلہ بوٚمبوٚرو

غزل

خوش روز یہ سوز عشقن بوزا اے صنم غنیمت

دُنیا چھُہ دارِ فانی اَکھ منز چھُہ دم غنیمت

کیاہ لاگ ساز و سامان ژاو زُلف تا بدامان

کر سیرِ گُل خرامان چھی مانزہِ نمَ غنیمت

منز لول وارہ پھیرَو ییم پوشہِ ڈُوری شیرَو

وٚوہ تھٚ شُلہِ شُلہِ نیرَو چھُے صُبحدم غنیمت

صحرا تہ گُل وُچھتھ آس زانہِ نم فقیر سُنیاس

زانتھ یہ ژٚیتے پتہ دژاس جانی ستم غنیمت

ژ اُدم قبیلہ داری لاجتھ ژٚیہ یار ماری

ناوُس لگے بہٚ یاری جانی صدم غنیمت

یَس پھوٚل نہ دِل تہٚ جگر ہیتھ لولہ نار کیُ زر

سُے بوزہِ روز محشر باغِ ارم غنیمت

کیاہ کرِہ اَتھ خُمارس ہیتھ نقدِ جان بۄ لارس
بیدردہ شوہ خارس دِیُٔن کانٛہہ رقم غنیمت

نادان دوستَن ہنٛز مِنّت مہ کھار پانَس
تَمہِ کھوتہٕ دُشمنن کُنُ دارُن ہَلم غنیمت

آزادؔ سِہے کتھاہ کر یوٗد چھُس نہٕ زورتہٕ زر
اُمید ہوس مہ راوٕر چھُے بازہم غنیمت

غزل

بُلی زِہ وَنتہٕ دِلبرس وعدہ پنُن وفا کرے
ژاوِہ ملالہٕ ہاوِہ رُخے تھاوِہ قدم کتھا کرے

وَسمہٕ کرٕتھ خنجر بُمَن ژاو بناز درچمن
یِنبرزَلن تہٕ بادمَن فضل پنُن خُدا کرے

رحم تہٕ عار چھا یمَن سنگدِلن تہٕ ظالمَن
زانہٕ خُدا کمَن کمَن مُنزِہ نمَن فِدا کرے

اَمِہ اند ازہ اے صنم تل مہ نقاب ژہ دمبدم

بندہ پڑن صنم سنم قبلہ تہ کعبہ کیاہ کرے

آزادہ ہے چھ لولہ زرتشنہ ژہ بقاوہ ہن اگر

وچھتہ سہ عالمس اندر تازہ قیامتھا کرے

غزل

حالِ دل روداد مشکل یارِ جانانس ونیوم

کیاژہ روٹھم کینہ کُس غارس تہ بیگانس ونیوم

باغِ لیے تمہ سندیہ روشن خالی از معنی مہ زان

یاد ما چھے یادہ ہے تل کیاہ میہ جانانس ونیوم

بلبلو ووڈ گل ہرتھ پیٹھ سروہ گگے روزی روز کر

چاک جامن دِتھ میہ کیاہ سترِ پاکدامنس ونیوم

شور تل پانشرادرو روو دری یاون ارام

تنہِ مشرادتھ پہ دردِ دل کوہستانس ونیوم

دژایہ نۓ بیوایہ نالان لولہ سٕہ خنن گوٚونیر

کیازِہ ناحق رازِ دِل ہیٚۓ نیستانس ونیوم

یورِہ آزادس وۆنم کیاہ دوٚہ نی مہٕ کرِ دیوانگی

تورِہ دوٚنم کیاہ وَنٕۓ پرِیتھ ساتہٕ یِتھ پانس ونیوم

غزل

ماہ تابان آوسے لُترِیے وُچھتےٚ نوٗرٕ نی پھُترِیے

دژاوَسے لاگیتھ جامہٕ چھُترِیے وُچھتےٚ نوٗرٕ نی پھُترِیے

وُچھتےٚ باُلی ناُلی کیاہ چھس خاُلی مالہٕ شؠٚوٗ بان

یُتھنہ تشبہٕ لن ماُلہٕ مَترِیے وُچھتےٚ نوٗرٕ نی پھُترِیے

نازنینس زن چھہ کاکُل تازہ سنبل دستہٕ

پرِیوٚہ ژاوان لوہ ہُترِیے وُچھتےٚ نوٗرٕ نی پھُترِیے

کیشہٕ بندِنۓ کھیشہ وُٹھان رنگہٕ ناوسے بنُوٗ کھُم

وُٹھ چھہ پیشانی ژٕرِیشہٕ ہُترِیے وُچھتےٚ نوٗرٕ نی پھُترِیے

پوشہ باغَن منز بہٕ ژاڑیس ہوش راوِم حورَے
پوشہٕ ہَلمَہ ہیم تِتہ یے وُچھتے نوٗرنی پھتہ یے

گجھٕ میہ ہَن ہَن کاژہِ زوٗنے ہانژہِ آیم کاژاہ
دُشراوُس لوٗکہ مُتہ یے وُچھتے نوٗرنی پھتہ یے

تتہِ نالِچہ وَژِھ ترٲوِتھ باغِ نسیم گژھہِ شے
دیوہِ شیتھلن نارہ تِتہ یے وُچھتے نوٗرنی پھتہ یے

آزادنی وِلہ تے زار شِلہ پدٲنی سوزس
رِتم چھہ مزہ دار بتیہ توتے یے وُچھتے نوٗرنی پھتہ یے

غزل

دیرہ چانے چھس بے تابو لو — پیتہِ لاگتھ شیرہِ گوہ لابو لو
نو بہارکہ لُب لُبابو لو — پیتہِ لاگتھ شیرہِ گوہ لابو لو
چھکو نہ ہسولہ قرار گرہ ساتس — چھس بہٕ گنزران ازکرہ ذراتس
لوہ الیہ وتھ گُل آفتابو لو — پیتہِ لاگتھ شیرہِ گوہ لابو لو

گمہ شیتھلاو کھڑاو ساتھا کر — پوش چھادان روشہ روشہ بائکھا پر
پوشہ چمنن تہ لہ خبابو لو — پیتہ لاگتھ شیرہ گوہ لابو لو
وارہ وارہ شینہ مائی گاعجبقس بو — پیرہ آرن تر جوین وائجھس بو
عار و انصاف پچھے نہ اکھتا بو لو — پیتہ لاگتھ شیرہ گوہ لابو لو
رمہ نہ لاگتھ انیمے کمہ حسالہ — چوانہ جری جری سمہ نہ پشہ تنہ مالہ
لاگ اطلاس چھاد کیمہ خابو لو — پیتہ لاگتھ شیرہ گوہ لابو لو
وائج مرجچ ہتھ اوتھم نشانہ — تھپہ نیوتھم اکھہ منزہ داما نہ
ژھینپہ ژوتھم لالہ سیمابو لو — پیتہ لاگتھ شیرہ گولابو لو
خط وخالن جانی تنبہ لاوتس — برمرأوتس بتیہ مژ راوتس
رادہ رووتھم آرام وخابو لو — پیتہ لاگتھ شیرہ گوہ لابو لو
اسہ دوون پیلہ یانہ وائی الفت گود — دورہ دورے مورہ نار ژالن پیو
شرنہ یانن روذ حبابو لو — پیتہ لاگتھ شیرہ گوہ لابو لو
ژوتھ تہ وتھ سا مانہ منہارہ — کمیو تاوبرہ کرکرنے دلدارہ
پچھ نہ روذ منتا یوت آب وتابو لو — پیتہ لاگتھ شیرہ گوہ لابو لو

عاشِ فرُقان یہ رُوے چون گاہ ژادان ‏ زُلف کاکُل تہٕ گیسو کُفرستان

چشمہٕ کافر بُمہٕ محرابو لو ‏ پیتہٕ لاگِتھ شیرِ گوہ لابو لو

حوٗرِ وٕنمس ژٕدرہ آزادُن حال ‏ تورِ دوٚپنم مُشراوِیم خیال

یوٗری پانیٚ واتِہ بے تابو لو

پیتہٕ لاگِتھ شیرِ گوہ لابو لو

غزل

پیٚالہ دِتمَ ژِ ساقیو تازہ بتازہ نو بنو

حال وَنے بہٕ روبرو تازہ بتازہ نو بنو

پیٚلہِ پنُن یہ ماز کھیوم خوٗن جگر ہمیشہ چوم

تازہ سیُن یہ گفتگو تازہ بتازہ نو بنو

بیٚلہِ بہٕ یاد دِ کوٚرنَس لولہ کہِ نارِ بوٚرنَس

شعلہ پیوان چھ سوٗبسو تازہ بتازہ نو بنو

عشق میٚہ ژروونَم دِلَس گُل چھ بڑان بُلبُلس

دڑاے ساڑی مینہ آرزو تازہ بتازہ نو بنو

نارۂ منزہ ژۂ چھم مینہ نوز چیوم ییلہ پیہ مس متو دور

پوشہ چمن چھہ خوشبو تازہ بتازہ نو بنو

آم پھولِتھ پیہ لولہ باغ تازۂ مینہ سینہ دماغ

ناز کران چھہ ناز بو تازہ بتازہ نو بنو

مارۂ منتیو ژۂ اَتی روز پاس خودا ژۂ کیتھ بوز

چون فراق بۂ ژالہ نو تازہ بتازہ نو بنو

میم دہانہ سیم تن بوسہ کران چھی دۂ تن

توسہ بران چھہ خوبرو تازہ بتازہ نو بنو

یاوُنکے پیہ نو بہار زان غنیمت اے نگار

روشہ ژۂ پوش چھاوتو تازہ بتازہ نو بنو

آزادو غزل ژۂ وَن پاک تھوٗلِتھ پیہ تن تہ من

ادۂ لبکھ ژۂ آبرو تازہ بتازہ نو بنو

غزل

عشقن کوزم بیداد ہے　　فریاد ہے فریاد ہے
کرتم لتی امداد ہے　　فریاد ہے فریاد ہے
تس آفتابس کیاہ تر ژر　　آتشہ کھوتہ تیز تر
گرژھ ونیگلتھ فولاد ہے　　فریاد ہے فریاد ہے
شوہ بان چھس کارے ھتر ژر　　شمعس تہ آسیہ تیتھہ سیز ر
چھس قد بلند شمشاد ہے　　فریاد ہے فریاد ہے
چھس زلف کاکل پیٹھ روہ خن　　گنجس بہتھ شہمار زن
کافر ستم ایجاد ہے　　فریاد ہے فریاد ہے
میم دہن بر برگِ گل　　لیتہ کھمت بخوانِ بلبل
خوشخط یہ کس اُستاد ہے　　فریاد ہے فریاد ہے
معشوق میونے دوره پھول　　کس حوارِ عستین ژوره ژول
روُدس نہ آدن یاد ہے　　فریاد ہے فریاد ہے

راتس تہٕ دوہس سُرٕ کران   چھس مارہ ہُرٕ تنہا مَران

وَنہٕ کُس پننِس روداد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

ہُرٕ راُونس چھوو راُونس   مس دِتھ بہٕ افسوس کھیاُونس

نی توس مُبارکباد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

بے رحم کوتاہ وُلہٕ وہسر   حوٗرے میٖہ لوٗین دُورہ تیر

مارِتھ ژٕ ظُلمٕ صیاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

یِم تیر ہے دِتنم بُرِتھ   رٕتم گے میٖہ جگرس منٛز تُرِتھ

کوٗرمس ژٕ پھیرِتھ واد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

پیٖرن فقیٖرن بوٗ گیس   سادَن منتیٖن یادَن پییٖس

شیٖریٖن روو فرہاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

ژاس خارہ چھاسنے در چمن   اِشارہٕ ہو وُچھتھ مرمَن

آزاد ہے آزاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

عشقن کوٗرُم بیداد ہے

فریاد ہے فریاد ہے

غزل

بٲلی سۄ ہے چھُ بیوفا میون اُمار کیاہ کرے
سورہٕ دِہرس محبتس زور تہٕ زار کیاہ کرے

تاریٖتھس ہیٚوتُن منس وار تہٕ چھُس نہٕ وَنہٕ نس
نالہٕ دِنس تہٕ وۄتھہ کھٔینس وَنتہٕ شُمار کیاہ کرے

ناز چھِ وارہٕ مشر چھلَن تازہ گُلن تہٕ سُنبلن
یارہٕ وَنن نہٕ رٲچلن پوٚژہ تہٕ ہار کیاہ کرے

نیرہٕ یہٕ سینہٕ دٲری دٲری زندہٕ یہٕ پان مٲری مٲری
تیٖر کمان چٲری چٲری میر شکار کیاہ کرے

پوشہٕ چمن چھِ درخمار بادِ صبا چھُ بے قرار
نِندرہٕ ہیتھ اندر بیدار آخر کار کیاہ کرے

آزادُن یہٕ ہیلہٕ نب بٲلی ہُران چھُ روز و شب
زانہٕ خدا یہٕ تشنہ لب لولہ بیمار کیاہ کرے[لہ]

ے ابن مہجور صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے اس غزل کی ایک قلمی نقل آزاد کے ہاتھ کی راقم کو دکھائی۔ اس نقل میں ایک شعر کا اضافہ ہے اور مقطع بھی مختلف ہے۔ ملاحظہ ہو:

سینہ سپر ٹھوس نیار پایہ بڈرس چھ اختیار
ماے برباہ کریا شکار شہسوار کیاہ کرے

تازہ غزل پران پران آزاد آسہ دین بجران
شادی غمن اندر کران چھس نہ قرار کیاہ کرے
(گنجو)

غزل

مسول یہ کرنس صنایہ بلبل مایہ وڈلیتھ گوم ۔۔۔ خمارہ ہرشے آرہ کرشے نیندرہ تلیتھ گوم

زاگی ذاگی آم جاسوس لاگجتھ ملک دلس ننز ۔۔۔ دم دار بازی گار کم کم فتنہ تلیتھ گوم

چھم برگہ رنس تس بالہ پانس ورگہ واوگ زار ۔۔۔ بے عار گوز ٹیلی یار ونیچے یارہ ٹھلیتھ گوم

کمہ شوقہ آسس ننز کران کیا ہتام زیتس پیوم ۔۔۔ بے تاب اوش بادام چشمن سعہ مہ چھلیتھ گوم

پیلہ بخت اوشم یاسمن آم شورہ زمینس ۔۔۔ کنڈی دزام اتھ کنہ نگہ وارہ قسمت ہام ہلیتھ گوم

تس آسہ فراموش گومت بالی پادتس یاد ۔۔۔ تنہ چھس یہ یتیمی خالہ سہ ینہ زالہ وڈلیتھ گوم

ماران چھُم آزادُن آزارِ محبت

ہیے ہاے سہ دیوانہ کمن سیتھ ژٕلیتھ گوم ۵

غزل

اَن تہٕ مالیُن ساتھا یادوٚیسیے   تنبہ لیومت دِل گژھ شادوٚیسیے

نرِہ نوزکُک واٗروٚدِ گرِہ لوٚسم   روز ہیائی بوز فری یادوٚیسیے

ژوٚلمہٕ یاوُن تراٗوِتھ ہاوِتھ غم   یوٚری پھیرِ نا لایس نادوٚیسیے

تاپہٕ تیٚلہٕ آیس مالا مال   جاپہٕ پنہٕ اُسہس شادوٚیسیے

چھُنہٕ باٗلی کاٗلی نمہ شِہ تُہند لول   ہَشہٕ تہٕ زاٗم روزان یادوٚیسیے

چھینہہ لوٚلچہ ہیہ گوم اُری نہ رنگ   قدمیہ اوسم سروٕ آزاد وٚیسیے

ہاپہٕ کرِی نم شوٗبہ ورنہٕ گژایہ سیتی   نیٖل جامہ تہٕ اندری لادوٚیسیے

کوٚچھ اندر رٔچھنہٕ آہرٕ بال   ژالہ کوتاہ گوم بیدادوٚیسیے

چھُم میہ ہاوس باوس اندرِم داگ   ٹوٹھ یاوُن یاوس یادوٚیسیے

ہُنزِ لوٚ منم نیندری ہنزِ سوندری   بار صاحبس کرہ فری یادوٚیسیے

باز پیہ نا سدور آزاد ونیسی یے

وژھ وائلنجہ لائس نا دونیسی یے

غزل

روزۍ بۆمبرو یمبرزل کرٔتھس ہا یہ پتہٕ ضایے

وۆچھان وۆچھان لیہ چھم لوسان کیاہ ینا گُنہ پیہ نا یے

بے عار لاگنس زور وار کرٔ گنس وینہٕ کیاہ وہنہٕ گوم ببرے

ہیہ پان ہینہ آم منز گنڈی زالن کرٔہہ توم موکلن پاے

تاریتھ لولہ شہلابس ژھاران سونہ درمال چھندرس

نندہ بون یاون پوشہ بھوت نن انتھ منزہ پیوم ہے ہایے

سپنس منز چھس تیر چائی للہ روان ودہ نامیرشکارو

جگر کہ خوٗنہ ستہ توڑ چھوڑ چھ ژھاوم دلہ کین پڑدن ژھایے

شین زن گاہ جیتھس جوین ہالا جتھس ہا نرلہ المتابہ پو

پانس اوسنے وۆچھنک ہاوس پنہ تے ژھایہ تہ گرایے

کوٚت کال چاٲنس مُصحف رُوِیس بال وُچھ دوٗرے دوٗرے

لٔہ لہٕ مژ ہیمہٕ ہَن تَن مَن ناوِتھ پرٛ ہس لولکہٕ آے

کاٲلی ہیم بوزَن واٲلی بوزَن آزادُنَ افسانہٕ

دُشمن آسن دوستَن تھہندِ دیوان کمہ دِکھلاے

غزل

بے دردہ مدنوارہ دلو دردِ نیے بوز

اُتی روزُو یہٕ مِیون سوزِ جگر تازہ کیے بوز

مِیہٕ ہا یارہ دِہ ہَکے زار وُنی وُنی یارہ یارہ کاٲم

بے عار نو گُھتھ کیاہ فُتنے دِلدارہ بیتیے بوز

بوزتھ ژیہ میاٲنی آدِ نکے لولہ ترانہ

دِہ ژی کیاہ بہٕ وَنے مِیانہٕ ہیمہٕ دیوانگیے بوز

کیاہ زانہٕ بُلبُل میانہٕ دِلک حال تہٕ رُوداد

میاٲنی لولہٕ ستم نِشہ گلان تہٕ ہیے بوز

دارِسس کھسُن نارہٕ دزُن زندہ مرُن کیاہ

اَمہِ کھوتہٕ مُشکل رِندہٕ سپنہِ ہٕنزہ زندگیٔ بوز

شمشیرہ دارٕو ہیٚنٛڈو چھہ پکان بارہٕ ہیٚتھ کوہسار

ییمٕ کار سنگین عاشقن ہٕنزہ عاشقیے بوز

آزادہ اَمہِ حبابہ دردٕ کرٕ آب گژھِ فولاد

تمہِ کھوتہٕ سنگین دِل تہٕ دِلک پردہٕ چھُیے بوز

غزل

وتیسریے شہ لالہ کرِ ییمہِ غوصہٕ ملالہٕ تراوہٕ ہا

چاوہٕ تہٕندہٕ یاونکہٕ پوشہٕ چمن بہ چھاوہ ہا

مُشک مُلتھ یہِ پوشہٕ تنَ روشہٕ تھوَس بہ آیتن

ویرہٕ تہٕنزہٕ ہیرہٕ بعون پرنگ تہٕ پلنگ سجاوہٕ ہا

رحم نہٕ عار ماپییس وعدہٕ پنُن ژییس ییِس

آدٕنکی سیٚتھاہ سوخن یاد تمِس بہٕ پاوہٕ ہا

چھُم میٚۆ دِلَس یہ خارِ خار باغ اندر بِمن سۄ یار
حُسنہ بہار کۍ بہار پوشہ بھٔرِین بہٕ ھاوِہ ہا

بینہِ ژۆلُم سۄ جانِ جان وُزمُلہِ کران کران
تنہِ پیٚٹھ قرارِ سان ژانٛہہ تہٕ آرام ترٛاوِہ ہا

یا چھُہ یہِ پھل محبتُک نتہٕ قصور قسمتُک
لۆکہ ہِنٛدۍ ملامتُک کیا زِہ ملالہِ تھاوِہ ہا

آزادٕ نۍ غزل چھہ زٕن دردٕ چہ وارِ ہِنٛدۍ چمن
بأی دِلَس تسٛندۍ سعہ خَن وارِ لیکھت بہٕ تھاوِہ ہا

غزل

امارٕ ے چانہِ گۄنڈ نَم جوٗشس — وۄہلو موروشس بہ مارٕ ے پان

ژٕہ چھُک مِیانِین بیرَن سرپوش — وۄہلو موروشس بہٕ مارٕ ے پان

وَندٕ ے پیٚتہِ شرٕ ی پانٛک سَتشر — بہٕ للہٕ وَتھ لالہِ دِپدَن مثر

شوبھ ژٕ ے اُتھ دِلَس پموش — وۄہلو موروشس بہ مارٕ ے پان

ژٕہ گومت ناوہٕ سائلن مست   ژیٖہ پژاران پیالہٕ ہیتھ در دست

نشاطکو شالہٕ مارکو پوشس   ولو موروشس بہٕ مارٕے پان

پیہ بدنگ جوشس تہٕ اندریٖوم زر   پیہ چھم دِلدارہٕ چوسنٕے شر

گکن ہیٖنرہٕ پامہٕ چون خاموش   ووہ لو موروش بہٕ مارٕے پان

بہٕ کیاہ ہاوٕسے قبیلہ تہٕ کژون   ژیتس پاو یارہٕ یاوُن میون

لگے یاڑی یکمیک پچھے بوش   ووہ لو موروشس بہٕ مارٕے پان

پوتس پتھ حزب چھکھ لایان   پہ میون منطورہ دِل وایان

بہتھ پردن اندر روپوشس   ولو موروشس بہٕ مارٕے پان

یوہئے چھا بلبل آزاد   چھرٕیس منز لولہٕ باغس شاد

یوان ہوشس گژھاں بے ہوش   ولو موروشس بہٕ مارٕے پان

اَمارٕے چانہٕ گونڈتھم جوش

ولو موروش بہٕ مارٕے پان

غزل

سنٕہ وُن سنطوُر ینہ بوزم یے   تتہٕ زونم یے پننٕہ سنٕے پان

سوزہٕ دِل عالم بوزہ لوٗوُم یے   تتہٕ زونم یے پننٕہ سنٕے پان

سوز و گدازُک خوَان پوٓرُم یے   صبرُک سرپوش تھوٓمُس لھٹان

صاحب دِلہ نے اُلتھ کھیووُم یے   تنہ زونمُ یے پِنہ نےُ پان

تل پا تالکُ سائل کوٓرُم یے   سعہ نہ دار اوسُم رعہ نہ دامان

پاکباز ئیندرازہ پتہ وولمُ یے   تنہ زونمُ یے پِنہ نےُ پان

شیوہ تسُن یارہ سُند وارہ زونمُ یے   سُہ چھُہ بے پروا نا اِنسان

سُے چھُہ میون آدان سُے میہ آرُم یے   تنہ زونمُ یے پِنہ نےُ پان

مہتاب روین سِتو وُچھمُ یے   آفتاب صوُرت گاہ ژاوان

چشمہ تھوٓدُ ٹلنکُ تاب کتہ چھُمُ یے   تنہ زونمُ یے پِنہ نےُ پان

میرِ شکارَن تیر لوئیمُ یے   جاگیر شوٗبیس تُرکستان

تنہ مُژ راوِتھ سینہ دورُم یے   تنہ زونمُ یے پِنہ نےُ پان

آتشِ کھعتہ گرم ڈیوٗ ٹھمُ یے   خشمہ ہوٓت مخموٗر عالی شان

محشرُک اعتقاد از میہ بیوٗ ٹھمُ یے   تنہ زونمُ یے پِنہ تےُ پان

غارُ زان لاگی لاگی دوٗرہ بیوٗ ٹھمُ یے   زاگی زاگی لائینم تیرِ مژگان

بُسہ بُسہ گوٗمت بدنس چھُمُ یے   تنہ زونمُ یے پِنہ نےُ پان

کُفرس تہٕ دینس کینہہ نہٕ وُچھم یِے — فتنہ منٛز سفرس چھُنہٕ شایان

تورہٕ کتہٕ رویس نوٗر میٚہ تھاوُم یِے — تنہٕ زونُم یِے پننٕ سنُے پان

یَنہٕ آزادن سوز بوٗزُم یِے — تنہ چھس نیہٕ ہندی پاٹھو نالان

پوشنوٗل بولبوش ہیچھنوُم یِے

تنہٕ زونُم یِے پننٕ سنُے پان

غزل

لولہٕ ژٕورو میون دل ژٕے جان ژٕے جانانہٕ ژٕے

آشنا ژٕے بیوفا ژٕے یار ژٕے یارانہ ژٕے

یاونگ دیوانہ ہاوسس شرٛی پانٛکٕ موٗرہٕ نار

فتنہ ژٕے بازار چونے قصہ تہٕ افسانہٕ ژٕے

آرہٕ وٕلنٕے خارہ چانے پارہ پارہ گے جگر

نارہ عشقہٕ بُلبُلن ہندی دل کران بریانہ ژٕے

راز باوان سوز چونے سازہ کین پردن اندر

پردہ ژہے آواز چانٔی ساز ژہے سامانہ ژہے

کس وَنہ احوالِ دِل یِم زالہٕ لگو ہتھ حبانوار

والہ واشہ نہ زال چونٔے والہ بَر ژہے دانہ ژہے

جیرہ چانے شیرِ دِل نیران مأدانَن اندر

راج ژہے تاراج ژہے زنجیر ژہے زولانہ ژہے

کیاہ چھُ فرقان کیاہ چھہ گیتا کیاہ چھُ پوزا کیاہ نماز

دھرم تہٕ اسلام چونٔے کعبہ تہٕ بُتخانہٕ ژہے

گاہ پادان گاٹلین چونٔے یہ سودا دِتھ فریب

عاشقن ہندِس جنونس دولتُک سامانہ ژہے

ولولا سوزِک نِلان آزادنِس سینس اندر

گاہ نیران پردہ تھٔوِ گاہ یوان نشوانہ ژہے

منگل وارٕ ۸ اسوج ۱۹۹۵ بکرمی

غزل

دوانُک باغ ہیون آو بر جوشس پوشہ متہ لالو چھا دا چھ پوشن

باغ میون نُندہ بون ساز کری کری — کستوٗری نافہ سیتہٕ گوہڈ بُری بُری

کُوہ ہیتہ سُنبل پھولہ وُزنی پوش — پوشہِ متہ لالو چھاو اچھ پوش

باغس میانِس پھُلیاہ جان — غم چھُم دمہ دمہ کم چھاوان

سنگدل بے عار سادہ منوش — پوشہ متہ لالو چھاو اچھ پوش

بُلبُل تہٕ گُل چھینہ پانہ وانی دوٗر — دوہ لوٗنی پھوٗرمت عشقن ژوٗر

بلبل نالان گل خاموش — پوشہ متہ لالو چھاو اچھ پوش

یاد چھُم دوہ ہہ اکہ باغ ییلہ ژاکھ — پوشہ دیُت گریبانن چاک

اسہ ویتہ مسولہ گیہ بے ہوش — پوشہ متہ لالو چھاو اچھ پوش

پھُتہ باغوانس باغک ٹھنز — ہیتہ آسے کستوری کاوَن ہنز

صبا یہ گوہ و بلبلن مُہند بولبوش — پوشہ متہ لالو چھاو اچھ پوش

تیر چھُم لایان تس سر انداز — خاموش لاگان محرم راز

سپرس کتھ یا گھٹو روزہ سرپوش — پوشہ متہ لالو چھاو اچھ پوش

ذُلفن ژھاپہ روٗدی ییم دوٗرہ پھلی — گراپہ اکہ حوٗرن دِل ہیتھ ژلی

سن ویتہ سنو ژھوٗنہ ہیٹھو روپوش — پوشہ متہ لالو چھاو اچھ پوش

آزاد یارن ہُند غم خار   نازنینن ہند ناز بردار

کنڈِنے منز پھولان مشکدار پوش   پوشہ منز لالو چھاو اچھ پوش

● ۱۲½ بجے رات، ۱۱ ماگھ ۱۹۹۹ بکرمی

ؔ مطبوعہ کلام میں اس شعر کو کسی وجہ سے نظر انداز کیا گیا تھا۔ (گنجو)

غزل

لولہ کِس باغس پھوٗجمرٕ ہتھرِ چھم
شادئو سعہ ندرہ چھم واتیم یار

بولان بلبُل بٔنیہ رنگہٕ زرہ چھم
شادئو سعہ ندرہ چھم واتیم یار

تڑپان وائلنج گرِہ کھو تہٕ گرِہ چھم
تس ما ڈالیم کانٛہہ بازی گار

ہتھرہ ہتھرہ پانس منیہ سیاہ سرِہ چھم
شادئو سعہ ندرہ چھم واتیم یار

ہیہٕ تَن گاٗمژ لولہٕ بانبرہٕ چھُم
نالہٕ مَتہٕ رَٹہٕ ہَن لالہٕ روہ خسار

توشان کاٗژاہ یِمہٕ پوشہٕ نرہٕ چھُم
شاٗدی سوندرہٕ چھُم واتیمٕ یار

پوش و تھراٗوِتھ بالا درہٕ چھُم
روشہ روشہ ییہٕ نا خوش رفتار

پژنگ پاٗراٗوِتھ کمہٕ رنگہٕ لرہٕ چھُم
شاٗدی سوندرہٕ چھُم واتیمٕ یار

نازنین پانس یمہٕ سازہٕ گرہٕ چھُم
یاٗران واٗلی کَن ساٗلی سنگار

دوٗرن چھُنہٕ ژاٗلی واٗنکن نظرہٕ چھُم
شاٗدی سوندرہٕ چھُم واتیمٕ یار

رنگہٕ بلبلہٕ سے پھچھ مژہٕ یرہٕ چھُم
سنگ دِل سینمُ آدنک یار

کہتھ آنزآدٕنہٕ یاد گرٕہ گرٕہ چھم
شاؔدی سعہ ندرٕہ چھم واتیم یار

غزل

بوٚمبرو یمبرزل نیٚندرٕ ہ وزہ ناوُتھس   پوشہٕ مَتہٕ ہوشہٕ ویٚسہ رٲوتھس بال
دوہ ہ تارٕہ وُز مَلہٕ داو کرناوُتھس   یاونکہٕ مَسہ چھوہٕ رٲوتھس بال
وَنہٕ رَسہٕ خاکَس سیتہٕ مِلناوُتھس   پوشہٕ مَتہٕ ہوشہٕ ویٚسہ رٲوتھس بال
نازنین پانَس ساز کرٕہ ناوُتھس   حیلہٕ گرٕہ وتہ وچھناوُتھس بال
ژھہ نہٕ ورنی پہرَن بیدار تھاوُتھس   پوشہٕ مَتہٕ ہوشہ ویٚسہ رٲوتھس بال
مارلنہ کرانَس نشہ راوہ رٲوتھس   وارٕ ہ دین منزٕ ہا نُدشہٕ رٲوتھس بال
آرٕ کُتہ کرٕہ کیاہ ژیتہٕ ییلہٕ ژرٲوتھس   پوشہ مَتہٕ ہوشہٕ ویٚسہ رٲوتھس بال
دولہ کین جامَن چھونہٕ جرٕہ ناوُتھس   شوقہٕ سان کھاسی برٕہ ناوُتھس بال
تُرین بوٚمبرَن اتھہٕ بچھ ناوُتھس   پوشہٕ مَتہٕ ہوشہ ویٚسہٕ رٲوتھس بال
پانے ژفتنکی پاٹھو وُژہ ناوُ تھس   پانہ منز مارکن ژرٲوتھس بال

مارہ مَتہ پانے کونہِ اَتھ زراوُتھس

پوشہِ مَتہ ہوشہِ ویٚسہ رأوُتھس بال

لہ غزل پر شاعر کی نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے شاعر نے غزل کو ادھورا چھوڑا ہے۔ (گنجو)

غزل لہ

لولہ رستیو لولہ زر چھم کیاہ وَنے — خارہ چونے در جگر چھم کیاہ وَنے

مے ہوس چھم یتھنہِ زانہہ تھوتھم زِنہ (گوش) — مے محبت، مے اثر چھم کیاہ وَنے

کیاہ میہ نیریم حالِ دِل وننک اثر — بالہِ سورُے در نظر چھم کیاہ وَنے

لہ غزل کو نامکمل چھوڑا گیا ہے۔ (گنجو)

غزل

آرہ کتہ لوٚبان چھکھ زہ افسریے — شوٚب ہا پھے برادری یے ستو

چارہ کر پنہ نے زہار بہتریے — شوٚبہ ہا پھے برادری یے عِشتو

پڙهه کي لوڙهه ييم غرضنکي ٺڳري يي   کاسان ڇڇکهه ستم گري يي ءِستو
ڪهات کال نيره اُٿهه چانهِ بازيگري يي   شوب ها ڇڇهي برادري يي ءِستي
يمه بوهه سره کي تاره ييم ٿرري يي   دردهه ٽڙ لولِ دلبري يي ءِستو
پيٺهه روزهه تهنشڙي ناماوري يي   شوب ها ڇڇهي برادري يي ءِستي
سرتلهِ ڇُکهه ٿهان چونه جُري جُري يي   سعه نرمُلهِ مايه ٽڙ زري يي ءِستو
حائف ٽيتهِ چانهِ اُٿهه کاري گري يي   شوب ها ڇڇهي برادري يي ءِستو
ويسه ران کوهه ٽهِ بال اُسي ڏاري ڏاري يي   دهه مه اکه چانهِ بهوڏري يي ءِستي
شاف دِٿهه ٿهووُ کهه کميه جودگري يي   شوب ها ڇڇهي برادري يي ءِستي
ژاڻ هاله سپني زان پري پري يي   گاڻلين هِنزهِ رهبري يي ءِستي
لوله ءِستو کاس ييم زانهِ نکي ٺڳري يي   شوب ها ڇڇهي برادري يي ءِستو
زندگي سنبه لاو رندهِ مُري مُري يي   دِل ٿهوُن خوهش دِلاوري يي ءِستو
عائشه موت لاگن ڇهابهوڏري يي   شوب ها ڇڇهي برادري يي ءِستي

ٿهاوُ آزادن ناماوري يي   دردڇه آدم گري يي ءِستو
ڪهٺهه گوڙ لاگن ڇهاسعه خن وري يي   شوب ها ڇڇهي برادري يي ءِستو

غزل

میٲنۍ ہا چانٮ۪ لولہٕ تیپر آے مَدنو — دٔورہٕ رٕکی نیزہٕ ہولاے مَدنو

دیدَن مٔنز کرَے جاے مَدنو — زانہہ تہٕ نو سورٕتیم چانٮ۪ ماے مَدنو

للہٕ وٲن یہٕ لولہ نار کمَ کمَ مدَن وار — کٲشہِ ہُند تہٕ چھے نہٕ پرواے مَدنو

بوٚ میبرٕ نہٕ خارہٕ ژاکھ لولرٕ کرِتھ خاک — ہی مالہٕ لو گُتھ ناگَراے مَدنو

چھُم خارہٕ خارہٕ ؤچھ ہا دوبارہ — دٔورہٕ دٔورہٕ چانٮ۪ یہٕ دٔورہ گراے مَدنو

لولہٕ نارہٕ برٕ تھَس آوارہ کرٕتھَس — خارہ کیاہ روٗدٕ ہےٚ ہا ے مَدنو

تھوٗ دُتھ نہ زانہہ ترِکن آزادین کتھن — اَمہِ حالہٕ کیاہ چھُہ میون پاے مَدنو

غزل

"میٲنۍ ہا چانٮ۪ لولہٕ نیپر آے مَدنو — دٔورہٕ رٕکی نیزہٕ ہولاے مَدنو"

"دیدَن مٔنز کرَے جاے مَدنو — زانہہ تہٕ نو سورٕتیم چانٮ۪ ماے مَدنو"

بوٚ میوٗر لاگِتھ لولہٕ آکھ — بلبُل لاگِتھ باغَن ژاکھ

"ہی مالہِ لوگتھ ناگراے مدنو" زانٛہہ تہٕ نو سوریم چانٛی ماے مدنو
آفتابکو پاٹھو چھکھ تابان ژھاے چانٛی عالمس پرزٕ لاوان
زۄن تارکھ ژھیپن ژلے مدنو زانٛہہ تہٕ نو سوریم چانٛی ماے مدنو
باغ چھاوٕنہٕ دزاکھ سیتہٕ یارن مُشکنو دار پھیپرک گُگُ زارن
رُمہٕ رُمہٕ پوشن گمہٕ آسے مدنو زانٛہہ تہٕ نو سوریم چانٛی ماے مدنو
یاسمن اَچھ پوشس یمبرزل رکگہٕ ٹوٗرۍ ارغوان بیٛنہٕ مسوَل
شوقہٕ چانے پھلِتھ آسے مدنو زانٛہہ تہٕ نو سوریم چانٛی ماے مدنو
ہیم چانٛی رمزٕ تہٕ اشارٕ جگرس چھم کران پارٕ پارٕ
اَمہٕ کھعہٕ تہٕ کرتلہٕ واے مدنو زانٛہہ تہٕ نو سوریم چانٛی ماے مدنو
کرٕ آئِس قبیلس رۄزم کتھ شہرن تہٕ گامن گیَہ شعہرتھ
پامن بھاوٕ تھم جاے مدنو زانٛہہ تہٕ نو سوریم چانٛی ماے مدنو
چونے سوزنہٕ چونے ساز منز خاص و عامن گیَہ آواز

آزادنی غزل دژ اسے مدنو
زانٛہہ تہٕ نو سوریم چانٛی ماے مدنو

غزل

گگٕرِ یہِ بلبلس نٕشس نھاوٕن حجاب شوٚبیا
یُس لولہٕ چانہٕ توشان سٕے درعذاب شوٚبیا

بے دردٕہ بأزی گارٕہ زولُتھ بدن میٚہ وارٕ
اَمہٕ خشمہ تہٕ خُمارٕہ سورُٕن جواب شوٚبیا

کمہٕ شوقہ چھس کران سٕنز زانہہ بَرکہ نٕہ اَمیک ٹٕہنز
لاگُن محبتس منز یُتھ بے حِساب شوٚبیا

تہٕ اَوِ تھ ژٕولمُ شہٕ کستوٗر یاوَن بھرےٚ تُلِتھ ولیٚ
پزٕہ ہے نظر کرٕنی دوٚر یوٚت اضطراب شوٚبیا

دِتہٕ کیاہ بُمن تہٕ چشمن نازُک ادا کرشمن
در کعبہ ممبرٕ بیٹھ دورٕ شراب شوٚبیا

تَس شوٚبہٕ حال باوُن یُس زانہٕ دوس راوُن
بے سوٚد راوٕہ راوُن پننٕہ سٕے حُباب شوٚبیا

یُس ژالِہ غم تہٕ بیداد، تَس کرِٕ چھہٕ شأدی تھوٗ یاد

آزادَہٕ روز دِلشاد لاگُن بے تاب شوٗ بیا

غزل

بے وایہ ژوٗ لگھ ترأوِتھ نأگراےٚ میٚیہ ہی مالے

آوارہٕ کرِتھ گوہم ہا چارہٕ کرَن والے

وُنہٕ چھِم نہ بلان ترِم آکھ، بییہ نازہٕ خنجر سیتھ آکھ

وُچھ وارہٕ میٚیہ کُنٛ کوٚت ژاکھ آوارہٕ کرن والے

جانانہ لگےٚ پأری مَتہٕ تُلِ تہٕ چھیہ کَن کرٕأری

سُے زانہٕ یہ بیمأری یُس غم تہٕ ستِم ژالے

نیرِتھ ژہٕ گژھان پانَس پھیرِتھ پرِستانَس

مستوٚرہٕ میٚیہ شرمہٕ پانَس بیگانہ گِندان ہالے

غمہٕ چانہٕ بہٕ دیوانہٕ، ژیٚہ نہٕ میون ہوٗس دانہ

راہ پھیٚرِ نہ ژیٚہ جانانہٕ چھِم بالہٕ پیٚنُن تالے

رُم چاُنی وَنان وارہ ازپچھے نہ سہ دِل یارہ

کوٗہ زانہٕ دِییتے خارہٕ کمہٕ تازہٕ سونٛدر مالے

آزادؔ وَنان یارس چھُنہٕ پورہٕ گِندان زارس

"یتِلہٕ شورہ وُچھان نارس دزہٕ پانہٕ بیٚن زالے"

[1] غزل پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجوؔ)

غزل[1]

عاشق پوٗختہ کار یوٚد یارہٕ سِندٕے رضا کرے

پوٚشہٕ وُنین گُلن اندر عاٗش تہٕ عشرتھاہ کرے

جامہٕ وُرلیتھ محبتکی گنڈٕ تہٕ کمر ژٕہٕ ہمتٕک

کیاہ چھُہ مجال قوٗدٕ رتٕک چانہٕ کھوٗتہٕ ژہ کیاہ کرے

[2] عرش تہٕ فرش کوٗہ تہٕ بال سوزہ یقینہ کے ژٕہٕ ژال

یتھٕ سہ خوٗدائے ذوٗالجلال چانہٕ دِلکٕ رضا کرے

لولہٕ کمند ہیتھ ژٕ ہیرٕ زیر کرٕ کھ گزندٕ شیر

پامہٕ دِوان چھِ تَس دلیریُس نہ یہِ حق ادا کرے

پیر اُمیر نوجوان اکھ چھُ بییس جگر کھیوان

وارٕ میہٕ چھم نہٕ پزٕھ یوان پادٕ ہیمن خودا کرے

حُسن چھُ طفلِ شیرخوار لاگ ژٕ ہنا پوختہ کار

وُچھتہٕ سہ یار گلعذار پان ژیٕہ پتھ فدا کرے

آزادس چھُ کاروبار سوزِ جگر تہٕ لولہٕ نار

رِگیہٕ تہٕ گژاوٕ دِلہٕ زار تارٕ گومُت گدا کرے

●

۱؎ غزل پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے ۲؎ علامہ اقبال کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(گنجو)

دورِ اوّل

غزلیات

غزل

دیوانہ کرِتھ سہ پانہ کوٗتوٗ، گوٚم　　گُل روے سہ گلُستانہ کوٗتوٗ گوٚم

چھم یاد پیٚوَن دِلس یُن تیٚر　　کیٛاہ سنہٕ سہ دوستانہ کوٗتوٗ گوٚم

ساقی وصُراحی وسے وجام　　غوغاے شراب خانہ کوٗتوٗ گوٚم

اُسِس بۄ کیتے پرِند آزاد　　ہیے ہاے سہ آشیانہ کوٗتوٗ گوٚم

از تاپ فِراق میٚہ دوٗدُم دِل　　کس وَنہٕ سہ سائبانہٕ کوٗتوٗ گوٚم

سُنہ ژوٗر منک، کنگ سونک دوٗر　　آرام جہاں سہ پانہٕ کوٗتوٗ گوٚم

گوٚو تَے سُنہ رِتھ چہ گُل پُرِتھ گوٚم　　خوش بادِ صبا روانہ کوٗتوٗ گوٚم

اے بادِ صبا شبانہ گرٛتھک نا

احدؔ (ص) نی وَنہ ہس فانہٕ کوٗ تُو گوٚم　　(ابتدائی مشق)

ص ابتدا میں احدؔ تخلص تھا۔ (گنجو)

غزل

مَس چیتھ گیس مستانہ ہے دیوانہ ہے

چوم عشقُنے مے خانہ ہے، پیمانہ ہے پیمانہ ہے

دِل از جنوٗن تھوٗ وتم بُرِتھ جابے نصیحت آورِتھ

چھُس زندہ اُسِتھ یا مرِتھ دیوانہٕ ہے دیوانہ ہے

پے زِھارہ تمہ سے دِلبرس پرٛیتھ جاپہ یتھ ظاہر کرس

اُمی خورٹِس منز محشرس دامانہٕ ہے دامانہٕ ہے

دیدو یمو وُچھ ہُز نگاریُس دِل سپُن نہ کامگار

از وصلِ جاناں کیاہ بگار آسانہٕ ہے آسانہٕ ہے

احدس ہیوٗن غنچہ دِلن گوہ وکیاہ فُلے لبجُہ دوگلن

شاید یہ گُل زانِھہ نو چھولن بُتانہٕ ہے بُتانہٕ ہے

ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے۔ (گنجو)

غزل

کس وَنہٕ تُوٗلُم بالہ یار ہے ونیسی ہے — تھوٗ وتم لِلہٕ وُن نار ہے ونیسی ہے

ابرو چیاُرِتھ مِژہ تیر داُرِتھ — چشمن سخت خمار ہے ونیسی ہے

سُبحان اللہ سُبحان اللہ — بینی خنجر دار ہے ونیسی ہے

اَن تتَنی سالہٕ سیتی میانہٕ لالہٕ — وَتھرس مُشکہِ تاتار ہے ویسی یے

روٗٹھمَس دامَن لاٗجُس پامَن — سپنم تُنُد گُفتار ہے ویسی یے

زونم ہتہٕ زاٗنتھ گُفتار تیمو سُند — لوہہ کہ چارِ چھُے تلہٕ نار ہے ویسی یے

بے دردہ وُچھتو تَس نازنینس — میاٗ نیو اُچھو انہار ہے ویسی یے

کوٗرنَم تمو باٗزی گاٗرن یارَن — اقرارس اِنکار ہے ویسی یے

تن من زالُن شب و روز نالُن — آحدَس بقاوی تمَ کار ہے ویسی یے

(ابتدائی مشق)

غزل

دوٗر مو ہیٚم ہا دوٗرہٕ ؔ ؔ فلکے — وہ لا للہٕ وَتھ لعٕلہِ منٛزا لے

ژٕہی میہ آدَن ژٕہی میہ مُدا — ژٕہی میہ ماوس ژٕہیتے پَتھ بہٕ فِدا

خارہٕ چونے چھُم آرہ ونے — وہ لا للہٕ وَتھ لعٕلہِ منٛزا لے

حیانہٕ فراقہٕ وَدَن وَدَن — نوٗ بہٕ پھلکہ پاٗٹھو گوٗل میہ بدَن

گوم جعفرٕ پوش رنگہ وہلے — وہ لا للہٕ وَتھ لعٕلہِ منٛزا لے

ونتہ میٚر کرِ دِنتھ ہیٚتھو گُے — وعدہ کیاہ اوس اَسہ آدن گُے

تس تہٕ پوٗریایُس وعدٕ ڈلے — وہ لا للہٕ وَتھ لوٕلہٕ منز لے
ینہٕ ژیٕ سیتہٕ سودا کوٚرُم — چھم نہ خبر کیثاہ میٚہ توٚرُم
کیثاہ میٚہ ہوٚرُم کیثاہ ہیوٚم پلے — وہ لا للہٕ وَتھ لوٕلہٕ منز لے
چھُم نہ ہوس وہ نی مٹہٕ ہیٚتم — میٚہ چھم فریب چانی لولہٕ ستم
میثانہٕ کھوتہٕ لال کمی لوٕ لے — وہ لا للہٕ وَتھ لوٕلہٕ منز لے
چھک ژہٕ ماری ماری بتیہٕ زندہ کران — بہٕ نہ تیمیک پرواے بران
زورہٕ والین یور کیثاہ چلے — وہ لا للہٕ وَتھ لوٕلہٕ منز لے
از چھُ آزاد منز دردہٕ نیے — بتیہٕ کران دیوانہ رگیے

زانہٕ خدا کیثاہ فتنہ تلے
وہ لا للہٕ وَتھ لوٕلہٕ منز لے

(ابتدائی مشق)

غزل

اَتھ ماہ رویس گتھ کران چھُمے زُلفِ پیچان یکطرف،

گیسو پریشان یک طرف کاکُل آویزان یک طرف

اَندرِ اَندرِ روٗخس زُلفن اندر ساما نہٕ سبزٕ چھی کیاہ زٕبر

تارکھ چھہ پرِیزلان یک طرف افتابہ چمکان یک طرف

ہاوِتھ یہِ مسجد یا مندر بے خود کرِتھ کم کم گندر

پیمتو چھہ گردابس اندر از دیٖن ہوا ایمان یک طرف

مارِ منتیو عاریپہِ تَہنَے ژٕلہٕ ہَن میٖہ غمٕ چاتے ریٖنے

گوم سینہ بریان یک طرف تن یک، طرف جان یکطرف

پھلوا یہِ دل گوم اے صنم چھس تنبہ لاوان دمبدم

چاٙنی عہد و پیمان یکطرف میاٙنی لولہ اَرمان یکطرف

منز لولہ ماٙدانس چھوان شوقکی تہٕ ذوقکی دَم دوان

آزادؔ تنہا یک طرف ساٙری سوہ خندان یک طرف

(ابتدائی مشق)

غزل

باد صبا روشہ آوسے لٔتی یے پوشہ فوٗتیے ووہ تھراووس

وُزہ ناٙوی توکھ نیٚندرے ہُتی یے

راتھ وٲژِم پژاران یینتھ یے   لوسیہٕ ناوتس کتہٕ سنہٕ اوس

اَتھ بیہٕ ہیِم تہٕ کرَس نالہٕ متھ یے

نہ چھُم روپوش نہ چھُم نون لُتھ یے   خارہ ٹھنوو تمَ زارہٕ کرُتھ توس

وارہٕ وُچھ ہمن روزہٕ نابینتھ یے

سبزارَن ہِندی بُرکہٕ متھ یے   موخنتہٕ کَلمَ وارہٕ ہاوی توس

ستارہٕ چھکھ تنبہ لاوِی متھ یے

سارہ ٹھوِنس کمیٔ مارہٕ متھ یے   نارہٕ زُلفچہٕ مُژرِتھ گوس

دارہٕ مُشکنہٕ پھیرِی کیاہ رِتھ یے

پھولراوان باغ عائشہٕ متھ یے   توشہ ناوَن دُشمن دوس

اَسہٕ ناوِن پوش گمہٕ ہتھ یے

رُمہٕ رُمہٕ چھس اَہرِنے متھ یے   رنگہٕ رُومالہٕ واو کرِی توس

مس پیالہٕ ما چھس چۓ متھ یے

گُل تہٕ بلبل دژاے متھ متھ یے   مُشراوِتھ ننگ و ناموس

کیاہ یہٕ پاگ عام اَنَن پوشہٕ متھ یے

آزادن زار ٿِي مٿر سيے   مُودرہ حلقے پرہ ناووس

شيهلاوره نا سپينه دُدي مٿر سيے

(ابتدائي مشق)

غزل

گل پهلي مه لولر باغس آمے بهار لتو سيے   بلبل ڇڇه پوش ڇهاوان دِل بيقرار لتو سيے

عشقن حريف جاهل ازلر ميه گوڑ مقابل   ملڪ تحمل دِل ڪوڑنم اُڄار لتو سيے

پوڙهه آم عشقني غم ٿهاڙن بسينه مرهم   جگرڪي ڪباب پُردم ڪري مس تيار لتو سيے

دِل زولنم ميه لولن شِل نيوم درده ڦوڻن   غارن هندين مخولن ڪياه اعتبار لتو سيے

يا عاشقان بے زر اُسن مه عالمس مثر   يا دلبر ستمگر دِل سنگ خار لتو سيے

اُڙ تو غبار دلبر ٿهوره ها بديده تر   آيينه سڪندر ڪياه چهم بڪار لتو سيے

جاءِ رڇه ڪمان ابرو ماران ڊُڇه ميه آهو   بر اسپ ناز ماه رو ڊراٿ سوار لتو سيے

رويس نقاب ٿهاوُن چهم يار تشبه لاوُن   بے پرده رُيے هاوُن يار سن چهم يار لتو سيے

يس پڇه ميه رو وآدن پرڊا تمس نه ازمن   تمُر ڪافرن ميه دُدوُن ڪوڑنم بهار لتو سيے

ڪهاءِ رڇه شڪن جبينه رو ٿنم ميه سخت آ ڪمينه   سيماب زن بسينه چهم انتظار لتو سيے

جانباز[۲] آزمائوِتھ نوّن دڑاو پردہ تڑاوِتھ

یارَن دِوَن چھ ہائوِتھ درپردہ کارلُٹیے

غزل

پینہٕ مس پیالہ چیتہٕ سعہ ندری یے ٭ کاستمٕ ٹھڑیے آس لاچار

پوش وتھراٹے پوشہٕ گوندری یے کاستمٕ ٹھڑیے آس لاچار

ہولہ تب چونٔے گوم اندری یے چھُنہٕ نشہ غارَن وَنہٕ نفس وار

چھوکہ اد عاشقن فڑیکہ وِڑنی پھڑیے کاستمٕ ٹھڑیے آس لاچار

سائلاب عشقن گوم پیٹھٕ مٹریے ذرینیٹھ چھُم پوان سُم نیترٕ تار

آب گوم سٕرہ پیٹھٕ نار اندری یے کاستمٕ ٹھڑیے آس لاچار

یاد نسیم آدی چائٔز دٕورہ ہٕریے بُلبُل باشہٕ تہٕ گُلِ روہ خسار

---

۱ گوپان تل طاشعر ملاحظہ ہو "مُفلسی اور یہ عاشقانہ مزاج
دینے والے یہ کیا دیا تو نے"

جامی کا یہ شعر "الٰہی زحم گردان از کرم دلہاے خوبان را
دگرنہ عشق را نابود کن یا عشق بازان را"

۲ اصل سے بہ جانباز تخلص کچھ دیر کے لیے اختیار (گنجو)

گاٚمُت منز جگرس تیر ترٕ کٕ ترٕ یے — کاسِتم ٹھٔرٕ یے آس لاچار

وستوٗر ؤنیچ مستوٗر پٔرِ یے — کستوٗر یٔدٕنس دِتہٕ دیدار

دردٕ ہی لاگے پردہ کرٕ نہٕ کرٕ یے — کاسِتم ٹھٔرٕ یے آس لاچار

چاٗنٛی انہاٗرن تہٕ ژٕمہٕ خنجرٕ یے — ژٕمہٕ ژٕمہٕ وٕوٚلنس زالہ بیمار

دٕمہ دٕمہٕ غُصہٕ غم ہتاوِ نم زٕھرٕ یے — کاسِتم ٹھٔرٕ یے آس لاچار

کرِ تسی حاٗلی ماہ پیکرٕ یے — باٗلی کٕنہٕ پاٗٹھی اٚنتس عار

وٚن تِمسی متو درے کنہٕ گرٕ گرٕ یے — کاسِتم ٹھٔرٕ یے آس لاچار

سروٕ آزادس ناو کرٕنہٕ کرٕ یے — آزاد عاشق دٕراو بازار

دردس نشہٕ کیشاہ پردہ تہٕ ٹھٔرٕ یے
کاسِتم ٹھٔرٕ یے آس لاچار

غزل

ہی مال دِژایس ہیوان وٕ نٛی یے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نم سوٗر

پھیران ڈیو ٹھٕم کولہ نہٕ دامنو یے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نم سوٗر

شیرہ بیٹھ سعہ نہ پوش لاگس گنٔزیے   زاگ ہیٹھ روزس باغ مستوٗر

ویرِہ موٚت ژھارَن ہیرٕ تر بوٚنیے   راجہ ارزُنی یے کوٚرنم سوٗر

لنجہ ہٕند بلبُل گوم کمہ وٕرنی یے   پھوہ لنیٔ اوسُم دِرلکۍ ٹوٗر

وائے لنجہ ژھاڈِہ نم کتھ کھنٕز کھنٕزیے   راجہ ارزُنی یے کوٚرنم سوٗر

تیز خُمارٕکی نیزہ آم سُنزیے   ژھالہِ چھُم نوان لالہ مخموٗر

تارِہ دِل کوٚر نمَ کارِہ ووٚ گُگنیے   راجہ ارزُنی یے کوٚرنم سوٗر

بوشہ سان لاگیتھم پوشہ تازٕنی یے   مائے مُشراوِتھ گوم سُنز ژوٗر

ژھاوِہ کس یاوِہ رنگہ پوش چھاوٕنی یے   راجہ ارزُنی یے کوٚرنم سوٗر

حائلی کرِتھے حال سُنز سُنزیے   بالی دُنیا زانی یئیتھ دوٗر

کالی خاطرٕ تہ شرچھ بارٕنی یے   راجہ ارزُنی یے کوٚرنم سوٗر

اُدرے گئیومس لولہ وتھرٕنی یے   آدن باجہ وعدہ کر پوٗر

دُچھان دُچھان لوٚستم موٚنی یے   راجہ ارزُنی یے کوٚرنم سوٗر

ناز مُشراوی نمَ راز وَنی وَنی یے   لوہ کٹھ پانس گوم ٹھہ کرِ سوٗر

دوٗرِہ دوٗرِہ ہاوی نمَ تازہ در شُنیے   راجہ ارزُنی یے کوٚرنم سوٗر

رمزہ تہٕ اشارہ ہاوی نم نٹٕژ یے ۔۔۔ وسواس تھاوِتھ ہیتو تمہٕ دور

تھاوی تمہٕ داریٖن تارِی تہٕ پیٚنٛژ یے ۔۔۔ راجہ ارزٕنی یے کوٗر نمہٕ سوٗر

موٗرِتھ اکھ گوم کتھہٕ وٕنی وٕنی یے ۔۔۔ روزِہ ناوایَس ساز وسنطوٗر

بوزِہ نا آلوٗ حبانبازِنی یے

راجہ ارزٕنی یے کوٗر نم سوٗر

غزل

گنٛجہٕ سو کران چانے سرٕ ژٕ یے ۔۔۔ آرِہ کرِژٕیے بدوٗل جمال

رنہٕ پہٕ تنَ کرَے بہٕ آلژٕ یے ۔۔۔ آرِہ کرِژٕیے بدوٗل جمال

کائِلی سورِہ یاوُن بائلی یے ۔۔۔ آدنہٕ پیٚیہٕ نا سائلی یے

یاد اُنوِتنے یاوَن مٕژٕ یے ۔۔۔ آرِہ کرِژٕیے بدوٗل جمال

وولہ ویٚسیو گرٛ ٹھو رتیسوارِہ ژزار ۔۔۔ تراجہٕ بل کرو تَس اِنتظار

پیٚیہٕ نا تہٕ روزَس آپژٕ یے ۔۔۔ آرِہ کرِژٕیے بدوٗل جمال

سنیاسَس لاگِتھ نیرِہ ہا ۔۔۔ شہرَن تہٕ گامَن پھیرِہ ہا

کیاہ کرہ بہٕ لۄکہ تھہرٕ ژھےٕ   آرہ کرژھےٕ بدول جمال

سنگدل یارس وۄنہ کیاہ   ساری ہوس کری نم روا

رنگہٕ رنگہٕ تھاوی نم ہنزٕ ژھےٕ   آرہ کرژھےٕ بدوٗل جمال

پوٗریوم نہٕ بالی ڈیکہ لون   ناساز پیوم قبیلہ گرٕون

اُسس ببر لوٗرہ ہیٚژ ژھےٕ   آرہ کرژھےٕ بدوٗل جمال

پھیری ہیٚتھ یہ عشقُن ولولہ   سمندری پےٚ مرژ اُسیم زولاہ

وُزہ ناوٕنس نیندرہ ہُرژھےٕ   آرہ کرژھےٕ بدوٗل جمال

وُنی بہٕ دِمس یارہ بُلن   ژھارُن منز آرہ وٚلن

لارس پتہ مارہ مرژھےٕ   آرہ کرژھےٕ بدوٗل جمال

ناگراے گوو پاتالی یے   زولیکھ ژیہ پان ہی مالی یے

پاری پاری چانے ہیمرژھےٕ   آرہ کرژھےٕ بدوٗل جمال

نیندرس ہیٚتھ دوشن کاکُلن   ہینزیائی چھکھ ٹُکلہٕ مُلن

سیندرہ ڈیکس میل کیاہ پرژھےٕ   آرہ کرژھےٕ بدول جمال

ہانکلہ ٹھسٕ بوزم بَرس   پٕراران اُسس دِلبرس

نیندرے وُژھس چھُندریمژےے — آرہ کرِژےے بدوَل جمال

گوشَن دُھرس پوشہ پرَنگ — چھاوِہ ناسہ میٲنی ببرِہ لنگ

لوٗلہٕ سان رَٹمَس نیاٗمژےے — آرہ کرِژےے بدوَل جمال

جِتہٕ کُنہٕ بتہ میٲ سے وَتے — وَنتو چھُہ کیشاہ لارُن ییتے

اَوّل میٚژےے آخر میٚژےے — آرہ کرِژےے بدوَل جمال

جانبازؔ گرِہ کٲتیشاہ قلم — ہاوسہ چانہٕ برٕی برٕی ہَلَم

یارِز مَہ ژاو آرِز مرِژےے

آرہ کرِژےے بدوَل جمال

له فرض کیجیے کہ غزل کسی ذاتی واردات سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہو۔ تو؟ (گنجو)

غزل

اُلفتُک ہاوِتھ اِشارہ دلقرارہ دِلبرو

جود کوٚرتھَم جادٕی گارہ دِلقرارہ دِلبرو

ایہ کمہ تنٕ ٹارہ وُچھتھ مایہ وولتھَس اے نگار

دارہ تھوٚوتھَم خارہ دِلقرارہ دِلبرو

شرمہٕ دادے حالِ دِل یٮ۪ژھ کاںٛکرہ ہیوٚک مَنٛے وٮ۪نِتھ

گاٚمہٕ اَندری پارٕ پارٕ دِلقرارٕ دِلبرو

کن تھٔوِتھ ناساز قولن کیٖاہ مخولن اعتبار

اَزلہٕ اَسہِ دوٚن گٔہو دٔو چارہ دِلقرارٕ دلبرو

تُہٕ ستم دوٚہ یاوٕنکو نوٚن دٔراو وأتِتھ شامِ غم

چانہٕ اَمارٕک ستارہ دِلقرارہ دِلبرو

دٔورہٕ دٔورے مست عاشق ژٔورہٕ ژھایِن چھِی وچھان

پھٮ۪ر چمنن وارٕ وارٕ دلقرارہ دِلبرو

سورنو کاںٛشہِ چھُہ روزُن نوکہٕ چارٕک چکہٕ چاو

دِل شکستن کر مداراہ دِلقرارو دِلبرو

شٔرکہٕ پانہٕ ٹٔارہ ٹۄرہٕ چاو تھٔس خوٗنِ جگر

یور پھٮ۪رکھ نا دوبارہ دِلقرارہ دِلبرو

نازٕ کرٕ چادٔو پٮ۪رِتھ جانباز کوٚر تھٔن بیقرار

برٕ گُل سینٕم بہارہ دِلقرارہ دِلبرو

غزل

اَسہِ وُنِن بے وفا دِلبرا اَسے کُن بے حجاب ییہِ نا
لوٗسے مٔژ لولہ سان للہٕ وَن شُلے پھولمُت گولاب ییہِ نا

لیکھت یَہٕنٛدِ کے رٕتہٕ نامہ بہٕ سوزَس صُبحہ تہٕ شامہٕ
ژٕٹِن بے تاب چھس جامہ خُطس اَکہ سے جواب ییہِ نا

ژٕ گژھتے اَسنہٕ پانٛژ ونتس پہ کوتاہ مٔنٛز لوگُس یہٕ مس
عُمر سوٗرم کران تَس تَس بران شیشِن شراب ییہِ نا

سمو نا از ہوس اوسُم بہ چھا وٕنی فقوٕ ہس رُم رُم
میہٕ حوٗرِ سے شوٗرہٕ پانَس چھُم شاباکُ آب تاب ییہِ نا

گچھہ کُنٛژِ بال چھس پژاران اچھ داَر آرہٕ گژہ تھاراں
وُچھنے دارہٕ بُرکاران شہ حُسنکُ آفتاب ییہِ نا

پوٗتن چھُم اَچھ گژھن وُورے وَتہٕ وُچھان مستوارے
نظر بازَن یہُن ژوٗرے چھُم مرنُن انقلاب ییہِ نا

برس پیٹھ سر تھٲوِتھ بالی کرِس بہ حال دل حائلی

سوالَن دردٕ کیتن کالی بہ ترمی اَکھ جواب ییہِ نا

وَزن چھُم زیر و بم سوزَس گُکن منز پٲرنے روزِس

غزل جانبازٕنے سوزس سیٹھاہ چھُم اضطراب ییہِ نا

غزل

کَس بادٕ ییم افسانہٕ تیَ ژٕ ؤرے ژٕ ؤلمُ جانانہ تیَ

حوٗرے تھوٚوُن ارمانہٕ تے ژٕ ؤرے ژٕ ؤلمُ جانانہ تے

مَیے وٕلِتھ ترٲوِتھ ژٕ ؤلمُ داغِ جِگر بھٲوِتھ ژٕ ؤلمُ

بٲوِتھ کٔمِس بہٕ زانتیَ ژٕ ؤرے ژٕ ؤلمُ جانانہ تے

شیٖشچھی سوزٕ ہٕس اَتھٕ وادہ ییے لٲگِتھ ژٕ ؤلمُ کوٚت دادٕ ییے

حناییہ کرٕ تھ شرٕ یانہٕ تیَ ژٕ ؤرے ژٕ ؤلمُ جانانہٕ تے

ییمہٕ ہٕس پیتہٕ کُنہٕ چھُم نہٕ تاب ستوٚر کرٕ نَس بے حجاب

نالہ رٕٹن نالانہ تے ژٕ ؤرے ژٕ ؤلمُ جانانہٕ تے

مَس چاوَنس ویسہ راوَنس بے ہوش از خود ترٲونس

از عقل چھس بیگانہٕ تےٚ ژوٚرے ژوٚلمُ جانانہ تے

ژرٲوِتھ ژٲلتھ ییمبرزلے یاوِتھ میہ ہندر مسوَ سے

چھس بوٚمبرس پژاران تے ژوٚرے ژوٚلمُ جانانہ تے

رٲشِتھ ژوٚلمُ ترٲوِتھ کمن بلبُل جُداگوٚو از چمن

گُل گےٚ میہ خارستانتےٚ ژوٚرے ژوٚلمُ جانانہ تے

پیپہ نابہ وَتھرس فرشِ زر بادس پٔنُن سوزِ جگر

ہاوس دِلک غمخانہ تے ژوٚرے ژوٚلمُ جانانہ تے

ژرٲوِتھ پریشان سُنبلن خالِ سیاہ مُشر کاگُن

دامِ بلا بیچارہ تے ژوٚرے ژوٚلمُ جانانہ تے

دِلبر چھہ مادر سائرِ ڈل یاشالمار نیتہٕ تیل بل

بلبُل چھہ گُل چھاڈان تے ژوٚرے ژوٚلمُ جانانہٕ تے

یا اَچھہ وَل نیتہٕ ژژار گوٚو یا چھاڈنے گلزار گوٚو

در باغ چمنستانتے ژوٚرے ژوٚلمُ جانانہ تے

پژاران لوٚ بس لاره کوٚت دیدار دِیہ نا مارہ موٚت
ژھاران بہٕ عشقِہِ وانہٕ تے ژوٗرے ژوٚلمٕ جانانہ تے
جانباز بہٕ دوٗر نیر کرذرس خورشید زوِیَس گژھ کرس
شمعس پتہٕ پروانہ تےٚ ژوٗرے ژوٚلمٕ جانانہ تے

غزل

مبارک لولہ کِس باغس پھوٚلمٕ پوشہ چمن اِمشب
سموٚلب تشنہ مُشراوِتھ ملالن تےٚ غمن اِمشب
دُچھِم موٚیس کرِتھ شانہ پری رومست مستانہ
کوٚرُس بہٕ یوٚت دیوانہ تمی زُلفِ خمن اِمشب
نسیمِ از رویہِ پوشہ موٚت پتھ سوٚنتک ہوا وٚت لوٚت
دِلک دیرینہ تپ سوٚت سوٚت بظاہر چھم ہمن اِمشب
پھوٚلمٕ دل تےٚ ژوٚلمٕ کینہ منوّر گوم آیینہ
وُہہ وُن آتش سینہ گژھیم نا یا سمنا اِمشب

طبیبس لولہ کِس دُنی توم کوتاہ ژالہ ووہ نی دوٗرہِ

تھو ہم دستِ شفا بر نبض مُشراو ہم غمن اِمشب

دِ نیتھ اَیُک یہ افسانہ نَنیتھ دِن پامہ بے گانہ

چھُہ عاشق سوٗ بے بُتخانہ حیا تراوِتھ نمن اِمشب

چھُہ عشقک جذبہ زور آور ونہِ سٗے کینہ ور کافر

ژلیم مِیہ بیرِ کراُنی شر لولے اندر ہیمن اِمشب

بنیتھ سٗے داد ہمرازن دِ نیتھ ادِ زون جانبازن

ہیمن مخموٗر اندازن سوہ خنور چھس نمن اِمشب

غزل

یاوَن رایَن گِندُنم پرژھ نے — بنیہ آلژ نے تھاوس پان

دوٗرہ ہوٗر اُلران کوٗر نم وژ نے — بنیہ آلژ نے تھاوس پان

فِتنہ گر چشمن خمارہ ہرژہ نے — روبرو وُچھنس دِرہ کس جان

وَنیہ کس منز تیلہ کڈاَین ترژ نے — بنیہ آلژ نے تھاوس پان

ہیبرٕ بیلہ ڈیکہ ٹھم ہیترہ کنٔ اژہ نے   شنٕز پوش اَسِس شیرٕ لاگان

ہوش ویسر وونم گوم ژیر گژہ نے   بیٖیہ آلژ نے ٹھاوس پان

ماچھ ملناوس لولہ شربژہ نے   گلاب عطرے ناوس پان

کھیٖیہ نامیانے اکھ ہیٔامژہ نے   بیٖیہ آلژ نے ٹھاوس پان

کرٕہ کیثاہ بالی لگہِ توہ ہمژہ نے   دوون ہند سودا چھنہ پھیران

کھرٕ متیہ آنٕز توم شرٕ حرکژ نے   بیٖیہ آلژ نے ٹھاوس پان

خارہ میٖہ ٹھاویوم مارہٕ مرژہ نے   سورہ ساماںہ جورہٕ ماران

رژھ رژھ کم رکلہٕ میترہٕ تل موژہ نے   بیٖیہ آلژ نے ٹھاوس پان

غائب کیاہ مردن لولہٕ غائب بژ نے   ژالہِ ییس کتھ سے بنہِ انسان

ہیجہ کتھ کرنس چھینہ لوکہ پژہ نے   بیٖیہ آلژ نے ٹھاوس پان

ژاوتھ آزاد آو حرکرژ نے   زانٕن زانتھ مانتھ آن

چھانٕن پکرنے پان منز رژہ نے

بیٖیہ آلژ نے ٹھاوس پان

غزل

سنیاس لاءِگِتھ پھیرِس دٔ نِنے ٹاٹھو یاو نِنے کرٕنم گرٛاے

حالہٕ اکہٕ حالِ دِل کرہٕ ہَس کینہٕ نِنے

ٹاٹھو یاوَن نِنے کرٕنمَ گرٛاے

عشقُن تیرِ یِس واٗلِنجہِ سینہٕ نِنے کرہٕ تَس عالمَ قِصہ ترٕ نیاٗے

برہٕ کیاہ چھوکہ لَد دِلہٕ کِین کھینہٕ نِنے

ٹاٹھو یاوَن نِنے کرٕنمَ گرٛاے

ہیہ کھتُر واوہٕ سیتہٕ آیس چھیٹہٕ نِنے پایَس پیٹھہٕ نابے پرواے

پھولنمَ تازہ گلزار دِدٕ وَنہٕ نِنے

ٹاٹھو یاون نِنے کرٕنمَ گرٛاے

پرنگ وَتھراوس ژندَن وَنہٕ نِنے مُشکہ ترٕ کونگہ سیتہٕ ناوس جاے

پوشہِ موت پھیرہ نا پوشہ آنگن نِنے

ٹاٹھو یاون نِنے کرٕنمَ گرٛاے

میٚنٛہٕ تٔس دۄرِ پیو دُشمن سے	چھیٚلی چھیٚلی ژھہا تمی ٔسندرٕ پاے

کرِہٕ یٔس پیوند آمین پنہٕ سے

ٹاٹھو یاوَن سے کرٕ نمَ گرٕاے

گامَن تہٕ شہرَن بتیہٕ پرگن سے	جایہٕ جایہٕ ژھانڈَن یاوَن راے

بُلبُلہ بندی پاٹھو پھیرِہ گُلشنہ سے

ٹاٹھو یاوَن سے کرٕ نمَ گرٕاے

پیرَن تہٕ سادَن بتیہٕ برہمن سے	پھیرِتھ آیَس شپرِتھ راے

ژھعہ پہ چھے رعہ پہ سٔنز دوٚیمُ مٔنٛز سے

ٹاٹھو یاوَن سے کرٕ نمَ گرٕاے

دَمہٕ دَمہٕ تمی سٔنزِ راے چھم گنہٕ سے	مایہٕ سیٚتی کرِہ ہَس لولہٕ متہٕ لاے

بے پروایَس کُرُر تَوم کنہٕ سے

ٹاٹھو یاوَن سے کرٕ نمَ گرٕاے

دپٕہ کیاہ غازَن بتیہٕ دُشمنہٕ سے	پنہٕ نی دوستن تھوٚوُرٕ نمَ نیاے

دۄرِ پتیو آزاد ژوٚر رٔژن وَنہٕ سے	ٹاٹھو یاوَن سے کرٕ نمَ گرٕاے

غزل

لگہ یوٚ ساگہ متہٕ لالہ پاٗراوس   کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یوٚ زار

نُندرہٕ بون یاوٗن وندیو ناوس   کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یوٚ زار

کرہٕ یوٚ حاٗلی دِلہٕ کی ہاوَس   آستہ پاٹھی وَنہ یوٚ وِلہ تہٕ زار

پان وَتھراوے جان ورتاوَس   کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یوٚ زار

داے جنتھس مولہ تلہٕ لاگ جی تھس داوس   گاگ جی تھس سعونہ کی پاٹھی درنار

میٚنڑہٕ موول کوٚر تھم دژوگی سے باوَس   کنہٕ بوز واوس وَنہ یوٚ زار

عشقہ شنز ژوٚرس آدم کھاوس   عاشقن ہُند چھُنہٕ ایوان عار

ژھوہ دِزی پنہ نی دوہہ اکہٕ ہاوس   کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یوٚ زار

خونِ دِل پنہ نے زونہٕ وَتھراوس   تی چھُم آدن تی چھُم کار

تازہ تازہ ماز کھیتون پننے ہاوس   کنہٕ بوز واوس وَنہ یوٚ زار

لہ کچار پننے آیت تھاوس   چھعہ کہ لد داے رلنجہ ژلہٕ ہیم بار

مرہٕ ما کرہٕ کیشا ییتھ رچکہ حیاوس   کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یوٚ زار

یاوَن ببرسے واو کرِہ ناوَس　　تاوَن دُنیا برٛم باٛزیٖگار
سورِہ ییٚلہِ یاوُن سورَن ہاوَس　　کیٚتہِ بوز واوَس وَنِہیو زار
ژھیٚنپہ ژھیٚنپہ لاٛگِتھ ووچھِم شروٚاوَس　　نالہِ متہِ رٹِتھٕ ہَن لالہِ رۄخسار
دِلہِ تِہ زار آزادٕنی باوَس
کیٚتہِ بوز واوَس وَنیو زار

غزل

لٚگِتھ ییسے لول آمہ بٹنیہِ وُچھِم ہَن تے　　وَن تے کیٚتہِ بیوٚہِٹھ یار
ییہِ نا اوسُس وُنہِ آدَن تے　　وَن تے کیٚتہِ بیوٚہِٹھ یار
جیسہ ویسہ راٛوُنس ییٚمی سوٚخنن تے　　تِی چھُنہِ وَنہِ نَس وار
وَنہ ہا باٛلی دزِہ ماوَن تے　　وَنتے کیٚتہِ بیوٚہِٹھ یار
چیلکہ شبہِ ییٚلہِ آیچھ اسہِ تَن تے　　ترٛاوِہ نم زُلفِ شہمار
نزِہ شاندتھاوِہ مَس لَیہِ سرفن تے　　وَنتے کیٚتہِ بیوٚہِٹھ یار
ژٕ یِہ رِکمیو کرٕنی تاوِپزہ یَن تے　　یوٚت کُس جو دوٚگار

ژیہ تہ میہ از رپچھ اُس ملہ وَن ستےٚ — وَ ستےٚ کتہ بیوٚہٹھ یار
بُمہ چھس خمدار سوہ مہ جشمن تے — گگہ ہتھ لولہ کُفّار
چمہ خمہ کھُتھ رتھ محرابَن ستے — وَ ستےٚ کتہ بیوٚہٹھ یار
مالہ متھ عاشق دڑاے سالن ستےٚ — بوزان ساز و سیتار
کھتھ تارہ آسہٕ تس یارہ بنزہ وَنہٕ ستےٚ — وَ ستےٚ کتہ بیوٚہٹھ یار
دِتہ سے میانی کینہٕ کےٚ سون ستےٚ — ہیتہ سے وعدہ قرار
رنمہ ہس پانہ چھس اندیشن ستےٚ — وَ ستےٚ کتہ بیوٚہٹھ یار
فندہ اکہٕ بازندہ باز اَنتن ستےٚ — نازنین خوش رفتار
چھاوہ نالولہٕ کین پوشہٕ ہلمن تے — وَ ستےٚ کتہ بیوٚہٹھ یار
آواز ژاو یتلہٕ آزادن ستے — ہوشہ آے خوش گفتار
مشکدار پوشہ وارہ جوش لوگ زن ستےٚ — وَ ستےٚ کتہ بیوٚہٹھ یار

غزل

مدائو پردہ روس جُگ — بہٕ لاگے دردہ ہی تہ گُل
متائے لاگ بے وفا بلبلن — بہٕ لاگے دردہ ہی تہ گُل

دوہ لوہ میانہِ کالہِ بوٗمبوٗرو　　اُچھن ہندہِ گاشہ تہٕ نوٗرو
سُلے یٔمبرزلے ویوٗر تُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

دوہ لہٕ مَتہ یم بہانہ ترٛاو　　سوہ کوہ سہٕ لنٛڈ ٹھینھنہ لوگمٹ واو
سہٕ کُس گُل بیھنہٕ وُچھ بُلبُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

دوہ لو میانہِ لوہ کچارو دے　　زٕلہِ ونہٕ نو بہارو دے
دَماہ ژھوہ مار دوہ چھے سُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

سَرزے یِتھ پاٹھی میٖرہِ منزتیل　　نتہ یُتھ آبہ پیالس اٰنیل
رِتھے پاٹھی تس تہٕ میہٕ گوہ میٖل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

میہٕ او سُم دُشمنی ہُند زر　　خبر اُسم نہ اسے دِلبر
چھہٕ مارا ن دوستی بلکُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

بدن زیے پوش تُلی چھے پوٗر　　نتہ دُرٕ عدن مشہور
قدن چانٕی روزِ محشر تُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

میہٕ چانے ویرہِ ژالم تیٖر　　اُتم ناوہ یزہ ژھاندم پیٖر
چھوٗلم بنیہ مُشکدار کاکُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

درے کنہٕ لایتھم زورٕہ   پھٹٕرتھم شیشہ مندورٕہ
مدائنو دِل پھٹُن چھُنہٕ گُل   بہٕ لاگےٚ دردٕہ ہی تہٕ گُل

کران آزادنےٚ تقریر   چھِ زَن وائلنجہِ یوان تیر
چھُہ ییٚزی پائھٕ خستہ جان ربلکل
بہٕ لاگے دردٕہ ہی تہٕ گُل

غزل

کامہٕ دیہٕ لاگِتھ جامہٕ گوہ لائی   وُچھتہٕ بے تابی سانی ییے
خاصہ زربافتہٕ نالِہ کیمخائی   وُچھتہٕ بے تابی سانی ییے
نازنین پادَن تازہ گرٕ گائی   کنہٕ دوٗر ہندوستانی ییے
نالِ اطلاس تہٕ خاصہ پنجائی   وُچھتہٕ بے تابی سانی ییے
نوٗرٕہ ژھٹہٕ ماران ییتہٕ ماتائی   شرژٕلہِ اَمہٕ نوٗرانی ییے
دیدَن یکھہ نتہٕ تہٕ یتہٕ خائی   وُچھتہٕ بے تابی سانی ییے
ینہٕ روسے وُچھنس گئیہٕ نایائی   تَنہٕ چھُم دِل راوانی ییے

وُڑھ دٲرنجہ ماگرٕٹھ خمراٲبی — وُچھتہٕ بے تابی ساٲنی ییے

دوٗرِہ برٕم راوٚنس لولہ گرداٲبی — دوٗرٕہ چھُم دولہٕ وُچھاٲنی ییے

نکھہٕ ہیتھ مارنس موہ کھ حجاٲبی — وُچھتہ بے تابی ساٲنی ییے

سوز ساز عشقن تازہ تیزاٲبی — کرٕ تم ضنا پہٕ جواٲنی ییے

نہ چھُم تل آبہٕ تہٕ نہ چھُم ہیتھواٲبی — وُچھتہٕ بے تابی ساٲنی ییے

دردہٕ ہیتھ پہٕ روٗپے گوم زرد گولاٲبی — جوپہٕ جوپہٕ اٚشک ہاراٲنی ییے

خشک لب تھاوٚنس تشنہ ساٲلابی — وُچھتہٕ بے تابی ساٲنی ییے

آزاد مارہ کوٚرٕ لُتہٕ لُباٲبی — ژٕلہٕ ہاتس تہٕ ہاراٲنی ییے

چھُنہٕ اوباشس تہٕ چھُنہٕ شراٲبی
وُچھتہٕ بے تابی ساٲنی ییے

غزل

پھولِو کہٕ طوٗرِچ نورِ مشعلی ییے — اٚسہٕ وُلی وُلی ییے ہاو دیدار

دٕرتو کہٕ باغچ تازہ موٗلی ییے — اٚسہٕ وُلی وُلی ییے ہاو دیدار

اَلہ ورِنٛز دۄر چھی کاکُلن تَلی یے   پھولہٕ وُن کیاہ چھُے ماہ رُخسار

روے چون رنگین موے وُلی وُلی یے   اَسہِ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

کالہٕ نومبوٗرِنٛز یمبرزلی یے   ژیتے پَتھ ترووُم گرِہ تر بار

باز بیتر وَنہ ہے راز نازلی یے   اَسہِ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

گژایہ چھکھ ماران ژھایہٕ ہلی ہلی یے   ہوش ونیس راوان چون رفتار

ہرنہ منز جنگلن دژاے ژلی ژلی یے   اَسہِ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

داٖوِجہ کمتھ چانہِ زن چھ دوٗرہ پھلی یے   دند چانٛی قندہ پھلی خندہ گلزار

بندہ بندہ کرٕی تھک طوطہ اُڈہ گلی یے   اَسہِ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

وارہ وارہ برقہ تَل نارہ وُزملی یے   حیس چھنہ تھاوان چون خمار

اَسہِ ونہ دَہانہ چیتہ مس گلی یے   اَسہِ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

ژالہٕ نا آزاد کار چانٛی ہلی یے   ڈیکہ لون کوتاہ زور آوار

خاص چھنہ میلان ساسن ملی یے

اَسہِ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

٦٣٢

غزل

چھُم بُلبُل در عذابو لو   کیتیُو پھولہم گولابو لو

گولابو آفتابو لو   کیتیُو پھولہم گولابو لو

پھولان دِل چانہٕ نوٗرانہ   اُسان چون غونچہٕ دہانہٕ

بہارکہٕ آب د تابو لو   کیتیُو پھولہم گولابو لو

ہُران چھے مُشک منز باغس   کران کیاہ تازہ دِماغس

پھولہٕ وِنہ ماہتابو لو   کیتیُو پھولہم گولابو لو

نوان دِل چون پھولہٕ وُن روے   ووٚنزلی جامہ بدن خوشبوے

وُچھن ژینے کُنُ ثوابو لو   کیتیُو پھولہم گولابو لو

وُچھتھ چون رنگ تہٕ بِنیہ خُمار   ژیتس پیوم یارہٕ سُندر وُخسار

دِلس روٗدُم نہ تابو لو   کیتیُو پھولہم گولابو لو

ژیٚنہ کس سیتھ یارہٕ لوگیو دِل   مُکہٕ پامَن بہ لائجھس رِگل

پننُ روے کوٚرتھہٕ خابو لو   کیتیُو پھولہم گولابو لو

سَتہٕ وَرِی شی میہ ترأوی ہتھم غمَ   کرِتھ میأنی ہوس برہَم

تتے کیشاہ دِکھ جوابو لو   کتیوٗ پھوٗلہَم گوٗلابو لو

ژیہ پِکھ لوٗگ دِل میہ پدمانے   خبر کیشاہ چھُم ڈیکہ لانے

نہ چھُم آرام نہ تابو لو   کتیوٗ پھوٗلہَم گوٗلابو لو

میہ نژدوُم چانہِ پوٗز ژھِہ ازتام   دوٗہک عشرت شوبک آرام

ژیہ تے ھاؤی ھتمَ حجابو لو   کتیوٗ پھوٗلہَم گوٗلابو لو

غزل آزادَ نی بوزان   چھُنہ حیس عاشقن روزان

بہوان زَن چیتھ شرابو لو

کتیوٗ پھوٗلہَم گوٗلابو لو

غزل

گُل پھوٗلی میہ لولہٕ باغس   آمَے بہار لَتہِ ییے

بُلبُل چھُ پوش چھاوان   بے اختیار لَتہِ ییے

میہ ہو آم عشقُنے غم   ھاوَن بسینہ ہمدَم

جِگرٕ کِ کباب پرُ دم   کَرِی مَس تیار لَگِتھ یے
دِل زولنم میٖہ لولَن   نیٖو نَم قرار ہولَن
غاٹرَن ہندین مخولَن   کیشاہ اعتبار لَگِتھ یے
حیاٹرِتھ کمانِ ابرو   ماٹرِتھ ژوٗلمُ پری رو
لاٹرِتھ یِتہ یِیمِس بُہ   کھاٹرِتھ یِہ مار لَگِتھ یے
کھاٹرِتھ شِکن جبینہ   رِوٗٹنم میٖہ سخت کینہ
سیماب زَن بسینہ   چھُم انتظار لَگِتھ یے
بس یِیتھ میٖہ روو آدَن   پروا تِمِس نہ از من
ہوونم نہ روے وُچھتن   میونے مزار لَگِتھ یے
ہا صُبحہٕ کے ہوادہ   وَنتَس ژٕہ رِیاہ نہ گژادہ
آیِت کِمِس یہ نھادہ   یُیتھ لوکہ چار لَگِتھ یے
آزاد آز ماٹرِتھ   نوٗن دژاو پردٕ تھاوِتھ
یارَن دِدان چھُ ماٹرِتھ
در پردٕ کار لَگِتھ یے

غزل

جانٹ پرواے چھُنہٕ جانبازس
تیٖر اندازس پأری سیٚے

قوربان تہٕندِس ناز و اندازس
تیٖر اندازس پأری سیٚے

اَدی ڈیٖو ٹھُم روٚے طلتازس
بند مییہ وٕیسریم سأری سیٚے

چھُم نہٕ حیٚس وَنہٕ کَس محرم رازس
تیٖر اندازس پأری سیٚے

خُمار پوٚشی تَن خنجر بازس
بہٕ ییٚمِس سیٖنہ دأری دأری سیٚے

مارِہے واد چھا شرٛاکہِ تتہٕ مازس
تیٖر اندازس پأری سیٚے

تازٕ کوہ نگ لاجوم خاسٕ برٕ مازس
تس چھُنہٕ وفادأری سیٚے

شوٗب کیاہ میأنِس سوٚرمَس تتہٕ سازس
تیٖر اندازس پأری سیٚے

حال کیاہ موٚلوٗم آتشبازس
شورس کیاہ کوٗرنأری سیٚے

توٗشان سالرٕ شادی مہرازس
تیٖر اندازس پأری سیٚے

بُلبُل اَتھ لوٗگ ییٚلہِ شہبازس
ژٕلہِ کوٚت پَکھ مأری مأری سیٚے

سوزکُس بوزِ تس خوش آوازس
تیٖر اندازس پأری سیٚے

لائگیتھ سعہ نر کی نیاس دروازس ہیترِ بعہن لال جرٔ جارٔی ییے
بندہ گی شوٗبہِ تس بندہ نوازس تیپر اندازس پارٔی ییے
سُلطانِ محموٗد زانہِ ایاٗزس تراٗوِتھ سر تہ سرداٗری ییے
معنہِ شہہ ووسُے زانہِ شہنازس تیپر اندازس پارٔی ییے
آزادِ نی سیے خاصہِ اندازس شوقہ واٗلی زانن ساری ییے

لوٗب کشیرِ ہند آو شیرازس
تیپر اندازس پارٔی ییے

غزل

عید چھُم تہ قربان سر کرے بوز تم سوال اے نازنین
زِ ہے نتہ ادہ کس پتھ مرے چونے چھُم مال اے نازنین

گگی گگی بدن میون شینہ ماٗنی جوین اندر لوٗگ داٗنی داٗنی
کنہ وارہ منز ڈیٹھم نہ چاٗنی مستانہ چال اے نازنین

کھائی مالہ نائی کس مسولے مژھ بند مژ حسن اطلس ہلے
طوٗ مارٕ ڈیکہ ریسے تنندّ لے جوہر تہٕ لال اے نازنین

خون تشنہ قائل پُرخمار بنگالہ آمت جود گار
رَیبتھ فوج اَندر اَندر بےشُمار چانٕی سورمہ لال اے نازنین

زُلفن اویزان کیشاہ زبر دِل عاشقن ہندی سر بسر
ییتھ پامٕ ہٹو ظُلماتس اندر آسان چھ لال اے نازنین

جدول بُمن شوٗبان کیشاہ نزدیک تتھ موے سیاہ
زَن کالہِ اوٚبرس تَل پناہ روٗزِتھ ہلال اے نازنین

پرزلان جامَن منز بدَن شیشس اندر شراب زَن
اُڈیُل کمر زُلفکُ شکن ژالُن محال اے نازنین

ییلہ محشرس منز ییتھ نیے آزاد چانٕی آلو دیے
دُپچھنے ژہٕ آکھ تتھ خٕلیئے ترٕاوِتھ ملال اے نازنین

●